بھارت پُران

ارتھات

ہندوستان کی پُرانی تاریخ

پہلا بھاگ

مصنّفہ

سردار اُمراؤ بہادر بی، اے ڈپٹی پرایویٹ سکریٹری
شری مہاراجہ راجگان راجندر سنگھ مہندر بہادُر
والیٔے ریاست پٹیالہ

بھارت پُران

ارتھات

ہندوستان کی پُرانی تاریخ

پہلا بھاگ

مصنّفہ

سردار اُمراؤ بہادر بی، اے ڈپٹی پرایویٹ سکریٹری

شری مہاراجہ راجگان راجندر سنگھ مہندر بہادرُ

والیئے ریاست پٹیالہ

"Where there is no knowledge of the past, there is no vision of the future."

Rafael Sabitini

(HARIJAN, 17-12-38.)

"جہاں زمانہ گذشتہ کا کوئی گیان نہیں ہے
وہاں زمانہ آئندہ کا کوئی تصور نہیں ہے"

(ہری جن ۔ مورخہ ۱۷؍ دسمبر ۳۸ء)

اوم

بھارت پُران

ارتھات

ہندوستان کی پُرانی تاریخ

بھُومِکا

असतो मा सद्गमय
तमसो मा ज्योतिर्गमय
मृत्योर्माऽमृत

است سے مجھ کو ست کی اور لے جا

تمس (اندھیرے) سے مجھ کو جیوتی (روشنی) کی اور لے جا

مرتیو (موت) سے مجھ کو امرت کی اور +

(برہد آرنیک اُپنشد ۱-۳-۲۸)

سنسکرت لٹریچر زمانہ کے انقلابات سے بہت کچھ نشٹ ہو چکی ہے۔ پر جتنی کچھ اب بھی بچی ہوئی ہے اور اس بچی کھچی میں سے بھی جتنی کچھ کہ یوروپین یعنی فرنگی وِدوانوں کے ہاتھ لگی ہے وہ بھی اتنی ہے کہ ان فرنگی وِدوانوں کے ہی قول کے بموجب یونانی اور لاطینی لٹریچر

کے مجموعہ سے بھی کہیں زیادہ ہے[1] + پر تعجب ہے کہ سنسکرت کی اس تمام لٹریچر میں کوئی پُستک ایسی نہیں دکھائی دیتی جس کو ہندوؤں کی ہسٹری یا تاریخ کہا جائے + تو کیا ہندو فن تاریخ نویسی سے بالکل ناآشنا تھے - نہیں - کیونکہ جیسا کہ کرنیل ٹاڈ صاحب نے اپنی کتاب راجستھان کے دیباچہ میں لکھا ہے یہ بات خیال میں نہیں آسکتی کہ ہندوؤں جیسی اعلےٰ درجہ کی مہذب قوم جس نے دیگر علوم و فنون میں وہ کمال حاصل کیا ہو جو اُس زمانہ میں دنیا کی کسی اور قوم کو نصیب نہیں ہوا (اور جس کا حال ہم نے اس گرنتھ بھارت پُران کے چھٹے اور ساتویں بھاگوں میں مفصل بیان کیا ہے) اس بات کو نہ جانتی ہو کہ اپنے زمانہ کے واقعات کو قلم بند کرنی لیے ہے +

سنسکرت میں ہسٹری یا تاریخ کو اتہاس کہتے ہیں اگرچہ اتہاس کا دایرہ ہسٹری یا تاریخ کے دائرہ سے زیادہ وسیع ہے + اتہاس کا شبد تین ٹکڑوں سے مرکب ہے اور وہ تین ٹکڑے یہ ہیں :- اِتی (یہ) - ہ تحقیقاً - آس (ہوا) - یعنی اتہاس اُن باتوں کا بیان ہے جو تحقیقاً ہوئیں برخلاف ان باتوں کے جن کا بیان کتھاؤں میں آتا ہے + اور یہ اتہاس سنسکرت لٹریچر میں شروع سے موجود ہے + چنانچہ چھاندوگیہ اُپنشد (پرپاٹھک ۷ - کھنڈ ۱) میں ناردجی کہتے ہیں کہ "میں رگوید پڑھتا ہوں - یجُروید - سام وید - چوتھا اتھروید - پانچواں اتہاس پُران ویدوں کا وید" + اور اس بچن سے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اتہاس سنسکرت لٹریچر میں شروع سے موجود ہے وہاں یہ بھی ظاہر ہے کہ اتہاس اور پُران "ویدوں کا وید" یعنی ویدوں کی کُنجی سمجھے جاتے تھے اور ان کا پٹھن اور پاٹھن بھی ویدوں کے پٹھن اور پاٹھن کی سمان ضروری اور لازمی سمجھا جاتا تھا +

---

[1] دیکھو میکڈونل صاحب کی کتاب سنسکرت لٹریچر (چیپٹر ۱ صفحہ ۵ - ایڈیشن سنہ ۱۹۰۰ عیسوی) اور میکس مولر صاحب کی کتاب انڈیا (India-What can it teach us?) صفحہ ۸۴ +

اُپنشد کے اُکت بچن سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اتہاس اور پُران دونوں ساتھ چلتے ہیں اور دونوں مل کر ویدوں کا وید سمجھے جاتے ہیں +
اِتہاس ہی دھرم کی بجے کے اُداہرن کے لئے پُرانوں کی کتھائیں آتی ہیں (کیونکہ دُنیا میں اگر کوئی برتانت ایسے ہیں جو بھارت کے اتہاس سے زیادہ پُرانے ہیں اور جن کا اُداہرن بھارت کے اِتہاس میں دیا جا سکتا ہے تو وہ پُرانوں کے ہی برتانت ہیں) اور پُران میں اُن راجاؤں کی پوری بنساولیاں شروع سے آخر تک دی ہوئی ہیں جن کا برنن اِتہاس میں کہیں آتا ہے + ہمارا یہ گرنتھ بھارت پُران جو سمپورن بھارت ورش کا اِتہاس ہے پُران کی ان ہی راج بنساولیوں کے آدھار پر ہے اور ایک پرکار سے ان بنساولیوں کا گویا ایک بھاشیہ ہے۔
اس لئے ہم نے اس کا نام بھارت اِتہاس کی جگہ بھارت پُران رکھا ہے + اور ویسے بھی پُران کا شبد اتہاس کی نسبت زیادہ عام فہم ہے اور بھارت اور اس کی تاریخ کے پُرانے پن کو جتانے کے لئے زیادہ با معنی اور موزوں ہے +
لفظ تاریخ کی اصلیت بعض علمائے یہ قرار دیتے ہیں کہ یہ لفظ اصل میں تاخیر ہے۔ خیر کا اُلٹ کر ریخ بن گیا ہے۔ اور اس طرح سے تاخیر کا تاریخ ہو گیا ہے[1] + تاخیر کے معنی دیر کے ہیں اور اس لئے تاریخ کے معنے بھی دیر یا دیرینہ یا دیرینہ حالات کے ہوئے اور اس معنی میں پُران تاریخ کا ہم معنی ہے (کیونکہ پُران کا اَرتھ بھی پُرانے یا پُرانے برتانت کا ہے) اور بھارت پُران ہندوستان کی پُرانی تاریخ ہے +
اِتہاس کے دو گرنتھ۔ راماین اور مہابھارت۔ سنسکرت لٹریچر میں پرم پرا سے چلے آتے ہیں۔ یہ دونوں گرنتھ ہندوستان کے دو پُرانے زمانوں کی پُرانی تاریخیں

---

[1] دیکھو مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب کی تاریخ ہندوستان جلد اول کا مقدمہ۔

ہیں مگر چونکہ ان کا طرز بیان اُن کتابوں کا سا نہیں ہے جن کو آجکل تاریخ کی کتابیں کہا جاتا ہے اس لئے ان کو اکثر وِدوان تاریخ نہیں بلکہ افسانہ سمجھتے ہیں۔ مگر جیسا کہ کرنیل ٹاڈ صاحب لکھتے ہیں "جو لوگ ہندوؤں سے اس قسم کی تصنیفات کی توقع رکھتے ہیں جیسی کہ یونان اور روما کی تواریخ ہیں وہ اُن خصوصیات کو نظرانداز کرنے کی غلطی کرتے ہیں جو ہندوستان کے باشندوں کو اور تمام قوموں سے الگ کرتی ہیں اور جو اُن کے علم اور عقل کے کاموں کو مغرب کے کاموں سے مُمیّز کرتی ہیں۔ اُن کی فلسفہ اُن کی شاعری اُن کی تعمیر اپنی قسم کی نرالی ہیں۔ اور اسی نرالے پن کی توقع اُن کے اِتہاس میں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مذکورہ بالا علوم و فنون کی طرح اُن کے اِتہاس نے بھی اپنا رنگ لوگوں کے دھرم کی گہری صحبت سے اختیار کیا ہوا ہے"+

رامائن سورج بنس کا اتہاس ہے اور آدی کاویہ ہے یعنی سنسکرت لٹریچر میں سب سے پہلا کاویہ (کوی کی رچنا) ہے اور سنسکرت لٹریچر دنیا میں سب سے پُرانی لٹریچر ہے۔ اور مہابھارت کی تعریف خود مہابھارت (آدی پرو۔ ادھیائے اشلوک ۶۱ تا ۷۰) میں یوں کی گئی ہے کہ "مہابھارت ایک کاویہ ہے جس میں وید کا رہسیہ۔ سانگوپانگ ویدوں کا وِستار۔ اتہاس پُران کا تری کال سمالوچن۔ جنم مرتیو جرا ویادھی بھاو اور ابھاو کا نشچے۔ وِوِدھ پرکار کے دھرم۔ آشرموں کا لکشن۔ چترورن کا وِدھان۔ رِگ یجش اور سام وید کا ادھیاتم۔ نیائے۔ شِکشا۔ چکتسا۔ دان۔ پاشوپت۔ کرمانوسار دِویہ اور مانش جنم۔ تیرتھ۔ پُنیہ دیش ندی پربت بن اور ساگر کا کیرتن۔ دھنُر وِدیا (فن جنگ)۔ بانی کی وشیش بھاشیاں (یعنی مختلف زبانیں)۔ لوک یاترا کرم (یعنی لوگوں کے آچار بچار اور رسم و رواج)۔ اور جو سب میں ویاپک ہے اُس وستو ارتھات برہم کا پرتی پادن۔ اِن اِن باتوں کا برنن ہے"+ گویا مہابھارت اس حساب سے نہ صرف چندر بنس کی اُس شاخ کا اتہاس ہے جس میں پانڈو اور

کنٹھ ور وُ اُستھِت ہوئے بلکہ اُس زمانہ کی معلومات کا بھنڈار (وِشو کوش) ہے اور انسائیکلو پیڈیا برٹینکا (Encyclopaedia Brittanica) کی طرح انسائیکلو پیڈیا انڈیکا (Encyclopaedia Indica) ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جہاں برطانیہ کی انسائیکلوپیڈیا میں مختلف مضمون بکھرے ہوئے ہیں ہندوستان کی انسائیکلو پیڈیا میں یہ سب مضمون تاریخ کی ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں + اور دُنیا کی کوئی کتاب زمانہ حال کی ہو یا زمانہ قدیم کی اور تاریخ کی ہو یا کسی اور مضمون کی ایسی تاریخ نہیں دکھا سکتی +

یونان قدیم کے ایک شاعر ہومر نے جو مسیح سے کوئی نوسو برس پہلے ہوا ہے دو نظمیں لکھی ہیں جن کے نام اِلیڈ (Iliad) اور اوڈیسی (Odyssey) ہیں۔ جسامت کے لحاظ سے یہ دونوں نظمیں مل کر بھی ایک رامائن کی برابر بھی نہیں پھونچتی ہیں۔ جس کے چوبیس ہزار شلوک ہیں۔ اور مہابھارت [۱] کا تو کہنا ہی کیا ہے جس کے شلوک ایک لاکھ ہیں اور جس کے مقابلہ میں یہ نظمیں بقول سر مونیر ولیمز صاحب مصنف کتاب انڈین وزڈم ایسی ہیں جیسے یونان کے پہاڑی اور برساتی ندی نالے ہندوستان کے گنگا اور سندھو جیسے انفا اور مہاندوں کے سامنے + پر یورپ میں یہ ہی نظمیں سب سے بڑی نظمیں ہیں + ان نظموں میں ہومر نے یونان کی تاریخ کا ایک من مانا افسانہ بیان کیا ہے اور انگلستان کے مشہور شاعر پوپ کے نزدیک جس نے ان نظموں کا انگریزی نظم میں ترجمہ کیا ہے ہومر کا ہُنر ہی یہ ہے کہ اُس نے ایک ایسا افسانہ ایجاد کیا ہے + اس خیال کو لے کر بعض فرنگی وِدوان رامائن اور مہابھارت کو بھی ایک ایسا ہی افسانہ سمجھتے ہیں اور اُن کے انویائی ہندوستانی وِدوان بھی

[۱] اِن صاحب کے اور حالات کے لئے دیکھو آگے اس گرنتھ کا ادھیائے ۱ صفحہ ۸ +

اِسی خیال کی پیروی کرتے ہیں مگر جیسا کہ ہم پیچھے جھلکا آئے ہیں یہ خیال ایک خام خیال
ہے اور اس کا سمادھان ہم نے اس گرنتھ بھارت پُران کے بھاگ ۲ اور بھاگ ۳ میں
جو ان ہی دو اتہاسوں رامائن اور مہابھارت کے آدھار پر لکھے گئے ہیں کیا ہوا ہے +

مہابھارت کے بعد پھر کوئی اِتہاس ایسا نہیں بنا جو رامائن اور مہابھارت کی طرح
مقبول عام ہو کر ہندوستان کے کونے کونے میں پھونچگیا ہو اور اس طرح سے زمانہ
کی دستبردوں سے بچ گیا ہو + لوکل یعنی ستھانی اتہاس جو بنے وہ جس استھان اور
جس راج میں بنتے اُسی استھان اور اُسی راج میں محدود رہے اور اُن استھانوں
اور اُن راجوں کے نشٹ ہونے کے ساتھ نشٹ ہو گئے + چنانچہ مہاراجہ پرتھوی راج جو
ہندوستان کا آخری چکرورتی راجا تھا اور جس کی راجدھانی اندرپرستھ (دہلی) میں تھی
اس کا اتہاس اُس کے ساتھ نشٹ ہو گیا + اس اتہاس کا نام پرتھوی راج راسا تھا.
اور اُس کو اُس کے مورخ چندربردے[٥٤] نے تصنیف کیا تھا + اس اتہاس کے مہابھارت
کی طرح سے ایک لاکھ چھند تھے اور جو لوگ اس بات کا یقین نہیں کر سکتے کہ مہابھارت کے
ایک لاکھ شلوک ایک ہی مُنی ویاس نے مرتب کئے تھے وہ یہاں دیکھ لیں کہ پرتھوی راج
کے اس راسا کے ایک لاکھ چھند بھی ایک ہی کبی چندربردے نے رچے تھے + اس
راسا میں پرتھوی راج اور اُس کے بنس کے اتہاس کے ساتھ بھارت ورش کے اور
راجاؤں کا بھی حال تھا. کرنیل ٹاڈ صاحب کو یہ راسا کہیں راجپوتانہ کی ریاستوں میں
مل گیا تھا اور انہوں نے اُس کے تیس ہزار چھندوں کا ترجمہ بھی کیا تھا. مگر اب نہ یہ
راسا ملتا ہے اور نہ اُس کا ترجمہ + ٹاڈ صاحب نے آٹھ سو صندوق قلمی پستکوں سے بھر

---

٥٤ سنسکرت बरद + انگریزی کا لفظ بارڈ (Bard) اور اُردو کا بردے سنسکرت کے اسی لفظ ورد
یا برد کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں +

کر جو اُن کو راجپوتانہ میں دستیاب ہوئی تھیں لندن کی روایل ایشیاٹک سوسائٹی میں بھیجے تھے اور شاید یہ راسا اور اس کا ترجمہ بھی اُن میں ہی گیا[ف۵]

غزنی اور غور کے جاہلوں نے تو ہندوستان کے کتب خانوں کو تباہ کیا ہی تھا پر یورپ کے عالموں نے بھی اس بارہ میں کچھ کسر نہیں چھوڑی۔ یہ شایقین علم و ہنر ہندوستان سے ایک ایک کتاب چُن چُن کر لے گئے اور جہاں اب ہندوستان میں ان کتابوں کا کال ہے وہاں انگلینڈ فرانس جرمنی اور آسٹریا کے کتب خانہ ان سے مالامال ہیں۔ مگر پھر بھی کچھ کتابیں ہندوستان میں رہ ہی گئی ہیں اور پُران ان ہی کتابوں میں سے ہیں اور ان کے رہجانے کی وجہ یہ ہے کہ رامائن اور مہابھارت کی طرح سے پُران بھی مقبول عام ہو کر ہندوستان کے کونے کونے میں پھیل گئے تھے اور کہیں نہ کہیں رہ ہی گئے۔ ان پُرانوں میں بقول وِلسن صاحب جنہوں نے وِشنو پُران کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے "وہ تمام مادہ شامل ہے جو ہندوؤں کے پاس اپنے پُرانے اتہاس کا موجود ہے۔ یہ مادہ بنسوں اور بنسیوں کی ایک خاصی مفصل فہرست ہے اگرچہ واقعات کا بیان اس میں کچھ نہیں ہے۔ اور اس میں کلام نہیں ہو سکتا کہ یہ اگر واقعات کا نہیں تو ذاتیات کا ایک سچا چٹھا ہے"[ف۶] وغیرہ وغیرہ۔

وِنسنٹ سمتھ (Vincent Smith) صاحب اپنی کتاب ارلی ہسٹری اوف انڈیا (Early History of India) یعنی ہندوستان کی ابتدائی تاریخ

ف۵ وِنسنٹ سمتھ صاحب اپنی کتاب اینشینٹ اینڈ ہندو انڈیا (Ancient and Hindu India) یعنی قدیمی اور ہندو انڈیا میں لکھتے ہیں کہ اس کے چھند سوالاکھ تھے مگر اصلی تصنیف پانچ ہزار چھندوں کی ہی تھی اور وہ اب بھی جودھپور میں چند کے خاندان کے آدمیوں کے پاس ہے۔

ف۶ وِلسن صاحب کے پورے بیان کے لئے دیکھو آگے صفحہ ۲۲۶۔

ہیں ولسن صاحب کی تائید کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ "ہندوستان کی تاریخی روایات کا سلسلہ وار حال پُرانوں کی بنساولیوں میں موجود ہے ۔ اٹھارہ پُرانوں میں سے پانچ یعنی والو، متسیہ۔ وشنو۔ برہمانڈ اور بھاگوت میں بنساولیاں موجود ہیں ۔ حالیہ یوروپین مورخ پُرانوں کی بنساولیوں کے پرمانوں کو ناواجب طور سے بے وقعت سمجھتے ہیں لیکن اگر ان کو غور سے دیکھا جاوے تو ان میں بہت کچھ اصلی اور قیمتی تاریخ کا مادّہ ملتا ہے ۔ مثلاً وشنو پُران میں متوریہ بنس کی تاریخ کا ڈھانچہ قریب قریب صحت کے ساتھ درج ہے اور متسیہ پُران کا قلمی نسخہ جو ریڈکلف (Radcliff) کو ملا ہے وہ اندھر بنس کی تاریخ کے لئے ایسا ہی قابل اعتبار ہے ۔ اور اس بات کا ثبوت حال میں ہی چھپ چکا ہے۔ کہ سکوّں اور کتبوں سے کیسی حیرت انگیز تصدیق اندھر بنس کی اُن بنساولیوں کی ہوتی ہے جو متسیہ پُران میں دی ہوئی ہیں" ؛

پُرانوں کی اِن بنساولیوں میں گلیسل پیریڈ (Glacial Period) یعنی ہم جگ کے اُس برفانی طوفان سے لے کر جو آج سے تقریباً چودہ ہزار برس پہلے اور ملکوں کے ساتھ ہندوستان پر بھی نازل ہوا اور جس کا مفصل حال ہم نے آگے ادھیائے ۲ میں بیان کیا ہوا ہے اندھر بنس کے آخر اور گپت بنس کے شروع تک یعنی اُس زمانہ تک کہ جب یونان کا بادشاہ سکندر اعظم ہندوستان میں[ک] آیا ہندوستان کے تمام راجاؤں اور مہاراجاؤں کی بنساولیاں اور اُن کے کچھ کچھ روایتی حالات مسلسل دئے ہوئے ہیں ۔ اور دنیا کے کسی اور مُلک یا کسی اور قوم کی کوئی ہسٹری یا تاریخ ایسی نہیں ہے جو

ک فرنگی مورخ اسی زمانہ کو متوریہ بنس کے چندرگپت سے ملاتے ہیں مگر پُرانوں کی رو سے یہ زمانہ گپت بنس کے چندرگپت سے ملتا ہے ۔ جیسا کہ آگے اسی بھومکا میں دکھایا جاتا ہے ؛

اپنے بادشاہوں کے نام ہی بارہ ہزار برس تک سلسلہ وار بتا سکتی ہو +

اکثر سجن پُرانوں کو اس کارن سے کہ اُن میں کہیں کہیں ایسی کتھائیں آتی ہیں جو آجکل کی سبھیتا کی درشٹی میں اسمبھیہ دکھائی دیتی ہیں پھونک دینے کے قابل سمجھتے ہیں۔ اور اس قابل نہیں سمجھتے کہ اُن کو پڑھا بھی جاوے + مگر اوّل تو پُرانوں کی یہ کتھائیں ورتمان سرشٹی کی نہیں ہیں بلکہ اُن سرشٹیوں کی ہیں جو ہو ہو کر لے ہو چکی ہیں جیسا کہ ہم نے آگے اس گرنتھ کے صفحہ (۴۰) پر دکھایا ہوا ہے دوسرے اگر اُن میں کہیں کہیں کوئی اسمبھیہ بات یا کوئی اشلیل شبد ہے بھی تو اُس کو چھوڑ دینا چاہیئے اور اُن کی اچھی باتوں کو گرہن کرنا چاہیئے + سمجھدار آدمی گھر کے کوڑے کو بھی دیکھ بھال کر پھینکتے ہیں تاکہ کوڑے کے ساتھ گھر کا کوئی رتن بھی نہ پھینک جائے + پُرانوں کی راج بنشاولیاں ٹھیک ایسے ہی رتن ہیں اور اگر پُرانوں میں ان کے سوائے اور جو کچھ بھی ہے وہ سب کوڑا ہی ہے تو بھی پُران کیول ان رتنوں کے کارن ہی نہایت قابل قدر گرنتھ ہیں + یہ بنشاولیاں ہندو اتہاس کی جان ہیں اور ان ہی بنشاولیوں کے اکثر راج رشی اکثر وید منتروں کے درشٹا اور کرتا ہوئے ہیں اور بعض کے نام تو وید منتروں کے اندر بھی آئے ہیں جیسا کہ ہم ابھی آگے اسی بھومکا میں دکھائیں گے +

پُرانوں کی بنشاولیاں تو جیسا کہ ابھی اوپر بتایا گیا ہے اندھر بنس کے ساتھ ختم ہو گئیں کیونکہ اس کے بعد بھارت ورش اکھنڈ منڈل نہیں رہا کھنڈ منڈل ہو گیا اور الگ الگ کھنڈوں کے الگ الگ راجا ہو گئے۔ مگر کلجگ راج ورتانت نامی گرنتھ میں یہ بنشاولیاں اور آگے چلتی رہی ہیں اور یوں تو اس میں دھارا نگری (مالوہ) کے راجا بھوج (۱۰۱۸-۱۰۶۰) کے ساتویں جانشین ارجن بھوج (۱۲۱۱ تا ۱۲۶۰ عیسوی) تک کے کچھ کچھ حالات درج ہیں مگر اندھر بنس کے جانشین گپت بنس کا حال اس میں مفصل اور مسلسل درج ہے۔ اور اس کے بیان کی عجیب صداقت کتبوں اور سکوں سے ثابت ہو رہی ہے +

مثلاً اس بنس کے دوسرے راجا سمدر گپت کے وشے میں (پہلا راجہ مشہور چندر گپت تھا جس کی ٹکر کو سکندر اعظم کا جانشین سلوکس نہ سہہ سکا اور چندر گپت کو اپنی بیٹی بیاہ کر رخصت ہوا) لکھا ہے کہ وہ سنگیت رسک تھا اور اس کے سکوں پر جو مورت چھپی ہوئی ہے وہ سچ مچ بیٹھی بین بجا رہی ہے + پھر شاستروں میں لکھا ہے کہ اس نے ایک چھتر چکروتی راجا ہونے کی حیثیت سے اشومیدھ یگیہ رچا تھا۔ اور اس کے ثبوت میں اس کے چند سکّے اور یہ سب سکّے سونے کے ہیں ایسے ملے ہیں جن پر ایک طرف رانی دتّا دیوی کی مورت اور "اشومیدھ پراکرم" کے شبد چھپے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ویدی کے آگے کھڑے ہوئے ایک اشو (گھوڑے) کی مورتی کھدی ہوئی ہے + چوتھے راجا کمار گپت اول کا ایک کتبہ بلسد (واقعہ صوبجات آگرہ اور اودھ) میں نکلا ہے اور اس میں اس کی ساری بنساولی لکھی ہوئی ہے +

کشمیر ہمالہ کی گود میں بیٹھا ہوا زمانہ کے انقلابات سے مقابلتہً بچا رہا اور اس لئے اس کا اتہاس بھی بچا رہا اور کلہن پنڈت نے ۱۱۴۸ء میں اس کو سمیٹ سماٹ کر راج ترنگنی کے روپ میں سمپادت کر دیا + اس میں جہابھارت کے زمانہ سے لے کر کلہن پنڈت کے زمانہ تک کشمیر کے اتہاس کا برنن ہے لیکن اس میں جگہ جگہ کشمیر سے باہر کے اتہاسوں کے بھی حوالے آتے ہیں اور یہ حوالے ہندوستان کی تاریخ کے لئے کار آمد ہیں + اکبر کے زمانہ میں ابوالفضل نے اس راج ترنگنی کا ترجمہ فارسی میں کیا تھا اور اب ڈاکٹر سٹائین (Dr. Stein) صاحب نے اس کا ترجمہ انگریزی میں کیا ہے اور اس کے دیباچہ میں انہوں نے لکھا ہے کہ "ہندوؤں کے زمانہ کے ہندوستان کی نسبت یہ اکثر کہا جاتا ہے کہ اس کی کوئی تاریخ نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے اگر ہم ہسٹری سے ہسٹری کا وہ علم سمجھیں جو کلاسیکل کلچر (یعنی یونان اور روما کی قدیم تہذیب) سے ہم کو میراث میں ملا ہے لیکن یہ صریحاً غلط ہے اگر ہسٹری سے تاریخی انکشاف یا اس کے

مُطالعہ کا سامان سمجھا جاوے۔ ہندوستان کے شاستروں میں تاریخ کا ایسا مطالعہ تو نظر نہیں آتا ہے جیسا کہ یونان اور روما نے یا جیسا کہ حالیہ یوروپ نے اُسے سمجھا ہے تاہم ایسے مُطالعہ کے لئے مصالحہ ہمارے پاس ہندوستان میں بھی اتنا ہی موجود ہے۔ یہ مصالحہ نہ صرف معلومات کے ایسے اصلی ذرایع ہی موجود ہے جیسے کہ کتبے اور سکّے اور عام آثارِ قدیمہ بلکہ تحقیقات جو ترقی کر رہی ہے اُس سے ثابت ہو گیا ہے کہ واقعات یا اُن کے متعلقہ حالات کے تحریری بیانات کی بھی ہندوستان قدیم میں کوئی کمی نہیں رہی ہے[۵]"+

راجپوتانہ کی ریاستوں میں بھی جو ابھی تک باقی ہیں اور جو اپنا سلسلہ حسب ونسب پیچھے ویدک کال تک لے جاتی ہیں اُن کے اِتہاس ابھی تک موجود ہیں۔ اور اُن میں اودے پور یا میواڑ کے اِتہاس کھمن راسا۔ راج بلاس مُصنّفہ مان کبیشر۔ اور راج رتناکر مصنفہ سداشو بھٹ۔ اور جودھپور یا مارواڑ کے اتہاس سورج پرکاشن مصنفہ کبی کرندھان (کرونا ندھان)۔ راج روپک آکھیات۔ بجے بلاس اور کھیات۔ اور جے پور کے اتہاس جے بلاس اور مان چرتر پرسدھ ہیں اور کرنیل ٹاڈ صاحب نے اپنی کتاب راجستھان اِن اور اِن جیسے اور اتہاسوں سے ہی مرتب کی ہے + اور واضح ہو کہ بجے بلاس کے بھی پرتھوی راج راسا کی طرح سے جس کا ذکر پیچھے آچکا ہے ایک لاکھ چھند ہیں + ان کتابوں کے علاوہ جو خاص اِتہاس یعنی تاریخ کے وشے میں ہیں سنسکرت لٹریچر

---

۵ ڈاکٹر سٹائین صاحب یہاں ہسٹری کے وشے میں یونانیوں کے علم اور ہنر کا ذکر کرتے ہیں اور فرنگی وِدوان سب یونانی مورخ ہیروڈوٹس Herodotus کو جو مسیح سے ۴۹۰ برس پہلے ہوا ہے تاریخ کا باپ سمجھتے ہیں مگر یونانی مورخ خود ہیروڈوٹس کے بیانات کو ٹھیک نہیں سمجھتے ہیں اور بکلے Buckley صاحب ہومر کی اُس سوانحعمری کو جو ہیروڈوٹس نے لکھی ہے تاریخی پہلو سے بالکل نکمّی بتاتے ہیں (دیکھو ہومر کی کتاب اوڈیسی مُترجمہ پوپ اور اُس پر بکلے صاحب کا دیباچہ)+

(وید اور ویدک لٹریچر سے لے کر کادیوں اور ناٹکوں تک) اتہاس کے حوالہ جات سے بھری ہوئی ہے اور کالیداس کا رگھوونش اور بان کا ہرش چرِت اور وِشاکھ دت کا ناٹک مُدرا راکھشش وغیرہ وغیرہ تو ایسے کاویہ ہیں جو سراسر اِتہاس ہی ہیں + اور کتبے اور سکّے جو جگہ جگہ برآمد ہو رہے ہیں اِتہاس پر نئی روشنی ڈالتے ہیں اور ہندو شاستروں کے لیکھوں کی صداقت کو ثابت کر رہے ہیں +

فرنگی وِدوانوں نے اس میدان میں خاص کر کتبوں اور سکّوں کے کھوجنے میں نہایت تلاش اور تحقیقات کی ہے اور اس تحقیقات میں اُنہوں نے نہایت محنت اور سرگرمی سے کام لیا ہے اور ہم اُن کی اس محنت اور سرگرمی کے مدّاح اور مشکور ہیں مگر دو قسم کے تعصب ایک مذہبی اور ایک قومی ان وِدوانوں کو دائیں اور بائیں سے جکڑے ہوئے ہیں اور ان بندشوں میں جکڑے ہوئے یہ وِدوان آزادی کے ساتھ کام نہیں کر سکتے + بلحاظ مذہب کے یہ وِدوان بائیبل یعنی انجیل کے پیرو ہیں اور چونکہ انجیل دُنیا کی پیدائش کو ہی آج سے چھ ہزار برس پہلے بتاتی ہے (دیکھو آگے ادھیائے ۱ کا صفحہ ۸) اس لئے یہ ہندوستان کی تاریخ کی کسی بات کو بھی آج سے پانچ ہزار برس پہلے تک بھی لے جانا گوارا نہیں کر سکتے + مگر واقعات واقعات ہیں اور چھپائے نہیں چھپ سکتے۔ چنانچہ اب دھرتی ماتا نے ہی اِدھر سندھ کے اور اُدھر میسوپوٹیمیا کے پُرانے کھنڈرات کی کُھدائیوں میں سے ایسی چیزیں نکال کر دھر دی ہیں جن کو اب خود فرنگی وِدوان ہی آج سے پانچ پانچ اور چھ چھ ہزار برس پہلے کی ماننے پر مجبور ہوئے ہیں (دیکھو آگے اسی بھاگ ا کا صفحہ ۵۱ اور ۵۶) + بلحاظ قوم کے یہ وِدوان یوروپین ہیں اور ان کی قومی غیرت یہ تقاضا نہیں کر سکتی کہ یوروپ اور خصوصاً یوروپ کا مُلک یونان جسکی تہذیب اور تربیت ان کی تہذیب اور تربیت کا ماخذ ہے کسی بات میں ہندوستان کا یا ایشیا کے کسی دوسرے

ملک کا خوشہ چین ثابت ہو۔ اور اس لئے اوّل تو ان کو ہندوستان کی تہذیب اور تربیت
اور علم اور ہنر میں کوئی بات ایسی دکھائی ہی نہیں دیتی جو یونان سے بڑھ کر تو کیا اُس کے برابر
بھی ہو اور جو کہیں کوئی ایسی دکھائی دیتی ہے جس کو وہ یونان کے برابر مانے بغیر نہیں رہ
سکتے تو وہ اُس کو یونان کی ہی تہذیب اور تربیت اور علم و ہُنر کا نتیجہ قرار دیتے ہیں اور
اس لئے اُس کے زمانہ کو یونان کی تاریخ سے پیچھے ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں +
چنانچہ اور تو اور جب سنسکرت زبان ہی فرنگیوں کو معلوم ہوئی اور وہ یونانی وغیرہ
فرنگی زبانوں کا ماخذ دکھائی دی تو انگلستان کے ایک مشہور فلسفہ دان ڈیوگلڈ سٹوارٹ
(Dugald Stewart) نے لکھ مارا کہ سنسکرت لٹریچر کا تو ذکر ہی
کیا ہے خود سنسکرت زبان ایک جعل ہے جس کو مکار براہمنوں نے سکندر کی فتح کے
بعد یونانی زبان کے نمونے پر گھڑ لیا ہے (دیکھو میکڈونل صاحب کی کتاب سنسکرت لٹریچر
چیپٹر ۱) + مگر اب ان میں سے ہی ایک فرنگی وِدوان مسٹر پوکوک نے اپنی کتاب انڈیا ان
گریس (ہندوستان در یونان) میں لکھکر دکھا دیا ہے کہ معاملہ اس کے برعکس ہے یعنی
ہندوستان کی تہذیب پر یونان کا کوئی اثر نہیں ہے بلکہ یونان کی تہذیب میں ہر جگہ
ہندوستان کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے (دیکھو آگے صفحہ ۳۸۶) +

غرض باوجود اس کے کہ ہندوؤں کی لٹریچر عموماً اور اس کا وہ حصّہ خصوصاً جو خاص
اِتہاس سے سمبندھ رکھتا ہے قریب قریب سب نشٹ ہو چکا ہے جو کتابیں برائے
نام رہ گئی ہیں اُن میں اسقدر مصالحہ اب بھی باقی ہے کہ اگر اُس سب کی چھان بین
کی جائے اور فرنگی وِدوانوں کی تحقیقات اور تلاش کو بھی اُن کے تعصبات سے پاک
کیا جا کر اس میں شامل کیا جاوے تو اُس سب کی رو سے ایک مکمّل اِتہاس ہندوؤں
کا اور ہندوؤں کی تہذیب کا تیار ہو سکتا ہے + اور ہم نے اپنے اس گرنتھ بھارت پُران
کو اسی طرح اور اسی مصالحہ سے سمپادت کیا ہے +

یہ کام کوئی ایسا کام نہیں تھا جس کو کوئی اکیلا آدمی چار پانچ برس میں تیار کر سکتا ۔ اس لئے ہم کو اس کے تیار کرنے میں دن اور رات لگاتار محنت کرتے ہوئے بھی پورے چالیس برس لگے ہیں + یوں تو ہم کو شروع سے یعنی جب سے کہ ہم نے کالج میں ہسٹری کی کتابوں کے اندر یہ پڑھا کہ ہندوؤں کی کوئی تاریخ نہیں ہے یہ خیال دامن گیر تھا کہ ہندوؤں کی اس کمی کو پورا کیا جائے لیکن جب شری حضور مہاراجہ راجندر سنگھ صاحب بہادر والیئے ریاست پٹیالہ جن کے حضور میں ہم پرائیویٹ سکریٹری کا کام کرتے تھے سنہ ۱۹۰۰ء میں بیکنٹھ مراتب ہوئے اور ہم کچھ دنوں کے لئے خالی بیٹھے ۔ تو اس خیال نے ہم کو اور گدگدایا اور انجام ہم نے کمر ہمت باندھ کر اس کام کو باقاعدہ طور پر اپنے ہاتھ میں لے لیا + پہلے ہم نے فرنگی ودوانوں کی تصنیفات پڑھیں مگر ان سے ہماری پریشانی اور بڑھی کیونکہ ان میں تمام کارخانہ ہی اُلٹ پلٹ تھا ۔ یہاں تک کہ ٹامسن (Thompson) صاحب کی ہسٹری میں (اور یہ کتاب اُن دنوں میں پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کے لئے ٹکسٹ بک تھی) یہ لکھا تھا کہ مہابھارت کے واقعات پہلے اور راماین کے واقعات پیچھے ہوئے یعنی کرشن اوتار پہلے اور رام اوتار پیچھے ہوا + اس پر ہم نے سنسکرت کے اصل گرنتھوں کی طرف توجہ کی مگر سنسکرت ہم کو آتی نہیں تھی کیونکہ کالج میں ہم نے یہ مضمون لیا نہیں تھا اس لئے ہم نے سنسکرت پڑھنی شروع کی اور کئی برس ہم کو سنسکرت کے پڑھنے میں لگ گئے + سب سے پہلی پُستک جو سنسکرت میں ہم نے پڑھی وہ شریمد بھگوت گیتا تھی اور اس کو پڑھتے ہوئے جو ہم نے اصل کا اُس کے انگریزی ترجموں سے مقابلہ کیا تو دیکھا کہ ترجمے میں وہ بات ہی نہیں ہے جو اصل میں ہے اگرچہ ناں سے ہاں ضرور ہے + اس لئے ہم اصل گرنتھوں کی طرف اور بھی زیادہ مایل ہوئے ۔ اور اٹھتیس برس تک ان گرنتھوں کے سمندر کو متھتے رہے اور اس سمندر منتھن سے جو رتن اتہاس کے وشے میں ہم کو ملتے رہے اُن کو چنتے رہے اور

بھارت ورش کے اِتہاس کے اندر جہاں جہاں ان کی جگہ آتی تھی وہاں وہاں اُن کو جڑتے رہے + اس جڑائی نے انجام ایک بڑے وِشال اور سُندر بھوشن کا روپ دھارن کیا اور وہ بھوشن یہ بھارت پُران ہے جس کی پہلی لڑی آج ۱۹۳۸ سنہ عیسوی میں ہم باہر نکالتے ہیں تاکہ وِدوان اس کو دیکھیں اور پرکھیں +

اس گرنتھ کے آٹھ بھاگ ہیں اور اُن کے مضامین کی فہرست جو ہم نیچے درج کرتے ہیں اُس سے ناظرین خود دیکھ لیں گے کہ ہمارا یہ کہنا کہ ہم کو اس گرنتھ کی تیاری میں چالیس برس لگے ہیں یتھارتھ ہے یا نہیں + چالیس برس تو ہم نے اس خیال سے لکھے ہیں کہ ہمارے یہ تمام بھاگ دو برس کے اندر چھپ کر تیار ہو جائیں ورنہ اگر پانچ سات برس لگے اور چھپائی میں جو مشکلات ہم کو پیش آ رہی ہیں اُس سے اندیشہ ہے کہ شاید پانچ سات برس ہی لگ جائیں تو چالیس کی جگہ پینتالیس برس ہی لگیں گے + پرمیشر پرماتما کا شکر ہے کہ اُس نے اتنے عرصہ تک ہم کو اس گرنتھ کی تیاری کے لئے جیتا رکھا اور اس کی درگاہ سے امید ہے کہ جب تک اس گرنتھ کے آٹھوں بھاگ چھپ کر تیار نہ ہو جائیں وہ ہم کو اس دُنیا سے نہیں اُٹھائے گا + ان آٹھوں بھاگ کی تفصیل یہ ہے :-

پہلا بھاگ

(سرشٹی کی اُتپتی سے ویدک کال تک)

ادھیائے ۱

(سرشٹی کی اُتپتی - اُس کی آیو اور اُس کا سموت)

اس ادھیائے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سرشٹی انادی ہے جس کا آدی ہے نہ انت ہے مگر جس طرح دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن ہوتا چلا آیا ہے اور

ہوتا چلا جائیگا + اسی طرح سرشٹی کے پیچھے پرلے اور پرلے کے پیچھے سرشٹی ہوتی چلی آئی ہے اور ہوتی چلی جائے گی مگر جس طرح رات اور دن کی ایک حد ہے کہ بارہ گھنٹہ کا دن اور بارہ گھنٹہ کی رات ہوتی ہے اسی طرح سرشٹی اور پرلے کی بھی ایک حد ہے کہ چار ارب بتیس کروڑ (۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰) برس کی سرشٹی اور اتنے ہی برس کی پرلے ہوتی ہے + کال کے اس پرمان (چار ارب بتیس کروڑ برس) کو کلپ کہتے ہیں اور یہ ہی سرشٹی کی کُل آیو ہے + ورتمان سرشٹی کو اس وقت (۱۹۳۸ عیسوی تک) ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۹ برس ہو چکے ہیں اور یہ ہی سرشٹی کا سمبوت ہے +

پرانوں نے اور جیوتش کے شاستروں نے اس کلپ کا ودھان یگ چترُیگ اور منونتر کے روپ میں کیا ہے مگر آجتک کسی نے یہ ثابت کر کے نہیں دکھایا ہے کہ کلپ کے اور یگ چترُیگ اور منونتر کے جو کلپ کے انگ ہیں اتنے اتنے ہی برس کیوں ہیں جتنے جتنے اُن کے لئے قرار دئے گئے ہیں۔ ہم نے اس کو ثابت کر کے دکھایا ہے + اسی سلسلہ میں ہم نے دِوّیہ اور مانُشی یگ اور چترُیگ کی کیفیت بیان کی ہے اور وید براہمن اپنشد پران اور سانکھیہ درشن میں سرشٹی کی اُتپتّی کا کرم (سلسلہ) جس طرح برنن کیا ہوا ہے اُس کو مفصل بیان کیا ہے اور دکھایا ہے کہ ہندو بھوگربھ وِدّیا یعنی علم جیولوجی سے تو واقف تھے ہی لیکن اس کے ساتھ وہ برھمانڈ یعنی بیضۂ عالم کی ماہیت سے بھی واقف تھے کہ جس میں سے خود یہ بھو (پرتھوی) پیدا ہوئی جس کو جیولوجی ٹٹولتی ہے +

ادھیائے ۲

ورتمان منونتر کا آخری طوفان

اس ادھیائے میں دکھایا گیا ہے کہ اس ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۹ برس کے عرصہ

ہیں جو اس وقت تک سرشٹی کی اُتپتی کو ہوئے دنیا کے اوپر کیا کیا گذرا - اور بتایا گیا ہے

کہ گلیسیل پیریڈ (Glacial Period) یعنی ہم جُگ کا وہ طوفان جو علم جیولوجی

کی رُو سے آج سے ۱۳۶۴۸ یعنی تقریباً چودہ ہزار برس پہلے روئے زمین پر

نازل ہوا وَیوسوت منونتر کی اس دُنیا کا آخری طوفان ہے - اور جس کو ہندوؤں کے

شاستر شتپتھ برہمن میں منو کا طوفان اور دوسری قومیں نوُح کا طوفان کہتی ہیں وہ غالباً

گلیسیل پیریڈ کا یہ ہی طوفان ہے + بہر حال ہندوؤں کا وَیوسوت اتہاس بھارت ورش

کے اسی طوفان میں سے اُبھرنے کے بعد پھر نئے سرے سے شروع ہوتا ہے اور یہ

ہی اتہاس ہمارے بھارت پُران کا اتہاس ہے +

ادھیائے ۳

ویدک کال اور ویدک رشیوں کا حال

اس ادھیائے میں اوّل وَیوسوت کلپ کے مریچی آدک دس پرجاپتیوں کا جو

مانس (من سے رچی ہوئی) سرشٹی سے سمبندھ رکھتے ہیں اور وَیوسوت منونتر کے

وسِشٹھ آدک سپت رشیوں کا جو نتیہ رشی ہیں حال اور اُن کی کتھاؤں کا مفصل

احوال درج کیا گیا ہے اور پھر رگوید کی آرش انوکرمنکا میں جو وید منتروں کے درشٹا

اور کرتا رشیوں کی سوچی یعنی فہرست دی ہوئی ہے اُس کی رو سے ہر ایک رشی کا حال

جو کچھ اور جتنا کچھ کہ ہم کو معلوم ہو سکا ہے دیا جا کر یہ دکھایا گیا ہے کہ ان رشیوں

میں سے تیس ۳۰ رشی ایسے ہیں جو کچھ سورج بنس کے اور کچھ چندر بنس کے راجا ہوئے ہیں

اور منو (وَیوسوت) سے لے کر تیس پیڑھی آگے تک مسلسل چلے آئے ہیں (دیکھو صفحات

۱۹۷ تا ۱۹۹) + فی پیڑھی سو برس حساب میں آتے ہیں (دیکھو صفحات ۵۶ تا ۶۶) اور

اس حساب سے یہ ویدک کال وَیوسوت منونتر کے اُس آخری طوفان سے لے کر جس کا

ذکر پچھلے ادھیائے میں کیا گیا ہے تین ہزار برس آگے تک یعنی آج سے چودہ ہزار برس پہلے سے آج سے گیارہ ہزار برس پہلے تک رہا + ان راج رشیوں میں سے کئی ایک کے نام خود وید کے اندر آتے ہیں +

اکثر سجّنوں کا خیال ہے کہ ویدمیں جو شبد آئے ہیں وہ یَوگِک یعنی لغوی ہیں رُوڑھی یعنی اصطلاحی نہیں ہیں اور اس لئے وہ کیول اُس دھاتو کے ارتھ کے واچک ہیں جس سے وہ نکلے ہیں اور کسی خاص وِیکتی یا جاتی کے واچک نہیں ہیں۔ اور یہ سجّن یاسک آچارج کے نِرُکت کو اپنے خیال کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں + مگر یاسک تو اپنے نِرُکت میں کیول یہ کہتا ہے کہ شاکٹاین کا مت یہ ہے کہ نام ارتھات اسم آکھیات ارتھات فعل سے نکلے ہوئے ہیں اور نِرُکت کار اِس سے سہمت ہیں۔ اور جب گارگیہ اور بعض ویاکرن اس پر یہ اعتراض اُٹھاتے ہیں کہ اگر ایسا ہوتا تو دھاتو سے بنا ہوا نام ہر اُس وِیکتی کا نام ہوتا جس میں اُس دھاتو کے ارتھ پائے جاتے ہوں مثلاً گَو کا نام جو گو دھاتو بمعنی چلنا سے بنا ہے گائے کے ساتھ گھوڑے کا بھی نام ہوتا کیونکہ وہ بھی چلتا ہے تو یاسک جواب دیتا ہے کہ نام نکلا ہوا تو اپنی دھاتو سے ہی ہے اور اُس دھاتو کے ارتھ کو اپنے ساتھ لئے رہتا ہے مگر ویوہار میں وہ کسی ایک وِیکتی کے ساتھ منسوب ہو جاتا ہے + اس لئے گَو اگرچہ دھاتو کے ارتھ کے انوسار ہر ایک چلنے والے جانور کا نام ہو سکتا ہے مگر ویوہار میں وہ خاص گائے کا نام ہو گیا ہے۔ اور اسی لئے وید کے سُوکت ۶-۲۸ اور ۱۰-۱۶۹ جو گَو کی مہما میں آئے ہیں گائے کی ہی مہما میں ہیں نہ کہ ہر ایک چلنے والے جانور کی مہما میں + اسی طرح سے وسشٹھ آدک سپت رشی اور منو آدک راج رشی جن کا ذکر ویدوں کے اندر آیا ہے ان کے نام اگرچہ اپنے ساتھ اُن دھاتوؤں کے ارتھ لئے ہوئے ہیں جن سے کہ یہ بنے ہیں لیکن ویوہار میں وہ ان وِشیش وِیکتیوں کے ساتھ ہی منسوب ہیں +

پنڈت آریامُنی نے جو آریہ سماج کے ایک پرسِدّھ پنڈت تھے ایک کتاب ویدک کال کا اِتہاس لکھی ہے اور اس کتاب میں انہوں نے صفحہ ۱۱۸ پر اس وِشے میں یوں لکھا ہے:-

"جو لوگ ویدوں کے آدھیاتمک ارتھوں پر وِشواس کرتے ہیں کہ ویدوں میں ایشور کی استُتی پرارتھنا آدی ہی ہے ایشوریہ سمپادن کا برنن نہیں وہ ہمارے اُکت لیکھ پر اوشیہ درِشٹ ہونگے کہ ویدوں میں رُوڑھ یا یوگ رُوڑھ شبدوں کا کیا تات پرج۔ یدی ویدارتھ کو بچار پوربک دیکھا جاوے تو اُن کو بھی ماننا پڑیگا کہ ویدوں میں یوگ رُوڑھ شبد بھی انیک ہیں انیتھا (نہیں تو) نِشک کے ارتھ آچاریوں نے نِہر (اشرفی) کے کئے ہیں وہ یوگ رُوڑھ مانے بِنا کیسے کر سکتے تھے" + آگے چل کر صفحہ ۱۲۳ پر پنڈت جی سرسوتی کے وِشے میں پھر لکھتے ہیں کہ "جو لوگ کیول آدھیاتمک ارتھ کر کے ویدوں کو دُوشِت کرتے ہیں اُن کے نِراکرنارتھ آدھی بھوتک ارتھوں دوارا سرسوتی کے ارتھ ندی کر کے یہ ست اوتر دینا ہے کہ ویدک سمے کی سمپُورن پرسِدّھ پرسِدّھ ندیاں جو آریہ ورت میں بہتی تھیں اُن سب کا نام ویدمیں آنے سے یہ بات کٹ جاتی ہے کہ ویدک کال میں آریوں کا سروشرآریہ ورت دیش میں ادِھکار نہ تھا" + یہ پنڈت جی اُن لوگوں میں سے تھے جو اس بات کو مانتے ہیں کہ ویدوں میں جو شبد آئے ہیں وہ کیول یَوگک ارتھات گُن واچک ہیں رُوڑھی یا یوگ رُوڑھی نہیں ہیں مگر واقعات کے آگے اُن کو بھی سر جُھکانا پڑا ہے اور ہر ایک کو جُھکانا پڑے گا +

اوپر تو صرف سرسوتی کا ہی ذکر آیا ہے مگر رگوید ۱۰-۷۵ کے منتر ۵ اور ۶ میں ایک طرف گنگا اور جمنا اور درِشدوتی (گھگر) اور سرسوتی کے نام آئے ہیں اور دوسری طرف سِندھو (سِندھ) اور اُس کے مغربی معاون کُبھا (کابل) آدک پانچ دریاؤں کا جو افغانستان میں بہتے ہیں اور مشرقی معاون شُتُدری (ستلج) آدک پانچ دریاؤں کا جو پنجاب کو سیر آب کرتے ہیں ذکر آتا ہے اور کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ یہ سب نام کیول گُن

واچک ہیں اور کسی وِیکتی وِشیش کے نام نہیں ہیں + کسی کھینچ تان سے بھی یہ بات سِدّھ نہیں ہوسکتی + پھر رگوید (۱۰-۶۳-۱) میں آیا ہے کہ "جو دیوتا دُور دُور سے آکر وِیوَسوَت منو کی سنتان کے ساتھ پریتی کرتے ہیں۔ جو دیوتا کہ نہش کے پُتر یاتی کے یگیہ میں آکر شریک ہوتے ہیں وہ ہمارے اوپر بھی کرپا کریں" + یہاں منو۔ نہش اور یاتی سب تاریخی ہستیاں ہیں (دیکھو اس سے اگلا ادھیائے ۴- اور اُس کی بنشاولی ملحق) + یاتی کے پانچ پُتر ہیں یدو۔ تُروشو۔ دُرھیو۔ انو اور پرو (دیکھو بنشاولی مذکور) اور ان پانچوں کے نام رگوید (۱-۱۰۸-۸) میں آئے ہیں اور اس طرح سے آئے ہیں کہ "اے اِندر اور اگنی تم چاہے یدو کے پاس ہو۔ چاہے تُروشو کے۔ چاہے پُرو کے۔ چاہے دُرھیو اور انو کے۔ جہاں کہیں بھی ہو تُم وہاں سے ہمارے پاس آؤ اور ہمارے سوم کو پیو" + یہ کیول اِتہاس ہے اور ان منتروں کے ہوتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ وید میں اِتہاس نہیں ہے اور وید کے جو شبد ہیں وہ کیول گن واچک ہیں اور کسی وِیکتی وِشیش کے نام نہیں ہیں +

یاشک آچارج نے خود رگوید (۱۰-۹۸) میں آئے ہوئے دیواپی کو تاریخی ہستی مانا ہے اور نِرُکت (ادھیائے ۲- کھنڈ ۱۰ تا ۱۲) میں اُس کا اِتہاس دیا ہے۔ اور اسی طرح سے نِرُکت ۳-۱۷ میں پرسکنو کو جو رگوید کے پہلے منڈل کے سُوکت ۴۴ تا ۵۰ کا رشی ہے اور جس کا نام ویدک رشیوں کی اُس سُوچی میں جو ہم نے اسی ادھیائے ۳ میں دی ہوئی ہے ۵۳ پر آتا ہے کنو کا پُتر مانا ہے + (نِرُکت کے مفصل حال کے لئے دیکھو بھارت پُران کا بھاگ ۲- ادھیائے ۳ ویدانگ کے وِشے میں کیونکہ نِرُکت بھی ویاکرن آدک کی طرح سے وید کا انگ ہے اور وید کے مطالعہ میں مدد دیتا ہے) +

بات یہ ہے کہ لوگ ڈرتے ہیں کہ اگر وید میں کسی وِیکتی وِشیش یعنی کسی ہستی خاص کا نام آنا ثابت ہوگیا یا اگر وید منتروں کے درِشٹا اور کرتا رشیوں میں راج بنشاولیوں کے

راجرشیوں کا شامل ہونا پایا گیا تو وید اُس ہستی سے اور وید منتر اُن راجرشیوں سے پیچھے
ٹھیریں گے اور یہ دعوے جھوٹا ٹھیریگا کہ وید انادی ہے اور نتیہ ہے + مگر ڈرنے کی
کوئی بات نہیں ہے۔ پُران نے صاف کہدیا ہے کہ سیت رشی جو نتیہ رشی ہیں ہر
چتُر یُگ کے انت میں ویدوں کا وِتلپو (ناش یا لوپ) ہوجانے پر اُن کا نئے سرے سے
پرورتن کرتے ہیں (دیکھو آگے صفحہ ۶۸) اور اس پرکار سے جس طرح سرشٹی کے پیچھے پرلے
اور پرلے کے پیچھے سرشٹی برابر ہوتی رہتی ہے اسی طرح وید کا وِتلپو اور پرورتن بھی انادی
کال سے ہوتا چلا آیا ہے اور ہوتا چلا جائیگا اور یہی وید کی نتیتا ہے (دیکھو آگے صفحہ ۱۰۰)+
خود وید میں پُورو کال (زمانہ سابق)۔ مدھیم کال (زمانہ درمیانی) اور نُوتن کال (زمانہ حال)
کا ذکر آتا ہے (دیکھو آگے صفحہ ۲۰۰)۔ اس لئے جن تاریخی ہستیوں کا وید میں یا آرش
انوکرمنکا میں ذکر آتا ہے وہ ویدک کال کے نُوتن ارتھات ورتمان کال سے سمبندھ
رکھتی ہیں پُورو کال سے نہیں + پُورو کال وِتلپو اور پرورتن کے کال چکروں میں چکراتا
ہوا پیچھے انادی کال تک چلا گیا ہے + پس ہم نے رِگوید کی آرش انوکرمنکا میں دیئے
ہوئے ویدک رشیوں کو پُرانوں کی راج بنساولیوں میں آئے ہوئے راج رشیوں سے
ملاکر جو تنیس نام ایسے نکالے ہیں کہ وہ ادھر آرش انوکرمنکا میں اور اُدھر راج بنساولیوں
میں آتے ہیں اور پھر اُن کے راج کال کی اوسط کو سو برس فی نام قایم کرکر جو ویدک کال
کا مان تین ہزار برس ارتھات آج سے چودہ ہزار برس پہلے سے گیارہ ہزار برس پہلے
تک ٹھیرایا ہے وہ اپرمانک نہیں ہے اگرچہ یہ جتن سب سے پہلے ہم نے ہی کیا
ہے + اس سے پہلے کسی وِدوان نے اس میدان میں قدم نہیں اُٹھایا ہے اور نہ
کوئی وِدوان اس سے پہلے ویدک کال کو اتنے پیچھے سرکا کرلے گیا ہے + ہاں ان رشیوں
کا معاملہ ایسا پیچیدہ اور اُلجھا ہوا ہے کہ اس کا سُلجھانا آسان نہیں ہے۔ ہم نے بہت
کچھ سُلجھایا ہے پھر بھی ایک دو جگہ ہم کو شک ہی رہا ہے +

شری سوامی دیانند جی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش (صفحہ ۱۸۴ - ایڈیشن سمت ۱۹۶۹ بکرمی)
میں مہاراجہ یدھشٹر سے لے کر مہاراجہ پرتھوی راج تک اندر پرستھ کے مہاراجگان
کی راج بنساولی ایک پاکشک پتر (پندرہ روزہ رسالہ) میں سے لے کر درج کی
ہے اور لکھا ہے کہ "ویدی ایسے ہی ہمارے آریہ سجن لوگ اتہاس اور ودیا پستکوں
کا کھوج کر پرکاش کریں گے تو دیش کو بڑا ہی لابھ پہونچیگا" ۔ ہم نے سوامی جی کے اِن
بچنوں کا پالن کیا ہے اور اتہاس اور وِدیا پستکوں کو کھوج کر اُن کا پرکاش اپنے اس
گرنتھ بھارت پُران میں کیا ہے - اور اس ادھیائے (۳) میں دکھایا ہے کہ جہاں اور
وِدیاؤں کا بیج ویدمیں ہے (اور اس کے لئے دیکھو اسی بھاگ ا کا ادھیائے ۵)
وہاں اتہاس کا بیج بھی ویدمیں موجود ہے ۔

ادھیائے ۴

ویدک کال کا اِتہاس

(اب سے چودہ ہزار برس پہلے سے گیارہ ہزار برس پہلے تک)

پچھلے ادھیائے میں دکھایا گیا ہے کہ ویدک کال اب سے چودہ ہزار برس پہلے
سے لے کر گیارہ ہزار برس پہلے تک ہے - اس ادھیائے میں اسی کال کے سورج بنسی
اور چندر بنسی راجاؤں کا اِتہاس وِستار پوربک بیان کیا گیا ہے ۔ یہ راجا دونوں بنس میں
تیس تیس ہیں ۔ سورج بنس میں اکشواکو سے لے کر ہرشچندر کے پُتر روہت تک اور
چندر بنس میں اکشواکو کے سمکالین پُرورَوا سے لے کر کورو تک ۔ پُرورَوا کے سمبندھ
میں کالیداس کے ناٹک وِکرم اُروشی کا پورا خلاصہ انک وار اور کورو کے پوروج
بھرت کے سمبندھ میں کالیداس کے دوسرے پرسِدّھ ناٹک شکنتلا کا پورا خلاصہ
بھی انک وار اس ادھیائے میں دیا گیا ہے ۔ اس ادھیائے کے ڈیڑھ سو صفحہ میں

اور یہ ادھیائے بذات خود تاریخ کی ایک کتاب ہے +

ادھیائے ۵

ویدک کال کی سبھیتا

اس ادھیائے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ویدک کال میں ہندوؤں کی سبھیتا کیا اور کیسی تھی - اور اس سب کا مادہ ویدیعنی رگوید سے ہی لیا گیا ہے + پہلے اس سبھیتا کا وستار بیان کیا گیا ہے یعنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ سبھیتا ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر کہاں کہاں پھیلی ہوئی تھی - پھر یہ بتایا جا کر کہ یہ سبھیتا ہندوستان میں ہی اُپجی اور ہندوستان سے ہی باہر اور ملکوں میں پھیلی رگوید کے حوالوں کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ فلسفہ - کبتا - ناٹک - نیتی - پُران اور اِتہاس - جیوتش - فن تعمیر - جیولوجی - آیور وید - زراعت - لوہے کا استعمال - گئوؤں کی بُہتات - دُودھ اور گھی کی ندیاں - گئو کی مہما - گو وَدھ کا نشیدھ - اشومیدھ آدک یگیہ - پارچہ بافی - زردوزی - سونے کے رتن جڑاؤ بھوشن - تجارت - جہازرانی چترورن کی مریادا - سُوم سے اچھوتوں کی شُدھی - بواہ سنسکار - استریوں کا مان - وراثت اور تبنّیت کا ویوہار - انتم سنسکار (مُردوں کا دفنانا اور جلانا) - پِتری یگیہ یا شرادّھ - نشیہ نیم - اگنی ہوتر - گایتری منتر کا جپ یعنی سندھیا - ستیہ کی مہما اور شراب اور جوئے کی نندا - کھیل کُود اور راگ رنگ آدک تفریح کے سامان - جانوروں کا شوق - راج کاج کا پربندھ - اور پرلوک کا دھیان اتیادک اس سبھیتا کے لکشن تھے +

اس ادھیائے کے ۱۳۰ صفحہ ہیں اور یہ ادھیائے بھی بذات خود ایک کتاب ہے +

دوسرا بھاگ

(الف) پُورو آرْدھ

ویدک کال سے رامایَن کے سمے تک

(اب سے گیارہ ہزار برس پہلے سے آٹھ ہزار برس پہلے تک)

ادھیائے ا

ویدک کال کے انْت سے راجا سُداس تک

اس ادھیائے میں سورج بنشی راجا ہرشچندر کے بیٹے روہت ۲۷ کے بعد سے جہاں ہم نے پہلے بھاگ کے ادھیائے (۴) میں سورج بنس کا حال چھوڑا ہے راجا سُداس ۵۰ تک بیس راجاؤں کا اِتہاس برنن کیا گیا ہے۔ اور راجا سگر کے سمبندھ میں جس کا نام اس بنساولی میں ۳۷ پر آیا ہے شک۔ یَوَن۔ کامبھوج۔ پارد۔ پہلو اور بربر جاتیوں کا حال بیان کیا گیا ہے اور دکھایا گیا ہے کہ فرنگی وِدوان جو ان جاتیوں کا اور خاص کر یَوَن لوگوں کا جن کو وہ یونانیوں اور خاص کر باختر کے یونانیوں سے تعبیر کرتے ہیں سکندر اعظم کے زمانہ میں نمودار ہونا سمجھتے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ہندو اتہاس میں ان کا حال شروع سے آرہا ہے جیسا کہ یہاں راجا سگر کے حال میں اُس زمانہ میں آیا ہے جو اب سے گیارہ ہزار برس پہلے سے نو ہزار برس پہلے تک ہے + بھگیرتھ جس کے نام پہ گنگا جی کا نام بھاگیرتھی ہے اور رِتوپرن جو لوک وکھیات راجا نَل کا سمکالین تھا اور جن کے نام اس بنساولی میں ۴۱ء

اور ۴۸ پر آئے ہیں وہ بھی اسی زمانہ میں تھے + نل اور اس کی رانی دمینتی کا ایک
مفصل اُپاکھیان مہابھارت کے بن پرو میں اٹھائیس ادھیاؤں کے اندر یعنی ادھیائے
۵۲ تا ۷۹ میں آیا ہوا ہے اور اس سے اس زمانہ کی سبھیتا کا بہت کچھ حال معلوم
ہوتا ہے۔ اِسی لئے اس اُپاکھیان کو ہم نے مہابھارت میں سے لے کر
یہاں نقل کر دیا ہے کیونکہ یہ اُپاکھیان اِس زمانہ سے تعلق رکھتا ہے + اِس زمانہ
کا آخری راجا سُداس تھا جو رتوپرن کا پوتا تھا + فرنگی وِدوان اس کو وہ سُداس
سمجھتے ہیں جس کا ذکر رگوید میں آتا ہے مگر وہ سُداس اور تھا اور یہ سُداس اور ہے
جیسا کہ ہم نے پہلے بھاگ کے تیسرے ادھیائے میں مہرشی وِشوامتر کے پرسنگ
میں مفصل دکھایا ہوا ہے +

ادھیائے ۲

راجا سُداس کے بیٹے سَوداس سے شری بھگوان رامچندر جی تک

اس ادھیائے میں راجا سُداس سے آگے شری بھگوان رام چندر جی تک، بارہ
راجاؤں کا اتہاس برنن کیا ہوا ہے + رام چندر جی سورج بنس کی بنساولی میں اس بنس
کے بانی اکشواکو سے ۶۲ پر آتے ہیں اور ان کا اتہاس جو بالمیکی رامائن میں برنن کیا ہوا
ہے اس بھاگ کے اوتر آردھ میں وِستار پوربک برنن کیا گیا ہے +

ادھیائے ۳

رامائن اور مہابھارت کا کال نرنے

رامائن اور مہابھارت کے کال سے رامائن اور مہابھارت نامی گرنتھوں کے
لیکھ کا کال مُراد نہیں ہے بلکہ اُن تاریخی واقعات کا کال مُراد ہے جن کا حال اِن

بکرم نسخوں میں درج ہے :-

مہابھارت کا کال ہندو اتہاس کیلئے بڑا گورو (اہمیت) رکھتا ہے۔ رومیش چندر دت جیسے ہمارے وِدوان اس کال کو مسیح سے زیادہ سے زیادہ چودہ سو برس پہلے فرض کرتے ہیں (اور جوگیش چندر دت کے ترجمہ راج ترنگنی پر جو دیباچہ اُنھوں نے لکھا ہے اُس میں تو وہ اس کال کو مسیح سے ۱۲۶۰ برس پہلے ہی ٹھہراتے ہیں) اور پھر اس سے آگے اور پیچھے کے واقعات کو اسی فرضی نقطہ سے آگے اور پیچھے سرکاتے ہیں۔ اور جب ہمارے اپنے وِدوانوں کا یہ حال ہے تو فرنگی وِدوانوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ وہ جو چاہیں سو کہیں + مگر ہندوؤں کے شاستروں کی رو سے اور خود مہابھارت کے انوسار یہ کال یعنی مہابھارت کے مہا سنگرام کا سمے کلجگ کے آرمبھ سے ۳۶ برس پہلے ہے اور کلجگ کا آرمبھ یعنی کلجگی سمت کا آغاز مسیح سے ۳۱۰۱ برس پہلے اور اب ۱۹۳۸ء عیسوی سے ۳۱۰۱ + ۱۹۳۸ = ۵۰۳۹ برس پہلے ہے + اور اس ادھیائے ۳ میں ہم نے اسی بات کو بیس طرح سے زمینی اور آسمانی عقلی اور نقلی ثبوتوں کے ساتھ ثابت کیا ہے + اور پھر ایسے ہی ثبوتوں سے دِکھایا ہے کہ رامائن کا کال جس کا اتہاس ہم نے اب اس بھاگ کے اوتّر آردھ میں برنن کرنا ہے مہابھارت سے بھی تین ہزار اور اب سے کوئی آٹھ ہزار برس پہلے ہے + اسی سلسلہ میں ہم نے یہ دکھایا ہے کہ راون کا وَدھ بالمیکی رامائن کی رو سے دسہرے کے دن نہیں ہوا ہے جیسا کہ عام خیال ہے اور جیسا کہ بعض پُرانوں میں بھی برنن کیا گیا ہے بلکہ دیوالی کے دِن ہوا ہے۔ اور دیوالی کی رات کی روشنی اسی خوشی میں ہوتی چلی آرہی ہے +

یہ ادھیائے بذاتِ خود ایک رسالہ ہے جو ساٹھ ستّر صفحہ کا ہے اور وِدوانوں کے پڑھنے کے لائق ہے۔

(ب) اوتّر آردھ

رامائن

(اب سے آٹھ ہزار برس پہلے)

پوُرو آردھ میں ہم شری بھگوان رام چندر جی تک سورج بنس کے راجاؤں کا اتہاس لکھ آئے ہیں۔ یہاں اوتّر آردھ میں ہم رام چندر جی کا جیون چرتر لکھتے ہیں جس سے نہ صرف رام چندر جی کے چرت معلوم ہوتے ہیں بلکہ اُس زمانہ کی سبھیتا کا بھی پورا حال روشن ہوتا ہے + یہ لیکھ بالمیکی رامائن کے چھیئوں کانڈوں ارتھات بال کانڈ[1]۔ اجودھیا کانڈ[2]۔ آرنیہ کانڈ[3]۔ کشکندھا کانڈ[4]۔ سُندر کانڈ[5] اور لنکا کانڈ[6] کا کانڈ وار اور پورا خلاصہ ہے۔ اور تُلسی کرت رامائن کے پد بھی اس میں جگہ جگہ جڑے ہوئے ہیں + ساتواں کانڈ جو اوتّر کانڈ کہلاتا ہے کشیپک ہے یعنی پیچھے کی بھرتی ہے۔ پہلے چھ کانڈوں میں بھی کوئی کوئی سرگ کشیپک معلوم ہوتا ہے۔ اور ان سب پر ہم نے سمالوچنا کی ہوئی ہے اور کوئی ڈھائی سو کے قریب کاگ پاد یعنی فُٹ نوٹ نہایت محنت سے تیار کر کے دئے ہوئے ہیں + اور ظاہر ہے کہ یہ اوتّر آردھ اصل رامائن کی طرح بذات خود ایک پوری کتاب ہے +

(ج) پریشِشٹ یعنی ضمیمہ

اودھیائے ۱

اوتّر کانڈ

اس میں بالمیکی رامائن کے اوتّر کانڈ پر سمالوچنا ہے اور اُس کے مُکھیہ وشیوں

کا برنن ہے +

ادھیائے ۲

مہابھارت کا رام اُپاکھیان

پانڈو جب جوئے میں ہار کر بن باس کی شرط پوری کر رہے تھے تو رشیوں نے ایک دن راجا یدھشٹھر کو بڑا دُکھی دیکھ کر رامچندرجی کے بن باس کے دُکھوں کی کتھا اُس کو سُنائی تا کہ اُس کو کچھ دھیرج ہو + یہ کتھا مہابھارت کا رام اُپاکھیان ہے اور ہم نے اس کو مہابھارت میں سے لے کر یہاں لکھدیا ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ مہابھارت اس وشئے میں کیا کہتی ہے +

ادھیائے ۳

شری مہاراجا رام چندرجی سے آگے برہدبل تک

سورج بنس کی بنساولی

(اب سے آٹھ ہزار برس پہلے سے پانچ ہزار برس پہلے تک)

اس ادھیائے میں شری بھگوان رام چندرجی مہاراج سے آگے راجا برہدبل تک جو مہابھارت کے زمانہ میں ہوا اور کوروکشیتر کے مہایدھ میں ارجن کے بیٹے ابھی منیو کے ہاتھ سے مارا گیا سورج بنس کے بتیس راجاؤں کی بنساولی ہے جن کا کُل زمانہ تین ہزار برس کا ہے +

تیسرا بھاگ

مہابھارت
اور اُس کا مہاسنگرام

(مسیح سے ۳۱۳۷ برس پہلے
اور اب سے ۵۰۸۵ برس پہلے)

مہابھارت (ہندوستان کلاں) اُس گرنتھ کا نام ہے جس میں اُس زمانہ کے مہاسنگرام کا مہان اتہاس درج ہے۔ یہ گرنتھ ایک لاکھ شلوک کا بڑا بھاری گرنتھ ہے اور ایک اکیلے اس گرنتھ کا ہی یاد کرنا کئی برس کا کام ہے اور سچ مچ ہم کو اس کے کھوج میں اور اس میں سے کیول اتہاس کے وشیوں کو چھانٹنے میں کئی برس لگے ہیں + اس میں کئی جگہ پیچھے کی بھرتی نظر آتی ہے جو اصل مضمون سے جوڑ نہیں کھاتی ہے اس بھرتی کو ہم نے اپنے نوٹوں میں جھلکا دیا ہے اور اس طرح سے مہابھارت کا ایک پرکار سے سنشودھن بھی کر دیا ہے مگر اس کی کسی بات کو نہیں چھوڑا ہے + اس کے اٹھارہ پرو ہیں اور ہم نے بھی اس کا برنن پرو وار ہی اس بھاگ میں کیا ہے + وشے سوچی ہر پرو کی نیچے لکھی جاتی ہے :-

(۱) آدی پرو

ہم نے چندربنس کی بنساولی کو پہلے بھاگ کے ادھیائے ۴ میں کورو پر ختم کیا ہے + اس پرو میں کورو سے آگے مہاراجہ یدھشٹھر تک جو مہابھارت کے زمانہ میں ہوئے ساری بنساولی دی گئی ہے اور اس سلسلہ میں ان وشوں کا برنن

کیا گیا ہے :-

بھیشم پتامہ کا اِتہاس - پانڈووں اور کوروؤں کا جنم - مگدھ کے راجا جراسندھ کا اور پنچال کے راجا دروپد کا اور کرپا چارج اور درون آچارج کا کورو کے بنس سے پرسپر سمبندھ اور ان سب کا برتانت - درونا چارج کا یدھشٹھر آدک پانڈووں اور دُریودھن آدک کوروؤں کو دھنروِدیا کی شِکشا دینے کیلئے گورو بنایا جانا - شِکشا کی پریکشا رنگ بھومی میں - بھیم اور دریودھن کا گدا یُدھ - کرن کا میدان میں آنا اور ارجن کے سامنے خم ٹھوکنا مگر جاتی کا سُوت قرار دیا جا کر ارجن کے سامنے کھڑا ہونیکا ادھیکاری نہ سمجھا جانا - درونا چارج کا اپنے شِشیوں سے راجا دروپد کی گرفتاری کو گورو دکشنا کے طور پر مانگنا - دُریودھن کا دروپد پر چڑھائی کرنا مگر ناکام رہنا - ارجن کا دھاوا اور دروپد کا پکڑا جانا اور اپنا آدھا راج درون آچارج کو بھینٹ کر کر اپنا پیچھا چھوڑانا - دُریودھن کا حسد کرنا اور اپنے باپ دھرتراشٹر سے پانڈووں کو راجدھانی کے باہر وارناوت میں رہنے کا حکم دلوانا - وارناوت کے محل میں آگ کا لگایا جانا - پانڈووں کا بچ کر نکل جانا اور دروپدی کے سویمبر میں پہونچنا - ارجن کا سویمبر کی بازی جیتنا اور دروپدی کا بیاہا جانا + پانڈووں کا اِندرپرستھ (حالیہ دہلی) کو آباد کرنا - ارجن کا بھارت ورش کی جاترا کو نکلنا اور دوارکا پہونچنا اور وہاں شری کرشن جی کی بہن سوبھدرا کو بیاہنا اور بارہ برس کے بعد اندرپرستھ کو لوٹنا - شری کرشن جی کا ہرن یعنی جہیز لے کر اندرپرستھ آنا اور ارجن کے بیٹے ابھی منیو کا اُن ہی دنوں میں پیدا ہونا - دروپدی کے پانچ بیٹے - ارجن کا شری کرشن جی کی سہایتا سے کھانڈو بن کو جلا کر ناگوں سے پاک کرنا اور شری کرشن جی کا اندرپرستھ سے رخصت ہونا +

(۲) سبھا پرو

اس پرو میں ہم نے سبھا پرو کا اصل مضمون شروع کرنے سے پہلے شری کرشن جی کا جیون چرتر شریمد بھاگوت۔ وشنو پران اور مہابھارت آدِک گرنتھوں کی رو سے تیار کر کے نہایت صحت اور محنت کے ساتھ لکھا ہے کیونکہ مہابھارت میں شری کرشن جی کا ذکر جگہ جگہ آتا ہے اور اُس کو ٹھیک سمجھنے کے لئے اُن کے پورے جیون چرتر کا گیان ہونا نہایت ضروری ہے + یہ جیون چرتر بذات خود ایک کتاب ہے + سبھا پرو کے اصل مضمون یہ ہیں :۔

پانڈوؤں کی سبھا (راج بھون) کی رچنا اور پانڈوؤں کا اسمیں پرویش کرنا۔ راجسویہ یگیہ کا بچار اور اس کی نرودھن سماپتی کے لئے بھیم کا مگدھ دیس کے مہابلی راجا جراسندھ کو شری کرشن جی کے مشورہ سے مارنا۔ پھر ارجن بھیم نکل اور سہدیو کا بھارت ورش کے چاروں کھونٹ میں دِگ بجے کرنا۔ راجسویہ یگیہ کی رچنا۔ شری کرشن جی کی پوجا۔ اس پر چیدی کے راجا ششوپال کا جل کر شری کرشن جی کو بُرا بھلا کہنا اور شری کرشن جی کا اُس کا سر قلم کرنا + دُریودھن کا پانڈوؤں کی شان و شوکت دیکھکر حسد کرنا اور اپنے باپ دھرتراشٹر کو بھڑکانا۔ دُریودھن کے ماما شکنی کی رائے سے جوئے کا جال پھیلایا جانا اور یُدھشٹھر کا اُس میں پھنسکر راج پاٹ کے ساتھ دروپدی کو بھی ہارنا۔ دروپدی کا بھری سبھا میں گھسیٹا جا کر لایا جانا مگر دھرتراشٹر کے بچنوں سے یُدھشٹھر کا اور اُس کے ساتھ دروپدی کا جوئے کے اس داؤ سے چھوٹنا۔ دُریودھن کا بگڑنا اور اُس کے اصرار سے دھرتراشٹر کا جوئے کی ایک اور بازی کی اجازت دینا۔ اس بازی میں یُدھشٹھر کا پھر ہارنا اور بارہ برس کے بن باس اور تیرھویں برس کے اگیات باس کی شرط پوری کرنے کے لئے بن کو سدھارنا اور چاروں بھائیوں کا اور دروپدی کا اُس کے ساتھ بن کو جانا +

(۳) بَن پَرو

یہ پَرو گویا ہندوستان کا پورا جغرافیہ ہے - اس میں اُن تمام تیرتھوں اور استھانوں کا بیان ہے جنکے پانڈووں نے اپنے بارہ برس کے بن باس میں درشن کئے - اور یہ تیرتھ اور استھان اُس زمانہ کے تقریباً سارے بھارت ورش کے تیرتھ اور استھان ہیں + مہابھارت کے بیان کے ساتھ ہم نے ان تمام تیرتھوں اور استھانوں پر اپنی طرف سے بھی بڑے مفصل نوٹ دئے ہیں اور اس اعتبار سے یہ پَرو نہ صرف ہندوستان کا جغرافیہ ہے بلکہ مسافروں اور جاتریوں کے لئے ایک خاصا گائڈ یعنی رہنما ئے ہے - اور ہندوستان قدیم کا جغرافیہ ہونے کے اعتبار سے انمول ہے +

دروپدی ہرن کا واقعہ بھی پانڈوؤں پر اسی بن باس میں گذرا اور اس کے دُکھ سے دُکھی پانڈوؤں کو دھیرج دینے کے لئے رشیوں نے ساوِتری اُپاکھیان اور رام اُپاکھیان اُس کو سُنائے + رام اُپاکھیان کا بیان تو ہم اس سے پہلے رامائن کے سلسلہ میں کر چکے ہیں - ساوِتری کا اُپاکھیان اس پَرو میں بیان کیا گیا ہے +

(۴) وِراٹ پَرو

بارہ برس کا بن باس پورا کر کے پانڈو تیرھواں برس اگیات باس کا بِتانے کیلئے بھیس بدل کر راجا وِراٹ کے ہاں گئے اور اُس کے نوکر ہو کر رہے (اس راجا کا دیس متسیہ دیس کہلاتا تھا جو حالیہ ریاست جے پور کا علاقہ ماچھی واڑہ ہے اور اسکی راجدھانی وِراٹ کا بگڑا ہوا نام اور روپ ریاست جے پور کے قصبہ براٹ میں باقی ہے) - اتفاق سے دُریودھن نے ان ہی دنوں میں وِراٹ پر حملہ کیا مگر اگیات پانڈووں نے وِراٹ کی طرف سے اُس کا مقابلہ کیا اور دُریودھن بھاگ گیا + اب پانڈووں کا یہ تیرھواں برس اگیات باس کا بھی بیت چُکا تھا اسلئے اب اُنہوں نے اپنے آپ کو پرگٹ کر دیا اور وِراٹ نے اپنی بیٹی اُوترا کو ارجُن کے بیٹے ابھیمنیو سے بیاہ دیا +

(۵) اُدیوگ پرو

پانڈو پرگٹ ہو کر کئورووں سے اپنا راج مانگتے ہیں۔ شری کرشن جی دوت بن کر دھرتراشٹر کے پاس جاتے ہیں اور اُس کو بہت کچھ سمجھاتے ہیں۔ مگر دُریودھن بات کو راستی پر آنے نہیں دیتا ہے بلکہ شری کرشن جی کی گرفتاری کا جتن کرتا ہے۔ اس پر شری کرشن جی واپس آجاتے ہیں اور لڑائی کی تیاریاں شروع ہوتی ہیں اور دیش دیشانتروں کے راجا کچھ اِدھر اور کچھ اُدھر ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح سے جیسے تیسرا پرو اُس زمانہ کے ہندوستان کا جغرافیہ ہے ویسے یہ پرو اُس زمانہ کی تاریخ ہے کیونکہ اُس میں تقریباً ہندوستان کے سارے راجاؤں کا اِتہاس ہے ؞

(۶) بھیشم پرو

دونوں طرف کی فوجیں کوروکشیتر کے میدان میں جا کر جم جاتی ہیں۔ مگر لڑائی شروع ہونے سے پہلے ارجن کا دل اپنے بھائی بندھوؤں اور آچارجوں کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر گھبراتا ہے۔ شری کرشن جی اُس کو اُپدیش دیتے ہیں (اور شری کرشن جی کا یہ ہی اُپدیش شریمد بھگوت گیتا ہے جو اسی بھیشم پرو کا بھاگ ادھیائے ۲۵ تا ۴۲ ہے اور جس کا پورا خلاصہ ہم نے یہاں دیا ہوا ہے)۔ اس اُپدیش سے ارجن کا موہ نشٹ ہوتا ہے اور لڑائی شروع ہوتی ہے۔ بھیشم پتامہ دُریودھن کے مہا سیناپتی بنتے ہیں اور دس دن لگاتار پانڈووں سے جُدھ کرتے رہتے ہیں مگر دسویں دن شکھنڈی کے ہاتھوں سے گھایل ہوتے ہیں ؞

(۷) درون پرو

گیارہویں[۱۱] دن درونا چارج کئورووں کی سینا کے نیتا مقرر ہوئے۔ یہ سب کے گورو تھے ہی۔ چنانچہ انہوں نے یُدھ میں بڑے کمال دکھائے ؞ تیرھویں[۱۳] دن کی لڑائی میں ارجن کا بیٹا ابھی منیو کئورووں کے چکر ویوہ میں پھنس کر مارا گیا ؞ چودھویں[۱۴] دن ارجن

نے پرتگیا کی کہ اگر آج میں نے سندھ کے راجا جیدرتھ کو جس کے کارن ابھی منیو مارا گیا تھا سورج کے اشت ہونے سے پہلے یدھ میں نہ مارا تو میں چتا میں بیٹھ کر جل جاؤنگا۔ کئوروں کو اس پرتگیا کی خبر ہوئی اور اُنہوں نے جیدرتھ کو ایسا چھپا کر رکھا کہ وہ دکھائی ہی نہیں دیا۔ انجام سری کرشن جی نے مایا جال رچا۔ کئوروں کو دکھائی دیا کہ سورج اشت ہو گیا ہے اور وہ خوشی سے اُچھل پڑے اور جیدرتھ بھی باہر نکلکر بغلیں بجانے لگا۔ مگر سورج جو اصل میں ابھی اشت نہیں ہوا تھا اور مایا جال میں چھپا ہوا تھا پھر نکل پڑا اور ارجن نے جیدرتھ کو موت کا نشانہ بنا دیا + رات ہو گئی پھر بھی لڑائی ہوتی رہی اور بڑے گھمسان کی ہوتی رہی۔ اور وِراٹ اور دروپدی کا باپ راجا دروپد اس لڑائی میں مارے گئے + پندرھویں دن درونا چارج کی کمر ہمت یہ جھوٹی خبر سن کر ٹوٹ گئی کہ اُس کا بیٹا اشوتھاما لڑائی میں مارا گیا اور وہ رتھ میں گر پڑا اور دروپد کے بیٹے دھرشٹ دیمن نے اُس کا سر تن سے جدا کر دیا + اشوتھاما نے باپ کا بدلہ لینے کے لئے پانڈووں کی سینا پر بڑی آگ برسائی مگر پانڈووں پر کچھ آنچ نہ آئی +

(۸) کرن پرو

سولھویں دن راجا کرن کئوروں کی سینا کا نیتا نیت کیا گیا اور بیرتا کے خوب ہاتھ دکھاتا رہا + سترھویں دن مدر دیس کا راجا شلیہ جو نکل اور سہدیو کا ماما تھا اُس کا سارتھی یعنی رتھبان بنا اور کرن نے یدھشٹھر کو جا پکڑا مگر پھر اُس کو نیچا دکھا کر چھوڑ دیا + اتنے میں بھیم نے دریودھن کے بھائی دُشاسن کو جا مارا اور اُس کا لہو پی لیا + کرن ارجن سے جا بھڑا اور بڑے زور سے لڑا پر اُس کے رتھ کا پہیہ زمین میں دھنس گیا اور جب وہ اپنے کندھے کے زور سے اُسکو زمین میں سے نکالنے لگا تو ارجن نے اُس کو تیر کا نشانہ بنایا اور اُس کا سر تن سے جدا کر دیا +

(۹) شلیہ پرو

اٹھارویں ۱۸ دن دُریودھن نے شلیہ کو سیناپتی بنایا۔ مگر شلیہ یُدھِشٹھر کے ہاتھ سے مارا گیا + دُریودھن کی سینا کا اب کوئی سردھرا نہیں رہا۔ اس لئے اب وہ آپ ہی سیناپتی بنا اور اپنی ساری فوج کو لے کر پانڈووں پر جا پڑا۔ بڑے گھمسان کا رن پڑا۔ اور دُریودھن کا ماما شکنی اس گھمسان میں کام آیا۔ دُریودھن پر مایوسی چھاگئی اور وہ رن سے بھاگ نکلا اور ایک رقعہ (سروور) کے جل کے اندر جا چھپا + پانڈووں کو بھی اس کا پتہ لگ گیا اور وہ اس رقعہ پر پہونچے اور دُریودھن کو للکارا اور طعنے تشنے دے کر اُس کو جل کے اندر سے نکالا۔ اس پر بھیم اور دُریودھن کا گدا یُدھ ہوا اور دُریودھن چوٹ کھا کر گر پڑا +

دُریودھن کے ساتھیوں میں سے اشوتھاما۔ کرپاچارج اور کرت ورما بچ گئے تھے وہ دُریودھن کا حال سُن کر دُریودھن کے پاس آئے اور اُس کی یہ دشا دیکھکر بہت روئے۔ اشوتھاما نے کہا کہ راجن اگر آپ مجھ کو آگیا دیں تو میں آج رات کو ہی پانڈوؤں کا ناش کر کے تمہارا بدلہ لوں اور اُس رِن (قرضہ) کو بھی چکا دوں جو میرے پتا کے ہنن کا میرے سر پر ہے + دُریودھن نے آگیا دی اور کرپاچارج نے اُس کو سیناپتی کا تلک دیدیا +

(۱۰) سَوپتِک پرو

دُریودھن سے بدا ہو کر اشوتھاما۔ کرپاچارج اور کرت ورما تینوں رات کے وقت پانڈووں کے کیمپ پر پہونچے اور تینوں نے مل کر ایسا چھاپہ (شبخون) مارا کہ دروناچارج کا ہنتا (قاتل) دھرشٹ دُیمن اور پانڈووں اور پنچالوں کی ساری سینا یہاں تک کہ دروپدی کے پانچوں بیٹے بھی سب قتل ہوئے اور اگر دُریودھن کے پکشیوں میں سے صرف یہ تین بچے تھے تو پانڈووں کے پکشیوں میں سے پانچوں پانڈو اور شری کرشن جی

اور سانتنیکی کُل سات بچے + دُریودھن نے مرتے مرتے یہ سب باتیں سُن لیں اور سنتوش کے ساتھ پران چھوڑ دئے +

(۱۱) استری پرو

اس پرو میں دُریودھن کے داہ کرم اور استریوں کے بلاپ کا ذکر ہے +

(۱۲) شانتی پرو

یہ پرو مہابھارت کا سب سے بڑا پرو ہے اور اسی پرو نے مہابھارت کو انسائیکلوپیڈیا کی شکل دی ہوئی ہے + اور وہ اس طرح سے کہ جب یُدھشٹھر کو یُدّھ کے انت میں اپنے سارے پریوار کا ناش دیکھکر دُنیا سے بیراگ اُتپنّ ہوا اور اُس نے راج سے کنارہ کرنا چاہا تو شری کرشن جی نے اُس کو بھیشم پتامہ کی یاد دلائی جو اُترائن کی پرتیکشا میں اب تک اپنے پرانوں کو روکے ہوئے پڑے تھے + بھیشم پتامہ کا نام سُن کر یُدھشٹھر چیتن ہوا اور شری کرشن جی کے ساتھ بھیشم پتامہ کے درشنوں کو گیا۔ اس پر بھیشم پتامہ نے شری کرشن جی کے کہنے سے یُدھشٹھر کو اُپدیش دینا شروع کیا اور یہی اُپدیش انسائیکلوپیڈیا انڈیکا یعنی بھارت ورش کے گیان کا بھنڈار ہے + اس اُپدیش کے تین بھاگ ہیں :- راج دھرم - آپت دھرم اور موکش دھرم + ان کے انترگت کوئی ۲۰۰ دو سو مضمون ہیں جن پر یہ اُپدیش ہے اور ان تمام مضمونوں کی تفصیل دیباچہ وار ہم نے اس پرو میں دی ہوئی ہے +

(۱۳) انوشاسن پرو

یہ پرو بھی پچھلے پرو کا سلسلہ ہے اور اس میں دان دھرم کے انترگت کوئی ۵۷ نئے مضمونوں پر بھیشم پتامہ کے اُپدیش ہیں + ان مضمونوں کی تفصیل بھی ہم نے اپنے اس پرو میں دی ہوئی ہے اور ان سب مضمونوں کی تفصیل سے ہی معلوم ہوگا کہ اُس زمانہ میں بھارت ورش کے وِدوان کیسے کیسے گہرے وشیوں پر کیسے کیسے اُچّ بچار

رکھنے لگے +

بھیشم پتامہ کے یہ اُپدیش سُنکر یُدھشٹھر آدک ہستناپور لوٹ آئے اور راج کاج کے سنوارنے میں لگے۔ پھر پچاس دن بعد اوترائن کے آنے پر کوروکشیتر میں گئے اور بھیشم کا دیہانت ہونے پر اُس کے داہ سنسکار آدک کرم ودھی پوربک کئے +

(۱۴) اشومیدھ پَرو

اب یُدھشٹھر نے اشومیدھ یگیہ رچا اور اس پَرو میں اُسی کا وِرتان ہے +

انوگیتا جو شریمد بھگوت گیتا کی طرح سے شری کرشن جی کا ایک اور اُپدیش ارجن کو ہے اور جس کے ۳۶ ادھیائے ہیں اسی پرو کے انترگت ہے +

(۱۵) آشرم واسک پَرو

جب یُدھشٹھر کو راج کرتے ہوئے پندرہ برس ہو گئے تو دھرتراشٹر بان پرستھ آشرم میں واس کرنے کے لئے بن کو سدھارا۔ دُریودھن کی ماں گاندھاری اور یُدھشٹھر کی ماں کُنتی بھی اُس کے ساتھ گئیں۔ تین برس پیچھے بن میں آگ لگ گئی اور یہ سب بن کی اگنی میں دگدھ ہو گئے +

(۱۶) مُسل پَرو

دھرتراشٹر کے دیہانت کے اٹھارہ برس اور کوروکشیتر کے سنگرام کے ۳۶ چھتیس برس بعد دوارکا میں جادوبنسیوں کے اندر خانہ جنگی کھڑکی۔ خوب زور کا مُوسل چلا اور سب ایک دوسرے کے ہاتھ سے کٹ کٹ کر مر گئے۔ شری کرشن جی بھی سمادھی لگا کر بیٹھ گئے اور پرم دھام کو سدھارے + ارجن دوارکا گیا اور شری کرشن جی کے پوتے بجر نابھ کو اور دیگر پس ماندگان کو ہستناپور لے آیا۔ دوارکا سمندر میں ڈوب گئی +

(۱۷) مہاپرستھانک پَرو

یُدھشٹھر نے اب ارجن کے پوتے پریکشت کو ہستناپور کا راجا اور شری کرشن جی

کے زمانہ کا یعنی مسیح سے اٹھارہ سو برس پہلے کا ہے اور ایسا نفیس ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے ۔

ادھیائے ۴

راجگانِ مگدھ

مہابھارت کے زمانہ سے لے کر مئوریہ بنس کے انت تک

(۳۱۳۷ تا ۱۲۲۱ قبل مسیح)

مئوریہ بنس کا بانی چندرگپت تھا جو نند بنس کے بانی نند (مہاپدم) کی استری مُرا کا بیٹا تھا اور اس نسبت سے مئوریہ کہلاتا تھا۔ یہ اپنے منتری کَوٹلیہ کی نیتی کے زور سے راجا بنا اور اس کا حال مُدرا راکھشس نامی ناٹک میں بڑی دلچسپی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے اس ناٹک کا خلاصہ بھی ہم نے یہاں دے دیا ہے ۔

باختریہ کا یونانی بادشاہ سلوکس (Seleukos) جب سکندر اعظم کے بعد مسیح سے ۳۲۰ برس پہلے ہندوستان کی طرف آیا تو دریائے سندھ کے اس پار اُس کو ایک راجا نے شکست فاش دی۔ اُس راجا کو یونانیوں نے سینڈروکوٹس (Sandrocottus) لکھا ہے اور فرنگی مورخوں نے اس سینڈروکوٹس سے یہ چندرگپت مئوریہ سمجھا ہے۔ مگر سلوکس کا زمانہ مسیح سے ۳۲۰ برس پہلے ہے اور چندرگپت مئوریہ کا زمانہ مسیح سے ۱۵۳۷ برس پہلے ہے۔ اس لئے سینڈروکوٹس یہ چندرگپت مئوریہ نہیں ہے جیسا کہ ہم نے اس سے اگلے ادھیائے یعنی ادھیائے ۵ میں مفصل دکھایا ہے بلکہ وہ چندرگپت ہے جو گپت بنس کا بانی ہوا ہے اور جس کا حال آگے اسی بھاگ کے ادھیائے (۹) میں آتا ہے ۔

ادھیائے ۵

چندر گپت مئوریہ اور اس کا پوتا اشوک

اس ادھیائے میں ہم نے ستر اسی صفحہ اس وشے میں لکھے ہیں اور ان میں اچھی طرح سے ثابت کر کے دکھایا ہے کہ سلوکس کا حریف سینڈروکوٹس مئوریہ بنس کا چندر گپت نہیں تھا جو مسیح سے ۱۵۳۷ برس پہلے ہوا ہے بلکہ گپت بنس کا چندر گپت تھا جو مسیح سے ۳۲۰ برس پہلے ہوا۔ فرنگی ودوانوں نے اس میں غلطی کھا کر ہندوستان کی تاریخ کو اس جگہ بارہ سو برس پیچھے جا ڈالا ہے۔

ادھیائے ۶

کئوٹلیہ کا ارتھ شاستر

ادھیائے ۴ میں چندر گپت کے منتری کئوٹلیہ اور اس کی نیتی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس ادھیائے میں اس نیتی کا پورا برنن ہے اور اس سے اس زمانہ کے بہت کچھ آئین معلوم ہوتے ہیں۔

ادھیائے ۷

راجگان مگدھ

مئوریہ بنس کے آخر سے اندھر بنس کے آخر تک

(۱۲۲۱ تا ۳۲۰ قبل مسیح)

اندھر بنس کا آخری راجا چندر شری تھا۔ اس کے زمانہ ۳۲۶ قبل مسیح میں سکندر اعظم ہندوستان کی طرف آیا مگر اس کے زبردست سیناپتی چندر گپت کی طاقت کا حال سنکر جہلم سے ہی الٹا مڑ گیا۔

ادھیائے ۸

ایران اور یونان - اور سکندر اعظم کی مہم ہندوستان

ہندوستان کی تاریخ کا یہ زمانہ وہ زمانہ ہے جب اس میں ایران اور یونان کا ذکر آتا ہے - اس لئے ان دونوں ملکوں کی تاریخ - ایران کی مفصل اور یونان کی مختصر - اس ادھیائے میں بیان کی گئی ہے + اور پھر اسکے سلسلہ میں سکندر اعظم اور اُسکی مہم کا حال بیان کیا گیا ہے

ادھیائے ۹

گُپت بنس

(۳۲۰/۳۱۹ تا ۱۸۵ قبل مسیح)

اس بنس کا بانی وہ چندر گُپت تھا جو اندھر بنس کے آخری راجا چندر شری کا سیناپتی تھا اور جس کا ذکر پیچھے ادھیائے (۷) میں آچکا ہے + سکندر اعظم کے بعد جو یونانی بادشاہ سلوکس باختر سے ہندوستان پر چڑھ کر آیا وہ اسی چندر گُپت کے زمانہ میں آیا اور اس سے شکست کھا کر لوٹا + فرنگی ودوانوں نے اس کو غلطی سے موریہ بنس کا بانی چندر گُپت سمجھا ہے اور اس پر ہم اسی بھاگ کے ادھیائے ۵ میں مفصّل بحث کر آئے ہیں +

پانچواں بھاگ

بھارت ورش کے کھنڈ منڈل

(گُپت بنس کے انت سے اب تک)

ادھیائے ۱

سوراشٹر

ادھیائے ۲

کشمیر

ادھیائے ۳

اوجین اور قنوج

فرنگی وِدوان سمت بکرمی کے بانی مہاراجا وِکرم آدیتہ (بکرماجیت) کو بھی مسیح سے ۵۷ برس پہلے ہونے کی بجائے مسیح سے پانچ سو برس پیچھے قرار دیتے ہیں اور رمیش چندر دت جیسے ہندوستانی وِدوان بھی اسی خیال کی پیروی کرتے ہیں۔ اس ادھیائے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ یہ خیال غلط ہے۔ بکرماجیت مسیح سے ۵۷ برس پہلے ہی ہوا اور کالیداس آدک نورتن اُسی کے زمانہ میں ہوئے۔

ادھیائے ۴

بنگال۔ بہار۔ اُڑیسہ

ادھیائے ۵

راجپوتانہ

ادھیائے ۶

دکھن کے کھنڈ منڈل

ادھیائے ۷

واقعات بائیبل

اس سے پہلے ادھیاؤں میں ہم کو جگہ جگہ مسلمان بادشاہوں کا ہاتھ دکھائی دے گا کیونکہ اب ہندوستان میں اسلام کا دخل ہوگیا تھا۔ اس لئے اب کچھ حال اسلام کا لکھنا بھی ضرور ہوا کہ کس طرح سے اس کا ظہور عرب میں ہوا اور پھر کس طرح سے یہ عرب سے اُٹھ کر پہلے دُنیا کے اور مُلکوں میں پھیلا اور پھر ہندوستان میں داخل ہوا۔ اور چونکہ اسلام کا سلسلہ واقعات مندرجہ بائیبل یعنی انجیل سے ملا ہوا ہے اور نیز چونکہ اس وقت ہندوستان میں انگریزوں کا راج ہے اور انگریز بائیبل کے پیرو ہیں اور اس لحاظ سے بھی ہم کو واقعات بائیبل کا جاننا ضرور ہے اور یہ واقعات اسلام سے پہلے کے واقعات ہیں اس لئے اس ادھیائے میں ہم نے اول بائیبل کے اُن واقعات کا ذکر کیا ہے جو تاریخ سے تعلق رکھتے ہیں یا رکھ سکتے ہیں پھر اس کے بعد اس سے اگلے ادھیائے میں اسلام کا اور ہندوستان سے باہر کی سلطنت ہائے اسلام کا ذکر کر کے ادھیائے (۹) میں ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں کا ذکر کیا ہے۔

ادھیائے ۸

اسلام اور سلطنت ہائے اسلام

ادھیائے ۹

ہندوستان کے مُسلمان بادشاہ

ادھیائے ۱۰

مرہٹے اور سکھ

ادھیائے ۱۱

سلطنت انگریزی

اور بھارت ورش کا نیا اکھنڈ منڈل

چھٹا بھاگ

ہندوؤں کی وِدیا

اس بھاگ کے سات ادھیائے ہیں اور ہر ایک ادھیائے بذات خود ایک کتاب ہے جیسا کہ ان کے مضامین کی تفصیل سے جو نیچے دی جاتی ہے ظاہر ہوگا:-

ادھیائے ۱

وید اور براہمن

اس ادھیائے کے مضمون یہ ہیں:- وید کیا پدارتھ ہے + اُس کے مختلف چھند اور مختلف پاٹھ کیا ہیں + ویاس جی نے ویدوں کا ویاس کس پرکار سے کیا + رگوید۔ سام وید۔ یجُر وید اور اتھروید کی شاکھائیں اور اُن کے براہمن اور اپنشد کیا کیا ہیں + ویدوں کا مت کیا ہے + ویدوں کے دیوتا اور اُن کی استُتیاں + دیو یگیہ اور پتری یگیہ + براہمنوں کا وِدھان +

ادھیائے ۲

اُپنشد

اس ادھیائے میں یہ بتایا جا کر کہ اُپنشد کیا چیز ہیں اور اورنگ زیب کے بھائی داراشکوہ اور جرمن کے فلوسوفر شوپن ہور (Schopenhauer) کے خیالات ان کی نسبت ظاہر کئے جا کر تیرہ اُپنشدوں کے اُپدیش کا خلاصہ بطور نمونہ درج کیا گیا ہے - اور وہ تیرہ اُپنشد یہ ہیں :- [1] ائیترے اُپنشد - [2] کوشیتکی اُپنشد - [3] ایش اُپنشد - [4] برہدآرنیک اُپنشد - [5] تیتری اُپنشد - [6] کٹھ اُپنشد - [7] شویت اشوتر اُپنشد - [8] میئترائنی اُپنشد - [9] چھاندوگیہ اُپنشد - [10] کین اُپنشد - [11] پرشن اُپنشد - [12] منڈک اُپنشد - [13] مانڈوکیہ اُپنشد +

ادھیائے ۳

ویدانگ

وید کے چھ انگ ہیں :- کلپ - شکشا - ویاکرن - نرکت - چھند - جیوتش + اور اس ادھیائے میں ان چھؤں انگوں کا بیان مفصل کیا گیا ہے +

ادھیائے ۴

ویدوں کے اُپانگ

اتھوات

کھٹ درشن

چھ انگوں کے علاوہ وید کے چھ اُپانگ (اُپ انگ) اتھوات چھوٹے انگ بھی ہیں - انکو کھٹ درشن (چھ درشن) کہتے ہیں - اور وہ چھ درشن یہ ہیں :- [1] نیائے - [2] ویشیشک -

سانکھیہ۔ یوگ۔ پُورو میمانسا۔ اوتر میمانسا + یہ درشن ہندوؤں کی فلسفہ کے شاستر ہیں اور اس ادھیائے میں ان سب کا حال بیان کیا گیا ہے +

ادھیائے ۵

پُران اِتہاس

اس ادھیائے میں پُران کی مہابرتی کی جاکر اٹھارہ پُرانوں کی سنکھیا اور ہر ایک پُران کی وِشئے سُوچی دی گئی ہے اور پھر شریمد بھاگوت کا جس کی مانتا اور سب پُرانوں سے زیادہ ہے سنکشیپ کتھن (مختصر بیان) سکندھ وار اور ادھیائے وار درج کیا گیا ہے + اِتہاس کی کیفیت بھارت پُران سے ہی ظاہر ہے +

ادھیائے ۶

دھرم شاستر

اس ادھیائے میں دھرم شاستر کا تتّو اور دھرم شاستروں کی تفصیل بیان کی جاکر منو کے دھرم شاستر کا پورا خلاصہ درج کیا گیا ہے + اور اس خلاصہ سے ظاہر ہوگا کہ پُرانے زمانوں میں ہندوؤں کے قانون دیوانی اور فوجداری کیا تھے۔ راجا اور پرجا کا باہمی برتاوہ کیا تھا اور اُن کے تمدّن اور طریق معاشرت کا پہلو کیا تھا +

ادھیائے ۷

ساہتیہ یا کاویہ

(سنسکرت لٹریچر)

اس ادھیائے میں جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے سنسکرت لٹریچر کا مفصل بیان ہے +

ساتواں بھاگ

اُپوید

عام خیال ہے کہ ہندوؤں نے دُنیا کے روحانی پہلو کی طرف ہی توجہ رکھی اور اُس کے مادّی پہلو کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا اور اس لئے وہ فلسفہ اور منطق کے میدانوں میں ہی بلند پروازیاں کرتے رہے جن کا تعلق زندگی کے روحانی پہلو سے ہے اور دیگر علوم و فنون (سائینس اور آرٹ) کے میدانوں میں گام زن نہیں ہوئے جن کا تعلق زندگی کے مادّی پہلو سے ہے + مگر یہ خیال غلط ہے + ہندوؤں کے شاستروں میں پُرش (آتما یا روح) کے ساتھ پرکرتی (مادّے کی جڑ) برابر چل رہی ہے اور سانکھیہ شاستر میں تو دُنیا پرکرتی کا ہی کھیل ہے۔ مگر چونکہ آتما نِتیہ اور پرکرتی کے کھیل اَنتیہ ہیں اس لئے ہندوؤں نے آتما کی اونّتی کو مُکھیہ اور پرکرتی کی اونّتی کو گوَن سمجھا اور اس لئے اُن ودیاؤں کو جو آتما کی اونّتی سے سمبندھ رکھتی ہیں مُکھیہ اور ان ودیاؤں کو جو پرکرتی کی اُونّتی سے سمبندھ رکھتی ہیں گوَن سمجھا یہاں تک کہ آتما کو وِدّیا سے اور پرکرتی کو اَوِدّیا سے تعبیر کیا۔ مگر پرکرتی کو نظر انداز کبھی نہیں کیا + اس لئے جہاں ان کے چار وید (انگ اور اُپانگ بہت آتما سمبندھی گیان کرم اور اُپاسنا کے وشئے میں ہیں وہاں چار اُپوید (اُپ وید) بھی پرکرتی کے وِگیان کے وشئے میں ہیں۔ اور وہ چار اُپوید یہ ہیں:۔(۱) آیور وید (۲) گندھرو وید (۳) دھنر وید (۴) اتھر وید +

آیور وید ہندوؤں کی چکتسا ہے اور یونانی طِب اور انگریزی مڈیسن کی بہت سی باتیں اسی کے آدھار پر ہیں + اور کیمسٹری (علم کیمیا) اور بوٹنی (علم نباتات) کی واقفیت آیور وید کے لئے لازمی ہے + گندھرو وید علم موسیقی ہے اور اس کی باریکی اب تک فرنگیوں کی سمجھ میں نہیں آئی ہے + دھنر وید فن جنگ ہے۔ اور جن شستروں اور استروں کا حال دھنر وید میں آتا ہے اُن کی تیاری کے لئے سائنس میں اعلےٰ درجہ کی ماہیت لازم آتی ہے + اتھر وید میں ارتھ یعنی دھن کی پراپتی کے لئے ہر قسم کی صنعت اور حرفت شامل ہے + فن تعمیر بھی جس کو سنسکرت میں واستو وِدّیا کہتے ہیں ایک صنعت ہے اور اس کی آرکیٹکچر (معماری)

سکلپچر (سنگین مصوری) اور پینٹنگ (رنگین مصوری) کے حیرت انگیز مجسم نمونے ابتک باقی ہیں + ان چاروں اُپو ویدوں کا حال ہم نے اس ساتویں بھاگ کے چاروں ادھیاؤں میں حسب تفصیل ذیل دیا ہوا ہے :-

ادھیائے ۱

آیورویدیعنی علم طب

ادھیائے ۲

گندھرو ویدیعنی علم موسیقی

ادھیائے ۳

دھنُر ویدیعنی فن جنگ

ادھیائے ۴

اَرتھ ویداور اُس کے انترگت واستوودیا

آٹھواں بھاگ

انوکرمنکا یعنی انڈکس

اس بھاگ میں پہلے ساتوں بھاگوں میں آئے ہوئے تمام ناموں اور مضمونوں کی سُوچی یعنی فہرست ورنانوکرم یعنی حروف تہجی (اب پ وغیرہ) کے حساب سے دی جاویگی جس سے ظاہر ہوگا کہ فلاں نام یا فلاں مضمون اس گرنتھ بھارت پُران کے کون کون سے بھاگ کے کون کون سے صفحہ پر آیا ہے کیونکہ یہ سارا گرنتھ تین ہزار صفحہ سے زیادہ کا ہوگا اور بغیر اس مدد کے اس میں کسی نام یا کسی مضمون کا جو شاید بے موقعہ اور محل کی مناسبت سے کئی کئی جگہ آیا ہوا ہوگا پتہ لگانا بڑا مشکل ہوگا + اس انڈکس کا تیار کرنا بھی بڑی محنت کا کام ہوگا لیکن ان تمام بھاگوں کے چھپ جانے پر ہم اس کی تیاری کے لیے

بھی بڑی محنت کے ساتھ کوشش کریں گے فقط +

یہ سارے بھاگ (سوائے آٹھویں بھاگ کے) لکھے ہوئے تیار ہیں۔ اور انکے مضمونوں کی فہرست کو جو اُوپر دی گئی ہے دیکھکر ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارا یہ کہنا کہ ہمکو ان کی تیاری میں چالیس برس لگے ہیں ٹھیک ہے یا نہیں + یہ کام ایک آدمی کے کرنیکا نہیں تھا اس لیئے ۱۹۱۴ سنہ عیسوی میں ہندو سبھا پنجاب کی جانب سے ایک تحریک اُٹھی تھی کہ ہندوؤں کی مسلسل اور مستند تاریخ لکھنے کے لیئے ایک کمیٹی بنائی جائے مگر اس کا نتیجہ کچھ نہیں نکلا + ہم پہلے ہی سے اس کام میں لگے ہوئے تھے اور خاموشی کے ساتھ کام کیئے چلے گئے +

اب اس کام کے لیئے اِدھر ایک اِنڈین اکیڈیمی اوف ہسٹری (Indian Academy of History) بنی ہے جس کے ریکیٹر شریمان بابو راجندر پرشاد جی سابق پریسیڈنٹ انڈین نیشنل کانگرس ہیں اور اُدھر ایک انڈین ہسٹری کانگرس Indian History Congress قائم ہوئی ہے جسکا دوسرا سالانہ اجلاس ابھی ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ سنہ عیسوی میں زیر صدارت ڈاکٹر ڈی. آر بھنڈارکر بمقام الہ آباد منعقد ہوا تھا اس کانگریس کے جنرل سیکرٹری سر شفاعت احمد خانصاحب ہیں اور ہم کو یہ دیکھکر بڑی خوشی ہوتی ہے کہ ایک مسلمان بزرگ نے یہ کام اپنے ذمہ لیا ہے کیونکہ کیا ہندو اور کیا مسلمان اور کیا سکھ عیسائی اور پارسی جو کوئی بھی ہندوستان کا باشندہ ہے اُسکا فرض ہے کہ وہ اپنے مُلک ہندوستان جنت نشان کی پُرانی تاریخ سے واقف ہو اور حق ہے کہ وہ اُس کی قدامت اور زمانہ قدیم میں اُسکی عظمت اور علم و ہُنر کے میدان میں دیگر ملکوں پر اُس کی فوقیت پر جائز ناز اور فخر کرے +

اس اکیڈیمی اور اس کانگرس میں بڑے بڑے سکولر اور وِدوان شامل ہیں اور انکے دماغوں اور ہاتھوں سے جو تاریخ ہندوستان تیار ہوگی وہ ایک مستند چیز ہوگی + ہم نہ کوئی سکولر ہیں نہ وِدوان ہیں مگر ہم کو اس مضمون کا شوق ضرور ہے۔ اس لیئے ہم نے بھی اس میدان میں قدم مارا ہے اور اپنی ثابت قدمی اور پریشوکی سہایتا سے اس میدان کو ایک بڑی حد تک طے بھی کر لیا ہے + یہ ضرور ہے کہ یہ میدان

ایک ایسا وسیع میدان ہے کہ کوئی وِدوان اس بات کا دعوےٰ نہیں کر سکتا ہے کہ اُس نے اس میدان کے ایک ایک چپے" کو دیکھ ڈالا ہے اور اس کا کوئی پتھر اُلٹے بغیر اور کوئی ڈھیر ٹٹولے بغیر نہیں چھوڑا ہے۔ اور ہمارا تو کہنا ہی کیا ہے +

کالیداس نے اپنا کاویہ رگھوونش لکھتے ہوئے کہا ہے کہ "کہاں رگھو کا ونش اور کہاں میں مندمتی۔ میں ایک تونبی کے سہارے سے سمندر کو پار کرنا چاہتا ہوں" + کالیداس کا ایسا کہنا تو کیول اُس کی کسر نفسی میں داخل تھا مگر ہمارے اوپر یہ مضمون پورا گھٹتا تھا + مگر

ہر کارے کہ ہمت لبستہ گردد　　　　اگر خارے بود گلدستہ گردد

کالیداس نے اپنی ہمت سے رگھوونش لکھ ہی ڈالا اور ایسا لکھا کہ وِدوان اسکو سراہتے نہیں تھکتے۔ اور ہم نے بھی اپنی ہمت سے بھارت پُران پورا کر ہی دیا اگرچہ ہم کو ابھی یہ دیکھنا ہے کہ وِدوان اس کی نسبت کیا کہتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس گرنتھ میں اکثر جگہ بڑی بڑی باتوں میں فرنگی وِدوانوں اور اُنکے انویائی ہندوستانی وِدوانوں کے خیالات سے اور اُن نتیجوں سے جن پر وہ ان خیالات سے پہونچے ہیں اختلاف ظاہر کیا ہے اور چونکہ ان وِدوانوں کے خیالات اور نتائج آجکل ٹکسالی سمجھے جاتے ہیں اور سکہ" رائج الوقت کی طرح رایج ہیں اور مدرسوں اور کالجوں میں بھی ان ہی کا رواج ہے اس لئے ہمکو اندیشہ ہے کہ اکثر لوگ ہماری تحریر کا سکہ" نہیں مانیں گے اور ہمکو جھٹلانے کی کوشش کرینگے + لیکن ہمارا ہر ایک لیکھ پرمان سہت ہے اور اس لئے سنشے اور سندیھ سے رہت ہے +

اس کتاب کو ہم نے ہندوستانی زبان میں اور اُردو حروف میں لکھا ہے + اکثر اصحاب نے ہم سے اس بارہ میں کہا ہے کہ اس کتاب کو انگریزی میں لکھا ہوتا اور اگر ہندوستانی میں ہی لکھنا تھا تو دیوناگری کے اکشروں میں لکھوایا ہوتا۔ ہندوستانی میں اور وہ بھی اُردو کے حروف میں کون اسکو پڑھیگا اور کون اس کی قدر کریگا + اور ان اصحاب کا یہ کہنا ایک حد تک دُرست ہے کیونکہ انگریزی ہی آجکل ایک ایسی زبان ہے جو ہر صوبہ میں رائج ہے اور چونکہ سکولروں کی کتابیں عموماً انگریزی میں ہی چھپی ہیں اس لئے جب تک کوئی کتاب انگریزی میں نہ چھپے وہ کسی سکولر کی کتاب نہیں سمجھی جاتی۔ اور انگریزی کے اخبار

والے بھی انگریزی کتابوں پر ہی ریویو اچھی طرح لکھتے ہیں اور جب تک کہ اخباروں میں کسی
کتاب کا ریویو نہ چھپے تب تک اُس کتاب کی شہرت نہیں ہوتی + مگر اب ساتھ ہی چاروں طرف
سے یہ آواز بھی آتی ہے کہ اپنی زبان کی طرف توجہ دو - اپنی زبان کی لٹریچر کو ترقی دو - مدرسوں
میں تعلیم اپنی زبان میں دو - عدالتوں کی کارروائی اپنی زبان میں ہو اور کانگرس میں بھی جو سپیچ
ہو وہ جہاں تک ہو سکے ہندی میں ہو + اس لئے ہم نے بھی اپنی اس کتاب کو ہندی یا ہندوستانی
زبان میں لکھا ہے اور اُردو کے حروف میں اس کو اس لئے لکھوایا ہے کہ ہمارے صوبہ کی کتابت
اب تک ان ہی حروف میں ہوتی ہے + مگر اس کا ایک ایڈیشن ہم دیوناگری میں بھی نکالینگے +

اُردو کو بہت سے لوگ ایک زبان سمجھتے ہیں اور یہ سمجھ کر اُردو اور ہندی کا سوال پیدا کرتے
ہیں - مگر اُردو اصل میں کوئی زبان نہیں ہے بلکہ ایک رسم خط ہے جس میں عربی اور فارسی لکھی
جاتی ہیں اور جس میں ہندی یا ہندوستانی بھی اُس وقت سے لکھی جانے لگی ہے جس وقت
سے عربی اور فارسی کا تسلط ہندوستان پر ہوا + ظاہر ہے کہ ہر ایک مُلک کی زبان اُس
مُلک کے نام پر ہوتی ہے چنانچہ ایران کی زبان ایرانی اور یونان کی زبان یونانی ہے -
انگلینڈ کی زبان اِنگلش اور فرانس کی زبان فرانسیسی ہے + پھر اُردو کس مُلک کی
زبان رہی + کہتے ہیں کہ اُردو کا نام اُردو اس وجہ سے ہے کہ یہ شاہانِ مُغلیہ کے زمانہ
میں اُن کے اُردو یعنی لشکر کی زبان تھی اور چونکہ اس اُردو میں مختلف قوموں کے
لوگ جمع تھے اس لئے جو زبان کہ اس میں بولی جانے لگی اُس میں بھی ان مختلف قوموں کی
مختلف زبانوں کے لفظ جمع ہو گئے اور اس مجموعہ کا نام اُس اُردو کے نام پر اُردو ہوا + مگر اگر ایسا
ہوا بھی تو بھی اُردو محض لشکر کی ہی زبان رہی سارے ملک کی زبان نہیں رہی - اور لشکر کی
ہی زبان رہی تو اُس کا نام لشکری کیوں نہیں ہوا کیونکہ لشکر کا لفظ بھی فارسی کا لفظ ہے اور
اُردو کے مقابلہ میں بہت زیادہ مستعمل ہے اور فارسی کی کتابوں میں بھی اسی کا استعمال زیادہ
دیکھنے میں آتا ہے چنانچہ گلستان کا شعر ہے ؎

برنیم بیضہ کہ سلطان ستم رواداردہ ۔ زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ

اور شہر گوالیار کا وہ حصہ جو لشکر کہلاتا ہے اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ عوام لشکر کو لشکر ہی کہتے تھے نہ کہ اُردو + پس اُردو کا نام اُردو اس وجہ سے نہیں ہو سکتا کہ وہ شاہان مغلیہ یا دیگر شاہان اسلام کے اُردو کی زبان تھی + تو پھر کس وجہ سے ہے ؟ ہمارے نزدیک اس کی وجہ اس کے نام سے نہیں بلکہ اس کے نام کے حرفوں سے ظاہر ہے + اُردو کی کتابت مشکل ہے اور اسی وجہ سے اس کا ٹائپ اب تک نہیں بنا ہے + اور زبانوں میں حرفوں کو ایک دوسرے کے برابر لکھتے چلے جاؤ لفظ بنتے چلے جاویں گے مگر اُردو میں ایسا نہیں ہوتا ۔ یہاں حرفوں کو ایک دوسرے سے ملا کر لکھنا پڑتا ہے جب لفظ بنتے ہیں ۔ مثلاً ک ت ا ب کو الگ الگ لکھنے سے چاہے وہ ایک دوسرے کے بالکل برابر ہی کیوں نہ لکھے جائیں کتاب کی شکل نہیں بنے گی اور ق ل م کو الگ الگ لکھ دینے سے قلم کی صورت پیدا نہیں ہوگی ۔ یہاں حرفوں کو ملا کر لکھنا پڑیگا جب لفظ بنیں گے نہیں تو وہ حرف کے حرف ہی رہیں گے + مگر اس ملانے کا اصول کیا ہے ۔ کتاب میں یہ ملاوٹ کتا پر ہی کیوں ختم ہوگئی اور قلم میں یہ ملاوٹ آخر تک کیوں رہی + آیا اس کا کوئی اصول ہے یا یونہی جہاں تک قلم گھسٹتی چلی جائے گھسٹنے دو اور جہاں رُک جائے روک لو + نہیں اس کا ایک اصول ہے اور اسی اصول کو اُستاد نے اُردو کے نام میں ہی بند کر کے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے ۔ اور وہ اصول یہ ہے کہ جہاں تک اُن حرفوں میں سے جن سے اُردو کا لفظ مرکب ہے یعنی ا ر د و میں سے اور ان کے ہم شکل ڈ ذ ڑ اور ڈ اور ژ میں سے کوئی حرف نہ آوے وہاں تک حرفوں کو ملاتے چلے جاؤ اور جہاں ان میں سے کوئی حرف آئے وہاں ملانا بند کر دو ۔ چنانچہ کتاب میں کتا کے بعد حرفوں کا ملانا بند کر دیا گیا کیونکہ یہاں اُردو کا ا آگیا اور قلم میں یہ ملاوٹ آخر حرف تک جاری رکھی گئی کیونکہ یہاں آخر تک اُردو کے حرفوں میں سے کوئی حرف نہیں آیا + زور آور میں تمام حروف الگ رہے ہیں کیونکہ یہ سب حرف اُردو کے حرف ہیں یا اُن حرفوں کے ہمشکل ہیں

اور عقلمند میں سب مل گئے کیونکہ اس میں ان حرفوں میں سے کوئی حرف نہیں ہے + پس ظاہر ہوا کہ اُردو کسی زبان کا نام نہیں ہے بلکہ ایک خط کا نام ہے جس میں عربی اور فارسی لکھی جاتی ہیں جس طرح کہ سنسکرت اور اُس سے نکلی ہوئی ہندی دیوناگری میں لکھی جاتی ہیں + اور عربی اور فارسی کے لئے اُردو ایسی ہی ضروری ہے جیسی کہ سنسکرت اور اُس سے نکلی ہوئی ہندی آدک کے لئے دیوناگری + ہمارا گرنتھ بھارت پُران اور خاصکر اُسکا یہ پہلا بھاگ اُس زمانہ کا اتہاس ہے جب اس ملک کی زبان سنسکرت تھی۔ اسلئے اُس زمانہ کے تمام گرنتھ سنسکرت میں ہیں اور چونکہ بھارت پُران کا آدھار ان ہی گرنتھوں پر ہے اس لئے اس میں بھی اکثر لفظ سنسکرت کے آئے ہیں۔ اور لفظوں کا تو خیر ہم نے سرل بھاشا میں ترجمہ کر دیا ہے جو اُردو میں آسانی سے لکھے جا سکتے ہیں اور نہیں بھی لکھے جا سکتے ہیں تو عقل کے زور اور عبارت کے ربط سے ٹھیک پڑھے جا سکتے ہیں۔ مگر نام تو ویسے کے ویسے رہینگے اور اُن کیلئے نہ عقل کام دیگی اور نہ عبارت کا ربط + یہ نام تیسرے ادھیائے میں جہاں ہم نے ویدک رشیوں کا حال لکھا ہے اور وید کے ہر ایک سُوکت کے ہر ایک رشی کا نام اور گوتر دیا ہے زیادہ آئے ہیں اور چونکہ انکا خاص کر ٹھیک لکھنا اور پڑھنا ضروری ہے اسلئے ہم نے ان ناموں کی ایک فہرست دیوناگری میں بھی لکھکر لگا دی ہے + دوسرے ناموں اور لفظوں کو ہم نے زبر زیر وغیرہ اعراب کی امداد سے جہاں تک ہم سے ہو سکا ہے صحیح لکھوانے کی کوشش کی ہے مگر اُردو کی کتابت ان باتوں کیلئے ناقص ہے اور اس نقص سے اور کاتب کی کم استعدادی سے غلطیاں رہ ہی گئی ہیں +

کتابت میں تو ہم کو مُشکل پیش آئی ہی تھی چھپائی میں اُس سے بھی زیادہ مُشکل پیش آئی اور ہماری کیفیت ٹھیک وہی ہوئی کہ عشق آساں نمود اول ولے اُفتاد مشکلہا + پہلے ہم نے اس کتاب کو لاہور میں رائیصاحب منشی گلاب سنگھ کے مطبع میں لکھوانا اور چھپوانا شروع کیا مگر وہاں کام نہ بنا اور ہم اُن سے اُکھڑ کر دھلی میں آئے۔ مگر یہاں اُس سے بھی بُرے رہے۔ کتاب جیسی چاہئے تھی ویسی نہ لکھی گئی نہ چھپی اور پورا ایک برس ان باتوں میں لگ گیا اور خرچ خاطر خواہ ہوا + پٹیالہ میں بھی ایک پریس ہے مگر وہ سٹیٹ پریس ہے اور اُسکو سرکاری کاموں سے ہی فرصت نہیں ہوتی +

غرض اب بمشکل تمام یہ پہلا بھاگ چھپ گیا ہے اور ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ باقی کے بھاگ لکھے ہوئے تیار ہیں اور اُنکے چھپوانے کا سوال باقی ہے + اس ایک بھاگ کے ہی چھپوانے میں ہمارا کافی روپیہ لگ گیا ہے اور اب ہمارے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے کہ اور بھاگوں کو بھی چھپوائیں۔

گر جان طلبی مضایقہ نیست　　　　زر مے طلبی سخن درین است

ہاں اگر یہ پہلا بھاگ لوگوں کو پسند آیا اور اسکی تمام جلدیں بک گئیں اور اُس سے ہم کو کچھ روپیہ بچا تو اُس روپیہ سے ہم دوسرا بھاگ چھپوا دینگے۔ اور جب دوسرا بھاگ بک جائیگا تو اُسکے روپیہ سے تیسرا بھاگ چھپوا دیں گے۔ وعلیٰ ہذا القیاس + مگر ہندوستانیوں کو عام طور پر کتاب کا شوق نہیں ہے اور تاوقتیکہ کوئی کتاب اُن کی تعلیم میں داخل نہ ہو یا بعد تعلیم اُن کے پیشہ کے لئے ضروری نہ ہو وہ اس پر پیسہ خرچ نہیں کرتے ہیں + اِسکی کچھ وجہ تو ہندوستان کا افلاس بھی ہے مگر ایک بڑی وجہ اُنکی بے شوقی اور بدشوقی ہے کیونکہ اس حالت افلاس میں بھی وہ فیشن پر روپیہ قربان کرنیکو تیار ہیں مگر کتاب پر خرچ کرنیکو تیار نہیں + لیکن پھر بھی ہر ایک تعلیم یافتہ ہندو ہندوؤں کی پُرانی تاریخ کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے اور ہماری یہ کتاب بھارت پُران اتھات ہندوستان کی پُرانی تاریخ اس ضرورت کو ایک بڑی حد تک پورا کرتی ہے اسلئے اُمید ہے کہ یہ سخن اس کتاب کی قدر کرینگے اور اسکا جو بھاگ چھپتا جائے اُسکو خرید کر اُس سے اگلے بھاگ کے چھپوانے میں امداد کریں گے +

انڈین ہسٹری کانگرس اور انڈین اکیڈیمی اوف ہسٹری بھی جنکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں اُمید ہے کہ ہماری اس کتاب کی جیسی کچھ کہ یہ ہے قدر کرینگی۔ اور الہ آباد کی اُردو اکیڈیمی اور حیدر آباد کی عثمان یونیورسٹی جن کا مُدعا اُردو لٹریچر کو ترقی دینا اور اُردو کے مصنفوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے اُن سے بھی ہم کو امداد اور قدر شناسی کی توقع ہو سکتی ہے +

مگر سب سے بڑی توقع ہم کو اپنے آقائے نامدار مہاراجہ راجگان شری یادوانِدر سنگھ جی مہندر بہادر فرمانروائے ریاست پٹیالہ سے ہے + پٹیالہ کیلئے یہ بات کچھ کم فخر کی نہیں ہے کہ جس کام کے لئے

ہندو سبھا پنجاب جتن کر کے رہ گئی اور جس کے لئے اب انڈین ہسٹری کانگریس اور انڈین اکیڈمی
اوف ہسٹری جتن کر رہی ہیں وہ کام پٹیالہ کے ایک شخص واحد نے چالیس برس کی لگاتار محنت
سے کر کے دکھا دیا اور فرمانروائے پٹیالہ کو اس کو قدر کرنی شایان ہے + اس کام کیلئے
ہم سروس سے پیش از وقت ریٹائرڈ ہوئے اور اس کام کو سرے چڑھانے کے لئے
شری مہاراجہ بھوپندر سنگھ جی بیکنٹھ مراتب سے پوری پنشن یا ریسرچ سکولرشپ کے
خواستگار ہوئے مگر ہماری درخواست شری حضور تک نہیں پہنچی + کتاب ختم کر کر ہم نے
خود ایک چٹھی شری حضور کو لکھی۔ اس پر شری حضور نے کتاب ملاحظہ کے لئے طلب فرمائی
مگر کتاب جب تک چھپ کر تیار نہیں ہوئی تھی اور لتنے وہ چھپکر تیار ہو شری حضور کا
دیہانت ہو گیا ۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ + شری مہاراجہ بھوپ اندر سنگھ جی سے ہم کو بڑی
توقع تھی کیونکہ ہم اُنکے پتا کے ڈپٹی پرائیویٹ سیکرٹری اور ایکٹنگ پرائیویٹ سیکرٹری تھے اور
وہ ہمارے ہاتھوں کے کھلائے ہوئے تھے + مگر

ہندستان قسمت راچہ شود از رہبر کامل　　کہ خضر از آب حیوان تشنہ مے آرد سکندر را

مگر شری مہاراجہ یادواندر سنگھ جی مہندر بہادر فرمانروائے حال بھی لائق باپ کے لائق بیٹے ہیں اور
چیفس کالج لاہور کے تعلیم یافتہ ہیں اور ان سے بھی ہمکو امداد کی ویسی ہی توقع ہے + جب ہم
انکے دادا صاحب شری مہاراجہ راجندر سنگھ جی جی سی۔ ایس۔ آئی کے حضور میں پرائیویٹ
سیکرٹری کا کام کرتے تھے تو ہم خود مصنّفوں اور مؤلفوں کو اپنے ہاتھ سے صلہ تصنیف و تالیف
دلاتے تھے۔ ایک مترجم کو کئی ہزار روپیہ امداد کے لئے ملے تھے + اب ہم دوسروں کے
دست نگر ہیں کہ کوئی ہم کو آقائے نامدار تک پہونچا دے +

ما قصۂ نوشتیم بہ سلطان کہ رساند
جان سوختہ کردیم بجاناں کہ رساند

اُمراؤ بہادر
۱۰—۱۱—۳۸

پہلا بھاگ

سرشٹی کی اُتپتّی سے ویدک کال تک

فہرست مضامین

صحت نامہ بھارت پُران

ناظرین سے التماس ہے کہ کتاب پڑھنے سے پہلے اپنی اپنی کتاب میں غلطیوں کی صحت حسب تفصیل ذیل کرلیں تاکہ پڑھتے وقت غلط نہ پڑھا جاوے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۱۹	۸	پر آڈدھ	پراڈدھ	
۲۰	۱	بس	پس	
۲۳	۳	آسمھان	آسمان	
۵۷	۱۵	یُدھشٹر	یُدھِشٹِر	
۶۳	۳	×	وِدھی سار	کتاب میں یہ لفظ بگڑ گیا ہے اسلئے یہاں صاف لکھدیا گیا ہے
۶۹	۲	نورتی	نوِرِتی	
۷۲	۲۰	پُلھیہ	پُلہہ	
۷۳	۸	اُن	اِن	
۷۵	۳	مانشی	مانس	اس غلطی کو خاص کر دُرست کرلینا چاہیئے کیونکہ مانُشی کا ارتھ ہے انسانی طریقہ سے رچی ہوئی اور مانس کا ارتھ ہے من سے رچی ہوئی (سرشٹی) اور ان دونوں میں بہت فرق ہے۔
۸۰	۱۱	کشیتر	کشتر	
۱۰۰	۱۰	حوالوں میں	حوالوں سے	
۱۰۳	۱۱	اس سب	اِن سب	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۱۰۵	۱	پرتروِن	پرتردن	
۱۰۶	۱۰	تُمہارا	تُمہارا	
۱۰۷	۸	وڈُن	وڈن	
۱۲۸	۳	ٹینو	ٹّنیو	
۱۴۸	۳	×	۸۶	یہ نمبر سنکھیانک ۱۹۸ کی شوگنت سنکھیا میں لکھنا رہ گیا ہے۔
"	۱۱	پرتروِن	پرتردن	کاتب نے ڈ اور د میں اکثر جگہ گڑبڑ مچادی ہے۔
"	"	وِددوداس	وِدوداس	
۱۵۳	۱	انانت	انانت	
۱۵۵	۱۷	سُورنا	سوَڑنا	ارتھات سمان یعنی اوسی وزن کی۔
۱۶۵	۸	وام دیو	وام دیو	
۱۸۳	۰	۰	۰	اس صفحہ کی پہلی اور دوسری سطر میں جو عبارت رشیوں کے نام اور گوتر کے خانہ میں لکھی گئی ہے وہ غلط لکھی گئی ہے اُس کو کاٹ دینا چاہیئے۔
۱۹۴	۱۸	روہداسو	روہدآشو	
۲۰۱	۵	تپستی	تپتی	
۲۰۸	سنکھیانک ۲۵	कुत	कृत	
۲۰۹	۲	जिर	जर	
۲۱۰	۱۴	उरुचाकि	उरुचक्रि	
"	۱۵	बाहुवृक्त	बाहुवृक्त	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۲۱۰	۱۶	घौर	पौर	
"	۱۹	सप्तवधि	सप्तवध्रि	
۲۱۹	۷	कक्षिवान	कक्षीवान	
"	۱۵	गोपायन:	गोपायना:	
۲۲۱	۱۰	कुतिया	——	اس شبد کو یہاں سے نکال دینا چاہیئے۔ یہ پچھلے خانہ کی دیو شُونی کا ترجمہ ہے اور وہاں ہی اُسکے آگے بریکٹ میں لکھا جانا چاہیئے تھا۔
"	۱۵	अष्ट्रादष्ट्र	अष्ट्रादंष्ट्र	
"	۱۸	सध्नि	सध्रि	
"	۱۹	धर्म	धर्म	
۲۲۲	۱۱	कक्षिवान	कक्षीवान	
"	۱۲	मृमेध	नृमेध	
۲۲۴	۲۱	विष्णु	त्रिष्णु	
۲۲۷	۱۳	Vilson	Wilson,	
۲۲۹	۳	ہم جگ	ہِم جُگ	
۲۴۵	۱۶	یووَن	یُوَن	
۲۷۶	۱۰	کنچکی	کنچکیِ	
"	۱۷	تھی	تھیں	
۲۸۲	۱۰	نے	کے	
۲۸۶	۱۸	پُٹر	پُتّر	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۳۰۶	۱۲	تینکشو	تیتِکشو	
"	۱۳	رُشدرتھ	رُشدّرتھ	
"	۱۵	سوپتا	سونپیا	
۳۱۰	۱۳	دایرہ شمالی	دائرہ قطب شمالی	
"	۱۴	دایرہ جنوبی	دائرہ قطب جنوبی	
۳۲۰	۱۱	تینچل	پتنچل	
۳۶۵	۱	شوکت کے ۷۵	شوکت ۷۵	
۳۷۰	۹	تتی	تیتی	
۳۷۷	۹	ص۳۸	ص۳۹	
۳۹۴	۷	اہرمرد	اہرمزد	
۴۱۹	آخری	——	۱۰۷ قسمیں	کتاب میں حرف مٹ گئے ہیں پڑھے نہیں جاتے
۴۴۵	۱۶	موتوں	موقعوں	
۴۵۰	۱۱	اینتھنیز	اینتھینز	
۴۶۷	منتر ۲۵ کی سطر ۳	सिति	सति	
۴۶۹	منتر ۲۴ کی سطر ۱	-	-	اس سطر میں اکثر چھپنے میں ایک دوسرے کے ساتھ مل گئے ہیں۔ اس لئے صاف کر کے نیچے لکھ دئے جاتے ہیں۔ अघोरचक्षुरपतिघ्न्येधि

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۴۷۰	منتر ۲۵ کی سطر ۲	क्ररपु	क्रतु	
"	منتر ۲۵ کی سطر ۳	घेहि	घेहि	
۴۷۷	۱	بچے کچھے	لِنگ	
۴۹۸	۱۸	ایٹٔترے	ایئیترے	

اوم

بھارت پُران

(پہلا بھاگ)

پہلا ادھیائے

سرشٹی کی اُتپتّی۔ اُس کی آیو۔ اور اُس کا سمّوت

सहस्रयुगपर्यंतमहर्यद्ब्रह्मणो विदुः ।
रात्रिं युगसहस्रांतां तेऽहोरात्रविदो जनाः ॥१७॥
अव्यक्तात् व्यक्तयः सर्वाः प्रभवंत्यहरागमे ।
रात्र्यागमे प्रलीयंते तत्रैवाव्यक्तसंज्ञके ॥१८॥

"جو لوگ ہزار جُگ والے دن کو اور ہزار جُگ والی رات کو جانتے ہیں وہی لوگ دن اور رات کی حقیقت کو جانتے ہیں ÷ دِن کے آنے پر ساری وِیکتیاں (ہستیاں) اوّیکت (پرکرتی) سے ظہور میں آتی ہیں اور رات کے آنے پر اسی اوّیکت میں بے ہو جاتی ہیں"

(شریمد بھگوت گیتا۔ ادھیائے ۸۔ شلوک ۱۷ اور ۱۸)

(۱) ہندوؤں کے مت میں سرشٹی انادی اور اننت ہے۔ اُس کا آد ہے نہ انت ہے۔ ایک چکر ہے کہ پرلے کے پیچھے سرشٹی اور سرشٹی کے پیچھے پرلے ہوتی رہتی ہے۔ یہ چکر سدا سے چل رہا ہے

اور سدا چلتا رہے گا۔ جس طرح رات کے پیچھے دِن اور دِن کے پیچھے رات ہوتی چلی آئی ہے اور ہوتی چلی جائیگی اُسی طرح پرلے کے پیچھے سرشٹی اور سرشٹی کے پیچھے پرلے ہوتی چلی آئی ہے اور ہوتی چلی جائیگی + ہاں جس طرح رات اور دن کی ایک حد ہے کہ بارہ گھنٹہ کا دن اور بارہ گھنٹہ کی رات ہوتی ہے اُسی طرح پرلے اور سرشٹی کی بھی ایک حد ہے کہ چار ارب بتیس کروڑ برس کی پرلے اور اتنے ہی برس کی سرشٹی ہوتی ہے + اس حد کو یعنی کال کے اس پرمان (چار ارب بتیس کروڑ برس) کو ایک **کلپ** کہتے ہیں اور یہ ہی ایک کلپ سرشٹی کی کُل آیو ہے +

(۲) ہندوؤں کا یہ مت اُن کی اِلہامی کتاب **وید** کے بچن کے انوسار ہے + چنانچہ **رِگوید** (اشٹک ۸ - ادھیائے ۸ - ورگ ۴۸ / منڈل ۱۰ - سوکت ۱۹۰ - منتر ۳) کا بچن ہے کہ :-

सूर्याचन्द्रमसौधाता यथापूर्वमकल्पयत् ।

(سُوریا چندر مسو دھاتا یتھا پوُرو مکلپیت)

ارتھات

"سُورج اور چاند وِدھاتا نے پہلے (کلپ) کی سمان رچے"[1]

---

[1] مقابلہ کرو اس سے انجیل کا یہ بچن :-

"The thing that hath been, it is that which shall be; and that which is done is that which shall be done: and there *is* no new thing under the sun."

(*Bible—Ecclesiastes. chap. 1, oerse 9*)

ارتھات

جو چیز ہو چکی ہے وہی ہوگی اور جو چیز کی جاچکی ہے وہی کی جاویگی۔ اور کوئی چیز نئی سورج کے نیچے نہیں ہے +

اور اتھروید (کانڈ ۸ - سُوکت ۲ - منتر ۲۱) کا بچن ہے کہ

शतंतेयुतं हायनान द्वेयुगे त्रीणि चत्वारि कृएमः।

[شتم تے یُتم ہایان دوے یُگے ترینی چتواری کرِمہ]

ارتھات

{"ہم تیرے لئے شت (سو) اُیت (دس ہزار) دو تین چار
برس ایک جُگ میں کرتے ہیں"*}

اور یہ برس اِس نیم کے انوسار کہ اُنکا نام وامتوگتی ارتھات انکوں کی چال بائیں کو ہوتی ہے (برخلاف اکشروں کے کہ اُن کی چال دائیں کو ہوتی ہے) شُمار ہیں ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ یعنی چار ارب بتیس کروڑ بنتے ہیں*

(۳) رِگوید کا منتر تو سرل ہے - پر اتھروید کا منتر ذرا ٹیڑھا ہے اور اِس لئے وِدوانوں نے اُس کا ارتھ کرنے میں دھوکا کھایا ہے* چنانچہ ساین آچارج نے جن کا وید بھاشیہ آج کل پرسدّھ ہے اِس منتر کا ارتھ یہ کیا ہے کہ "اے بالک ہم تیرے سو برسوں کو (جو پُرش کی پراکرتک ارتھات قدرتی آیو ہے اور جس کی طرف تیتّری براھمن ۱-۷-۶-۲ کے ان شبدوں میں اشارہ ہے کہ "شت آیو وئی پُرشھہ" ارتھات پُرش سو برس کی آیو والا ہے) دس ہزار برس کرتے ہیں اور (استری پتی لکشن والا جو آیُو کا ایک یُگ ہے اور سنتان لکشن والا جو دُوسرا یُگ ہے ان تیرے) دو جُگوں کو تین چار (ارتھات انیک) کرتے ہیں (کہ تُو بیٹے پوتوں دوارا انیک جُگ بلکہ کلپ بھر جیتا رہے)"*

مگر اِس ارتھ سے خود سائن آچارج سنتشٹ نہیں ہوئے اور اِس لئے اُنھوں نے اس کا دُوسرا ارتھ اور کیا اور وہ یہ کیا کہ "ہم تیرے لئے سو (بلکہ) دس ہزار برس یعنی (سندھی رہت)[۲] دو مجگ (کلجگ اور دواپر) تین (تریتا جُگ) اور چار (کرِت جُگ) کرتے ہیں" + میور (Muir) صاحب نے اس پر اپنا بچار پرگٹ کیا کہ اس منتر میں زمانہ درجہ بدرجہ بڑھتا گیا ہے اور اس کا ارتھ یہ ہے کہ اے برہم چاری ہم تیری آیو سو برس بلکہ دس ہزار برس بلکہ دو جُگ بلکہ تین جُگ بلکہ چار جُگ کرتے ہیں[۳] + اور لوکمانیہ **تلک** نے اس پر حاشیہ چڑھایا کہ اِس منتر میں جہاں زمانہ درجہ بدرجہ بڑھتا گیا ہے وہاں ایک بات اور دکھائی دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ سو برس اور دو جُگ کے درمیان ایک مجگ کا نام نہیں ہے اور اس کی جگہ دس ہزار برس کا نام ہے اس لئے یہاں اتھرو وید میں ایک جُگ یعنی ایک چتُریگ

---

۲ سندھی رہت چاروں جُگوں کے کُل برس دِویہ مان کے حساب سے بارہ ہزار ہوتے ہیں جن میں سے دو ہزار برس سندھی کے اور دس ہزار برس اصلی ہوتے ہیں۔ اس لئے سائن کو دس ہزار برس سے چاروں جُگوں کے ان سندھی رہت دس ہزار برس کا خیال پیدا ہؤا [دیکھو آگے انوواک یعنی پیرا (۶)] +

۳ دیکھو میور (Muir) صاحب کی کتاب اوریجنل سنسکرت ٹیکسٹس (Original Sanskrit Texts) +

دس ہزار برس کا ہی مانا گیا ہے جس کو بعد میں پہلے سندھی سہت
بارہ ہزار برس کا مانا گیا ہے اور پھر اس بارہ ہزار برس کو دِوْیہ
برس مان کر ۱۲۰۰۰ × ۳۶۰ = ۴۳۲۰۰۰۰ مانشی برس کا بنایا گیا[۲۷] ہے +

(۴) مگر کوئی پوچھے کہ اس منتر میں تو رشی برہم چاری کو آشیرواد دیتے ہیں کہ اے برہم چاری تیری آیو اتنی ہو تو پھر آشیرواد سپھل ہونی چاہیئے کہ اتنی نہ کہ چلا یمان کہ اتنی بلکہ اتنی + اور اگر اس آشیرواد میں رشی کا آشے آیو کو درجہ بدرجہ بڑھانا تھا تو رشی سو برس سے ایک دم دس ہزار برس پر کیوں کودتے پہلے ایک ہزار برس تو کہتے + مگر رشی نے تو اپنے آشے کو اسی منتر ۲۱ سے اگلے منتروں (۲۴ اور ۲۵) میں جتا دیا ہے کوئی اس کی اور دھیان نہ دے تو کیا کیا جاوے + ان منتروں کا شبد ارتھ یہ ہے کہ اے برہم چاری "تو کبھی نہیں مریگا۔ ڈرمت۔ کیوں کہ جہاں برھم کو پریدھی (حد) بنایا جاوے وہاں نہ کوئی مرتے ہیں نہ ادھم تمس کو پراپت ہوتے ہیں"۔ اور بھاو ارتھ یہ ہے کہ اے برہم چاری تو برہم پدوی کو پراپت ہو اور سرشٹی کی آیو تیری آیو ہو + اور سرشٹی کی اسی آیو کو منتر (۲۱) میں یہ کہہ کر دکھایا ہے کہ ہم "دس ہزار سینکڑوں پر دو تین چار برس جوڑتے ہیں"۔ اور یہ جوڑ گنیت میں ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ (چار ارب بتیس کروڑ) برس کا ایک **کلپ** ہوتا ہے +

---

[۲۷] دیکھو لوکمانیہ تلک کی کتاب آرکٹک ہوم صفحہ ۴۲۳ تا ۴۲۷ + اور دِوْیہ برس اور مانشی برس کی کیفیت کے لئے دیکھو آگے نقشہ نمبر ۱ اور انوواک (۳۰) اسی ادھیائے کا +

(۵) گنِت کا جوڑ ڈھنگ اتھروویدکے اس منتر (۸-۲-۲۱) میں
ورشایا گیا ہے وہ بھارت ورش کے جیوتشیوں نے اکثر برتا ہے
چنانچہ سورج سدھانت (ادھیائے ۱۔ شلوک ۱۵) میں ایک چترُیگ
کی سنکھیا کو اتھروویدکے اُکت منتر کے ڈھنگ پرہی ان شبدوں
میں برنن کیا ہے کہ دوی تری ساگر ایُت آہت ارتھات دوتین چار
دس ہزار ضرب ارتھات ۲۳۴ × ۱۰۰۰۰ = ۴۳۲۰۰۰۰ برس ؛
ایک کلپ میں ہزار چترُیگ ارتھات ۴۳۲۰۰۰۰ × ۱۰۰۰ یعنی
۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ (چار ارب بتیس کروڑ) برس ہوتے ہیں
اوران ہی برسوں کو اتھروویدنے ان شبدوں میں درشایا ہے
کہ "ہم تیرے لئے ایک جگ میں ایُت (دس ہزار) سینکڑوں پر
دو تین چار جوڑتے ہیں" ؛

(۶) پُرانوں نے اور نیز دیگر گرنتھوں نے اسی چار ارب بتیس کروڑ
برس کو ایک کلپ کا پرمان مانا ہے[۵]۔ اور اُن کے کلجگ آدک چاروں
جُگ اور اِن چاروں کا مجموعہ چترُیگ اور ۷۱ چترُیگ کا منونتر سب
اسی کلپ کے انگ ہیں جیساکہ آگے نقشہ نمبر ۱ میں کھول کر دکھایا
جاتا ہے۔ پر تعجب ہے کہ ان سائن آدک وِدوانوں نے وید کے
ان منتروں کا ارتھ کرنے میں اس پر کچھ دھیان نہیں دیا:۔

۵ دیکھو وشنوپران = انش ۱۔ ادھیائے ۳ ؛
مہابھارت = شانتی پرو۔ ادھیائے ۲۳۱ ؛
منوسمرتی = ادھیائے ۱ ؛
سورج سدھانت = ادھیائے ۱ ؛

نقشہ نمبر ۱

یگ	دِوْیہ برس			مانُشی برس
	اصل	سندھی	کُل	جو دِوْیہ برس کا ۳۶۰ گُنا ہے
کرت یگ یا ستیہ یگ	۴۰۰۰	۸۰۰	۴۸۰۰	۱۷۲۸۰۰۰
ترِیتا یگ	۳۰۰۰	۶۰۰	۳۶۰۰	۱۲۹۶۰۰۰
دواپر یگ	۲۰۰۰	۴۰۰	۲۴۰۰	۸۶۴۰۰۰
کلی یگ	۱۰۰۰	۲۰۰	۱۲۰۰	۴۳۲۰۰۰
چتُر یگ	۱۰۰۰۰	۲۰۰۰	۱۲۰۰۰	۴۳۲۰۰۰۰

۷۱ چتُر یگ = ایک منونتر = ۳۰۶۷۲۰۰۰۰

ایک منونتر کی سندھی = ایک ستیہ یگ = ۱۷۲۸۰۰۰

ایک منونتر سندھی سمیت = ۳۰۸۴۴۸۰۰۰

۱۴ منونتر (سندھی سمیت) = ایک کلپ = ۴۳۱۸۲۷۲۰۰۰

کلپ کی ابتدائی سندھی = ایک ستیہ یگ = ۱۷۲۸۰۰۰

ایک کلپ (سندھی سمیت) = ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰

(۷) یہ کلپ برھما کا ایک دن ہوتا ہے۔ اور شریمد بھگوت گیتا کے اُن

شلوکوں میں جو ہم نے اس ادھیائے کے آرمبھ میں ہی دیئے ہیں برھما کے جس ہزار ہزار جُگ والے دن اور رات کا ذکر آیا ہے اُس سے مراد یہ ہی ہزار ہزار چترُیگ والا ایک ایک کلپ ہے - جو ہماری درشٹی میں ایک سرشٹی اور ایک پرلے کا مان ہے پر جو برھما کے لئے ایک دن اور ایک رات کے سمان ہے +

(۸) علمائے فرنگ جو انجیل کے پابند ہیں ہندوؤں کے اس کال نِرمان کو حیرت کی نظر سے دیکھتے ہیں - بلکہ اُس کی ہنسی اُڑاتے ہیں - کیونکہ انجیل کی رو سے دنیا کو پیدا ہوئے ابھی چھ ہزار برس بھی نہیں ہوئے[٦٥] + چنانچہ سر مونیر مونیر ولیمز صاحب (Sir Monier Monier Williams) جو کلکتہ یونیورسٹی کے ایل ایل ڈی اور سنسکرت کے بڑے وِدوان تھے وہ بھی اپنی کتاب انڈین وِزڈم (ہندوستان کی وِدوتّا) میں لکھتے ہیں کہ "ہندوؤں کو اتی اُکتی یعنی مبالغہ سے قدرتی لگاؤ ہے - اور یہ لگاؤ اُن کو ایک طرف تو ناقابل خیال زمانوں کے بے انت شماروں کی جانب اور دوسری طرف نہایت چھوٹی سے چھوٹی ماترا کے اننت بھاگ اور وِبھاگ کی جانب کھینچ کر لے گیا ہے + اُن کو اپنے گھر کے اتہاس کے تو کسی ایک بڑے

[٦٥] دیکھو مسیز سلیٹر (Mrs. Slater) کی کتاب کرونولوجی (کال نرمان) جہاں لکھا ہے کہ طوفان نوح مسیح سے ۲۳۴۸ برس پہلے ہوا - اور پیدائش دنیا طوفان سے ۱۶۵۶ برس پہلے یعنی مسیح سے ۴۰۰۴ برس پہلے ہوئی (دیکھو آگے ادھیائے ۲ - انوواک ۱۲) +

لیکن یہ بائبل کے پُرانے عہد نامہ کا حساب ہے ورنہ نئے عہد نامہ (۲ پیٹر - ۸) میں تو صاف آیا ہے کہ "لیکن پیارے اس ایک بات کو مت بھولو کہ خدا کے لئے ایک دن ایک ہزار برس کی برابر ہے - اور ایک ہزار برس ایک دن کی برابر ہے" اور یہ شریمد بھگوت گیتا کے اُس ہی بچن کی دُھنی ہے جس کا ذکر پیچھے انوواک (۷) میں کیا جا چکا ہے + مگر عیسائی وِدوانوں نے اب تک اس مضمون کو نہیں سمجھا +

واقعہ کا بھی ٹھیک سے معلوم نہیں ہے پر وہ کال زمان میں ایسی ریشہ دوانیاں کرتے ہیں کہ زمین اور آسمان کے قُلابے ملاتے ہیں اور بھُوت۔بھود۔اور بھوِشیت (ماضی۔حال۔اور استقبال) کی گنتا میں بال کی کھال نکالتے ہیں۔ چنانچہ وہ برسوں کے شمار میں لاکھوں پر کروڑوں اور کروڑوں پر اربوں کو چُنتے چلے جاتے ہیں اور جُگ پر جُگ اور کلپ پر کلپ جوڑتے چلے جاتے ہیں اور اس جوڑ جڑاؤ میں وہ زمانہ حال کے علوم جیولوجی اور نجوم کے ماہران سے بھی زیادہ دلیری سے کام لیتے ہیں۔ الغرض ہندو جیوتشی گنِت کے بچار میں ایسی پرواز کرتا ہے جو اُن لوگوں کی دماغی طاقت سے بالکل باہر ہے جو اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ اننت کے انت لگانے کا جتن کریں"۔

(۹) مونیر ولیمز صاحب کا یہ کہنا بجا ہے کہ انسان کے دماغ کی کیا طاقت ہے جو اننت کے انت لگانے کا جتن کرے۔ پر اننت کو اننت کہنے کا مُنہ بھی اُن ہی لوگوں کا ہے جو لاکھوں پر کروڑوں اور کروڑوں پر اربوں کو چُن چکنے اور جُگ پر جُگ اور کلپ پر کلپ جوڑ چکنے کے بعد بولے ہوں کہ "کا ہونے واکو انت نہ پایو"۔

(۱۰) ولیمز صاحب نے اپنے ریمارکس میں ہندوؤں کیساتھ مغرب کے اُن ودوانوں کو بھی پیٹا ہے جو" زمانہ حال کے علوم جیولوجی اور نجوم کے ماہر ہیں"۔ کیونکہ تحقیقاتِ عالَم کے بارے میں وہ بھی ہندوؤں کے قدم بقدم چل رہے ہیں اور وید کی تائید اور انجیل کی تردید کر رہے ہیں۔ چنانچہ سائنس کے مضامین پر ایک مشہور لکھنے والے صاحب ہنڈرِک وین لُون (Handrik Van Loon) نے انگلستان

کے ایک اخبار پیرسنز ویکلی (Pearson's Weekly) میں زمین کی بناوٹ کے بارے میں حال میں ہی (دسمبر ۱۹۳۳ء میں) ایک مضمون لکھا ہے اور اُس میں اُنہوں نے لکھا ہے کہ پیدائشِ دنیا کے معاملات کے بارے میں "برائے مہربانی لاکھوں اور کروڑوں برس کے پیمانے میں خیال کرو اور اُن تاریخوں کو بھول جاؤ جو ہماری ہسٹری کی کتابوں میں درج کی گئی ہیں[۱]" پر مغربی وِدوانوں کا جواب تو ہم مغربی وِدوانوں پر ہی چھوڑتے ہیں اور ہندوؤں کا جواب ہم خود دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہندوؤں کا زبچارہ جیوتش کے کانٹے میں تُلا ہُوا ہے اور تول میں پُورا اُترا ہوا ہے۔ مگر بقول ایک فاضل میم[۲] صاحبہ کے ہندوؤں کا سا کوئی دماغ پائے تو اُس کے دماغ میں یہ بات سمائے۔ سُنئے:-

---

[۱] اصلی انگریزی کے الفاظ یہ ہیں:-

"For the climate of the period (*and please try to think in terms of millions of years and forget all about the dates in our history books*) greatly favoured the development of gigantic monsters. Millions of years ago the chimpanzees and baboons and we ourselves possessed one single ancestor. But some ten million years ago the earth seems to have suffered another change It was then that our ancestors had their chance."

(*Tribune, Lahore. Dated 5-1-34.*)

[۲] یہ میم صاحبہ مسیز مییننگ (Mrs. Manning) صاحبہ ہیں جنہوں نے ایک کتاب انیشنٹ اینڈ میڈی ایول انڈیا (Ancient and Medieval India) تصنیف کی ہے۔

(۱۱) جیوتش کا ایک سدھانت ہے کہ جیسے اور ہر چیز کی عمر دن بدن گھٹتی جاتی ہے ویسے ہی برس بھی ہر برس کم ہوتا جاتا ہے۔ اور ہزار برس میں ۸ سیکنڈ کم ہو جاتا ہے[۹]۔ یعنی اگر برس آج ۳۶۵ دن کا ہے تو آج سے ایک ہزار برس پہلے ۳۶۵ دن اور ۸ سیکنڈ کا تھا۔ اور آج سے ایک ہزار برس بعد ۸ سیکنڈ کم ۳۶۵ دن کا ہوگا ۔ اور اس ہی حساب کو اگر ہم آگے پھیلائیں اور دیکھیں کہ جب برس ایک ہزار برس میں ۸ سیکنڈ کم ہو جاتا ہے تو خود سارا برس کتنی مدت میں ختم ہو جائے گا (اور برس یعنی وقت کا خاتمہ سرشٹی کا خاتمہ ہوگا) تو ہم دیکھیں گے کہ جواب وہی چار ارب بتیں کروڑ برس نکلے گا جو ویدنے بتایا ہے اور جس کو پُران نے کھول کر دکھایا ہے ۔

(۱۲) ۸ سیکنڈ ہندو دِمان میں $\frac{1}{12}$ کلا کے برابر ہوتے ہیں۔ کیونکہ جہاں ایک دن میں گھنٹہ منٹ سیکنڈ کے حساب سے ۲۴×۶۰×۶۰=۸۶۴۰۰ سیکنڈ ہوتے ہیں وہاں مُہورت اور کلا کے حساب[۱۰] سے ۳۰×۳۰=۹۰۰ کلائیں ہوتی ہیں۔ اور اس طرح سے ایک سیکنڈ $\frac{900}{86400}=\frac{1}{96}$ کلا اور ۸ سیکنڈ $\frac{8}{96}=\frac{1}{12}$ کلا کے برابر ہوتے ہیں ۔ اب ہم اپنے اس حساب کو کہ برس ہزار برس میں ۸ سیکنڈ یعنی $\frac{1}{12}$ کلا کم ہو جاتا ہے

---

[۹] دیکھو کتاب ہندو سوپیریوریٹی (Hindu Superiority) کا چیپٹر ایسٹرونومی (Astronomy) پر ۔

[۱۰] اس مان کا پورا پیمانہ اس طرح سے ہے:-

۱۸ نمیش	= ایک کاشٹھا
۳۰ کاشٹھا	= ایک کلا
۳۰ کلا	= ایک مُہورت
۳۰ مُہورت	= ایک دن (دیکھو منوسمرتی۔ ادھیائے ۱۔ شلوک ۶۴) ۔

آگے پھیلاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ :-

نقشہ نمبر ۲

۱/۱۲ کلا	گھٹی	۱۰۰۰	برس میں
ایک کلا	"	۱۲۰۰۰	"
۳۰ کلا = ایک مُہورت	گھٹیں	۳۶۰۰۰۰	"
۳۰ مُہورت = ایک دن	گھٹے	۱۰۸۰۰۰۰۰	"
دن کی سندھی = ۱/۹ دن	گھٹی	۱۲۰۰۰۰۰	"
ایک دن (سندھی سمیت)	گھٹا	۱۲۰۰۰۰۰۰	"
۳۶۰ دن یا پورا سال	گھٹا	۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰	"

(۱۳) سندھی دن رات کے یوگ کو یعنی اُس وقت کو کہتے ہیں جب پراتہ کال تاروں کے چھپنے کے بعد اور سورج کے نکلنے سے پہلے اور سایں کال سورج کے چھپنے کے بعد اور تاروں کے نکلنے سے پہلے جھٹ پٹی روشنی رہتی ہے جس کو انگریزی میں ٹوائی لائٹ (Twilight) کہتے ہیں ÷ یہ روشنی تری گھٹیکا یا تین گھڑی کی مانی جاتی ہے اور دن اور رات کی تیس تیس گھڑیوں کا ۳/۶۰ = ۱/۲۰ ہوتی ہے ÷ اور یہ حساب جیوتش کا ہے چنانچہ سر رابرٹ بال (Sir Robert Ball) نے اپنی کتاب ایلمنٹس اوف ایسٹرونومی (Elements of Astronomy) یعنی جوتش کے ابتدائی اصول میں صفحہ ۱۵۴ پر لکھا ہے کہ سورج کے اسْت ہونے کے پشچات بھی سورج کی جھٹ پٹی روشنی اُس وقت تک رہتی ہے جس وقت تک کہ وہ اُفق سے ۱۸ درجہ نیچے رہتا ہے ۔۔ اور یہ ۱۸

درجہ ۱۸۰ درجوں کا جو سورج اِدھر دن میں اور اُدھر رات کو طے کرتا ہے
$\frac{۱۸}{۱۸۰} = \frac{۱}{۱۰}$ ہے ۔

(۱۴) اوپر کے نقشہ نمبر ۲ میں ہم نے دن کی سندھی کو $\frac{۱}{۱۰}$ دن کی بجائے
$\frac{۱}{۹}$ دن دکھایا ہے۔ کیونکہ اس میں $\frac{۱}{۱۰}$ کے علاوہ $\frac{۱}{۹۰}$ حصّہ اور دن کا
شامل ہے اور یہ $\frac{۱}{۱۰} + \frac{۱}{۹۰}$ مل کر $\frac{۱}{۹}$ ہوتے ہیں ۔ مگر یہ $\frac{۱}{۹۰}$ کیا چیز
ہے ۔ یہ ایک بڑی گہری بات ہے۔ اور وہ یہ ہے :۔

(۱۵) جیوتش کا ایک سدھانت ہے کہ جب سورج اپنی سالانہ گردش
پوری کر کے راشی چکر کے اُس نقطہ پر واپس آتا ہے کہ جہاں سے اس
نے اپنی گردش شروع کی تھی تو راشی چکر بھی اس عرصہ میں بقدر
۵۰ وِکلا آگے سرک جاتا ہے اور سورج اپنی اصلی جگہ سے اتنا پیچھے
رہ جاتا ہے (اور واضح ہو کہ دائرہ کے محیط کی تقسیم کے لئے جو انگریزی
کا یہ پیمانہ ہے کہ ۶۰ سیکنڈ کا ایک منٹ اور ۶۰ منٹ کی ایک ڈگری
اُس کو سنسکرت میں ۶۰ وِکلا کی ایک کلا اور ۶۰ کلا کا ایک انش کہتے
ہیں۔ اس لئے وِکلا = سیکنڈ) ۔ اس حساب سے سورج ۷۲ برس میں
$\frac{۵۰ \times ۷۲}{۶۰ \times ۶۰}$ = ایک انش یا ایک ڈگری پیچھے رہ جاتا ہے اور ۷۲ × ۳۰
= ۲۱۶۰ برس میں ۳۰ انش کی ایک راشی اور ۲۱۶۰ × ۱۲ = ۲۵۹۲۰ برس
میں بارہ راشیوں کا ایک پورا چکر پیچھے رہ جاتا ہے ۔ راشی چکر کی اس
گتی کو اَین چلن کہتے ہیں۔ اور چونکہ موسموں کا تغیر و تبدّل سورج
کی اس گتی کے کارن سے ہی ہوتا ہے اس لئے ۲۱۶۰ برس میں
سورج کے ایک راشی پیچھے رہ جانے کے کارن موسم ایک مہینہ
پیچھے جا پڑتا ہے (کیونکہ سورج ایک مہینہ میں ایک راشی طے کرتا ہے)

اور اس طرح ۲۵۹۲۰ برس میں وہ پیچھے رہتے رہتے پھر اپنی اصلی جگہ پر آرہتا ہے اور موسم بھی پیچھے ہٹتے ہٹتے اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے ÷ یہاں ہم کو اس حساب سے اس وقت صرف اتنی ہی غرض ہے کہ سورج جو ایک برس میں ۵۰ وِکلا پیچھے رہ جاتا ہے ایک دن میں $\frac{۵۰}{۳۶۰} = \frac{۵}{۳۶}$ وِکلا پیچھے رہ جاتا ہے اور اُس کو پورا کرنے کے لئے اِس کو اس حساب سے کہ وہ پورے چکر کی ۳۶۰×۶۰×۶۰ وِکلا کو ۳۶۰×۲۴ گھنٹہ میں طے کرتا ہے $\frac{۱}{۶۰\times۶۰\times۳۶۰} \times \frac{۵}{۳۶} \times \frac{۲۴\times۳۶۰}{۱} = \frac{۱}{۱۰۸۰}$ گھنٹہ اور لگیں گے اور یہ کسر ۱۲ گھنٹہ کے دن کی $\frac{۱۲}{۱۰۸۰} = \frac{۱}{۹۰}$ ہوگی ÷ اور یہ $\frac{۱}{۹۰}$ اصلی سندھی کے $\frac{۱}{۱۰}$ کے ساتھ مل کر $\frac{۱}{۱۰} + \frac{۱}{۹۰} = \frac{۱۰}{۹۰} = \frac{۱}{۹}$ ہوگی۔ اور یہ ہی مجموعی سندھی اوپر نقشہ نمبر ۲ میں شمار میں آئی ہے ÷ اور اس سے ظاہر ہے کہ اُکت وید منتر میں (اور اسکے حل کرنے میں پُرانوں میں) اَین چلن کا کیسا گوڑھ سِدّھانت بھرا ہوا ہے ÷ فرنگیوں نے اسس اَین چلن کو کہیں اب جا کر سمجھا ہے اور وہ اس کو پریسیشن اوف دی ایکوینوکسیز (Precession of the Equinoxes) یعنی پیشیروی نقاط اعتدال یعنی اُن نقطوں کا آگے سرک جانا کہتے ہیں جہاں راشی چکر خط استوا کو کاٹتا ہے اور جہاں آکر سورج دن اور رات میں اعتدال یعنی برابری پیدا کرتا ہے ÷ ہندو جیوتش میں ان نقطوں کو سمپات بندو کہتے ہیں ÷

(۱۶) پُرانوں نے جو کلپ کے پریمان کا حساب جُگوں اور منونتروں کے روپ میں پھیلایا ہے وہ بھی جیوتش کے ان ہی سِدّھانتوں کے سانچوں میں ڈھلا ہوا ہے۔ اور ہم دکھاتے ہیں کہ کس طرح ڈھلا ہوا ہے ÷ انوواک (۱۲) میں ہم نے ۸ سیکنڈ کو $\frac{۱}{۱۲}$ کلا کی برابر

دکھایا ہے ✤ ایک اور پیمانہ سے ۸ سیکنڈ دو پران یعنی پران اور اپان یعنی اندرونی اور بیرونی دونوں سانسوں کو ملا کر ایک پورے سانس کی برابر ہوتے ہیں اور اس پیمانہ کو لے کر ہم چلتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ نہ صرف پُرانوں کے **کلپ** کا پرمیان (۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ برس) سارے برس کے گھٹ جانے کے کال کا پرمیان ہے (جیسا کہ اُوپر نقشہ نمبر ۲ میں دِکھایا گیا ہے) بلکہ پُرانوں کے اس پرمیان کا ایک ایک انگ (جُگ - چترجُگ - منونتر اور کلپ) اسی برس کے ایک ایک انگ (سانس - کلا - مہورت - دن - مہینہ اور برس) کے گھٹنے کے کال کا پرمان ہے ✤ فرق صرف اتنا ہے کہ جہاں نقشہ نمبر ۲ میں سندھی سہت ۳۶۰ دن کا حساب ہے وہاں پُرانوں کے اس حساب میں سندھی رہت ۳۶۰ دن کے ساتھ اُن کی ۳۶۰ سندھیاں یعنی $\frac{۳۶۰}{۹}$ = ۴۰ دن اور اکٹھے ملا کر ۳۶۰+۴۰=۴۰۰ دن کا حساب پھیلایا ہُوا ہے۔ جیسا کہ ہم آگے نقشہ نمبر ۳ میں دکھاتے ہیں ✤ چنانچہ اس نقشہ کو دیکھئے اور اس کی ایک ایک سنکھیا کو نقشہ نمبر ا کی ایک ایک سنکھیا سے جو پُرانوں کے حساب کی سنکھیا ہے ملاتے جائیے اور دیکھتے جائیے کہ بدھ کیسی پوُری ملتی ہے:-

۶ ۲/۳ پران = ایک پل
۶۰ پل = ایک گھڑی
۶۰ گھڑی = ایک دن (سورج سدھانت - ادھیائے ا - شلوک ۱۱/۱۲)

پس ایک پران = $\frac{۶۰×۶۰×۲۴}{۶×۶۰×۶۰}$ = ۴ سیکنڈ
اور دو پران یا ایک سانس = ۸ سیکنڈ

کا وِکاس نہ تھا تب کال کا بھی وکاس نہ تھا اور جب کال کا
وکاس نہ رہے گا تب پرکرتی کا بھی وکاس نہ رہے گا +

(۱۹) پس سدھ ہؤا کہ سرشٹی کی آیو چار ارب بتیس کروڑ برس کی ہے
اور اس کے وشے میں وید کا پرمان اور پُرانوں کا وِدھان برحق ہے +
اب رہا یہ سوال کہ سرشٹی کی اُتپتی کو اس وقت تک کتنا عرصہ ہؤا۔
سو اس وشے میں بھی پُرانوں میں اور سورج سدھانت آدک جیوتش
کے گرنتھوں میں حساب لگایا ہؤا ہے۔ اور وہ حساب یہ ہے کہ
اِس کلپ میں (کیونکہ کلپ جیسا کہ پیچھے بتایا جا چکا ہے برھما کا
ایک دن ہے اور ایسے ایسے انیک دن برہما کی آیو میں بیت چکے
ہیں) اِس وقت تک چھ منونتر بیت چکے ہیں اور ساتویں منونتر
کے ۲۷ چتر یُگ بیت کر اٹھائیسویں چتر یُگ کا کلجگ چل رہا ہے +
گویا اس وقت ۱۹۳۸ عیسوی مطابق سمت ۱۹۹۵ بکرمی تک ورتمان
کلپ کو ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۹ برس مِن وِدھان انوسار (حسب
تفصیل ذیل) بیت چکے ہیں :-

(۱) کلپ کی ابتدائی سندھی	۱۷۲۸۰۰۰
(۲) ۶ منونتر	۱۸۵۰۶۸۸۰۰۰
(۳) ۲۷ چتر یُگ	۱۱۶۶۴۰۰۰۰
(۴) ست جگ	۱۷۲۸۰۰۰
(۵) تریتا جگ	۱۲۹۶۰۰۰
(۶) دواپر جگ	۸۶۴۰۰۰
(۷) ورتمان کلجگ[۱۳]	۵۰۳۹
کُل (اٹالا)	۱۹۷۲۹۴۹۰۳۹ برس

۱۳؎ ورتمان کلجگ کے لئے دیکھو آگے اس گرنتھ کے بھاگ ۲ کا ادھیائے ۳

اور ورتمان کلپ کے یہ برس ہی وہ برس ہیں جو سرشٹی کی اُتپتی کو اس وقت تک ہوئے اور یہ ہی سرشٹی کا سموت ہے +

(۲۰) چنانچہ ہندوؤں کی جنتریوں میں کلپ یعنی سرشٹی کا یہ سموت جو سنہ ۱۹۳۸ء مطابق سمت ۱۹۹۵ بکرمی کے مقابلہ میں سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۹ ہے پرم پرا اسے چلا آتا ہے[۱۴] + اور ہر ایک ہندو ہر روز جب سندھیا کرنے بیٹھتا ہے اور سندھیا کرنے سے پہلے سندھیا کا سنکلپ اپنے من میں کرتا ہے تو سب سے پہلے کلپ یعنی سرشٹی کے اس سمت کو سمرن کرتا ہے اور یوں سمرن کرتا ہے :-

"اوم تت ست ۔ آج برہم کے دوسرے پر آرْدھ میں ۔ شری شویت واراہ کلپ میں ۔ ویوسوت منونتر میں ۔ جمبو دویپ میں ۔ بھارت کھنڈ میں ۔ آریا ورت دیش کے پُنیہ کشیتر میں ۔ اٹھائیسویں کلجگ میں ۔ کلجگ کے پرتھم چرن میں ۔ اَمُک (فلاں) سموتسر میں ۔ اَمُک ماس میں ۔ اَمُک پکش اَمُک تِتھی اَمُک دن میں ۔ میں اَمُک گوتر اور اَمُک نام والا پُرش سندھیا اُپاسنا کا کرم کرتا ہوں"[۱۵] + اِتی +

---

[۱۴] بعض جنتریوں میں یہ سمت بمقابلہ ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۹ کے ۱۹۵۵۸۸۵۰۳۹ ملے گا اور یہ ۱۷۰۶۴۰۰۰ برس کا فرق بروئے سورج سدھانت (ادھیائے ۱ شلوک ۲۴) اُس مدت کو ظاہر کرتا ہے جو نظام شمسی وغیرہ کے تیار ہونے میں لگے ۔ اور اہرگن اس فرق کو نکال کر ہی بناتے ہیں +

[۱۵] اس سنکلپ میں جو پر آرْدھ کا شبد آیا ہے اُسکے ارتھ بھی سمجھ لینے چاہئیں + پیچھے بیان کیا جاچکا ہے کہ ایک کلپ برہما کا ایک دن ہے ۔ اس دنمان کے حساب سے ۳۶۰ دن کا برہما کا ایک برس ہے اور ایسے ایسے سو برسوں کی برہما کی آیو ہے + یہ آیو اصطلاح میں پر کہلاتی ہے اور اس کا اَرْدھ یعنی آدھا پر آرْدھ کہلاتا ہے ۔ اور اس حساب سے ہمارا ورتمان کلپ برہما کی آیو کے دوسرے پر آرْدھ کا ورتمان دن ہے + (دیکھو وشنو پران ۔ انش ۱ ۔ ادھیائے ۳ ۔ شلوک ۴)

سپائی نوزائی تھے اور ڈاروِن (Darwin) سے صدیوں پہلے ڈاروناٹی تھے اور ہمارے زمانہ کے ہکسلے آدِکون کے مسئلۂ ایوولیوشن جیسا کوئی لفظ دنیا کی کسی زبان میں پیدا ہونے سے سینکڑوں برس پہلے مسئلۂ ایوولیوشن کو حل کر چکے تھے"] مگر اس سے پہلے اُنھوں نے اس بات کو ٹٹولا ہے کہ یہ بھُو یعنی زمین بھی جس کے پیٹ کو ٹٹولنا منظور ہے کہاں سے آئی + اور اس کا جواب بھی اُن کو بیج روپ سے ویدمیں ہی ملا ہے. اور یوں ملا ہے :-

۱- تب (سرشٹی سے پہلے پرلے کے سمے)
نہ ست تھا نہ است - نہ پرتھوی نہ آکاش اور نہ اُس
سے پرے کچھ + نہ کوئی آورن - اور کس کے لئے کچھ
ہوتا- گہرا اور گمبھیر جل بھی کہاں تھا +

۲- تب نہ موت تھی نہ امرت - نہ رات اور نہ
دن + وہ ایک اپنی شکتی سے ہی وایو کے بنا سانس
لے رہا تھا- اور اس سے پرے اور کچھ نہ تھا +

۳- پھر پہلے مایا سے لپٹا ہوا تمس ہوگیا اور یہ تُچھ
(مایا) سے لپٹا ہوا بھی جو کچھ (تمس) تھا وہ
اس کے تپ کی جہما سے پیدا ہوا
تھا +

۴- پھر اس تمس میں کام پیدا ہوا جو من
کا پہلا بیج ہے + اور رشیوں نے بدھی سے
اپنے ہردے کو ٹٹول کر ست کے بندھن کو است.

میں پایا[19]+

(۲۳) براہمن[20] نے جو وید کا گویا ایک بھاشیہ ہے اس بچن کو یوں کھولا:- پہلے یہ کچھ نہ تھا - نہ پرتھوی نہ آکاش اور نہ انترکش (کرہ درمیانی) - وہ است ست تھا - من میں بچارا کہ میں (پرگٹ) ہوؤں - اُس نے تپ کیا + اُس تپ سے دھواں پیدا ہؤا - اگنی پیدا ہوئی - جیوتی پیدا ہوئی - وہ دھواں ابھر (ابر) کی سمان جم گیا + اُس میں سے پانی پچڑا اور وہ سمندر ہو گیا + سمندر میں جو جھاگ ہؤا وہ پرتھوی ہو گئی[21] + اس پرتھوی کو پرجاپتی نے شرکرا (نباتات) سے دِرڑھ کیا +

(۲۴) اُپنشدوں[22] نے اس کو یوں صاف کیا:- اُس آتما (یعنی پرماتما)

---

[19] دیکھو رگوید - منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۹ - منترا تا ۴ + اور مقابلہ کرو اس سے اور خصوصاً منترا سے عیسائیوں کی بائبل یعنی انجیل میں موسیٰ کی پہلی کتاب کا یہ فقرہ کہ:- "ابتدا میں خدا نے زمین اور آسمان کو بنایا - اور زمین ویران اور خالی تھی - اور سمندر کے اوپر تاریکی چھائی ہوئی تھی - اور خدا کی روح روئے آب پر منڈلا رہی تھی - اور خدا نے کہا کہ روشنی ہو اور روشنی ہو گئی"+

آورن کے لئے دیکھو آگے اسی سلسلہ میں پُرانوں کی ویاکھیا +

[20] دیکھو تیتریہ براہمن ۲ ۲/۹ اور ۱ ۱/۳ +

[21] دیکھو برہد آرنیک اُپنشد - ادھیائے ۱ - براہمن ۲ +

[22] دیکھو تیتریہ اُپنشد - ولّی ۲ - انوواک ۱ + اور مقابلہ کے لئے دیکھو چھاندوگیہ اُپنشد ادھیائے ۶ کھنڈ ۲ اور ائیتریہ آرنیک ۲-۴-۱ + اور اس گرنتھ کا چھٹا بھاگ اُپنشدوں کے وشے میں +

سے آکاش پیدا ہؤا - آکاش سے وایو - وایو سے اگنی - اگنی سے جل - جل سے پرتھوی - پرتھوی سے اوشدھی - اوشدھی سے اَنّ - اَنّ سے پُرش ÷

(۲۵) پُران[۲۳] نے اس کی ویاکھیا کی اور کہا کہ :-

"پہلے (پرلے کے سمے) نہ دن تھا نہ رات - نہ پرتھوی نہ آکاش - نہ تم نہ جیوتی - اور نہ اور ہی کچھ تھا + کیول پُرش اور پرکرتی کال سے دھارن کئے ہوئے برہم میں لین تھے + (پرلے کے انت میں) کال میں پریورتن ہؤا اور برہم نے پُرش اور پرکرتی میں سوابھاوِک (قدرتی) کشوبھ پیدا کیا جس طرح گندھ کی سمیپتا ماتر سے ہی من میں سوابھاوِک کشوبھ پیدا ہو جاتا ہے + پُرش کے پربھاؤ سے پرکرِتی کے گُن کھُلے اور مہت تتو اُوتپن ہؤا اور وہ پرکرتی کے تین گنوں کے انوسار ستو رجس اور تمس والا ہؤا + پرکرِتی کا اس مہت تتو پر آورن[۲۴] ہو گیا اور اُس سے تین پرکار کا اہنکار اُوتپن ہؤا + جیسے پرکرتی کا مہت پر آورن ہؤا تھا ویسے ہی مہت اہنکار پر چھا گیا اور (ا) تامسی اہنکار سے شبد تن ماترا اور شبد تن ماترا سے شبد لکشن والا آکاش اُوتپن ہؤا اور تامسی اہنکار شبد ماترا اور آکاش پر چھا گیا - اسی پرکار آکاش سے سپرش ماترا اور سپرش

---

[۲۳] دیکھو وشنو پُران - انش ۱ - ادھیائے ۲ +
اور شریمد بھاگوت - سکندھ ۳ - ادھیائے ۲۶ +
اور مہابھارت شانتی پرو - ادھیائے ۲۳۲ اور ۲۳۳ +

[۲۴] دیکھو پیچھے انوواک (۲۲) میں رگوید - منڈل ۱۰ - سوکت ۱۲۹ کا منتر ۱ +

ماترا سے سپرش لکشن والی وایو۔ وایو سے روپ تن ماترا اور روپ تن ماترا سے رُوپ گن والی جیوتی۔ جیوتی سے رس تن ماترا اور رس تن ماترا سے رس گن والا جل۔ جل سے گندھ ماترا اور گندھ ماترا سے گندھ گُن والی پرتھوی اوتپن ہوئی + گویا ہر پچھلی تن ماترا (تت ماترا) اپنے سے پہلی ساری تن ماتراؤں سے مل کر بنی اور اس لئے ہر پچھلی تن ماترا سے بنے ہوئے وشیش مہابھوت میں اپنے سے پہلے سارے مہابھوتوں کے گُن ہوئے + چنانچہ آکاش میں کیول شبد۔ وایو میں شبد اور سپرش۔ جیوتی (اگنی) میں شبد سپرش اور روپ۔ جل میں شبد سپرش روپ اور رس۔ اور پرتھوی میں شبد سپرش روپ رس اور گندھ پانچوں گُن ہوئے + (۲) راجسی اہنکار سے اِندریاں اور (۳) ساتوک اہنکار سے اِندریوں کی شکتیاں اوتپن ہوئیں + ان سب کا مل کر ایک انڈا بنا اور وہ انڈا یہ برہمانڈ (بیضۂ عالم) ہے کہ جس میں وہ ایک ہی برہم برہما نام سے سرشٹی کو رچتا ہے۔ وشنو نام سے اُس کی رکھشا کرتا ہے اور شِو نام سے اُس کا سنگھار کرتا ہے +

(۲۶) سانکھیہ درشن نے [جس کی نسبت میکس مولر صاحب نے اپنی کتاب "سِکس سِسٹیمز اوف انڈین فلوسوفی" (ہندوستان کی فلسفہ کے چھ چرن) کے دیباچہ میں یوں لکھا ہے کہ "میں امید کرتا ہوں کہ ایک وقت وہ آئے گا جب ہندوستان کے سانکھیہ اور ویدانت شاستروں کو جانے بنا کوئی شخص فلسفہ دانی کا دعویٰ نہیں کرے گا"] اس دشے کو سوتر میں باندھ کر دریا کو کوزہ میں بند کیا اور یوں بند کیا:۔

"ستو رجس اور تمس ان تینوں گنوں کی سامیہ اوستھا کو پرکرتی کہتے

ہیں۔ پرکرتی سے مہت پیدا ہوتا ہے۔ مہت سے اہنکار۔ اہنکار سے پانچ تن ماترا اور دونوں پرکار کی اندریاں۔ اور تن ماتراؤں سے ستھول بھوت + اور یہ سب چوبیس تتو (ارتھات پانچ گیان اندریاں پانچ کرم اندریاں اور گیارہواں من کہ وہ ہی انتہ کرن یعنی اندرونی اندری ہے۔ پانچ تن ماترا۔ پانچ ستھول بھوت۔ اور پرکرتی[۲۲] مہت[۲۳] اور اہنکار[۲۴]) پرکرتی کی اُس حرکت سے ظہور میں آتے ہیں جو اُس میں پُرش (آتما) کی سمیپتا سے اس طرح پیدا ہوتی ہے جس طرح الیس کانت منی (مقناطیس) کی سمیپتا سے لوہے میں پیدا ہوجاتی[۲۵] ہے"+

(۲۷) سار آنش یہ کہ ہندوؤں کے سب شاستر۔ کیا وید کیا پُران اور کیا درشن۔ اس وشے میں سہمت ہیں کہ سنسار انادی ہے اور اُس کا چکر اس پرکار سے چل رہا ہے کہ جب پراکرت پرلے کے سمے ستھول بھوت یعنی اجسام مہا بھوت یعنی اپنے اپنے عناصر میں لے ہوجاتے ہیں اور یہ مہا بھوت اہنکار میں۔ اہنکار مہت میں۔ مہت پرکرتی میں اور پرکرتی اُس "ایکم ست" برہم میں لین ہوجاتی ہے تو اُس برہم کی چیتن شکتی سے جو پُرش کہلاتی ہے وہ پرکرتی پھر حرکت میں آتی ہے جس

---

[۲۵] دیکھو سانکھیہ درشن ۔ ادھیائے ۱ - سوتر ۶۱ اور ۹۶ + سوتر ۹۶ میں جو مقناطیس کی مثال دی گئی ہے وہ بھی قابلِ توجہ ہے ۔ اس سے ظاہر ہوگا کہ ہندوؤں کو اُس زمانہ میں بجلی کی کیفیت بھی معلوم تھی +

مزید حالات کے لئے دیکھو اس گرنتھ کا چھٹا بھاگ درشن ودیا کے وشے میں +

طرح کہ مقناطیس کی شکتی سے لوہا حرکت میں آتا ہے + پرکرتی کی اُس حرکت سے پرکرتی میں سے ایک مہا تتو پیدا ہوتا ہے جو اپنی مہانتا کے کارن مہت کہلاتا ہے اور اس مہت تتو سے پھر سلسلہ وار اہنکار۔ آکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل اور پرتھوی پیدا ہوتے ہیں + اور ظاہر ہے کہ یہ چھ تتو عیسائیوں کی انجیل کی طرح کوئی چھ دن میں ہی نہیں بن جاتے ہیں بلکہ ایک تتو سے دوسرے تتو کا ظہور ہونے میں کروڑوں برس لگتے ہیں + ایک ارب برس تو خود مغربی سائنس کی تحقیقات کی رو سے اُس وقت کو ہوئے کہ جب پرتھوی پر نباتات اُگنی شروع ہوئی اور پرتھوی کے بننے تک جو زمانہ اس سے پہلے گذرا اور جس کا اندازہ ہندو فلسفہ کے اُس ودھان سے کیا جا سکتا ہے جو اوپر بیان کیا گیا وہ الگ رہا +

(۲۸) یہ نباتات سب سے پہلی چیز ہے جو پرتھوی پر پیدا ہوئی۔ تیتری براہمن کا یہ بچن جو پیچھے انوواک نمبری (۲۳) میں دیا جا چکا ہے کہ "اُس پرتھوی کو پرجاپتی نے شر کرا (نباتات) سے درڑھ کیا" اِس بات کو سدھ کرتا ہے۔ اور پُرانوں کا یہ بیان بھی کہ سب سے پہلے وشنو کی نابھی میں سے کمل پیدا ہوا اور اُس کمل میں سے برھما پیدا ہوا اسی بات کو جتاتا ہے[۲۶] + مغربی سائنس اس کی تائید کرتی ہے اور کہتی ہے کہ حیوانات سے پہلے نباتات کا ہی ہونا اغلب[۲۷] ہے + وید میں لکھا ہے کہ "دیوتاؤں کے پہلے جگ میں است سے ست ہوا[۲۸]" اور پھر "دیوتاؤں سے تین جگ پہلے اوشدھی

[۲۶] رگوید (۶-۱۶-۱۳) میں اس کمل کا ذکر آیا ہے (دیکھو آگے ادھیائے ۳ میں رشیونکے نقشہ کا سنکھیانک ۲۷۷

[۲۷] دیکھو مینول آف جیولوجی (Manual of Geology) مصنفہ جیمس ڈان James Dana صاحب

[۲۸] دیکھو رگوید۔ منڈل ۱۰۔ سوکت ۷۲۔ منتر ۲ +

(نباتات) ہوئی[29]"+ اور پُران نے اس مضمون کو یوں کھولا ہے کہ سرشٹی دو پرکار کی ہے - ایک پراکرت سَرگ جس میں اوَیکت پرکرتی سے مہت اور اہنکار اور تن ماترا ویکت ہوئے اور گویا است سے ست ہؤا - دوسری ٹکھیہ سَرگ جس میں مورتیاں یعنی اجسام شروع ہوئے اور جس میں پہلے نباتات - پھر حیوانات اور پھر دیو اور منُشیہ ہوئے[30] + اس نیَم سے سرشٹی کے یہ چار جُگ ہوئے :- (۱) پراکرت سرشٹی یعنی عناصر کا جُگ (۲) ستھاور سرشٹی یعنی معدنیات اور نباتات کا جُگ (۳) ترِیک[31] سرشٹی یعنی حیوانات کا جُگ (۴) دیو اور منُشیہ سرشٹی +

اب رگوید کے ایتریے براہمن (۷ - ۱۵) میں لِکھا ہے کہ "شَین کرنے والا (پُرش) کلی ہے - شَین چھوڑتا ہوا دواپر ہے - اُٹھتا ہؤا تریتا ہے اور چلتا پھرتا کرت ہے - اور منوسمرتی (ادھیائے ۹ - شلوک ۳۰۱ + ۳۰۲) میں اس وشے کو یوں لکھا ہے کہ "کرت تریتا دواپر اور کلی یہ سب راجا کے برتا نت ہیں - کیونکہ راجہ ہی یُگ کہلاتا ہے + سوتا ہؤا (راجا) کلی ہے جاگتا ہؤا دواپر ہے - کرم کا اودیم کرتا ہؤا تریتا ہے اور بچرتا ہؤا کرت جُگ ہے"+ اور چونکہ سرشٹی کے پراکرت آدِک چار جُگ ایک طرح سے پرجاپتی (برھما) کی شَین آدِک چار اوستھائیں ہی ہیں - اور نیز چونکہ کلی

---

[29] دیکھو رگوید - منڈل ۱۰ - سوکت ۹۷ - منتر ۱ +

[30] دیکھو وشنو پران - انش ۱ - ادھیائے ۵ +

[31] تریک سرشٹی یعنی پیدائش حیوانات کا سلسلہ پرانوں میں اوتار روپ سے اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ پہلے متسیہ یعنی مچھلی - پھر کچھپ یعنی کچھوا پھر وراہ یعنی سور اور پھر نرسنگھ یعنی نصف حیوان اور نصف انسان + اور زمانہ حال کے جیولوجسٹ یعنی علم جیولوجی کے وِدوان بھی ان ہی نتیجوں پر پہنچے ہیں +

دواپر ترتیتا اور کرت سنسکرت میں ایک دو تین اور چار کو بھی کہتے ہیں[٭] اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ سرشٹی کے یہ چار جُگ ہی پہلے کلی دواپر ترتیتا اور کرت جُگ کہلاتے ہونگے - بعد میں پُرانوں کی دھرم یا دویوستھا میں (اور اس دیوستھا کے لئے دیکھو آگے فٹ نوٹ نمبری ۳۵) ان جُگوں کے ادھ وہ ہوگئے جواب عام طور پر سمجھے جاتے ہیں + اور عجیب اتفاق ہے کہ مغربی سائنس کی جیولوجی یعنی بھوگربھ ودیا نے بھی جہاں زمین کی پیدائش کے یہ ہی چار زمانے قرار دئے ہیں وہاں اُن چاروں زمانوں کے نام بھی اس ہی طرح (۱) پرائمری یعنی پہلا (۲) سکنڈری یعنی دوسرا (۳) ٹرٹی ایری یعنی تیسرا (۴) کواٹرنیری یعنی چوتھا رکھے ہیں +

(۲۹) پس بھُوگربھ کو تو ہندوؤں نے بھی ٹٹولا ہے اور ایک بھُوگربھ کو ہی کیا بلکہ ہرنیہ گربھ (برہمانڈ) بیضۂ عالم تک کو ٹٹولا ہے کہ جس میں سے خود یہ بھُو یعنی پرتھوی نکلی ہے + لیکن چونکہ بھُوگربھ کی ٹٹول جس کو جیولوجی کہتے ہیں - اندھیری کوٹھڑی کی ٹٹول ہے اور اس سے دنیا کی

[٭] کلی دواپر ترتیتا اور کرت کے اصلی معنی ایک دو تین اور چار کے ہی ہیں - چنانچہ پانسے کے کھیل میں بھی پانسوں کے چاروں پہلوؤں کے داؤں (اکائی دوا ترتی اور چوا) کو کلی دواپر ترتیتا اور کرت کہتے ہیں [دیکھو یجروید (مدھیَن دِن شاکھا ۳۰ - ۱۸ + اور کنو شاکھا ۳۴ - ۱۸) + اور اسی وید کا تیتری براہمن (۳ - ۴ - ۱ - ۱۶)] + چھاندوگیہ اُپنشد کے چوتھے ادھیائے کے پہلے کھنڈ میں کرت کا ذکر اس طرح سے آیا ہے کہ نیچے کے جتنے داؤں ہیں وہ جیتنے والے کرت کے ہیں - اور اس سے آگے چل کر تیسرے کھنڈ میں کرت کی طاقت دس[۱۰] بیان کی گئی ہے اور وہ دس پانسے کے چاروں داؤں کا مجموعہ ہے اس طرح سے کہ ۱ + ۲ + ۳ + ۴ = ۱۰ + کلجگ آدک جگوں کا مان بھی اسی طرح سے ۱ + ۲ + ۳ + ۴ ہزار برس ہے اور اُن کا مجموعہ چترُ یگ دس ہزار برس ہے + مہابھارت میں بھی ایک جگہ (وِراٹ پرو - ادھیائے ۵۰ - شلوک ۲۴) میں لکھا ہے کہ یہ جوئے کا میدان نہیں ہے - لڑائی کا میدان ہے - جہاں ارجن کی کمان "گانڈیو کرت اور دواپر کے اکش (پانسے) نہیں پھینکتی ہے - بلکہ جلتے ہوئے تیکھے بان پھینکتی ہے" +

کی سرشٹی استھتی اور پرلے (پیدائش قیام اور قیامت) کے کال کا گیان ٹھیک ٹھیک نہیں ہو سکتا ہے (اور یہ ہی وجہ ہے کہ اس وشے میں زمانہ حال کے ماہرانِ علم جیولوجی کے اندازوں میں کروڑوں بلکہ اربوں برس کا فرق پڑتا ہے) اس لئے اس کال کے پرمان کے لئے ہندوؤں نے ویدسے اشارہ لے کر جیوتش وِدیا کو ٹٹولا اور اس کی روشنی میں اس کال کا حساب ایک ایک برس اور ایک ایک دن کا نکال ڈالا + اور پُرانوں نے جو دھرم پردھان گرنتھ ہیں جیوتش کے اسی حساب کو دھرم کے سانچے میں ڈھال دیا اور کانٹے میں پورا اُتار دیا اور ایسا پورا اُتارا کہ انجام خود جیوتش نے کہ وہ بھی ویدانگ جیوتش (یجروِیدی شاکھا - شلوک ۳ اور ۴) کے بچن کے انوسار یگیہ کی سِدّھی کے لئے ہی "کال وِدھان شاستر" ہے اور اس لئے وید کا انگ اور دھرم کا شاستر ہے اسی حساب کو اختیار کیا + چُنانچہ سُورج سِدھانت میں کلپ کے مان کے لئے یہ ہی وِدھان ادھیائے ۱ (شلوک ۱۵ تا ۲۰) میں اختیار کیا ہؤا ہے +

(۳۰) پُرانوں کے وِدھان میں جو ایک بحث زیادہ ہے وہ یہ ہے کہ جگوں کا مان پہلے دِوّیہ برس میں دیا گیا ہے اور پھر اُس دِوّیہ مان کو اس اصُول پر کہ دیوتاؤں کا ایک دِن منشیوں کا ایک برس ہوتا ہے ۳۶۰ گُنا کر کے مانُشی مان بنایا گیا ہے۔ اور اس طرح سے ایک چتر یگ کو پہلے ۱۲۰۰۰ برس کا مان کر پھر ۴۳۲۰۰۰۰ برس کا مانا گیا ہے + بعض سجّن اس سے خیال کرتے ہیں کہ یہ دِوّیہ مان اور مانُشی مان پیچھے کی گھڑت ہیں ورنہ چتر یگ کا مان اصل میں ۱۲۰۰۰ برس کا ہی تھا + مگر یہ خیال ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ہم نقشہ نمبر ۳ میں جو جیوتش کے حساب کے ایک ایک انگ کو پُرانوں کے حساب کے ایک ایک انگ سے ملا کر دکھا آئے ہیں وہ میلان ٹھیک نہیں ہوتا + پس پُرانوں کا دِوّیہ مان اور مانُشی مان دونو

ٹھیک ہیں - دِوْیہ مان میرو لوک کا مان ہے اور مانُشی مان میرو لوک سے
بھِنّ اور لوکوں کا مان ہے + میرو لوک پرتھوی کا وہ لوک ہے جہاں پرتھوی
کا دُھرو یعنی قطبِ ارضی آکاش کے دُھرو یعنی قطبِ سماوی کے عین نیچے
ہے اور جہاں اس کارن سے چھ مہینہ کا لگاتار دن اور چھ مہینہ کی
لگاتار رات ہوتی ہے + سورج سِدّھانت (ادھیائے ۱۲- شلوک ۶۷)
میں اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے کہ میرو یعنی سُمیرو (اوتّر میرو = قُطب شمالی)
میں سورج چھ مہینہ تک دیوتاؤں کے لیئے نِکلا رہتا ہے اور اِن چھ مہینوں
میں وہ میکھ - برکھ - مِتھن - کرک - سنگھ اور کنیا کی چھ راشیوں میں
رہتا ہے - اور چھ مہینہ تک چھپا رہتا ہے اور اِن چھ مہینوں میں وہ
کُمیرو (دکشن میرو = قُطب جنُوبی) میں اسُروں کے لیئے تُلا - برشچِک -
دھن - مکر - کمبھ اور مِین کی چھ راشیوں میں رہتا ہے [توضیح کے
لیئے دیکھو بھاگ ۲ - ادھیائے ۳ - انوواک ۳ - اور اسمیں راشی چکر کا نقشہ]+
اِس چھ مہینہ کے دن اور چھ مہینہ کی رات کو پُرانوں کی اِصطلاح میں
دِوْیہ دن کہتے ہیں اور تیتِّرِی براہمن (۳-۹-۲۲-۱) کا جو یہ بچن ہے
کہ "یہ جو سمبتسر ہے وہ دیوتاؤں کا ایک دن ہے" اُس میں دیوتاؤں
کے ایک دن سے یہی میرو کا دِوْیہ دِن مُراد ہے +

ایسے ایسے ۳۶۰ دِوْیہ دن کا برس میرو کا ایک برس ہوگا اور وہ
اور جگہوں کے (جہاں ۲۴ گھنٹے کا دن ہوتا ہے) ۳۶۰ برس کے برابر
ہوگا + یہ ۳۶۰ برس میرو کے ایک دِوْیہ برس یعنی دیوتاؤں کے برس
کے مقابلہ میں مانُشی برس کہلاتے ہیں + اور پُرانوں کے اُس وِدھان میں
جو نقشہ نمبر ا میں دیا گیا ہے دِوْیہ برس اور مانُشی برس سے یہی میرو لوک

کے برس اور میرو سے بھِنّ اور لوگوں کے برس مُراد ہیں اور اُن کا مطلب یہ ہے کہ ایک چتر یُگ جو میرو میں ۱۲۰۰۰ دِویہ برس میں پُورا ہوگا وہ میرو سے باہر ۴۳۲۰۰۰۰ مانُشی برس میں پورا ہوگا (جیساکہ نقشہ نمبرا میں دکھایا گیا ہے) - اور ایک دِویہ دِن جو میرو لوک میں ۱۲۰۰۰۰۰۰ دِویہ برسوں میں سماپت ہوجائے گا وہ مانُشی مان سے ایک سال ہوگا جو ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ مانُشی برسوں میں سماپت ہوجائے گا (جیساکہ نقشہ نمبر۲ میں دکھایا گیا ہے)[۳۳] +

(۳۱) مانُشی مان میرو میں بھی دِویہ مان کے ساتھ ساتھ اِسی طرح شمار میں آوے گا جس طرح کسی اور جگہ + اور اس لئے کلپ کے پرمان کی سنکھیا مانُشی مان میں چار ارب بتّیس کروڑ برس میرو میں بھی اِسی طرح صادق آئے گی جس طرح کسی اور جگہ + میرو کی اس کیفیت کو لوکمانیہ تلک نے اپنی کتاب آرکٹک ہوم (چیپٹر ۳) میں خوب بیان

[۳۳] پرانوں کے وِدھان میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اونکا چتر یُگ جس کو مہایُگ بھی کہتے ہیں ایک ایسا جُگ یعنی زمانہ کا ایک ایسا دَور ہے کہ اوس میں ساتوں سیّاروں بلکہ چاند کے اُن دونوں پاتوں کو مِلا کر جن کو انگریزی میں نوڈز اور پُرانوں کی اصطلاح میں راہو اور کیتو کہتے ہیں نو سیّاروں یا نوگرہ کے چکر (بھگن) پورے ہوجاتے ہیں + یعنی سورج کے تو پورے ہو ہی جانے تھے - کیونکہ اس کا ایک چکر تو ایک برس میں پورا ہوجاتا ہے اور اس لئے ۴۳۲۰۰۰۰ برس کے ایک چتر یُگ میں اِتنے ہی چکر پورے ہوجاتے ہیں - مگر چاند کے چکر بھی اس عرصہ میں ۵۷۷۵۳۳۳۶ پورے ہوجاتے ہیں اور اسی طرح سے منگل بُدھ آدک دوسرے گرہوں کے چکر بھی پورے ہوجاتے ہیں + اور ایسے ایسے ایک ہزار چتر یُگ ایک کلپ میں ہوتے ہیں + (دیکھو سورج سدھانت - ادھیائے ۱ - شلوک ۲۹ تا ۳۴) +

کیا ہے۔ اور اُس بیان کا ترجمہ یہ ہے :۔

"اگر کوئی شخص قُطب شمالی پر کھڑا ہوکر دیکھے تو پہلی بات جو اُس کو عجیب نظر آئے گی وہ اُس کے سر کے اُوپر کُرۂ آسمان کی حرکت ہوگی + ہم جو منطقہ حارّہ اور منطقہ معتدلہ میں رہتے ہیں اجسام فلکی کو مشرق میں نکلتے اور مغرب میں چھپتے دیکھتے ہیں۔ بعض ہمارے سر کے اوپر سے گذرتے ہیں۔ بعض ترچھے جاتے ہیں + لیکن جو شخص قُطب پر ہے اُس کو آسمان کا گنبد اپنے چاروں طرف بائیں سے دائیں کو گھُومتا اسطرح دکھائی دے گا جس طرح کہ کسی کے سر کے اُوپر ایک ٹوپی یا چھتری پھرائی جائے + تارے نکلیں اور چھپیں گے نہیں بلکہ اُفق کے متوازی کمہار کے پہیے کی طرح چکر کھاتے رہیں گے۔ جب ایک چکر ختم ہوجائے گا تو دُوسرا چکر ختم کرینگے اور چھ مہینہ کی ایک لمبی رات بھر ایسا ہی کرتے رہیں گے + سُورج بھی جب وہ چھ مہینہ تک اُفق کے اوپر رہے گا اسی طرح چکر کھاتا دکھائی دیگا + آسمانی گُنبد کا مرکز دیکھنے والے کے سر کے اُوپر آسمانی قُطب شمالی ہوگا۔ اور قُدرتی طور پر اُس کا شمال سر کے اُوپر اور اُس کا جنوب اُفق کے نیچے ہوگا + قُطب نُما کے مشرق اور مغرب زمین کی اُس روزانہ حرکت سے جو وہ اپنے محور یعنی دُھرے کے گرد کرتی ہے دیکھنے والے کے چاروں طرف دائیں سے بائیں کو پھرا کریں گے اور اجسام فلکی ہر روز مشرق میں اُفق کے ساتھ ساتھ بائیں سے دائیں کو گھوما کرینگے نہ کہ ہر روز مشرق سے نکل کر سر کے اوپر سے گذرتے ہوئے مغرب میں ڈوبا کرینگے جیسا کہ منطقہ حارّہ اور معتدلہ میں ہمکو دکھائی دیتا ہے + اصل میں جو دیکھنے والا قُطب شمالی پر کھڑا ہے اُس کو آسمان کا نِصف

کرۂ شمالی ہی اپنے سر کے اوپر گھومتا ہُوا دکھائی دیگا۔ نصف کرۂ جنوبی اور اسکے ستارے ہمیشہ اُسکی نظر سے غائب رہینگے۔ اور ان دونوں کو جُدا کرتا ہُوا آسمانی خطِ اُستوا اُس کا آسمانی اُفق ہوگا + ایسے شخص کو سُورج اپنے سالانہ دورہ میں نصف کرہ شمالی کے اندر داخل ہوتا ہوا جنوب سے آتا دکھائی دیگا اور وہ اس خیال کو اس طرح ادا کریگا کہ سُورج جنوب سے نکلا ہے۔ اگرچہ ہم کو یہ فقرہ عجیب معلوم ہوگا + جب سُورج اِس طرح سے نکل آئیگا (اور سُورج وہاں سال بھر میں صرف ایک دفعہ نکلیگا) تب وہ چھ مہینہ تک برابر دیکھتا رہے گا + اس عرصہ میں وہ اُفق سے ۲۳½ درجہ تک اُوپر آجائیگا اور پھر نیچا ہونا شروع ہوگا یہاں تک کہ وہ اُفق کے نیچے جنوب میں گر جائیگا + یہ چھ مہینہ کا ایک لمبا اور لگاتار دن ہوگا + لیکن چونکہ آسمان کا گنبد دیکھنے والے کے سر کے اُوپر چوبیس گھنٹہ میں ایک چکر پُورا کر جائیگا اِس لئے سُورج بھی دیکھنے والے کے چاروں طرف چوبیس گھنٹہ میں اُفق کے ساتھ ساتھ ایک چکر لگا جائیگا اور قطب شمالی پر جو دیکھنے والا ہے اُس کے لئے ایک ایسا پُورا چکر خواہ وہ چکر سُورج کا ہو خواہ ستاروں کا چھ مہینہ کے دن اور چھ مہینہ کی رات میں ۲۴ گھنٹہ یعنی ایک معمولی دِن کا اندازہ ہوگا" + اور یہ ۲۴ گھنٹہ کا دِن چھ مہینہ کے دِن اور چھ مہینہ کی رات والے دِوِیہ دِن کے مُقابلہ میں مانُشی دِن ہوگا اور مانُشی ویوہار میں یہ ہی مانشی مان کام آویگا +

(۳۲) مہابھارت (بن پرو - ادھیائے ۱۶۲ اور ۱۶۳) میں لکھا ہے کہ :-

سُورج میرو لوک میں مندراچل کے مقام پر اُودے ہوتا ہے اور اُسکے دکھن میں اشت پربت کے مقام پر اشت ہوتا ہے + میرو (یعنی قطب شمالی) اِندر اور کُبیر کا استھان ہے اور اُس کا دکھن (یعنی قطب جنوبی) یم راج اور ورُن کا بھون ہے + وسِشٹھ آدی سپت رشی یہاں میرو میں ہی اودے ہوتے ہیں اور یہاں ہی رہتے ہیں + چاند اور سُورج اور سب جیوتیاں اس میرو کی پردکشنا کرتی رہتی ہیں اور بھگوان سُورج

دکھن میں اشت ہو جانیکے پشچات پھر سندھیا سے نِکلکر اودیچی (یعنی اوتّری) دِشا کو بھجتے ہیں اور میرو کی پردکشنا کرتے ہیں + سُورج کے تیج اور اوشدھیوں کے پربھاو سے وہاں دِن اور رات میں کوئی وِبھکت بھاو (تمیز) نہیں ہے اِتی + اور مہابھارت کے اِس خلاصہ کا تِلک کے بیان سے مُقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ دونوں بیان اپنے اپنے ڈھنگ پر پرکرتی یعنی قُدرت کی ایک ہی لیلا کا برنن ہیں + تِلک لکھتے ہیں کہ "جو شخص قطب پر ہے اُسکو آسمان کا گنبد بائیں سے دائیں کو اپنے چاروں طرف گھُومتا دِکھائی دیگا"۔ مہابھارت لِکھتی ہے کہ "چاند سُورج اور سب جیوتیاں میرو کی پردکشنا کرتی ہیں"۔ اور پردکشنا یعنی پریکرما جس کو عوام پرکمّا کہتے ہیں بائیں سے دائیں کو ہی طواف کرنا ہے اور شاید پرکمّا کی ریتی میرو کی اسی پردکشنا کی ریتی کے انوسار ہی چلی ہو + پھر تِلک لکھتے ہیں کہ "ایسے شخص کو سُورج اپنے سالانہ دور میں نِصف کُرہ شمالی کے اندر داخل ہوتا ہوا جنوب سے آتا دکھائی دیگا اور وہ اِس خیال کو اِسطرح ادا کریگا کہ سُورج جنوب سے نِکلا ہے اگرچہ ہم کو یہ فقرہ عجیب معلوم ہوگا"۔ مہابھارت کہتی ہے کہ "بھگوان سُورج دکھن میں اشت ہو جانیکے پشچات پھر سندھیا سے نِکلکر اودیچی (یعنی اوتّری) دِشا کو بھجتے ہیں" + یعنی مہابھارت کی رو سے بھی سُورج مہامیرو میں شمال سے جنُوب میں ڈوبتا ہے اور جنوب سے شمال میں نکلتا ہے + اور چُونکہ وہاں سُورج کے جنُوب میں غروب ہونے سے جنُوب اور مغرب ایک ہو جاتے ہیں اور اِسی طرح سے اُس کے شمال میں نکلنے سے شمال اور مشرق ایک ہو جاتے ہیں اِسلئے مہابھارت کا یہ بچن بیتھارتھ ہے کہ میرو یعنی اوتّر میرو اندر اور کُبیر کا استھان ہے اور دکھن میرو یم اور ورُن کا۔ کیونکہ اندر پورب کا سوامی اور کُبیر اوتر کا سوامی ہے اور میرو میں ان دونوں کا استھان ایک ہو جانا پورب اور اوتر کا ایک ہو جانا ہے۔ اِسی طرح یم دکھن کا اور ورُن پچھم کا سوامی ہے اور اِن دونوں کا استھان

ایک ہوجانا دکھن اور پچھم کا ایک ہوجانا ہے + تلک لکھتے ہیں کہ "جب سورج اِس طرح جنوب سے نکل آئے گا (اور سورج وہاں سال بھر میں صرف ایک دفعہ نکلیگا) تب وہ چھ مہینہ تک برابر دیکھتا رہیگا"۔ اور کلکتہ کی چھپی ہوئی ایک مہابھارت میں بھی اس مقام پر صاف لکھا ہے کہ وہاں کا ایک دن اور ایک رات ایک برس کے سمان ہوتا ہے + اور سورج سِدّھانت میں جو اِس وِشے میں لِکھا ہے وہ ہم پیچھے انوواک (۳۰) میں دِکھا ہی آئے ہیں + تلک لکھتے ہیں کہ "اصل میں جو دیکھنے والا قطب شمالی پر کھڑا ہے اُس کو آسمان کا نصف کرۂ شمالی ہی اپنے سر کے اوپر گھومتا دکھائی دیگا۔ نصف کرۂ جنوبی اور اُسکے ستارے ہمیشہ اُسکی نظر سے غائب رہینگے"۔ گویا وہاں صرف نصف کرۂ شمالی کے ہی تارے دیکھیں گے اور وہ سدا وہاں ہی رہینگے - وہاں سے باہر یعنی وہاں کے اُفق سے نیچے کبھی نہ جائینگے + اِن تاروں میں سب سے بڑے اور اُتم تارے وہ سات تارے ہیں جو دُھرو یعنی قطب یا بزبان انگریزی پول سٹار کے گرد پھرتے رہتے ہیں اور جنکو اپنے اپنے خیال کے بموجب ہندو سپت رشی اور فرنگی گریٹ بیر یعنی بڑا ریچھ[۱] کہتے ہیں - اور مہابھارت صاف کہتی ہے کہ "یہ وسشٹھ آدمی سپت رشی یہاں میرو میں ہی اودے ہوتے ہیں اور یہاں ہی رہتے ہیں" + غرض لوکمانیہ تلک لکھتے ہیں کہ "کرۂ آسمان کی اُفقی حرکت۔ ایک لمبی لگاتار صبح اور ایک لمبی لگاتار شام - اور چھ مہینہ کا دن اور چھ مہینہ کی رات قطب شمالی کی جنتری کی بڑی بڑی خاص باتیں ہیں" - اور مہابھارت نے

[۱] فرنگیوں کا ان تاروں کو ریچھ کہنا شاید یہ وجہ رکھتا ہے کہ سنسکرت میں رِکش ریچھ اور تارے دونو کو کہتے ہیں اور تاروں میں بھی ان ہی سات تاروں کے ساتھ خصوصیت سے رِکش کا شبد استعمال کرتے ہیں - فرنگیوں نے اس ہی رِکش کو ریچھ سمجھ لیا اور ان تاروں کو ریچھ کا نام دیا + دیکھو آگے صفحہ ۱۷ +

اس جگہ (بن پرو کے ادھیائے ۱۶۳-۱۶۴ میں) ان سب باتوں کو ایسا برنن کیا ہے گویا اُن کو آنکھ سے دیکھا ہوا ہے اور ان سب کے اوپر یہ اور ایزاد کیا ہے کہ "وہاں سُورج کے تیج اور اوشدھیوں کے پربھاو سے دن رات کی کوئی تمیز نہیں ہے" - یعنی چھے مہینہ تک سُورج کے متواتر نکلے رہنے سے تو دن رہتا ہی ہے چھ مہینہ کی رات میں بھی اوشدھیوں کے پربھاو سے ایسی روشنی رہتی ہے کہ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ دن ہے یا رات + اور اوشدھیوں کے پربھاو سے وہ برقی شرارے مُراد ہیں جو قطب شمالی میں قدرتی طور پر متواتر نکلتے رہتے ہیں اور اپنی روشنی سے رات کو دن بنائے رکھتے ہیں اور جنکو انگریزی میں اورورا بوری ایلس (Aurora Borealis) یعنی شہابۂ شمالی کہتے ہیں +

(۳۳) پس پُرانے ہندو میرو لوک کے زمینی اور آسمانی چرتروں سے خُوب واقف تھے اور کیول اپنی وِدیا کے بل سے ہی واقف نہیں تھے بلکہ اپنے پُرشارتھ کے بل سے اُن کو اپنی آنکھوں سے بھی دیکھے ہوئے تھے + [اور لوکمانیہ تلک کا تو سدھانت ہی یہ ہے کہ ہندو کبھی پہلے میرو لوک میں ہی رہتے تھے] + اِسی لئے اُنہوں نے جُگوں کے مان کو میرو کے اسی چھ مہینہ کے دن اور چھ مہینہ کی رات والے دِویہ دن کے دِویہ برسوں میں بھی برنن کر دیا اور دکھا دیا کہ ایک چترجگ دِویہ مان سے ۱۲۰۰۰ برس کا اور مانشی مان سے ۴۳۲۰۰۰۰ برس کا ہوتا ہے - اور سال یعنی کال کا خاتمہ دِویہ مان سے ۱۲۰۰۰۰۰۰ (ایک کروڑ بیس لاکھ) اور مانشی مان سے ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ (چار ارب بتیس کروڑ) برس میں ہوتا ہے - اور کال کا خاتمہ سرشٹی کا خاتمہ ہے + ویدنے اس وشئے کو پہلے ہی ایک منتر (اتھروید ۸-۲-۲۱) میں جھلکا دیا تھا -

پُران نے اُس کو دھرم کے سانچے میں ڈھال کر "دھرم پاد کی ویوستھا"[۳۵] سے ست جُگ آدی جُگوں اور منونتروں کے روپ میں حل کر کے دکھا دیا۔ اور ہم نے ثابت کر دکھایا کہ جہاں وید کا پرمان برحق ہے وہاں پُران کا ودھان بھی شُبہ ہے اور جیوتش کے سدھانتوں کو اپنے ساتھ لئے ہوئے ہے اگرچہ دھرم کی ویوستھا اختیار کئے ہوئے ہے + مگر یہ ویوستھا کیول بھارت ورش کے دھرم پرایَن پرانیوں کے لئے ہے اوروں کے لئے نہیں ہے چنانچہ وشنو پُران (انش ۲۔ ادھیائے ۳۔ شلوک ۱۹) میں صاف کہدیا گیا ہے کہ:۔

"دھرم کی گنتی کے انوسار ست جُگ آدی چار جُگوں کی ویوستھا اس بھارت ورش میں ہی ہے اور کہیں نہیں ہے۔ کیونکہ دھرم کی ویوستھا بھی اسی کرم بھومی بھارت ورش میں ہی ہے اور کہیں نہیں ہے" + اوروں کیلئے یعنی جو اس ست جُگ آدی جُگوں کی ویوستھا کے قایل نہیں ہیں وہی جیوتش کی ویوستھا ہے جو ہم نے اوپر دی ہے + نتیجہ دونوں کا ایک ہے +

(۳۴) اس چار ارب بتیس کروڑ برس میں سے جو سرشٹی کی کُل آیو ہے اس وقت ۱۹۳۶ء تک کُل ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۹ برس بیت چکے ہیں۔ جیسا کہ انوواک (۱۹) میں مفصل طور پر دکھایا گیا ہے۔ اور اس سے اگلے ادھیائے میں ہم بتائینگے کہ اس عرصہ میں دنیا میں کیا کیا ہُوا +

[۳۵] دیکھو شودیہ سدھانت (ادھیائے ۱۔ شلوک ۱۶) + یہ ویوستھا یہ ہے کہ ست جُگ میں (جس کا دوسرا نام کرت جُگ ہے) دھرم اپنے چاروں پیروں پر کھڑا ہوتا ہے اور اس کا دِویہ پرمان سندھی رہت چار ہزار برس کا ہوتا ہے۔ تریتا۔ دواپرا ور کلجگ میں دھرم کے ایک ایک چرن گھٹتے جاتے ہیں اور اسی نسبت سے اِن کا پرمان بھی گھٹتا جاتا ہے + اور ہم پیچھے نقشہ نمبر ۳ میں دکھا آئے ہیں کہ یہ جُگ جیوتش کے حساب میں برس کے ایک دو تین اور چار سانس کے گھٹنے کے زمانے ہیں +

دُوسرا ادھیائے

ورتمان منونتر کا آخری طُوفان

(۱) پیچھے بتایا جاچکا ہے کہ جیولوجی یعنی بھُوگربھ وِدیا کے جاننے والوں نے بناوٹ کے لحاظ سے زمین کی قدامت کے چار زمانے قرار دئے ہیں:-
(۱) پرائمری یعنی ابتدائی یا کلی (۲) سیکنڈری یعنی دوسرا یا دواپر (۳) ٹرٹی ایری یعنی تیسرا یا تریتا (۴) کواٹرنیری یعنی چوتھا یا کرت + پرائمری یعنی ابتدائی زمانہ پھر کئی زمانوں پر بٹا ہؤا ہے اور ان میں سے پہلا زمانہ جیولوجی کی اصطلاح اور انگریزی زبان میں کیمبرین (Cambrian) کہلاتا ہے + سر چارلس لائل (Sir Charles Lyell) نے جیولوجی پر ایک کتاب ایلیمنٹس اوف جیولوجی (Elements of geology) لکھی ہے اور پروفیسر جوڈ (Judd) صاحب نے اُس کا ایک خلاصہ سٹوڈنٹس لائل (Student's Lyell) کے نام سے نکالا ہے۔ اس خلاصہ میں لکھا ہے کہ کیمبرین زمانہ سے اب تک جو وقت گُذرا ہے وہ مختلف وِدوانوں کے مشاہدوں کی رو سے ستر کروڑ برس سے لے کر چھ ارب برس تک ہوتا ہے + ڈاکٹر اولڈہم (Dr. Oldham) صاحب سپرنٹنڈنٹ جیولوجیکل سروے اوف انڈیا اپنی کتاب مینویل اوف دی جیولوجی اوف انڈیا (Manual of the Geology of India) میں لکھتے ہیں کہ پنجاب کے سالٹ رینج (کوہستان نمک) میں کیمبرین زمانہ کے نباتات اور حیوانات کے نشان ملتے ہیں اور بعض نشان ان میں سے ایسے ہیں جو دنیا کے اور کسی حصّہ میں اب تک نہیں ملے ہیں + مگر اس کیمبرین

زمانہ سے بھی پہلے ایک زمانہ اور ہے جس میں زمین کی حرارت ابھی اِتنی بڑھی ہوئی تھی کہ اُس میں کسی نباتات یا حیوانات کا پیدا ہونا ممکن نہیں تھا + اُس زمانہ کو آزوئیک (یعنی اَجیوک) زمانہ کہتے ہیں اور میڈلی کوٹ (Medlicott) صاحب اور بلین فورڈ (Blanford) صاحب کہ وہ بھی اپنے زمانہ میں جیولوجیکل سروے کے سپرنٹنڈنٹ تھے اپنی کتاب مینول اوف انڈین جیولوجی میں لکھتے ہیں کہ اروَلی پربت اسی اَجیوک زمانہ کے پہاڑ ہیں جو پہلے کبھی جبکہ حالیہ ریگستانِ راجپوتانہ کی جگہ سمندر واقع تھا بہت اونچے تھے مگر جو اب بہت دبے ہوئے ہیں اور نیچے ہیں + اِس اجیوک زمانہ کو بھی کیمبرین زمانہ میں جوڑا جاوے تو اس اجیوک زمانہ سے اب تک جو وقت گذرا ہے وہ بعض فرنگی ودوانوں کے نزدیک چھ ارب سے بھی زیادہ بیٹھے گا + مگر ہندو اس زمانہ کو جو ورتمان جگت کی اُتپتی کا زمانہ ہے دو ارب سے بھی کم یعنی آج ۱۹۳۶ء تک ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۹ برس قرار دیتے ہیں (جیسا کہ اِس سے پچھلے ادھیائے میں مفصل دِکھایا جا چکا ہے) اور اب دیکھ لیا جاوے کہ مبالغہ کس میں ہے۔ فرنگیوں میں یا ہندوؤں میں +

(۲) اس دو ارب سے کم کے عرصہ میں چھ منونتر فی منونتر ۳۰۸۴۴۸۰۰۰ برس کے حساب سے بیت چکے ہیں اور ہر منونتر کے آخر میں پرلے ہو کر پرتھوی کی کایا پلٹ ہو چکی ہے (دیکھو شوریہ سدّھانت - ادھیائے ۱ - شلوک ۱۸) + پُرانوں میں زیادہ تر اِن ہی منونتروں کی گئی گذری دُنیاؤں کے پُرانے برتانت ہیں جو اس دنیا کے برتانتوں سے میل نہیں کھاتے ہیں اور اسی وجہ سے اس دنیا کے منشیوں کی سمجھ میں نہیں آتے ہیں + مثلاً دھرو

بھگت اور پرہلاد بھگت کی کتھائیں اس کلپ کے سب سے پہلے منونتر یعنی سوایمبھو منو کے زمانہ کی کتھائیں ہیں۔ اور اس ساتویں منونتر کی سرشٹی سے اور اس کے اتہاس سے ان کا کوئی سمبندھ نہیں ہے + اکثر سجن اس میں دھوکا کھاتے ہیں اور دھوکہ کھاکر پُرانوں کو دوش دیتے ہیں + اور یاد رہے کہ یہ کتھائیں کیسی ہی ہیں اپنی قسم کی بے نظیر ہیں کیونکہ علاوہ اُن آدرشوں کے جو یہ کتھائیں پیش کرتی ہیں پُرانوں کی یہ کتھائیں ہی دنیا بھر میں ایسی کتھائیں ہیں جو ان پچھلی دُنیاؤں کے چرتروں کے برنن کرنے کا دعوے کرتی ہیں +

(۳) گذشتہ چھ منونتروں کے ۶×۳۰۸۴۴۸۰۰۰ = ۱۸۵۰۶۸۸۰۰۰ برس کلپ کی ابتدائی سندھی کے ساتھ گذر جانیکے بعد ورتمان منونتر ۱۲۰۵۳۳۰۳۹ برس سے جاری ہے + پُرانوں کا مت ہے کہ ہر منونتر کا منو الگ ہوتا ہے جو منونتر بھر قائم رہ کر اُس منونتر کی کارروائیوں کی نگرانی کرتا ہے اور منوؤں کے انتر یعنی درمیانی زمانہ کا نام ہی منونتر ہے (دیکھو آگے ادھیائے ۳ کا شروع) + ورتمان یعنی موجودہ منونتر کا منو شرادھ دیو ہے جو وِوسوت یعنی سُورج کا بیٹا ہونے کی نسبت سے ویوسوت منو کہلاتا ہے + یہ شرادھ دیو اس کلپ سے پہلے کلپ کے انت میں درودڑ دیس کا راجا ستیہ ورت تھا۔ جب کلپ کے انت ہونے پر مہا پرلے ہُوئی اور چاروں طرف پانی ہی پانی ہوگیا تو ہری نے متسیہ اوتار لے کر اُس کی رکھشا کی اور اُس کو ورتمان منونتر کا منو بنایا + یہ کتھا پُرانوں میں تو آتی ہی ہے (مثال کے لئے دیکھو شریمد بھاگوت۔ اسکندھ ۸۔ ادھیائے ۲۴) پر وید کے براہمن بھاگ میں بھی اس کا برنن آتا ہے + چنانچہ یجروید کے شت پتھ براہمن (۱-۸-۱) میں اس کا برنن

اس طرح پر ہے :-

۱- پرانہ کال لوگ منو کے اشنان کے لئے جل لائے - اشنان کرتے ہوئے اُس کے ہاتھ میں ایک مچھلی آگئی +

۲- مچھلی نے اُوس سے کہا مجھ کو پال میں تجھ کو پار کر دوں گی +

تو مجھ کو کس سے پار کردے گی ؟

ایک اوگھ (طوفان) میں یہ سب پرجا بہ جائیگی - میں تجھ کو اُس سے پار کر دوں گی +

تیرا پالن کس پرکار ہو ؟

۳- وہ بولی جب تک ہم چھوٹی رہتی ہیں ہمارا بڑا ناش ہوتا رہتا ہے - مچھلی کو مچھلی کھاتی رہتی ہے - مجھ کو پہلے ایک کُمبھ میں پال - جب میں اتنی بڑی ہو جاؤں کہ اس میں نہ سما سکوں تو مجھ کو سمندر میں لے جا کر ڈال - تب میں ناش سے بچ جاؤنگی +

۴- وہ جھٹ ایک بڑی مچھلی ہو گئی - کیونکہ وہ جلدی جلدی بڑھنے لگی - اور بولی کہ کچھ دنوں میں ایک اوگھ (طوفان) آوے گا - تو ایک ناؤ بنا کر تیار رکھیو اور اوگھ کے اُوٹھنے پر ناؤ میں بیٹھ جائیو - میں تجھ کو پار کر دوں گی +

۵- وہ اُس کو اس طرح پال کر سمندر میں ڈال آیا - اور پھر جس سمے کے لئے اُس نے آدیش کیا تھا اُسی سمے ایک ناؤ بنا کر اُس کا دھیان کرنے لگا - اور اوگھ کے اوٹھنے پر اس میں بیٹھ گیا + وہ منتسیہ اُس کی طرف تیر آیا اور منو نے ناؤ کو اُس کے سینگ سے باندھ دیا اور اس طرح سے وہ جھٹ اوتر گری (ہمالہ) میں آپہنچا + یہاں اس

کو اس کی پُتری اِلا ملی + (اِلا کے لئے دیکھو آگے چوتھا ادھیائے) +

(۴) ویدمیں بھی اِس واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ مگر صرف اِتنا اشارہ ہے کہ ہمالہ کی جس چوٹی پر ناؤ کا پربھرنشن ہُوا تھا کُشٹھ کا پودا اول وہاں ہی اُگا تھا (دیکھو اتھروید۔ ۱۹۔۳۹۔۷ اور ۸) + اور رگوید (۱۔۱۱۲۔۱۶) میں جو اشونی کُماروں کا منو کی رکھشا کرنے کا ذکر آیا ہے اُس سے بھی شاید اِسی اوگھ سے منو کی رکھشا کی طرف اشارہ ہے +

(۵) شت پتھ براہمن کے برنن میں جو منو کا بہتے بہتے اوتّر گری (ہمالہ) میں جا پہنچنا لکھا ہے اُس سے ظاہر ہے کہ یہ اوگھ یعنی رو کا طوفان دکھن سے اوٹھ کر اوتّر کو چلا تھا اور شریمد بھاگوت کے برنن سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے + اب ہم پیچھے دیکھ آئے ہیں کہ جہاں اِن دنوں راجپوتانہ کا ریگستان واقع ہے وہاں کسی زمانہ میں سمندر تھا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ بھوچال آدک پرتھوی کے کسی بڑے بھاری اُپدرو کے کارن یہی سمندر کبھی اُوپر اُٹھ آیا اور ایک مہان اوگھ کی شکل میں اوتر کو بہ نِکلا + یہ سمندر کیمبرین زمانہ میں تھا (دیکھو اولڈہم صاحب کی کتاب مینویل اوف جیولوجی مطبوعہ ۱۸۹۳ء۔

له نیپال میں ایک پربت ہے جس کا نام سوایمبھو منو کے نام پر جو سب سے پہلا منو ہے سوایمبھو ناتھ ہے۔ اور شاید ہمارے منو کی ناؤ کی سرگذشت اسی پربت پر ہوئی ہو +

عوام اب سوایمبھو ناتھ کو شمبھو ناتھ کہتے ہیں +

اور امپریل گزیٹر جلد اول مطبوعہ ۱۹۰۷ء) اور کیمبرین زمانہ کو ہم پیچھے بتا آئے ہیں کہ فرنگی جیولوجسٹ اب سے ستّر کروڑ برس پہلے سے چھ ارب برس پہلے تک بتاتے ہیں + اس بات کا ٹھیک پتہ جیولوجی کو نہیں چلا کہ یہ سمندر کب اوپر اوٹھا اور دوبن کر بہ نکلا مگر شت پتھ براہمن میں جس اوگھ کا ذکر ہے وہ غالباً اسی سمندر کے اوپر اُٹھنے اور بہ نکلنے کا ذکر ہے یا اس ہی قسم کے کسی اور واقعہ کا ذکر ہے جو اس منونتر کے منو ویُوسوت پر گذرا + پُرانوں میں اس اوگھ کو ورتمان کلپ کے شروع کا واقعہ بیان کیا ہے۔ مگر شت پتھ براہمن کے بیان سے اور نیز اس بات سے کہ یہ واقعہ ویُوسوت منو کے ساتھ پیش آیا جو ورتمان منونتر کا منو ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اس کلپ کے شروع کا نہیں بلکہ اس منونتر کے شروع کا ہے جس کو اس وقت تک ۱۲۰۵۳۳۰۳۹ برس ہوئے +

(۶) ہندو شاستروں میں جو یہ کتھائیں آتی ہیں کہ اگستیہ مُنی نے سمندر کو پی کر خشک کر ڈالا اور بندھیاچل کو اور اُونچا ہونے سے روک دیا (دیکھو مہابھارت کا بن پروا اسی گرنتھ کے تیسرے بھاگ میں) وہ غالباً کسی ایسے ہی واقعہ کی کتھائیں ہیں + اگستیہ ایک تارا ہے جس کو انگریزی میں کینوپس (Canopus) کہتے ہیں۔ یہ مِتھُن راشی کے آخری سرے پر واقع ہے اور اس کا طول بلد (۹۰) درجہ اور عرض بلد (۸۰) درجہ جنوباً ہے (دیکھو سُوریہ سِدھانت - ادھیائے ۸ - شلوک ۱۰)۔ مگر اگستیہ کو کمبھ یونی بھی کہتے ہیں اور اس سے خیال دوڑتا ہے کہ جس زمانہ کا یہ واقعہ ہے یعنی جس زمانہ میں راجپوتانہ کا یہ سمندر اوٹھ کر

خُشک ہوًا اور اُس کے ساتھ ہی بندھیاچل کا پہاڑ بھی اوٹھا اُس زمانہ میں یہ اگستیہ ایک نیا تارا بن کر کُمبھ کی راشی میں پیدا ہوًا ہوگا اور اُس کے اثر سے یا اُس کے ساتھ ہی ساتھ یہ سمندر بھی اوچھلا ہوگا اور بندھیاچل نے بھی سر اوٹھایا ہوگا] +

(۷) اس منونتر کے شروع سے (جو ساتواں منونتر ہے) اِس وقت تک ۲۷ چترُ یگ پُورے بیت چکے ہیں اور ہر چترُ یگ کے انت میں بھی جگت کا کشئے ہوتا رہا ہے اور اُس کا اتہاس بھی اس کے ساتھ ہے ہوتا رہا ہے (دیکھو مہابھارت - بن پرو - ادھیائے ۱۸۸ - شلوک ۲۱) + اور اس اُپدرو کا کارن جو ہر چترُ یگ کے انت میں ہوتا ہے یہ ہے کہ اس سمے پر نوگرہ اپنے چکر پُورے کر کے ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں جیسا کہ پیچھے صفحہ ۳۲ کے نوٹ میں دکھایا گیا ہے اور چونکہ ایسے ایسے ۷۱ چترُ یگ کے بیت جانے پر منونتر کا جُگ شروع ہوتا ہے اس لئے اُس سمے مہا اُپدرو ہو کر پرلے ہو جاتی ہے +

(۸) اٹھائیسواں چترُ یگ اِس وقت چل رہا ہے اور اِس کو اِس وقت تک ۳۸۹۳۰۳۹ برس گُذر چکے ہیں (دیکھو اِس سے پچھلے ادھیائے کا انوواک ۱۹) + اور اِس جُگ کے اِنقلابات کی کیفیت یہ ہے :- فرنگی جیوتشیوں نے دریافت کیا ہے کہ راشی چکر کا بیضہ (کیونکہ یہ چکر دائرے کی طرح گول نہیں بلکہ انڈے کی طرح بیضوی ہے) سدا ایک سا نہیں رہتا ہے - اِس کی کمان اُونچی نیچی ہوتی رہتی ہے اور جب یہ کچھ کر اِتنی اُونچی ہو جاتی ہے کہ اُس سے اور اُونچی نہیں ہو سکتی تو سُورج کے زمین سے نہایت اُونچے ہو جانے کے باعث ایک قسم کی

سی قیامت زمین پر برپا ہو جاتی ہے اور ڈاکٹر کرول (Dr: Croll)
صاحب نے حساب لگایا ہے کہ پچھلے تیس لاکھ برس میں جو ورتمان
چتر یگ کا ہی گذشتہ زمانہ ہے تین شکلیں ایسی پیدا ہو چکی ہیں اور
ان میں سے پہلی شکل ایک لاکھ ستر ہزار برس تک دوسری شکل دو لاکھ
ساٹھ ہزار برس تک اور تیسری شکل ایک لاکھ ساٹھ ہزار برس تک رہی اور اس
تیسری شکل کو ختم ہوئے اسی ہزار برس ہوئے ہیں (دیکھو تلک کی کتاب آرکٹک ہوم چیپٹر ۲) +

(۹) اس اسی ہزار برس میں بھی کئی طوفان دُنیا کو فنا کے بھنور میں ڈال چکے
ہیں + پچھلے ادھیائے میں بتایا جا چکا ہے کہ سُورج سالانہ گردش کے
بعد اُسی جگہ واپس نہیں آتا ہے کہ جہاں سے اُس نے چلنا شروع کیا
تھا بلکہ اپنی چلن کے کارن ۵۰ وِکلا پیچھے رہ جاتا ہے اور چونکہ موسموں
کا دار و مدار سُورج کی اسی گتی پر ہے اِس لئے سُورج کے ساتھ موسم
بھی ہر برس اِسی نسبت سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور اس طرح سے
پیچھے سرکتے سرکتے $\frac{۶۰×۶۰×۳۰}{۵۰}$ = ۲۱۶۰ برس میں ۳۰ درجہ کی ایک
راشی اور ۳۰ دن کا ایک مہینہ پیچھے رہجاتے ہیں اور $\frac{۶۰×۶۰×۳۶۰}{۵۰}$ = ۲۵۹۲۰
برس میں ۳۶۰ درجہ کا ایک پُورا چکر اور ۳۶۰ دن کا ایک پُورا برس
پیچھے رہ کر اپنی اصلی حالت پر آجاتے ہیں + یہ چکر جیسا کہ ابھی بتایا گیا
گول نہیں بلکہ بیضوی ہے ۔ اِس لئے اِس چکر میں ایک مقام ایسا آئیگا
جہاں سُورج زمین کے اتینت سمیپ ہوگا اور اِس کے بالمقابل ایک
مقام ایسا آئے گا جہاں سُورج زمین سے اتینت دُور ہوگا + اور ظاہر
ہے کہ پہلے مقام میں جاڑا سُورج کے اتینت سمیپ ہونے کے کارن
نہایت کم اور دُوسرے مقام میں سُورج کے اتینت دُور ہونے کے کارن

نہایت زِیادہ ہوگا اور اِن دونوں جاڑوں کے درمیان ۲۵۹۲۰/۲ = ۱۲۹۶۰
برس کا فاصلہ ہوگا + اب فرنگی وِدوانوں نے دریافت کیا ہے کہ
زمین کے نصف کرۂ شمالی میں جِس میں ہمارا بھارت ورش واقع ہے
پہلی قسم کا آخِری نہایت ہلکا جاڑا ۱۲۵۰ء عیسوی میں واقع ہوا تھا ۔
(دیکھو آرکٹک ہوم چیپٹر ۲) تو دُوسری قسم کا آخری نہایت سخت جاڑا
ظاہر ہے کہ عیسیٰ مسیح سے ۱۲۹۶۰ - ۱۲۵۰ = ۱۱۷۱۰ برس پہلے اور
آج ۱۹۳۸ء عیسوی سے ۱۱۷۱۰ + ۱۹۳۸ = ۱۳۶۴۸ برس پہلے واقع
ہؤا ہوگا + اِس سخت جاڑے کے زمانے کو جیولوجی کی اِصطلاح میں
گلیشیل پیرِیڈ (Glacial period) کہتے ہیں اور اس کا لکشن یہ ہے کہ اس
میں سردی کی کثرت سے روئے زمین پر برف ہی برف ہوجاتی ہے ۔
اور وہ برف روبن کر بہ نِکلتی ہے اور جِدھر جاتی ہے غارت گری
مچاتی چلی جاتی ہے + امریکہ کے ماہرانِ علم جیولوجی کے نزدیک یہ زمانہ
جو اس منوَنتر کے آخری طوفان کا زمانہ ہے آج سے دس ہزار برس پہلے ختم ہؤا +

(۱۰) پارسیوں کی مقدّس کتاب ژند اوستا میں جس کا رُتبہ اُن
کے ہاں ہندوؤں کے ویَد کے مانِند ہے ایک برفانی طوفان کا ذکر آتا
ہے اور اس طرح سے آتا ہے کہ :-

اہُرمزد نے یَم سے کہا کہ اے وِوَنگھت کے بیٹے یَم مادّی دُنیا
پر بڑے سخت جاڑے آنے والے ہیں ۔ برف بڑی کثرت سے گرےگی
اور سب جاندار مرجائیں گے ۔ اِس لئے تو ایک بڑا وار (احاطہ) بنا
اور اس میں تمام حیوانات اور نباتات کے بیج اکٹھے کر (دیکھو
بندی داد ۔ فرگرد ۲) +

اِس بیان سے ظاہر اگلیسیل زمانہ کا ہی برفانی طوفان مُراد ہے
اگرچہ اِس بیان میں منو کے اُس طوفان کی بھی جھلک آتی ہے جس کا
بیان پیچھے انوواک (۳) اور (۵) میں کیا جا چکا ہے - کیونکہ جو یہاں وِونگھت
کا بیٹا یَم ہے وہ وہاں وِوسوت کا بیٹا منو ہے جو یَم کا بھائی ہے
(دیکھو رِگوید ۱۰-۱۴-۱) اور جس طرح یہاں اَہُر مزد (اسُر مہد) نے یِم
سے کہا کہ سب کسی کے بیج اکٹھے کر اوسی طرح وہاں ایشور (متسیہ روپی)
نے یَم کے بھائی منو سے کہا کہ سارے بیج اکٹھے کر [دیکھو مہابھارت (بن پرو
ادھیائے ۱۸۷- شلوک ۳۲) اور شریمد بھاگوت (اسکندھ ۸- ادھیائے
۲۴ شلوک ۳۴)] + اور پارسیوں کے شاستروں میں ہندوؤں کے شاستر
کی جھلک کا دیکھنا کچھ آشچرج کی بات نہیں ہے کیونکہ ہندو اور پارسی دونو
ایک ہی نسل کے (انڈو آرین یعنی ہند و آریا) ہیں اور ایک ہی مُلک
بھارت ورش کے پُرانے رہنے والے ہیں - اِن دونوں کا مت
بھی ایک ہی ویدک مت تھا اور ان دونوں کی بھاشا بھی ایک ہی
سنسکرت تھی اور جب کسی پُرانے زمانے میں یہ لوگ ہندوستان
سے ایران میں گئے اور ایران کے صوبہ پارس کے نام سے
پارسی کہلائے تو وہ اسی ویدک مت اور اسی سنسکرت بھاشا کو
بھی اپنے ساتھ لیتے گئے + مگر مدتوں کی جدائی سے ان کے مت میں
ویدک مت سے اور ان کی بھاشا میں سنسکرت بھاشا سے
کچھ بھید ہو گیا اور اِس بھید کے کارن یہ دونوں ایک دوسرے
کے مت کو اپنا وِرودھی اور ایک دوسرے کے دیوتاؤں کو
دُشٹ سمجھنے لگے + چنانچہ اِدھر جب ہندوؤں کا شبد

اَسُر[۵۲] بمعنی دَیُو پارسیوں کے مت میں جا کر اَہُر بنا تو اِدھر ہندوؤں نے اِس کا پہلا ارتھ "اسو یعنی پران والا" (ارتھات کیول پران) بدل کر اس کو سُر کا نفی قرار دیا اور اپنے سُر کو دیو اور اُن کے اَسُر کو دَیتیہ ٹھیرایا اور اُدھر پارسی یعنی فارسی زبان میں دیُو بمعنی دیو یعنی جنّ استعمال ہونے لگا (مزید توضیح کے لئے دیکھو آگے ادھیائے ۵) + مگر باوجود اِس سب کے اِن کی پُرانی روائتیں قایم رہیں اور اِس لئے گلیسیل پیریڈ یعنی ہِم جُگ کے اِس برفانی طوفان کی روایت کے ساتھ اِن کے شاستروں میں منو کے طوفان کی پُرانی روایت بھی شامل ہوگئی +

(۱) یُونان میں روایت ہے کہ جب پرتھوی پر بہت اتیاچار ہونے لگے تو زیُوس (ویدک دئیوس = آسمان) نے طوفان نازل کیا + لگا تار اور مُوسلا دھار بارش سے یونان غرقاب ہوگیا۔ ڈیُو کیلیون (Dieu Kalion) نے اپنے پتا پرومیتھیوس کے کہنے سے ایک ناؤ بنالی تھی اِس لئے وہ بچ گیا۔ اور نو دِن تک پانی میں بہتا ایک پہاڑ پر جا لگا + زیُوس نے کہا مانگ کیا مانگتا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں اکیلا ہوں مجھے ساتھی دو + زیُوس نے اُس سے اور اس کی استری پِریا سے کہا کہ اپنے سر پر پتھر رکھو۔ اُنہوں نے

---

۵۲ دیکھو رگوید (۳-۵۵-۱۶) کا بچن اہو مہد دیوانام اَسُر توم ایکم جہاں دیوتاؤں کی مہان اَسُرتا کا برنن کیا گیا ہے +

ژندمیں اَہُر کے ارتھ سرو ویاپی کے ہیں اور اِس ارتھ میں بھی سنسکرت اَسُر کے اَس دھاتو بمعنی ہونا کی جھلک اب تک قائم ہے۔ اسی طرح مزدَ کے ارتھ پرم بُدھی مان کے ہیں اور اسمیں بھی سنسکرت مہت کے ارتھ گپت ہیں جو سانکھیہ شاستر میں پرکرتی کا سب سے پہلا وِکار ہے +

ایساہی کیا اور ڈیوکیلیون نے جو پتھر اپنے سر پر رکھے اُس سے مرد اور پریا نے جو پتھر اپنے سر پر رکھے اُس سے اِستریاں بنیں (دیکھو گروٹ صاحب کی تاریخ یونان - جلد اول چیپٹر ۵) + یہ طوفان بھی ہم جگ کا وہی برفانی طوفان ہے جس کا ذکر ابھی پچھلے انوواک میں کیا گیا ہے۔ اگرچہ یونانی اپنے اس طوفان کو مسیح سے پندرہ سو برس پہلے ہی بتاتے ہیں کیونکہ کیا یونانی اور کیا ایرانی اور عبرانی سب دُنیا کی اصل قدامت سے ناواقف ہیں اور اپنے اپنے خیال کے بموجب مسیح سے ڈیڑھ دو ہزار برس پہلے کے زمانہ کو ہی بہت پُرانا زمانہ سمجھتے ہیں +

(۱۲) عیسائیوں کی بائیبل یعنی انجیل میں جو نوح کے طوفان کا ذکر آتا ہے [دیکھو جنیسس (Genesis) چیپٹر ۶ تا ۸] وہ بھی غالباً اس ہی برفانی طوفان سے تعلق رکھتا ہے اگرچہ یہاں بھی لورڈ (خدا) کے کہنے کے بموجب سات دن تک مینہ کا برسنا اور روکا آنا اور نوح کا تمام جانداروں کے جوڑوں کو ساتھ لے کر کشتی میں بیٹھنا اور کوہ آراراٹ پر جاکر ٹکنا اور اس طرح سے آپ بچنا اور تمام جانداروں کے تخم کو بچانا ایسی باتیں ہیں جو ہندو شاستروں کے منو کے طوفان کے بیان سے بہت مشابہ ہیں + عیسائی لوگ اس طوفان کا زمانہ مسیح سے ۲۳۴۸ برس پہلے یعنی آج ۱۹۳۸ء عیسوی سے ۴۲۸۶ برس پہلے بتاتے ہیں کیونکہ انکے نزدیک

ٹ جو لوگ کہ پرانوں کی کتھاؤں پر ہنستے ہیں وہ یونان کی بھی ان کتھاؤں کو دیکھیں اور پھر کہیں کہ زیادہ ہنسی کن پر آتی ہے + اور یونان وہ مُلک ہے جس کی تہذیب مغرب کی تہذیب کا ماخذ اور مرکز ہے اور جس پر مغرب کو اتنا ناز ہے +

دُنیا کی پیدائش ہی مسیح سے ۴۰۰۴ برس پہلے یعنی آج سے ۵۹۴۲ برس پہلے ہُوئی ہے۔ مگر آج سے پانچ پانچ اور چھ چھ ہزار برس پہلے کی پُرانی چیزیں تو اِدھر سندھ کے اور اُدھر میسوپوٹیمیا کے پُرانے کھنڈرات کی کھُدائیوں میں سے مِل چکی ہیں اور میسوپوٹیمیا (دوابہ دجلہ اور فرات) ایشیائی رُوم کا وہ حصّہ ہے جہاں بائبل کے اکثر واقعات ظہور میں آئے ہیں + چنانچہ اُر جو میسوپوٹیمیا کا ایک پُرانا شہر تھا اور جس کا بائبل میں کئی جگہ ذکر آیا ہے اور جو اب بصرہ اور بغداد کے درمیان واقع ہے اِس کی کھُدائیوں میں اول تو اُن طبقات کے اندر ہی جو آج سے پانچ چھ ہزار برس پہلے کے مانے گئے ہیں بہت سے پُرانے دفینے ملے ہیں اور پھر اِن طبقات کے بہت نیچے آٹھ آٹھ فٹ گہری اس قسم کی مٹی جمی ہوئی ملی ہے جو پانی کی سیلاب میں بہ کر آجایا کرتی ہے اور نیچے بیٹھ جایا کرتی ہے + یہ مٹی خیال کیا جاتا ہے کہ اُسی سیلاب کی تلچھٹ ہے جس کو بائبل میں طوفان نُوح کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس مٹی کا اُن طبقات سے بہت نیچے پایا جانا جو پانچ چھ ہزار برس کے پرانے ہیں ظاہر کرتا ہے کہ غالباً طوفانِ نُوح اُسی برفانی طوفان کا سلسلہ ہے جو آج سے کوئی چودہ ہزار برس پہلے زمین پر نازل ہُوا[*] +

---

[*] شہر الاشیر (Alashir) کے قریب جو ٹرکی یعنی ملک رُوم کے حالیہ دارالسلطنت انگورا سے کوئی ۱۳۰ میل ہے کچھ کھُدائیاں ہوئی ہیں ان میں مسیح سے دس دس ہزار برس پہلے یعنی آج سے بارہ بارہ ہزار برس پہلے تک کی پُرانی چیزیں ملی ہیں اور ان سے ثابت ہے کہ یہ قرار دینا کہ دنیا آج سے چودہ ہزار برس پہلے موجود تھی اور اس پر کوئی طوفان آج سے چودہ ہزار برس پہلے نازل ہُوا تھا کوئی امر قیاس سے باہر نہیں ہے +

(۱۳) ہندوؤں کے شاستروں نے کسی بات کو نہیں چھوڑا + بھوشیہ پُران نے بائیبل کے برتانتوں کا بھی برنن کر دیا اور اس برنن میں نوح کے طوفان کا ذکر بھی آ گیا + لکھا ہے کہ دُواپر جُگ کے انت سے (ارتھات کلجگ کے آرمبھ سے) سولہ ہزار برس پہلے آدم ہوا اور اُس کا نام آدم اس وجہ سے ہوا کہ وہ اپنی اِندریوں کو آ ارتھات سب طرح سے دم ارتھات بس میں رکھتا تھا + ہویہ وَتی (حوّا) اُس کی اِستری تھی۔ شویت (شیث) اِس کا بیٹا تھا + اس سے نو پیڑھی پیچھے نیُوھ (نُوح) ہوا اور اس نُوح کے زمانہ میں ایک طوفان آسمان سے نازل ہوا وغیرہ وغیرہ (دیکھو بھوِشیہ پُران - پرتی سرگ پرو - پرتھم کھنڈ - ادھیائے ۴) + بائیبل میں اِن سب مہا پُرشوں کی جو آدم سے نوح تک ہوئے عمریں لکھی ہیں - یہ عمریں ایک دوسرے کی عمروں میں شامل ہیں مثلاً آدم کی عمر ۹۳۰ برس کی اور اس کے بیٹے شیث کی عمر ۹۱۲ برس کی ہے مگر شیث کے ۸۰۰ برس آدم کے زمانہ میں شامل ہیں اور باقی ۱۱۲ برس آدم سے آگے ہیں + اِس حساب سے خالِص زمانہ آدم سے نوح تک کُل ۱۶۵۶ برس نکلتا ہے اور مسیز سلیٹر (Mrs: Sloter) صاحبہ نے جو کتاب کرونولوجی یعنی کال نرمان کے وشئے میں لکھی ہے اور جس کا ذکر پیچھے ادھیائے ۱ کے فُٹ نوٹ ۲ میں آ چکا ہے اس میں انہوں نے بھی یہ ہی زمانہ آدم سے نوح تک قرار دیا ہے۔ اور سب عیسائیوں نے اسی طرح مانا ہے + مگر بھوشیہ پُران نے آدم سے نوح تک سارے مہا پُرشوں کی عمروں کو اُن کا راجیہ کال بتایا ہے اور اِس حساب سے اُن کا کُل زمانہ اُن کی اِن کُل

عمروں کا مجموعہ ہے اور یہ مجموعہ ۷۶۲۵ برس آتا ہے[۵] + پس
بھوشیہ پران کی رو سے طوفان نوح کا زمانہ دواپر جگ کے انت اور
کلجگ کے آرمبھ سے ۱۶۰۰۰ - ۷۶۲۵ = ۸۳۷۵ برس پہلے آتا ہے اور
چونکہ کلجگ کے آرمبھ کو اِس وقت تک ۵۰۳۹ برس ہوئے اِس لئے
نوح کے طوفان کو اس وقت اس حساب سے ۱۳۴۱۴ برس ہوئے +

۵ بائبل (جنیسس ۵) کے حساب اور بھوشیہ پران کے حساب کے مختلف نتیجے
نقشہ ذیل سے مفصل معلوم ہونگے :-

انگریزی نام بروئے بائبل	فارسی نام بروئے اکبرنامہ	سنسکرت نام بروئے بھوشیہ پران	کل عمر	بیٹے کا اصل زمانہ جو باپ سے آگے چلا
Adam	آدم	آدم	۹۳۰	۹۳۰
Seth	شیث	شویت	۹۱۲	۱۱۲
Enos	انُوش	انوہ	۹۰۵	۹۸
Cainan	قینان	کیناش	۹۱۰	۹۵
Mahalaleel	مہلائیل	مہلّل	۸۹۵	۵۵
Jared	یرد	ورد	۹۶۲	۱۳۲
Enoch	اخنوخ	ہنوک	۳۶۵	۲۳۴
Methuselah	متوشلح	متوچھّل	۹۶۹	x
Lamech	لمک	لومک	۷۷۷	x
			۷۶۲۵	۱۶۵۶
Noah	نوح	نیوہ	۶۰	x

اور یہ زمانہ قریب قریب وہی زمانہ ہے جو ہم جگ کے برفانی طوفان کا دوسرے طریقوں سے نکلتا چلا آرہا ہے +

(۱۴) یہ طوفان بھارت ورش میں بھی آیا اور راجا سُدرشن کے زمانہ میں آیا + بھوشیہ پُران نے اس سُدرشن کو سُورج بنس کے بانی اکشواکو سے ۵۸ پیڑھی پیچھے اور شری رام چندر جی سے چار یا پانچ پیڑھی پہلے لکھا ہے (دیکھو بھوشیہ پُران - پرتی سَرگ پرو - پرتھم کھنڈ - ادھیائے ۱) مگر اور پُرانوں نے اس سلسلہ میں سُدرشن کا نام تک نہیں لکھا ہے + برخلاف اِس کے وِشنو پُران میں لکھا ہے کہ اکشواکو کے بھائی نِرگ کے بنس میں نِرگ سے چھ پیڑھی آگے چل کر اوگھوت یا اوگھوان نامی ایک راجا ہُوا اور اُس کی بہن اوگھوتی راجا سُدرشن کو بیاہی گئی + اور مہابھارت (انوشاسن پرو - ادھیائے ۲) سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکشواکو کے ایک بیٹے دشاشو کے بنس میں دشاشو سے پانچ پیڑھی آگے چل کر دُریودھن کی بیٹی سُدرشنا ہُوئی اور سُدرشنا کا بیٹا سُدرشن ہُوا (مفصل حال کے لئے دیکھو آگے ادھیائے ۴) اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہی سُدرشن وہ سُدرشن ہے جس کو اوگھوت راجا کی بہن اوگھوتی بیاہی گئی کیونکہ ان دونوں کے زمانہ ایک دُوسرے سے ملتے ہیں اور اسی سُدرشن کے زمانہ میں وہ پرے آتمک اوگھ یعنی طوفان آیا جس کو بھوشیہ پُران نے دُوسرے سُدرشن کے زمانہ میں لکھا ہے + اور اوگھوتی (اوگھ وتی) کا نام بھی یہ ہی ظاہر کرتا ہے + یہ اوگھوتی اکشواکو سے پانچ چھ پیڑھی پیچھے یعنی اکشواکو کے زمانہ کے شروع میں ہی ہوئی اور یہ زمانہ جیسا کہ ہم آگے دکھائینگے آج سے تقریباً چودہ ہزار

برس پہلے شروع ہوتا ہے اور یہ ہی زمانہ برفانی طوفان کا زمانہ ہے +
(۱۵) مگر ایک عجیب تصدیق اس طوفان کی اور اُس کے زمانہ کی ہندوؤں
کے وِرشمان یعنی برس کے مان سے ہوتی ہے + یہ مان انگریزی پیمانہ میں
۳۶۵ دن - ۵ گھنٹہ - ۵۰ منٹ - ۳۵ سکینڈ ہے - اور اسکے مقابلہ میں انگریزی سال
۳۶۵ دن - ۵ گھنٹہ - ۴۸ منٹ - ۴۹ سکینڈ ہے - اور ان دونوں میں
ایک منٹ اور ۴۶ سکینڈ یعنی ۱۰۶ سیکنڈ کا فرق[لہ] ہے - یعنی
ہندو سال انگریزی سال سے ۱۰۶ سیکنڈ زیادہ ہے +
اس کی وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ نیچے (ادھیائے ۱ - انوواک ۱۱ میں)
بتایا جا چکا ہے سال ہر سال گھٹتا جاتا ہے - اور اتنا گھٹتا ہے
کہ ہزار برس میں ۸ سیکنڈ گھٹ جاتا ہے - اس لئے وہ زمانہ کہ جب
ہندو سال کا مان ہوا اُس زمانہ سے کہ جب انگریزی سال کا مان
ہوا $\frac{106 \times 1000}{8} = 106 \times 125 = 13250$ برس پہلے ہُوا اور انگریزی سال
کا حساب آج سے دو سو برس پہلے کا لگایا ہُوا[که] ہے اس لئے ہندو مان
آج سے ۱۳۴۵۰ برس پہلے کا لگایا ہُوا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا
ہے کہ منو کا یہ آخری طوفان جس کو دوسرے ملکوں میں نُوح کا طوفان
کہتے ہیں ضرور آج سے ۱۳۶۴۸ برس پہلے آیا ہو گا (دیکھو پیچھے صفحہ ۴۷)
اور اس کے سو دو سو برس بعد جب دُنیا ذرا ٹھکانے آئی ہوگی

لہ دیکھو کتاب ہندو سوپیریوریٹی (Hindu Superiority) کا چیپٹر ایسٹرونومی (Astronomy)
پر - (صفحہ ۲۸۳) +

که یہ حساب فرانس کے ایک مشہور نجومی لاکیل (La Callie) کا لگایا ہوا ہے (دیکھو کتاب ہندو
سوپیریوریٹی کا چیپٹر مذکور (صفحہ ۲۸۳) + اور لاکیل کا زمانہ ۱۷۱۳ تا ۱۷۶۲ عیسوی ہے) +

ہندوؤں نے برس کا مان لیا ہوگا +

(۱۶) پُرانوں کی راج بنساولیوں سے بھی یہ ہی زمانہ اس طوفان کا نکلتا ہے۔ اِن بنساولیوں میں سب سے پہلا راجا جو اِس طوفان کے بعد نظر آتا ہے وہ اکشواکو ہے اور وہ اسی منو (ویئوسوت) کی سنتان کا سلسلہ ہے + اکشواکو سے کوئی ساٹھ پیڑھی پیچھے شری رام چندر جی ہوئے اور شری رامچندر جی سے کوئی تینتیس پیڑھی پیچھے بریہدبل ہوا جو مہابھارت کے مہاسنگرام میں دریودھن کا پکشی تھا اور ارجن کے بیٹے ابھی منیو کے ہاتھ سے مارا گیا۔ راماین اور مہابھارت کے بیچ میں تین ہزار برس کا انتر ہے (جیسا کہ ہم اس سے اگلے بھاگ میں دکھائیں گے) اِس لئے اِن تینتیس پیڑھیوں میں جو رامچندر جی سے بریہدبل تک ہوئیں تین ہزار برس ہوئے اور ایک پیڑھی پیچھے بحساب اوسط کوئی سو برس ہوئے + اِس حساب سے اکشواکو سے رامچندر جی تک ساٹھ پیڑھیوں کے چھ ہزار برس ہوئے۔ رامچندر جی سے مہابھارت تک تین ہزار برس ہوئے اور مہابھارت سے اس وقت تک پانچ ہزار برس ہوئے (پورا زمانہ ۱۹۳۸ء تک ۵۰۳۹ برس ہے اور اس بات کو بھی اس سے اگلے بھاگ میں مفصل دکھایا جاویگا) گویا اکشواکو سے آج تک اندازاً ۶+۳+۵ = ۱۴ ہزار برس ہوئے اور اکشواکو کا زمانہ یہ ہی طوفان کا زمانہ ہے +

(۱۷) اوپر کے حساب میں جو ایک پیڑھی پیچھے سو برس نکلتے ہیں وہ کچھ زیادہ نہیں ہیں کیونکہ یہ پیڑھیاں جو مہابھارت سے پہلے کی ہیں سلسلہ وار پیڑھی در پیڑھی نہیں ہیں یعنی اس طرح نہیں ہیں کہ باپ

کے پیچھے بیٹا اور بیٹے کے پیچھے پوتا ہی ہو بلکہ بنسوں کے مکھیہ راجاؤں
کی لڑیاں ہیں جن میں اگر کسی کا بیٹا بھی ایسا ہی مکھیہ ہوا جیسا کہ اُس کا
باپ تو وہ بھی پرو دیا گیا نہیں تو جو اُس کے بعد مکھیہ ہؤا اس کا نام شامل
ہؤا+ چنانچہ چندر بنس کے بھرت بنسی راجاؤں کے لئے تو مہابھارت
(آدی پرو۔ ادھیائے ۹۴۔ شلوک ۱۳۳) کا یہ بچن ہے کہ "بھرت بنسی راجا جو
بنساولی میں درج کئے گئے ہیں کیول اس بنس کے مکھیہ راجا ہیں"۔
اور سارے ہی راج بنسوں کے لئے خواہ وہ سورج بنسی ہوں یا چندر
بنسی وشنو پُران کے چوتھے انش کے آخری ادھیائے میں
راج بنسوں کا برنن کرنے کے پشچات یہ بچن آیا ہے کہ :۔
"راج بنسوں کا یہ برنن اودیش ماتر سے کہا گیا ہے اگر پورا کہا جائے
تو سو برس میں بھی پورا نہ ہو" (وشنو پُران ۴۔۲۴۔۱۲۲)+ یہ ہی وجہ ہے
کہ جہاں سورج بنس میں اکشواکو سے لیکر مہابھارت کے بلوان جودھا بر ہدبل
تک ۹۵ پیڑھیاں ہوئیں وہاں چندر بنس میں اکشواکو کے سمکالین پُرورواؔ
سے یدُو کے بنس میں شری کرشن جی تک جو مہابھارت کے کرتا دھرتا
تھے ۵۱ پیڑھیاں اور پُرو کے بنس میں یُدھشٹر آدک پانڈووں اور دُریودھن
آدک کئوروں تک جو مہابھارت کے کارن تھے ۴۶ پیڑھیاں
اور انو کے بنس میں راجا کرن تک کہ وہ بھی مہابھارت کا ایک پرسدھ جودھا
تھا کُل ۳۸ پیڑھیاں ہی لکھی ہیں+ چندر بنس کی پیڑھیوں کا سمپورن نہ
ہونا تو اسی سے ظاہر ہے کہ وہ سورج بنس کے ۹۵ کے مقابلہ میں ۵۱ اور
۴۶ اور ۳۸ ہیں اور اُن کی مختلف شاخوں میں جو پیڑھیوں کا بل ایک دوسرے
کے مقابلہ میں ہے وہ الگ رہا مگر سورج بنس کی ۹۵ بھی پوری نہیں ہیں

جیسا کہ وشنو پُران کے اُس بچن سے ظاہر ہے جس کا حوالہ ابھی اوپر درج کیا گیا ہے + اور خود بنساولیوں کے دیکھنے سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے مثلاً اکشواکو کے بھائی وِشٹ کے بنس میں وِشال یا ویشالی کے راجا سومتی کو وِشٹ اور اکشواکو سے ۳۳ پیڑھی نیچے لکھا ہے۔ مگر سومتی رام چندر جی کا سمکالین تھا اور رام چندر جی اکشواکو سے ساٹھ پیڑھی نیچے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ سومتی بھی وِشٹ سے کوئی ساٹھ پیڑھی ہی نیچے ہوگا اور اُس کے اور وِشٹ کے بیچ میں کوئی ستائیس پیڑھیاں گم ہیں۔ اور جبکہ اکشواکو کے بھائی وِشٹ کے بنس کا یہ حال ہے تو کیونکر یقین کیا جا سکتا ہے کہ اکشواکو کے بنس کی پیڑھیاں جو ۹۵ لکھی ہیں وہ ہی پوری ہوں ۹۵ + کشمیر کے اتہاس راج ترنگنی میں جس کو کشمیر کے ایک پنڈت کلہن نے اپنے سے پہلے پنڈتوں کے گرنتھوں کے آدھار پر ۱۱۴۸ء میں بنایا ہے مہابھارت سے پہلے کا تو کچھ ذکر ہی نہیں ہے مہابھارت سے بعد بھی چار راجاؤں کا حال لکھ کر اُن سے آگے پینتیس ۳۵ راجاؤں کو بے نام و نشان ظاہر کیا ہے اور پھر چالیسویں ۴۰ راجا سے حال شروع کیا ہے۔ اور اس سے خیال کیا جا سکتا ہے کہ جب کشمیر جیسے پراچین راجستھان میں جو ہندوستان کے میدانی راجستھانوں کے مقابلہ میں ہمالہ کی گود میں زمانہ کی آفتوں سے محفوظ چلا آرہا ہے اتہاس کا یہ حال ہے تو ہندوستان کے دیگر راجستھانوں کے اتہاسوں کا اور وہ بھی مہابھارت سے بھی آٹھ آٹھ نو نو ہزار برس پہلے کے اتہاسوں کا کیا حال ہوگا۔ اور پھر جب ان اتہاسوں کے برنن کرنے والے مہابھارت

---

۹۵ بنسوں کے مفصل حال کے لئے دیکھو آگے ادھیائے ۴۹ +

اور وشنو پُران خود یہ کہتے ہیں کہ جن راجاؤں کے نام اُنہوں نے بنساولیوں میں درج کیئے ہیں وہ اپنے اپنے بنس کے کیول مُکھیہ مُکھیہ راجا ہیں اور اُنکا یہ برنن کیول اودلیش ماتر سے ہے تو پھر اور کیا بات باقی رہی + ان وجوہات سے اور نیز ایک اور اس وجہ سے کہ اُن زمانوں کے لوگوں کی عمریں آجکل کے لوگوں کی عمروں جیسی کم نہیں تھیں ایک پیڑھی پیچھے یا یوں کہو کہ ایک نام پیچھے سو برس کی اوسط جو ہم نے لگائی ہے وہ کچھ زیادہ نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایک نام پیچھے ایک ایک نام کی بھی کمی ہو تو اوسط سو برس کی جگہ پچاس پر آجائے گی اور وہ اُن زمانوں کی عمروں کے لحاظ سے کچھ زیادہ نہ ہوگی[۵۹] +

(۱۸) بابو اَبناش چندر داس نے ایک کتاب رِگویدِک انڈیا نامی لکھی ہے اور کلکتہ یونیورسٹی نے اس کو چھپوایا ہے + اس کتاب میں (صفحہ ۲۷۷ پر) پُرانوں کی ان بنساولیوں کے وشئے میں لکھا ہے کہ :-

"چونکہ اُن پُرانے زمانوں میں لکھنا نہیں آتا تھا اس واسطے راجاؤں کے برتانت لکھے نہیں جاتے تھے اور صرف اُن راجاؤں کے نام لوگوں کی زبان پر چڑھ جاتے تھے اور سینہ بسینہ چلے آتے تھے جو کسی بات میں پرسدھ

۵۹ + ۱۰ اگست ۱۹۳۶ء کے اخبار ہندوستان ٹائمز میں جو دہلی سے نکلتا ہے جبلپور (صوبجات متوسط) کی ایک خبر چھپی کہ ایک کھدائی میں سے ایک آدمی کا پنجر ۳۱½ فٹ لمبا زمین کے اندر سے برآمد ہؤا - جو رام گڈھ کی ریاست دیھیا (Daiyha) کے راجا کے محل میں رکھا ہؤا ہے + اگر یہ خبر صحیح ہے تو اس سے بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ پہلے زمانہ کے لوگوں کی عمریں بھی اُن کے قد کے موافق ہوں گی اور آج کل کے لوگوں کی عمروں سے کہیں زیادہ ہونگی +

ہوجاتے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ لوگ ایسے راجاؤں کے نام یاد کرنے کی پرواہ بھی نہیں کرتے تھے جو کسی بات میں پرسدھ نہ ہوں۔ اور چونکہ ایسے راجا جن کے نام یاد کرنے کے قابل ہوں ایک دوسرے کے بعد جلد جلد پیدا نہیں ہوتے ہیں بلکہ کبھی کبھی اور غالباً سینکڑوں برس کے بعد آتے ہیں اس لئے اُن کے نام قدرتی طور پر کم ہی ہونگے اور دیر دیر کے بعد ہونگے + جب لکھنے کا پرچار ہؤا تو اُن راجاؤں کے ناموں کو جمع کرنے اور ترتیب دینے کی کوشش کی گئی جن کی روائتیں بن گئی تھیں اور اُن میں ایک دوسرے کے ساتھ باپ بیٹے کا سا سمبندھ قائم کیا گیا اگرچہ اصل میں وہ ایک دوسرے سے کئی کئی پیڑھی پیچھے ہیں" +

گویا اس کتاب رگوید ک انڈیا کی رو سے جو کلکتہ یونیورسٹی کی معرفت چھپی ہے پُرانوں کی ان بنساولیوں میں ایک پیڑھی پیچھے کئی کئی پیڑھی اور کئی کئی سو برس کا فاصلہ ہے۔ ہم نے ایک پیڑھی پیچھے ایک سو برس کا فاصلہ بحساب اوسط قرار دیا ہے تو کیا مبالغہ کیا ہے +

(۱۹) اب رہی یہ بات کہ یہ اوسط ہم نے سو برس کی ہی کیوں لگائی ہے کم زیادہ کیوں نہیں لگائی ۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ اتہاس سے ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے + چنانچہ مہابھارت (آدیوگ پرو۔ ادھیائے ۹ تا ۱۸ + اور بن پرو۔ ادھیائے ۱۷۸ تا ۱۸۱) سے ظاہر ہے کہ راجا نہش سے مہابھارت تک دس ہزار برس ہوئے اور نہش سورج بنس کے بانی اکشواکو کے سمکالین پُرورواسے جو چندر بنس کا بانی ہے صرف تیسری پیڑھی ہے تو گویا اکشواکو سے ہی مہابھارت تک دس ہزار برس ہوئے + اب اکشواکو سے مہابھارت تک ۹۵ پیڑھیاں ہوئیں (جیسا کہ ہم ابھی اُوپر بتا چکے) ہیں تو اس

حساب سے ایک پیڑھی پیچھے $\frac{10000}{95}$ = ۱۰۵ سے کچھ زیادہ برس ہوئے
اور ان کو ہم نے بحساب اوسط ایک سو برس ہی قرار دیا ہے + اس ہی طرح
مہابھارت (آدی پرو - ادھیائے ۸۶ - شلوک ۱۴) سے ظاہر ہے کہ نہش
کے بیٹے ییاتی سے ایک ہزار برس بعد اوشی نر کا بیٹا شبی پنجاب کا راجا
تھا اور پرتردن عرف وتس کاشی کا راجا تھا + اب شبی ییاتی کے
بیٹے انو کے بنس میں انو سے دسواں ہے اور پرتردن ییاتی کے سمکالین
سوہوتر سے دسواں ہے - تو اس حساب سے بھی ایک ہزار برس میں دس دس
پیڑھیاں ہو کر ایک پیڑھی پیچھے سو برس ہوئے[1] + اور یہ ہم ابھی پیچھے بتا
ہی چکے ہیں کہ رامائن اور مہابھارت کے بیچ میں جو تین ہزار برس کا انتر
ہے اُس میں بھی تیس پیڑھیاں ہو کر ایک پیڑھی یعنی ایک نام پیچھے سو برس
ہی ہوتے ہیں +

(۲۰) بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ بنساولیوں کی پیڑھیاں پوری
پیڑھی در پیڑھی نہیں ہیں بلکہ اُن میں بیچ بیچ میں سے ایک ایک دو دو
اور کئی جگہ تو کئی کئی نام گُم ہیں جیسا کہ پیچھے اس ہی ادھیائے میں سنکشیپ
سے دکھایا گیا ہے - اور آگے اور ادھیاؤں میں اپنے اپنے استھان پر
وستار سے دکھایا جاویگا + اور ایسی صورت میں ایک پیڑھی یا ایک نام پیچھے
سو برس کی اوسط جو ہم نے لگائی ہے وہ کچھ زیادہ نہیں ہے + کیونکہ
اگر ایک ایک پیڑھی پیچھے بحساب اوسط ایک ایک نام کی بھی کمی ہو تو اوسط فی

---

[1] ان راجاؤں کا اس انوواک میں ذکر آیا ہے انکے مفصل حال کے لئے دیکھو آگے
ادھیائے (۴) کی بنساولیاں نمبر ۳ و نمبر ۴ و نمبر ۵ +

پیڑھی پچاس برس پڑ جاوے گی اور مہا بھارت کے بعد جو پیڑھیاں بنساولیوں میں درج ہیں اور جن کو ہم مکمل کہہ سکتے ہیں اُن کی اوسط یہ ہی پچاس برس آتی ہے +

(۲۱) چنانچہ سورج بنس میں برہدبل[۹۵] سے جو مہا بھارت کے زمانہ میں تھا پرسین جت[۱۲۱] تک جو مہاتما بُدھ کے زمانہ میں تھا چھبیس[۲۶] پیڑھیاں ہوئیں اور اسی طرح سے چندر بنس میں یُدھشٹھر[۲۷] سے جو مہا بھارت کے زمانہ میں تھا اودین[۳۷] تک جو مہاتما بُدھ کے زمانہ میں تھا چھبیس[۲۶] پیڑھیاں ہوئیں اور چونکہ مہا بھارت مسیح سے ۳۱۰۰ برس پہلے ہوئی[۱۱] اور مہاتما بُدھ مسیح سے ۱۸۰۰ برس[۱۲] پہلے ہوئے اس لئے یہ چھبیس پیڑھیاں ۳۱۰۰ - ۱۸۰۰ = ۱۳۰۰ برس میں ہوئیں اور فی پیڑھی ۱۳۰۰/۲۶ = ۵۰ برس ہوئے +

مگدھ دیس کے راجا اسی عرصہ میں جراسندھ سے لے کر ودھی سار تک تینتیس[۳۳] ہوئے اور ان سب کا کال ان کے راجیہ کال کے حساب سے جو بنس وار بلکہ نام وار دیا ہوا ہے ۱۳۱۸ ہوتا ہے اس طرح سے کہ :-

---

[۱۱] دیکھو آگے بھاگ ۲ کا ادھیائے ۳ + اور اُس کے نوٹ ۳۳ اور ۳۴ +

[۱۲] فرنگی مؤرخ مہاتما بُدھ کو مسیح سے پانچ سو برس پہلے مانتے ہیں مگر پُرانوں کے حساب سے مہاتما بُدھ کا زمانہ مسیح سے ۱۸۰۰ برس پہلے نِکلتا ہے۔ اور اس کے لئے دیکھو ہمارے اس گرنتھ کا بھاگ ۴ ادھیائے ۱ +

جراسندھ کا بنس (جراسندھ سے رِپنجے تک) ۱۰۰۰ برس

پرؔدیوت کا بنس (پرؔدیوت سے نندی تک) ۱۳۸ ″

ششوناتھ کا بنس (ششوناتھ سے وِدھی سار تک) ۱۸۰ ″

کُل = ۱۳۱۸ یا ۱۳۲۰ برس

اسس لئے ان ۳۳ راجاؤں کی اوسط ان ۱۳۲۰ برس میں $\frac{۱۳۲۰}{۳۳}$ = ۴۰ برس ہوئی۔

پس جبکہ مہابھارت کے بعد کے راجاؤں کی اوسط فی پیڑھی چالیس ۴۰ اور اوپر پچاس ۵۰ برس بیٹھتی ہے تو مہابھارت سے پہلے کے اور وہ بھی آٹھ آٹھ نو نو ہزار برس پہلے کے راجاؤں کی اوسط فی پیڑھی پچاس ۵۰ اور فی نام سو ۱۰۰ برس جو ہم نے قائم کی ہے وہ کچھ زیادہ نہیں ہے۔ کم ہو تو ہو +

(۲۲) اور یاد رہے کہ ہندوستان کی تاریخ کا یہ زمانہ وہ زمانہ ہے جو بائیبل یعنی انجیل میں آدم اور اس کی اولاد کا زمانہ ہے اور جس زمانہ کی عمریں بائیبل میں آٹھ آٹھ سو اور نو نو سو برس کی لکھی ہیں + مگر یہ تو کلام الٰہی ہے۔ اس لئے فرنگی وِدوان جو بائیبل کے پیرو ہیں اُن کو اس کلام میں تو کوئی کلام نہیں ہو سکتا مگر جب وہ ہندوستان کی طرف آتے ہیں تو اُسی زمانہ کی ہندوستان کی ہستیوں کو پندرہ بیس برس کی ہی اوسط دیتے ہیں۔ اور ہندوستانی وِدوان ان کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ اس پیروی سے ہی وہ وِدوان کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں + چنانچہ رومیش چندر دت نے جو کتاب ہندوستان کی قدیم تہذیب پر لکھی ہے اس میں وہ بھی اسی بات پر مائل ہیں کہ یہ اوسط پندرہ برس کی لگائی جائے اگرچہ خود اُنہوں نے بڑا حوصلہ کر کے یہ اوسط ۲۳ برس کی لگائی ہے اور اسس حساب سے

مگدھ دیس کے ۳۴ راجاؤں کا سمے جو مہابھارت کے سمکالین جراسندھ سے لے کر مہاتما بُدھ کے سمکالین (وِدھی سار کے بیٹے) اجات شترو تک ہوئے ۲۳ × ۳۴ = ۷۸۲ برس لگا کر مہابھارت کا سمے مہاتما بدھ سے ۷۸۲ برس پہلے لگایا ہے + فرنگی وِدوان اتنا کرنے کو بھی تیار نہیں ہیں اور پچاس برس کی اوسط تو وہ کسی طرح لگا ہی نہیں سکتے کیونکہ اگر وہ ایسا کریں تو مہاتما بُدھ کو مسیح سے ۱۸۰۰ برس پہلے ماننے کی بجائے ۵۰۰ برس پہلے ماننے کی صورت میں بھی مہابھارت کا زمانہ بُدھ سے ۵۰ × ۳۴ = ۱۷۰۰ برس پہلے اور مسیح سے ۱۷۰۰ + ۵۰۰ = ۲۲۰۰ برس پہلے جا رہے اور یہ زمانہ بائیبل میں طوفان نوح کے زمانہ کے قریب جا پہونچے + اور مہاتما جی کو مسیح سے ۱۸۰۰ برس پہلے مان لینے کی صورت میں تو (جو انکا اصلی زمانہ پُرانوں کی رو سے نکلتا ہے) مہابھارت کا یہ زمانہ مسیح سے ۱۷۰۰ + ۱۸۰۰ = ۳۵۰۰ برس پہلے جا رہے اور یہ زمانہ بائیبل میں پیدائش دنیا کے قریب جا پہونچے[۱۳] اور اس سے زیادہ کُفر اور کیا ہو[۱۴] +

---

[۱۳] دیکھو پیچھے ادھیائے ا کا فٹ نوٹ ۶۰ اور اسی ادھیائے ۲ کا فٹ نوٹ ۵۵ +

[۱۴] تعجب ہے کہ ہندوستان کے آخری زمانہ مغلیہ میں بھی اورنگ زیب کے بعد کی نادِر گردی کو چھوڑ کر کہ جب آج ایک بادشاہ تخت پر بیٹھتا تھا اور کل مارا جاتا تھا بابر کے زمانہ سے اورنگ زیب کے زمانہ تک یعنی ۱۴۹۵ء عیسوی سے کہ جب بابر فرغانہ میں جانشین ہوا ۱۷۰۷ء تک جب اورنگ زیب اس جہاں سے رخصت ہوا ۲۱۲ برس میں ۶ بادشاہ ہو کر فی بادشاہ ۳۵ برس کی اوسط ہوئی (اور جن میں خود اورنگ زیب نے ۹۰ برس کی عمر پائی اور ۵۰ برس سلطنت کی) مگر اُن راجاؤں کی اوسط جو آج سے چار چار پانچ پانچ ہزار برس پہلے ہوئے پندرہ بیس برس ہی رہے +
ایک آدمی تو اورنگ زیب کے وقت سے لے کر اب تک جیتا چلا آتا تھا۔ وہ (بموجب دہلی کے انگریزی اخبار ہندوستان ٹائمز مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء عیسوی) ابھی چھ برس ہوئے ۱۹۳۲ء میں مدورا (واقع صوبہ مدراس) میں ۲۴۵ برس کا ہو کر مرا ہے اور اپنی اس دیرگھ آیو سے بہ جتا گیا ہے کہ ہندوستان کے پُرانے راجاؤں کی اوسط پچاس برس فی راجا جھوٹ نہیں ہے +

(۲۲۳) مگر اب تو یہ کُفر قدرت نے ہی کھڑا کر دیا ہے + میسوپوٹیمیا کے پُرانے کھنڈرات کا حال تو ہم پیچھے صفحہ ۱۵ پر لکھ آئے ہیں کہ وہ آج سے پانچ پانچ چھ چھ ہزار برس کے نکلے ہیں ہندوستان میں بھی سِندھ کے ریگستان (موہنجو دارو) میں سشہر کے دبے ہوئے نکل آئے ہیں جن کو خود فرنگی ودوان مسیح سے تین تین چار چار ہزار برس پہلے ماننے پہ مجبور ہوئے ہیں[۱۵] + پھر اب مہابھارت کے زمانہ کا آج سے پانچ ہزار برس پہلے ہونا کیا تعجب کی بات رہا[۱۶] - اور مہابھارت سے بعد کے راجاؤں کو چالیس پچاس برس فی

[۱۵] آرکیولوجیکل سروے اوف انڈیا کی رپورٹ بابتہ ۲۴-۱۹۲۳ عیسوی میں اس سلسلہ میں یوں لکھا ہے:-

"اب تک ہندوستان عام طور پر دنیا کے کم سِن ملکوں میں شمار ہوتا رہا ہے - پتھر کے نئے اور پُرانے یُگ کے اوزاروں اور ہتھیاروں اور راج گرِیھ کی فصیل کے جناتی کھنڈروں جیسے ابتدائی اور اَن گڑھ آثار قدیمہ کے سوائے مسیح سے تین سو برس پہلے کے اور کسی آثار قدیمہ کا وجود معلوم نہ تھا - اور مسیح سے تین سو برس پہلے کا زمانہ وہ زمانہ ہے کہ جب یونان نصف النہار سے ڈھل چکا تھا اور مصر اور میسوپوٹیمیا کی زبردست سلطنتوں کو لوگ قریب قریب بھول چکے تھے + اب ایک جست میں ہی ہم ہندوستان کی تہذیب کے متعلق اپنی معلومات کو تین ہزار برس اور پیچھے کی طرف لے گئے ہیں اور اس امر کو قائم کر چکے ہیں کہ مسیح سے تین ہزار برس پہلے اور شاید اس سے بھی پہلے پنجاب اور سندھ کے لوگ خوش قطع شہروں میں رہتے تھے - پکی تہذیب والے تھے - صنعت و حرفت میں اعلےٰ درجہ کی مہارت رکھتے تھے - اور مصوری حروف لکھنے کا ڈھنگ مکمل جانتے تھے"+

[اس بیان کی اصل انگریزی عبارت ہم نے اس بھاگ کے آخیر میں دی ہوئی ہے +]

[۱۶] دیکھو اس گرنتھ کے دوسرے بھاگ کا ادھیائے ۳ جہاں ہم نے اس بات کو طرح طرح سے ثابت کر کے دکھایا ہؤا ہے کہ مہابھارت کا زمانہ دراصل آج سے پانچ ہزار برس پہلے کا زمانہ ہے +

پیڑھی کی اوسط دینا اور مہابھارت سے پہلے کے راجاؤں کو سو برس فی نام کی اوسط دینا (اس وجہ سے کہ مہابھارت سے پہلے بنسا ولیوں کے نام پیڑھی در پیڑھی نہیں ہیں) ایسی کون سی بات رہی جو تاریخی لحاظ سے عقل اور قیاس سے بعید ہو ÷

(٢٤) پس اس منونتر کا آخری طوفان جو ایک قسم کی پرلے یا قیامت ہی تھا گلیسیل پیریڈ کا یہ ہی برفانی طوفان ہے جس کا ذکر ہم کرتے چلے آئے ہیں + اس کا زمانہ جیولوجی کی رو سے آج سے ١٣٦٤٨ یعنی تقریباً چودہ ہزار برس پہلے نکلتا ہے - اور جیوتش وِدیا سے اور ہندوؤں کے ورِشمان سے اور پُرانوں کی راج بنسا ولیوں سے اس زمانہ کی تصدیق ہوتی ہے + یہ طوفان ہندوستان میں اور دوسرے کئی ملکوں میں آیا۔ دوسرے ملک اس طوفان میں ایسے ڈوبے کہ پھر مدتوں تک نہ اُبھرے مگر ہندوستان اس رَو کے فرد ہوتے ہی پھر سنبھلا اور اپنے پُرانے سنسکاروں کے بل سے ترقی کے میدان میں پھر بڑھا + یہاں سے ہندوستان کا اتہاس نئے سرے سے پھر شروع ہوا اور یہ نیا اتہاس ہی جو آج سے کوئی چودہ ہزار برس پہلے شروع ہوا ہمارے اس گرنتھ (بھارت پُران) کا اتہاس ہے + یہ اتہاس نیا ہے پر اس کی سبھیتا (تہذیب) جو اُن ہی پُرانے سنسکاروں کا نتیجہ ہے پُرانی ہے اور اسی کارن سے اتہاس کے شروع میں ہی ایسی مکمل دکھائی دیتی ہے کہ بعض صورتوں میں اور ملکوں کی آج کل کی تہذیب سے بھی بڑھی ہوئی ہے +

تیسرا ادھیائے

ویدک کال

اور

ویدک رشیوں کا حال

پچھلے دو ادھیاؤں میں بتایا جا چکا ہے کہ سرشٹی کی آیو چار ارب بتیس کروڑ برس کی ہوتی ہے۔ اور کال کے اس مان کو اصطلاح میں کلپ کہتے ہیں۔ اور ایک کلپ میں چودہ منونتر ہوتے ہیں۔ اور ہر منونتر کا منو الگ ہوتا ہے + اب یہ اور بتایا جاتا ہے کہ جس طرح ہر منونتر کا منو الگ ہوتا ہے اُسی طرح ہر منونتر کے دیوتا۔ اِندر اور سپت رشی بھی الگ ہوتے ہیں + اس کلپ کے چودہ منونتروں میں سے چھ بیت چکے ہیں اور ساتواں چل رہا ہے۔ اور اس ساتویں منونتر کے منو دیوتا اِندر اور سپت رشی یہ ہیں:۔

منو:۔ (وِوسوت یعنی سورج کا بیٹا) وَیوسوت

دیوتا:۔ آدِتیہ۔ وسو۔ رُدر آدک

اِندر:۔ پُرندر

سپت رِشی:۔ وسِشٹھ[1]۔ کشیپ[2]۔ اتری[3]۔ جمدگنی[4]۔ گَوتم[5]۔ وِشوامتر[6]

بھردواج +

[دیکھو وشنو پُران :- انش ۳ - ادھیائے ۱- شلوک ۳۰ تا ۳۳
اور شریمد بھاگوت :- اسکندھ ۸ - ادھیائے ۱۳ - شلوک ۴ تا ۵ +]

یہ رشی منونتر بھر رہیں گے اور ہر چتر یگ کے انت میں ویدوں کا وِپلو (ناشش) ہو جانے پر اُن کا نئے سرے سے پرورتن کریں گے

[دیکھو وشنو پُران :- انش ۳ - ادھیائے ۲ - شلوک ۴۶ +
اور مہابھارت :- شانتی پرو- ادھیائے ۲۱۰ - شلوک ۱۹ +]

جس طرح یہ رشی منونتر بھر رہیں گے اوسی طرح ایک اور شریہنی کے رشی ہیں جو کلپ بھر رہیں گے - اِن کو پرجاپتی کہتے ہیں اور وہ تعداد میں دس ہیں + منوسمرتی (ادھیائے ۱ - شلوک ۳۵) میں ان کے نام یہ آئے ہیں :- مریچی - اتری - انگرس - پُلستیہ - پُلہہ - کرتو - پرچیتس - وسشٹھ - بھرگو نارد + شریمد بھاگوت (اسکندھ ۳ - ادھیائے ۱۲ - شلوک ۲۲) میں بھی یہ نام اسی طرح آئے ہیں - صرف پرچیتس کی جگہ دکش کا نام ہے - اور دکش پرچیتس کا ہی پتر پراچیتس ہے - جیسا کہ بھاگوت کے سکندھ (۴) سے ظاہر ہوتا ہے + وشنو پُران (انش ۱ - ادھیائے ۷ - شلوک ۵ اور ۶) میں بھی پرچیتس کی جگہ دکش کا ہی نام آیا ہے - اور نارد کو چھوڑ کر باقی نو کو نو برھما کہا ہے کیونکہ برھما نے ان کو اپنا سا بنایا ہے + مہابھارت (شانتی پرو ادھیائے ۳۴۰ شلوک ۶۹ تا ۷۴) میں لکھا ہے کہ مریچی - انگرا - اتری - پُلستیہ - پُلہہ - کرتو اور وسشٹھ یہ سات (جو اوپر کے دس پرجاپتیوں میں شامل ہیں) مانسا نرمتا ارتھات من سے پیدا کئے ہوئے ہیں - یہ مکھیہ وید آچارج ہیں اور پرورتی دھرم پر چلنے والے پرجاپتی ہیں + سنک سنندن

سناتن۔ سنت کُمار۔ سن۔ سنت سجات اور کپل یہ سات رشی بھی جو برھما کے پُتر ہیں۔ مانس کہلاتے ہیں۔ ان کو وِگیان اپنے آپ آیا ہے۔ یہ نورتی دھرم پرائین ہیں۔ یوگ میں مکھیہ اور سانکھیہ گیان میں وشارد ہیں۔ دھرم شاستر کے آچارج اور موکش دھرم کے پروَرتک ہیں[۱]"+

[مہابھارت کے اسی ادھیائے (۳۴۰) کے شلوک ۳۴ اور ۳۵ میں یہ بھی آیا ہے کہ مریچی آدک سات پرجاپتیوں کو اور سوئمبھو (برھما) سے اُتپن ہوئے سوائمبھو منو کو جو اس کلپ کے سب سے پہلے منونتر کا منو ہے وہ آٹھ پرکرتیاں سمجھنا چاہیئے جن سے یہ سارا جگت پیدا ہوا ہے + اور یہ آٹھ پرکرتیاں وہ ہیں جن کو شریمد بھگوت گیتا (ادھیائے ۷۔ شلوک ۴) میں یوں برنن کیا گیا ہے کہ "بھومی[۱] (پرتھوی)۔ آپ[۲] (آب یا جل)۔ انل[۳] (اگنی) وایو[۴] (ہوا)۔ کھنگ[۵] (آکاش)۔ من[۶]۔ بدھی[۷] اور اہنکار[۸] یہ آٹھ پرکار میری پرکرتی کے ہیں"+]

ویدوں کے پرورتک سپت رشی جو منونتر بھر رہیں گے اور پرجاپتی جو کلپ بھر رہیں گے نیتیہ رشی ہیں۔ انیہ ارتھات دوسرے رشی نیمتک رشی

۱؎ ان شلوکوں میں جو سات آٹھ نو اور دس رشیوں اور پرجاپتیوں کا ذکر آیا ہے اُسکی دُھنی رگوید کے ان دو منتروں میں جو منڈل ۱۰ کے سوکت ۲۷ کے منتر ہیں معلوم ہوتی ہے:۔

۱۵۔ سات وِیر (پرجاپتی کے) نیچلے (یا دکھنی) بھاگ سے اور آٹھ اوپر کے (یا اوتر کے) بھاگ سے پیدا ہوئے + نو پچھلے (یا پچھمی) بھاگ سے اور دس اگلے (یا پوربی) بھاگ سے پیدا ہوئے +

۱۶۔ دس میں سے ایک کپل کو (پرجاپتی کے سمان سمجھ کر) پار لگا دینے والے گیان کے لئے پریرنا کرتے ہیں اور ماتا اس گیانی اور بیراگی گربھ کو پرسنتا سے پالتی ہے +

ہیں جو سمے سمے پر کسی نمت سے منشیہ لوک میں آتے ہیں + ان میں سے
کوئی نیتہ رشیوں کے ہی اوتار ہوتے ہیں اور اُن کے نام بھی اُن ہی نیتہ رشیوں
کے نام پر ہوتے ہیں جن کے وہ اوتار ہوتے ہیں + ان نیتہ اور نیمئتک رشیوں
کے ناموں کی ایکتا سے ان کے چرتر آپس میں ایک دوسرے کے چرتروں
کے ساتھ گڈمڈ ہو جاتے ہیں اور ان رشیوں کے وشئے میں بھرانتی پیدا
کرتے ہیں +

وید منتروں کے درشٹا اور کرتا (اور یہ بات آگے اسی ادھیائے
میں بتائی جاوے گی کہ درشٹا اور کرتا سے کیا مُراد ہے) زیادہ تر
یہ ہی وید پرورتک نتیہ سپت رشی اور ان کے نیمئتک اوتار ہیں اگرچہ
ان میں کئی سورج بنسی اور چندر بنسی راج رشی بھی شامل ہیں
جیسا کہ آگے دکھایا جاویگا + چنانچہ وسشٹھ جی رگوید کے
ساتویں منڈل کے رشی ہیں۔ اترّی اور ان کے گوترج رشی
پانچویں منڈل کے رشی ہیں۔ وشوامتر تیسرے منڈل کے اور
بھردواج چھٹے منڈل کے رشی ہیں۔ اور کشیپ جمدگنی اور گوتم
باقی منڈلوں کے مختلف سوکتوں کے رشی ہیں جیسا کہ آگے دکھایا
جاوے گا + دو سوکت (یعنی منڈل ۹ کا سوکت ۱۰۷ اور منڈل ۱۰ کا
سوکت ۱۳۷) وید میں ایسے بھی ہیں جن کے رشی یہ ساتوں مشترکہ سمجھے
جاتے ہیں + سوکت ۱۳۷ کے منترہ میں یہ ساتوں رشی پرارتھنا کرتے ہیں کہ سارے
دیوتا یہاں (اس سنسار میں) رکھشا کریں۔ مرت گن رکھشا کریں۔ اور
سارے بھوت رکھشا کریں جس سے کہ یہ (سنسار) پاپ رہت ہو[۹۲] +

[۹۲] رگوید کے منڈل ۸ کے سوکت ۲۸ اور ۳۰ میں منو (دیو سوت) ان دیوتاؤں کو تعداد

خود وید میں سپت رشی کا پد جن منتروں میں آیا ہے اُن میں سے دو منتر رگوید کے ۱۰-۸۲-۲ اور ۱۰-۱۰۹-۴ ہیں + منتر ۱۰-۸۲-۲ میں آیا ہے کہ وِشوکرما (جس کا ارتھ ساین نے آدیتیہ (سورج) کیا ہے) سپت رشیوں سے پرے ہے - اور یہاں سپت رشیوں سے مُراد غالباً اُن سات تاروں سے ہے جو شِشومار کی شکل میں دُھرو کے اِردگرد پھرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کیونکہ سنسکرت میں رِشی جیوتی یا تارے کو بھی کہتے ہیں +

[تاروں کا اور خاص کر ان سات تاروں کا نام رِکش بھی ہے اور اس لئے اوتر کی دِشا کو جس میں یہ تارے چمکتے ہیں رِکشا بھی کہتے ہیں + رگوید ۱-۲۴-۱۰ میں بھی رِکش اسی ارتھ میں آیا ہے + مگر سنسکرت میں رِکش ریچھ کو بھی کہتے ہیں اور اس لئے مغربی قوموں نے جب اِن تاروں کے ساتھ رِکش کا لفظ دیکھا تو اُس کا ترجمہ اپنی زبانوں میں ریچھ کر کر لاطینی میں اُن کو اُرسا (Ursa) اور انگریزی میں بیر (Bear) کہا - اور چونکہ اس قسم کی دو شکلیں ایک ہی جگہ آکاش میں دکھائی دیتی ہیں ایک چھوٹی اور ایک بڑی اس لئے ان دونوں میں تمیز رکھنے کے لئے چھوٹی کو جس کی پُوچھ کا سرا دُھرو یعنی قطب بنتا ہے لاطینی میں اُرسا مائینر (Ursa Minor) اور انگریزی میں لیسر بیر (Lesser Bear) یعنی چھوٹا ریچھ کہا اور بڑی شکل کو جو اور سیاروں اور ستاروں کی طرح دُھرو کے اردگرد پھرتی ہے اُرسا میجر (Ursa Major)

میں تین اوپر تیس ارتھات ۳۳ بتاتا ہے اور شوکت ۲۷ میں ان سے رکھشا کے لئے پرارتھنا بھی کرتا ہے + یہ ۳۳ دیوتا کون ہیں اِس کا حال آگے اس گرنتھ کے چھٹے بھاگ میں ویدک لٹریچر کے سمبندھ میں بیان کیا جاوے گا +

اور گریٹربیر (Greater Bear) یعنی بڑا ریچھ کہا + ہندوؤں نے ان کو اپنی اُچ بھاونا کے انوسار رشی کہا۔ اور چونکہ یہ گنتی میں سات ہیں اس لئے ان کو (یعنی بڑی شکل کے تاروں کو) سپت رشی کا نام دیا۔ اور یہ بھاونا جیساکہ اوپر وکت منتر ۱۰-۸۲-۲ سے ظاہر ہے ویدوں کے وقت سے چلی آرہی ہے +]

دوسرے منتر (۱۰-۱۰۹-۴) میں آیا ہے کہ برھما نے جو اپنی جایا جوہُو (انھات واک یا بانی) کو کسی پاپ کے کارن تیاگ دیا تھا اُس کو دیوتاؤں نے اپا پا بتایا۔ اور "سپت رشیوں نے بھی جو تپ میں لگے ہوئے بیٹھے اس وشے میں ساکشی دی" + یہاں سپت رشی سے صاف ظاہر ہے کہ سات تپسوی رشی مراد ہے + ایک اور منتر (۱۰-۱۳۰-۷) میں آیا ہے کہ "ہمارے پتر یگیوں کے کرنے سے ہی منشیہ سے رشی ہو گئے اور میں اپنے من کی آنکھ سے اُن کو دیکھ سکتا ہوں جنہوں نے یہ یگیہ رچے۔ دِویہ سپت رشیوں نے استُتی اور چھند اور وِدھی کے ساتھ پہلے رشیوں کے رستہ کو دیکھ کر رتھ بانوں کی طرح سے باگ ہاتھ میں لی" + اور یہاں بھی سپت رشیوں سے صاف ویدک سپت رشی ہی مراد ہے + مگر یہ سات رشی کون تھے۔ اس کی کوئی تفصیل وید میں نہیں ہے اگرچہ یجروید کے شت پتھ براہمن میں اس کی تفصیل دی ہوئی ہے اور یہ تفصیل وہی ہے جو ہم نے اُوپر

سلہ وشنو پُران کے ٹیکا کار شری دھر نے انش ۱ کے ادھیائے ۲۴ کے شلوک ۱۰۵ کی ٹیکا میں ان سات تاروں کے نام یہ لکھے ہیں:۔ مریچی وششٹھ انگرا اتری پُلستیہ پُلہیہ اور کرتو + اور یہ مہا بھارت کے وہ پرورتی دھرم پرائن سپت رشی ہیں جو کلپ بھر رہیں گے اور جن کا ذکر ہم ابھی پیچھے کر آئے ہیں +

وِشنو پُران اور شریمد بھاگوت میں سے وید پرورتک رشیوں کی دی ہے اور جس میں وسِشٹھ[1] ۔ کشیپ[2] ۔ اتری[3] ۔ جمدگنی[4] ۔ گئوتم[5] ۔ وِشوامتر[6] اور بھردواج[7] شامل ہیں +

ویدوں میں ان سب کے نام آتے ہیں ۔ مگر الگ الگ آتے ہیں ۔ اور ان سے ان کے کچھ کچھ اتہاس بھی ملتے ہیں ۔ مگر پُرانوں میں اور رامائن اور مہابھارت میں ان کی انیک کتھائیں بن گئی ہیں +

یہ کتھائیں اگرچہ خاص اتہاس سے سمبندھ نہیں رکھتی ہیں مگر چونکہ اتہاس میں اُن کا ذکر آتا ہے اور سنسکرت لٹریچران سے بھری پڑی ہے اس لئے اِن کا جاننا بھی ضروری ہے اور ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ انگریزی لٹریچر سمجھنے کے لئے رومن اور یونانی منتھولوجی کی کتھاؤں کا جاننا ضروری ہے اور اسی لئے ہم ان کا حال سنکشیپ سے برنن کئے دیتے ہیں اور وہ حال یہ ہے :-

(۱) وسِشٹھ

وسِشٹھ کو وشِشٹھ بھی لکھتے پڑھتے ہیں ۔ چنانچہ وشنو پُران اور شریمد بھاگوت کے جن شلوکوں میں سپت رشیوں کے ناموں کی تفصیل درج ہے اور جن کا حوالہ اُوپر درج کیا گیا ہے اُن میں سے وِشنو پُران کے شلوک میں وشِشٹھ اور شریمد بھاگوت کے شلوک میں وسِشٹھ لکھا ہوا ہے ۔ مگر وسِشٹھ کہنا زیادہ صحیح ہے ۔ اس کی دیاکرن پانِنی (۵-۳-۵۵) کے انوسار یہ ہے کہ لفظ وسو کے آخر میں اِشٹ پرتیہ آتا ہے (؟) اِشٹھ تفضیل کُل کے ارتھ

میں اِشٹھ کلمہ توصیفی لگا ہوا ہے - اور جیسے گُرو سے گرِشٹھ اور
لگھو سے لگھِشٹھ بنا ہوا ہے ویسے ہی وسو سے وسِشٹھ بنا ہوا
ہے اور وسو کا ارتھ ہے دھنوان یا ستیہ وان یا اوتّم +
اصطلاح میں وسو آٹھ شکتیوں کا نام ہے جن میں اگنی وسِشٹھ
ارتھات سب سے اوتم ہے - چنانچہ شریمد بھگوت گیتا
(ادھیائے ۱۰- شلوک ۲۳) میں بھگوان کہتے ہیں کہ وسوؤں میں
میں پاوک ارتھات اگنی ہوں + وید کے اکثر منتروں میں وسِشٹھ اسی ارتھ
میں آیا ہے (اُداہرن کے لئے دیکھو رگوید ۲-۹-۱) اور اس ارتھ
میں وسِشٹھ اون پرجاپتیوں میں شامل ہے جن کا حال ہم پیچھے
لکھ آئے ہیں +

پُرانوں کی رو سے وسِشٹھ پرجاپتی کو کردم رشی کی پُتری
اُورجا بیاہی گئی تھی اور اس استری سے اُن کے چِتر کیتو آدک
سات پُتر ہوئے جو تیسرے منونتر کے سپت رشی ہوئے (دیکھو
شریمد بھاگوت اسکندھ ۴- ادھیائے ۱- شلوک ۴۰) + ساتویں
منونتر میں جو اب ورتمان ہے وسِشٹھ آپ سپت رشیوں
میں شامل ہوئے اور چونکہ ایک منونتر میں ۷۱ چتر یگ ہوتے ہیں اور ہر
چتر یگ کے دواپر میں ایک نیا رشی وید ویاس ہو کر ویدوں کا ویاس کرتا
رہتا ہے اس لئے وسِشٹھ اس منونتر کے آٹھویں چتر یگ میں
وید ویاس بھی ہوئے - اور وسِشٹھ کا پُتر شکتی جو اَرُندھتی استری
سے ہوا پچیسویں چتر یگ میں اور شکتی کا پُتر پراشر چھبیسویں (۲۶) چتر یگ
میں اور پراشر کا پُتر کرشن دوئیپائن ورتمان اٹھائیسویں (۲۸) چتر یگ

میں وید ویاس ہوئے (دیکھو بھاگوت ۴-۱-۴۱ + اور وشنو پران - انش ۳ - ادھیائے ۳) +

پرجاپتی وسشٹھ تو جیسا پیچھے بتایا جا چکا ہے مانُشی سرشٹی میں شامل ہیں - مہرشی وسشٹھ جو وید پر ورتک ہوئے مِتر اور ورُن کے پُتر ہیں (دیکھو رگوید - منڈل ۷ - سُوکت ۳۳ - منتر ۱۱ تا ۱۳) - مِتراورُن دو ناموں سے مرکب ہے اتفاقا مِتر اور ورُن سے اور ان دونوں کے بیچ میں آ ویاکرن کے انوسار اس طرح سے آیا ہوا ہے جس طرح وِشوامتر میں وشو اور منتر کے بیچ میں آیا ہوا ہے - مِتر اور ورُن یوں تو دو دیوتاؤں کے نام ہیں پر مہابھارت (شانتی پرو - ادھیائے ۳۱۸ - شلوک ۳۹) میں یاگیہ ولکیہ [۵۴] رشی نے ان کا ادتھ پُرش اور پرکرتی کا کیا ہے - پس مہرشی وسشٹھ مِتر اورُن کے پُتر ہیں اور رگوید کے منڈل ۷ کے رشی یہ ہی مِتر اورُن کے پُتر وسشٹھ ہیں + وسشٹھ جی کے پُتر شکتی آدک (جو ارُندھتی کے پیٹ سے تھے) اور شکتی کے پُتر پراشر بھی ویدک رشی ہوئے ہیں - چنانچہ منڈل ۹ کے سُوکت ۹۷ میں جو ۵۸ منتر ہیں اُن میں سے ۱ تا ۳ کے رشی وسشٹھ اور ۴ تا ۳۰ کے رشی اُن کے پُتر اِندر پرمتی - ورِشگن - منیو - اُپمنیو - ویاگھرپاد - شکتی - کرن شرت - مرڈیک اور وسُکر ہیں - اور ۳۱ تا ۴۴ کے رشی شکتی کے پُتر پراشر ہیں - اور منڈل ۷ کے سُوکت ۳۳ میں جن "وسشٹھا سے" کا ذکر آیا ہے

---

۵۴ یہ رشی یجُروید کی شُکل سنگھتا کے اور اس سنگھتا کے شت پتھ براہمن کے کرتا ہیں (مفصل حال کے لیے دیکھو اس گرنتھ کا چھٹا بھاگ اور اُس کے پہلے ادھیائے میں یجُروید کا وِشے) +

اُن سے غالباً یہ ہی سب وسشٹھ کے بنسج یا گوترج مراد ہیں + شکتی کے پُتر اور وسشٹھ کے پَوتر واسشٹھ نندن پراشر مہابھارت کے زمانہ میں پھر پرگٹ ہوئے اور وید ویاس کرشن دوئپاین کے پتا اور وشنو پران کے وکتا ہوئے (دیکھو وشنو پران - ۴ - ۲۰ $\frac{۳۸}{۵۳}$) +

سورج بنس کے اکشواکو بنسی راجاؤں نے اپنے پروہتوں کو ان ہی وسشٹھ کے نام پر وسشٹھ کا خطاب[۵] دیا اور یہاں سے وسشٹھ کا ایک نیا سلسلہ چلا اور یہ سلسلہ اس بنس کے بانی اکشواکو سے لے کر رامچندر جی تک جو اکشواکو سے ساٹھ پیڑھی پیچھے ہوئے برابر چلا گیا + چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب اکشواکو نے اپنے بیٹے وِکُکشی سے کہا کہ شرادھ کے لئے مانس لا اور وہ شکار مار لایا مگر راستہ میں بھوک کے مارے اُس میں سے ایک شَشک یعنی خرگوش کھا کر سارے مانس کو جھوٹا کر لایا تو اس اپرادھ کے کارن کل آچارج وسشٹھ نے وِکُکشی کو شاپ دیا اور اس شاپ سے وِکُکشی کا نام ششاد[۶] (خرگوش خور) پڑ گیا (دیکھو وشنو پران - انش ۴ - ادھیائے ۲ - واکیہ ۵ انا ۱۸) + پھر جب اکشواکو سے کوئی ۵۰ پیڑھی پیچھے راجا سُداس ہُوا اور اس کا پُتر سَوداس جو کلماش پاد کے نام سے مشہور ہے ایک شاپ کے کارن اولاد پیدا کرنے

---

۵ اسی طرح سے زمانہ حال میں مالوہ کے پرسدھ راجا بھوج کے پُتر کیرتی ورما نے ٹھاکر جاجوک کائستھ کے پُتر مہیشور کو وسشٹھ کا خطاب دیا تھا (دیکھو مختصر تاریخ قوم کائستھ مرتبہ بابو ناگیندر ناتھ باسو) +

۶ ششاد کے لئے دیکھو آگے ادھیائے (۴) بنساولی نمبر ۱ +

سے رہ گیا تو پُروہت وسِشٹھ نے اُس کی پرارتھنا سے اُس کی استری دَمینتی کو گربھ آدھان کرایا اور اُس گربھ سے اَشمک نامی پُتر پیدا ہُوا جس سے بارہ پیڑھی پیچھے شری رامچندر جی کا جنم اسی اَشمک کے بنس میں ہوُا (دیکھو وشنو پُران - انش ۴ - ادھیائے ۴ + اور مہابھارت آدی پرو - ادھیائے ۱۸۲[۵۷]) + اور رامچندر جی اور اُن کے پتا دشرتھ کے راج میں تو کُل پروہت وسِشٹھ تھے ہی + غرض جس طرح سے کہ اب بھی سوامی شنکر آچارج کی گدی کے وارث کوئی ہوں اور کسی کال میں ہوں ڈھائی ہزار برس سے شنکر آچارج کے نام پر شنکر آچارج ہی کہلاتے چلے آتے ہیں اُسی طرح سے وسِشٹھ جی کی گدی کے ادھکاری بھی جس کسی کال میں ہوئے وِسشٹھ جی کے نام پر وِسشٹھ ہی کہلاتے چلے آئے +

(۲) وِشوامتر[۵۸]

وِشوامِتر کا برتانت اور بھی اُلجھا ہوُا ہے - یہ کوئی پرجاپتی تو نہیں ہوئے پر وسِشٹھ کی طرح اس منونتر کے سپت رشیوں میں شامل ہیں +

---

۵۷ نیز دیکھو آگے ادھیائے (۴) - بنساولی نمبر ا +

۵۸ وشوامتر کا شبد دو شبدوں سے مرکب ہے اور وہ دو شبد یہ ہیں :- وشوجو پاننی (۶ - ۳ - ۱۳۰) کے انوسار وشوا ہو گیا ہے - اور مِتر - اور اس کا ارتھ ہے - وشو ارتھات سارے جگت کا مِتر +

مہابھارت (انوشاسن پرو - ادھیائے ۹۳) میں سپت رشیوں نے اپنے اپنے نام کی نِرُکتی ایک یا تو دھاتی کو چکرانے کیلئے عجیب عجیب طرح سے بیان کی ہے - مگر وہ چکرانے کے لئے ہی ہے سمجھانے کے لئے نہیں ہے +

وِشوامتر رگوید کے ایک منڈل (ارتھات منڈل ۳) کے رشی بھی ہیں پر اس اوستھا میں شونک کی آرش انوکرمنی میں جس میں وید کے ہر ایک سوکت اور ہر ایک منتر کا رِشی بتایا ہوا ہے (اور جس کا ذکر ہم آگے اسی ادھیائے میں مفصل کرینگے) وِشوامتر کو گاتھی کا پُتر لکھا ہے۔ اور رِگوید سنگھتا جو آج کل پرچلت ہے اُس میں بھی اسی طرح دکھایا ہوا ہے + گاتھی سے گادھی مراد لیتے ہیں اور گادھی کا اتہاس یوں آتا ہے:-

جس طرح اکشواکو سورج بنس کا بانی تھا اسی طرح اُس کا سمکالین پُرورَوا چندربنس کا بانی تھا۔ اس پُرورَدا کے ایک بیٹے آیو سے پُروبنس چلا اور دُوسرے بیٹے بِجے سے وِشوامتر کا بنس چلا اِس طرح سے کہ بجے سے آٹھ پیڑھی آگے چل کر کُشں ہؤا۔ کُشں کا بیٹا کُشا نَمب اور کُشانَمب کا بیٹا گادھی ہؤا + گادھی کی بیٹی ستیہ وتی بھرگوکُل کے رچیک رشی کو بیاہی گئی [اور رچیک رشی چیون رشی کے پُتر تھے (دیکھو مہابھارت انوشاسن پرو۔ ادھیائے ۴۔ شلوک ۸)] + رچیک نے سنتان پیدا کرنے کے لئے ایک چرو اپنی استری ستیہ وتی کے لئے اور ایک اور چرو اپنی استری کے کہنے سے اُس کی ماں (گادھی کی استری) کے لئے تیار کیا۔ مگر ستیہ وتی والا چرو جو برہم تیج اُتپن کرنے والا تھا اُس کی ماں نے کھا لیا اور اُس کی ماں کا چرو جو کشتر تیج اُتپن کرنے والا تھا شیہ وتی نے کھایا[۵۹] +

۵۹ اس سلسلہ میں انوشاسن پرو کے اسی ادھیائے ۴ کے شلوک ۲۷ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ان استریوں نے رچیک رشی کے کہنے سے پُتر پراپتی کے لئے اشوتھ (پیپل) اور اُدُمبر (بڑ) کے برکشوں سے آلنگن بھی کیا تھا + اور ان برکشوں کی یہ مانتا ہندو استریوں میں اب تک اور شاید اس ہی شلوک کے کارن چلی آتی ہے +

نتیجہ یہ ہؤا کہ ستیہ وتی کا پوتا (اربھات ستیہ وتی کے پُتر جمدگنی کا بیٹا) تو پرشورام ہؤا جو رشی پُتر ہوتا ہؤا بھی کشتر تیج سے ایسا بھرپور ہؤا کہ کشتریوں کا بیج ناش کرنے والا ہؤا اور ستیہ وتی کا بھائی (گادھی کا بیٹا) وِشوامِتر ہؤا جو کشتری پُتر ہوتا ہؤا بھی برہم تیج سے ایسا بھرپور نکلا کہ برہم رشیوں میں شامل ہؤا اور "مہان رشی" وشوامتر کے نام پر جو سپت رشیوں میں شامل ہیں اُس کا نام بھی وشوامتر ہؤا جس طرح کہ اُس کی بہن ستیہ وتی کے بیٹے کا نام مہرشی جمدگنی کے نام پر جمدگنی ہؤا (دیکھو آگے ادھیائے ۴ - بنساولی نمبر ۲) +

اِس حساب سے وِشوامِتر پُرورواسے اور اُس کے سمکالین اکشواکو سے تیرہ [۱۳] پیڑھی پیچھے ہؤا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اکشواکو سے اٹھارہ [۱۸] پیڑھی پیچھے امبریکھ کا یگیہ ہوتا ہے تو اُسمیں وِشوامِتر کا ہاتھ ہوتا ہے - ستائیس [۲۷] پیڑھی پیچھے ستیہ ورت (تری شنکو) یگیہ کرتا ہے تو اُسکو وشوامتر یگیہ کراتے ہیں پچاس [۵۰] پیڑھی پیچھے سُداس کو بھی وشوامِتر ہی یگیہ کراتے ہیں - اور ساٹھ [۶۰] پیڑھی پیچھے جب رام اوتار ہوتا ہے تب پھر وشوامِتر ہی شری رامچندر جی کو جنک پوری میں لے جاتے ہیں اور سیتا جی سے اُنکا بیاہ کراتے ہیں + اور اِن سب چرتروں میں وشوامتر کی وسِشٹھ سے ٹکر ہوتی رہتی ہے + معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح راج پروہتوں میں ایک گدی وسِشٹھ کی قائم ہو گئی تھی اسی طرح ایک گدی وشوامِتر کی بھی قائم ہو گئی تھی اور جس طرح وسِشٹھ کی گدی پر بیٹھنے والے ہر زمانہ میں وسِشٹھ کہلائے جاتے رہے اُسی طرح وشوامِتر کے جانشین بھی ہر زمانہ میں وِشوامتر کہلاتے چلے آئے اور اِن دونوں گدیوں میں جو ایک رقابت سی پیدا ہو گئی تھی وہ برابر قایم رہی +

پہلی ہی ٹکر جو وشوامِتر کی وسِشٹھ کے ساتھ ہوئی یوں ہوئی کہ جب وشوامِتر اپنے پتا گادھی کے بعد راج گدی پر بیٹھے اور

کانیہ کُبج[1] (قنوج) کے راجا ہوئے تو وہ ایک دِن پھرتے پھراتے وسِشٹھ کے آشرم میں پہونچے + وسِشٹھ کے پاس ایک گائے تھی جو جیسی دیکھنے میں سُندر تھی ویسی ہی دودھ دہی کی سمندر تھی۔ چنانچہ اسی گائے کے دئے ہوئے پدارتھوں سے وسِشٹھ نے وشوامتر کا ستکار کیا اور ایسا ستکار کیا کہ وشوامتر راج کے بھوگوں کو بھول گیا + چاہا کہ اس کام دھینو کو اپنے ساتھ لے چلے مگر وسِشٹھ کے دل نے نہ چاہا کہ اس کو دے۔ وشوامتر نے زبردستی کرنی چاہی تو گائے نے پُکار مچائی اور گائے کی پُکار سُنکر پہلَو اور شک اور یوَن آدک چھتری جاتیاں اُس کی سہایتا کو آموجود ہوئیں[2] + وشوامتر کے چھکّے چھوٹ گئے اور اُس کو اپنا سا مُنہ لے کر لوٹنا پڑا + مگر وشوامتر کو چین کہاں تھا۔ وسِشٹھ کے برہم تیج نے اُس کے کشتری تیج کو دھول میں ملا دیا تھا اس لئے اُس نے برہم تیج کو برہم تیج سے ہی دبانا اور برہم تیج کی پراپتی کے لئے تپ کرنا شروع کیا اور ایسا اگر تپ کیا کہ اگرچہ وہ ایک بار مینکا اپسرا کی جادو بھری اداؤں کے پھندے میں پھنس کر اپنے تپ سے گرا اور شکنتلا[3] کا جنم داتا ہوا لیکن پھر سنبھلا

---

[1] کانیہ کُبج (قنوج) کے لئے دیکھو آگے ادھیائے ۴ کی بنساولی نمبر ۲ + اور اس گرنتھ کا بھاگ ۳ اور اُسمیں مہابھارت کا بن پَرو پانڈووں کی تیرتھ یاترا کے دشتے ہیں +

[2] ان جاتیوں کے لئے دیکھو اس گرنتھ کا دوسرا بھاگ (ادھیائے ۱) راجا سگر کے اتہاس میں اور چوتھا بھاگ چندر گپت اور اشوک کے سلسلہ میں +

[3] یہ وہی شکنتلا ہے جس کا پُتر بھرت بھارت ورش کا وکھیات راجا ہوا ہے اور جس کا چرتر کالیداس نے اپنے وکھیات ناٹک شکنتلا میں کھینچا ہے + شکنتلا کے باقی حال کے لئے دیکھو ادھیائے ۴ (بنساولی نمبر ۹) میں پُرو بنس کے بیسویں راجا دُشینت کا حال جس کو شکنتلا بیاہی گئی تھی +

اور انجام برہم تیج پراپت کر کر چھوڑا اور وسشٹھ تک سے منوا دیا کہ وشوامتر برہم رشی ہو گیا (دیکھو بالمیکی رامائن - بال کانڈ - سرگ ۵۲ تا ۵۶ اور سرگ ۶۵ اور مہابھارت - آدی پرو - ادھیائے ۱۷۵) +

وشوامتر پُروروا کے بنس میں پُروروا سے تیرھویں پیڑھی پر ہیں (دیکھو آگے بنساولی صفحہ ۸۷ پر) اور چونکہ پُروروا اکشواکو کا سمکالین ہے اس لئے اکشواکو سے بھی تیرھویں پیڑھی پر ہوئے + مگر اکشواکو سے اٹھارہ پیڑھی بعد (اور پیچھے ادھیائے ۲ میں ہم بتا چکے ہیں کہ یہ پیڑھیاں مکمل نہیں ہیں) راجا امبریکھ ایک یگیہ رچتا ہے اور اس میں بھی وشوامتر کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے + یگیہ کا پشو گم ہو جاتا ہے اور امبریکھ کو کہیں نہیں ملتا ہے - یگیہ کرنے والے کہتے ہیں کہ اگر پشو نہیں ملتا ہے تو اس کی جگہ کوئی پُرش لاؤ - امبریکھ پُرش کی تلاش میں نکلتا ہے[۱۳] پھر گوتُنگ پر رچیک رشی سے ملتا ہے اور ان سے اُن کا ایک لڑکا مانگتا ہے - سب سے بڑا لڑکا جس کا نام (جمدگنی) تھا رشی کو پیارا ہے اور سب سے چھوٹا رشی کی استری کو پیارا ہے - اس لئے منجھلا شُنہ شیپ[۱۴] امبریکھ کو ملتا ہے اور وہ اُس کو لے کر چل پڑتا ہے + راستہ میں پُشکر کا تیرتھ پڑتا ہے اور وہاں شُنہ شیپ اپنے ماما وشوامتر سے ملتا ہے اور اس کو اپنی بپتا سناتا ہے - وشوامتر اس کو ایک منتر جپنے کے لئے بتا دیتے ہیں - اجودھیا پہنچ کر یگیہ شروع ہوتا ہے - اور شُنہ شیپ کو وشنو یوپ ارتھات یگیہ کے تھمب سے

---

[۱۳] دیکھو اس گرنتھ کا بھاگ ۲ اور اس میں پانڈوؤں کی یاترا مہابھارت کے بن پرو میں +

[۱۴] یہ شبد شُون اور شیپ سے مل کر بنا ہے اور اس کا شبد ارتھ ہے کتے کی پونچھ +

پشو کی جگہ باندھ دیا جاتا ہے شُنہ شیپ وِشوامتر کا بنایا ہوا منتر جپتا رہتا ہے ۔ اور اِندر اُس منتر سے پرسن ہو کر شُنہ شیپ کو دیرگھ آیو کا بر اور راجا کو یگیہ کا پھل دیتا ہے (بالمیکی رامائن ۔ بال کانڈ ۔ سرگ ۶۱ تا ۶۲) +

شُنہ شیپ کے اس چرتر کا اشارہ رگوید (۱-۲۴-$\frac{12}{13}$) میں بھی آیا ہے جہاں اِس سُوکت کا رشی جو خود شُنہ شیپ ہی ہے کہتا ہے :۔

۱۲ ۔ یہ منتر مجھ کو دِن رات جپنے کے لئے بنایا ہے اور اسی کو میرا من جپتا ہے ۔ شُنہ شیپ نے جس (دیوتا) کو یاد کیا ہے وہ راجا ورُن ہم کو مُکتی دے +

۱۳ ۔ تین دُروپد[۱۵] (ارتھات یگیہ کے کھمبوں سے) بندھے ہوئے شُنہ شیپ نے اَدِتی کے پُتر ورُن کو یاد کیا ہے ۔ وِدوان راجا ورُن اُس کے پھندوں کو چھوڑائے +

اِس چرتر کے پشچات وِشوامتر نے شُنہ شیپ کو اپنا کرِترم پُتر ارتھات متبنےٰ بنا لیا اور اُس کا نام دیورات (ارتھات دیودت) رکھا اس لئے شُنہ شیپ رِچیک رشی کے سمبندھ سے بھارگو (بھرگو گوتری) اور وِشوامتر کے سمبندھ سے کَوشِک (کُشک گوتری) ہوا (دیکھو وِشنو پُران ۔ انش ۴ ۔ ادھیائے ۷ ۔ واکیہ ۳۷) +

امبریکھ کے نام سے دو راجا وِکھیات ہیں ۔ ایک تو اکشواکو کے بھائی نبھگ کا پوتا اور دوسرا اکشواکو کے اپنے ہی کُل میں اکشواکو سے اٹھارہ[۱۸] پڑھی پیچھے ماندھاتا کا بیٹا (دیکھو آگے ادھیائے ۴ ۔ بنساولی نمبر ۱) + رامائن میں امبریکھ کو اکشواکو بنسی اور اجودھیا کا راجا کہا گیا ہے ۔ اِس لئے رامائن کا امبریکھ یہ پچھلا ہی امبریکھ ہے +

شرمد بھاگوت (اسکندھ ۹ ۔ ادھیائے ۷) میں یہ کتھا راجا امبریکھ کے

[۱۵] دُروپدی کے باپ دُروپد کا نام یہی ویدک شبد دروپد ہے +

یگتیہ کی نہیں بلکہ تری شنکو کے وِکھیات پُتر راجا ہرِشچندر کی بیان کی گئی ہے
جو اسی ماندھاتا کے بڑے بیٹے پُروگنس کے بنس میں اکشواکو سے اونتیس ۲۹
پیڑھی پیچھے ہوُا ہے [دیکھو آگے صفحہ (۸۷)] اور مہابھارت (انوشاسن پرو-
ادھیائے ۳) میں بھی ایسا ہی بیان کیا گیا ہے اور غالباً یہ ہی ٹھیک معلوم ہوتا ہے
کیونکہ اس سے پہلی کتھا جو رامائن میں بیان کی گئی ہے وہ ہرِشچندر کے پتا
تری شنکو کی ہی ہے * ایتریے براہمن میں بھی شُنہ شیپ کا ذِکر ہرِشچندر
ہی کے سمبندھ میں آیا ہے اور برھم پُران میں بھی ایسا ہی لکھا ہے * اور اگر
ایسا ہی ہے تو یہاں وِشوامتر امریکھ سے بھی بارہ پیڑھیاں اور آگے جا کر ہوئے *
تری شنکو کی کتھا یہ ہے کہ تری شنکو (جس کا اصل نام ستیہ ورت تھا)
چاہتا تھا کہ میں کوئی ایسا یگتیہ رچوں جس سے جیتے جی اسی شریر کے ساتھ
سوَرگ کو جاؤں - مگر کل پروہت وسِشٹھ نے اُس کے ہاتھ سے ایسا یگیہ کرانے
سے اِنکار کر دیا تھا اِس لئے تری شنکو پہلے وسِشٹھ کے پُتروں کے پاس گیا
اور جب اُنہوں نے بھی انکار کر دیا اور نہ صرف انکار ہی کیا بلکہ اُس کو گورو کی آگیا
پالن نہ کرنے کے اپرادھ میں چانڈال ہو جانے کا شاپ بھی دیا تو تری شنکو
وِشوامتر کے پاس پہنچا اور وِشوامتر نے اُس کو اپنے تپ کے بل سے شریر
سہت سوَرگ لوک میں پہنچا دیا - مگر چونکہ تری شنکو کا شریر شاپ کے کارن
چانڈال کا شریر ہو گیا تھا اِس لئے اِندر نے اُس کو سوَرگ میں داخل نہیں
کیا اور نیچے دھکیل دیا - لیکن وِشوامتر نے اُس کو زمین پر گرنے سے روک دیا اور وہ
بیچ میں ہی رہ گیا اور اب تک آکاش میں اُلٹا لٹکا ہوُا ایک تارے کی صورت میں نظر
آتا ہے [دیکھو بالمیکی رامائن (بال کانڈ - سرگ ۵۷ تا ۶۰)] * اور اسی رامائن کے
یُدھ کانڈ (سرگ ۷ - شلوک ۲۹) میں جہاں لکشمن جی رام چندر جی کو لنکا پر

چڑھائی کرنے کے سمے اچھے اچھے شگون دکھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ "یہ بِمل تری شنکو راج رشی جو ہم اکشواکو بنسیوں کا پوروتپامہ ہے پروہت (دِشوامتر) کے ساتھ پرکاشمان ہے" وہاں وہ تری شنکو کے اسی اتہاس کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور وِشوامتر کے لئے پروہت کا شبد پرَیُکت کرکے بتاتے ہیں کہ تری شنکو کے زمانہ میں وِشوامتر کی گدی بھی وسِشٹھ کی گدی کے مقابلہ میں قائم ہو چکی تھی اور تری شنکو نے وِشوامتر کو وسِشٹھ کی جگہ اپنا پروہت مان لیا تھا + اور معلوم ہوتا ہے کہ وِشوامتر اور وسِشٹھ کی گدیوں میں جو رقابت چلی وہ یہاں سے ہی پیدا ہوئی +

وِشوامتر کے چرتر یہاں تری شنکو اور اُس کے پُتر ہرِیشچندر کے ساتھ ہی ختم نہیں ہوتے ہیں بلکہ وسِشٹھ کی طرح آگے تک جاری رہتے ہیں + پیچھے بتایا جا چکا ہے کہ سداس جو ہریشچندر سے بھی بیس[۲۰] پِیڑھی اور آگے چل کر اکشواکو سے پچاس[۵۰] پیڑھی پیچھے ہؤا ہے اُس کے پُتر سوداس عُرف کلماش پاد کو وسِشٹھ کی کرپا سے بیٹا پراپت ہؤا تھا - اور وِشوامتر یہاں بھی موجود ہیں - اور وہ اس طرح سے کہ کلماش پاد ایک دِن شکار کو جا رہا تھا کہ سامنے سے وسِشٹھ کا پُتر شکتی آیا اور راجا کو راستہ نہیں دیا - کلماش پاد کرودھ میں آیا اور شکتی کو بُرا بھلا کہنے لگا - شکتی نے کہا کہ تو راکھشسوں کی سی باتیں کرتا ہے تو راکھشس ہی ہو جا - وِشوامتر بھی کہیں سے اُدھر آ نکلے اور کلماش پاد کو بھڑکانے لگے - کلماش پاد راکھشس تو ہو ہی گیا تھا وِشوامتر کے بھڑکانے میں آ گیا اور شکتی کو مار کر کھا گیا (دیکھو مہابھارت - آدی پرو - ادھیائے ۱۷۸[۴۶]) +

۴۶ وشنو پُران کو اسی شکتی کے پُتر پراشر نے اسی تمہید سے شروع کیا ہے +

شری مہاراجہ رامچندر جی کے زمانہ میں تو وشوامتر کا ہونا پرسدھ ہی ہے۔ اور رامچندر جی سُداس سے بھی دس پیڑھی اور آگے اکشواکو سے کوئی ساٹھ پیڑھی پیچھے ہوئے ہیں +

اِن چرتروں میں ظاہر ہے کہ نتیہ اور نیمتک رشیوں کی کتھائیں آپس میں گڈمڈ ہوئی ہوئی ہیں۔ چنانچہ تری شنکو والی کتھا صاف نتیہ رشی وشوامتر کے ساتھ جو آکاش میں چمک رہے ہیں جُڑی ہوئی ہے اور اس کتھا کا کارن ہی شاید وشوامتر اور تری شنکو کا آکاش میں ایک دوسرے کے پاس واقع ہونا ہے (دیکھو آگے صفحہ ۹۰) اور کلماش پاد والی کتھا جسمیں شکتی کا ذکر آیا ہے وہ شکتی کے پتا نتیہ رشی وسشٹھ کے ساتھ جُڑی ہوئی ہے +

وید میں بھی کئی منتر ایسے آتے ہیں جن سے وشوامتر کے اتہاس پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔ اِن میں سے شُنہہ شیپ والے اتہاس کا حوالہ جو وید میں آتا ہے اُس کا ذکر تو ہم پیچھے کر چکے ہیں۔ اب تیسرے منڈل میں سے جس کے رشی بھی وشوامتر ہیں سوکت ۵۳ کے چند منتر لکھتے ہیں جن سے اس وشے میں کچھ اور روشنی پڑے گی +

اِن منتروں کا ارتھ یہ ہے :-

۷ - یہ بھوج (بھوجا) اور یہ انگرس گوتری وروپ (وروپا) وشوامتر کو یگیہ میں دھن دے کر اپنی آیو بڑھاتے ہیں +

۸ - مگھوا (اندر) انیک روپ دھارن کر لیتا ہے۔ اپنے شریر کو مایا سے جیسا چاہتا ہے بنا لیتا ہے۔ اور اپنے منتروں سے بُلایا ہوا دیولوک سے سب جگہ آجاتا ہے[کلہ] +

کلہ وید کے اس منتر سے ایشور کا اوتار دھارن کرنا سِدھ ہوتا ہے +

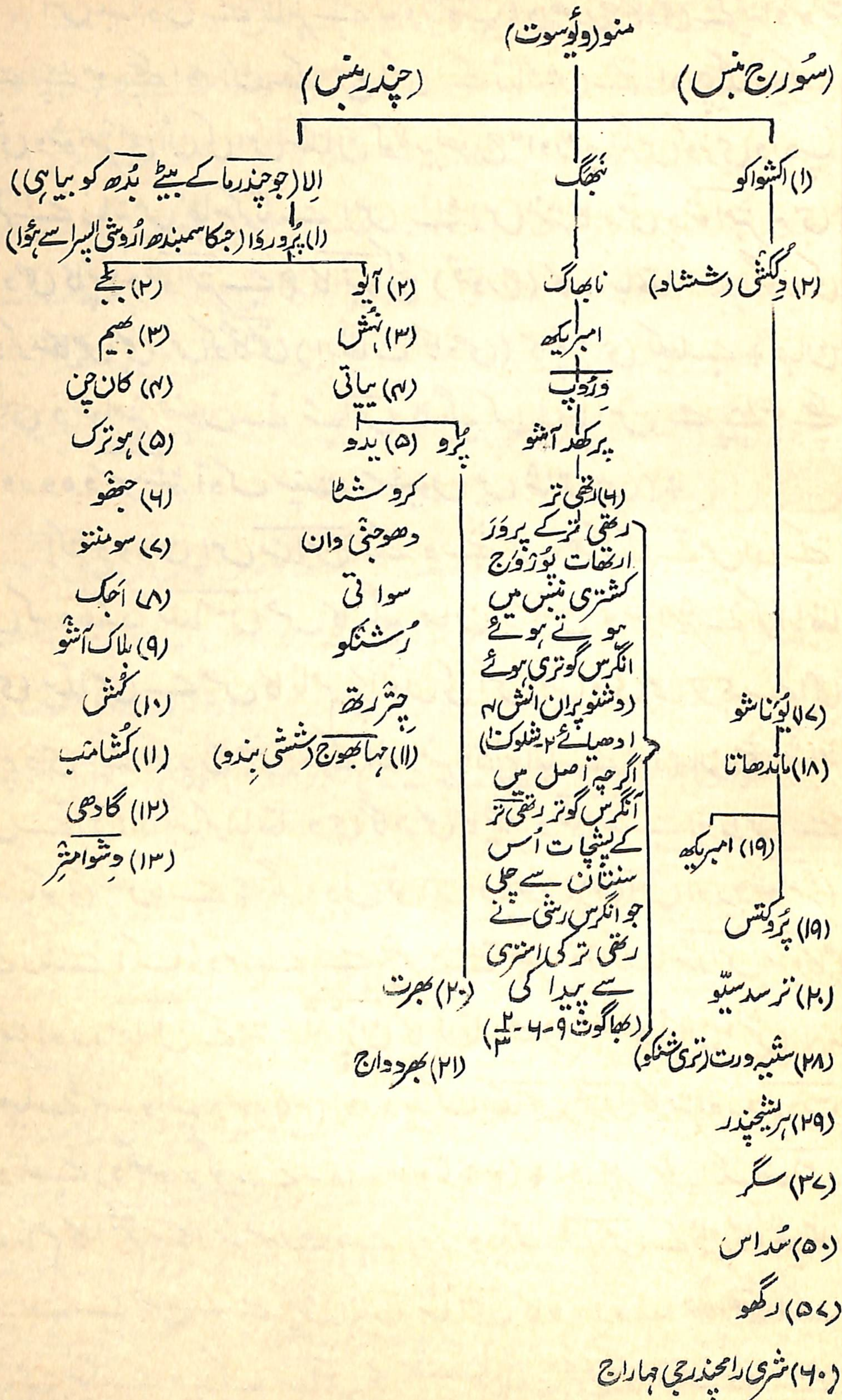
۹- مہان رشی وِشوامِتر نے سندھو کے جل کو روک دیا- اور جب اُس نے سُداس کا یگیہ کرایا تو اِندر نے (اُس سمے کے) کُشِک گوتریوں کے ساتھ پیار کیا +

۱۲- پرتھوی اور آکاش میں دونو جگہ مَیں نے اِندر کی اُستتی کی اور وِشوامِتر کی کی ہُوئی اُستُتی بھارت جَن کی رکھشا کرتی ہے +

۱۳- وِشوامِتراہ (وِشوامِتر کی گوتر میں اُتپن ہونے والوں) نے اِندر کی آرادھنا کی اور اِندر نے ہم کو بل دیا +

اِن منتروں میں جو کہیں مَیں (وِشوامِتر)- کہیں مہان رِشی وِشوامِتر اور کہیں وِشوامِتراہ کے پد آئے ہیں وہ خاص توجہ کے لائق ہیں + مَیں سے ظاہر ہے کہ اِس منتر کا رشی وِشوامِتر بھوج بنسیوں اور وِروپ بنسیوں کے زمانہ میں تھا + مہان رشی وِشوامِتر سے ظاہر ہے کہ اِس منتر کے رشی وِشوامِتر سے بڑا کوئی اور وِشوامِتر تھا جو اِس منتر کے رشی وِشوامِتر کی درشٹی میں مہان رشی تھا اور جس نے سُداس کا یگیہ کرایا تھا + اور وِشوامِتراہ سے ظاہر ہے کہ یہ "مہان رشی وِشوامِتر" کی گوتر کے رشی تھے جو بہوچن (صیغہ جمع) میں وِشوامِتر کے نام پر "وِشوامِتراہ" کہلاتے تھے (اور اس منتر کا رشی وِشوامِتر بھی شایدان ہی میں شامل تھا) +

بھوج بنسیوں اور وِرُوپ بنسیوں کا پرسپر سمبندھ وِشوامِتر کے ساتھ پرانوں کی راج بنساولیوں کے انوسار یہ ہے :-


منو (ویوسوت)
(سورج بنس)
(چندر بنس)
(۱) اکشواکو
نبھگ
اِلا (جو چندرما کے بیٹے بُدھ کو بیاہی)
(۱) پُرورا (جنکا سمبندھ اُروشی اپسرا سے ہُوا)
(۲) وِکُکشی (ششاد)
نابھاگ
(۲) آیو
(۲) بجے
امبریکھ
(۳) نہش
(۳) بھیم
وِرُوپ
(۴) یاتی
(۴) کانچن
پرکھد آشو
(۵) یدو
پُرو
(۵) ہوترک
(۶) رتھی تر
کروشٹا
(۶) جہنو
دھوجنی وان
(۷) سومنتو
سواتی
(۸) اجک
رُشنکو
(۹) بلاک آشو
چترتھ
(۱۰) کُش
(۱۱) مہا بھوج (ششی بندو)
(۱۱) کُشامب
(۱۲) گادھی
(۱۳) وشوامتر
رتھی تر کے پرور
ارتھات پوُرو ج
کشتری بنس میں
ہوتے ہوئے
انگرس گوتری ہوئے
(وشنو پران انش ۴
ادھیائے ۲ شلوک ۱)
اگرچہ اصل میں
انگرس گوتر رتھی تر
کے پشچات اُس
سنتان سے چلی
جو انگرس رشی نے
رتھی تر کی استری
سے پیدا کی
(بھاگوت ۹-۶-۲/۳)
(۱۷) یُووناشو
(۱۸) ماندھاتا
(۱۹) امبریکھ
(۱۹) پُروکتس
(۲۰) ترسدسیو
(۲۰) بھرت
(۲۱) بھردواج
(۲۸) ستیہ ورت (تری شنکو)
(۲۹) ہرلیش چندر
(۳۷) سگر
(۵۰) سُداس
(۵۷) رگھو
(۶۰) شری رامچندر جی مہاراج

اس بنساولی سے ظاہر ہے کہ وِرُوپ اور بھوج گادھی کے پُتر وِشوامِتر سے پہلے ہو چکے اور اُن کے بنسج اُس کے زمانہ میں تھے۔ اور چونکہ ویدک رشی وِشوامِتر بھی اُن کی اس سنتان کو "یہ بھوج" اور "یہ انگرس گوتری وِرُوپ" کہکر اپنے زمانہ میں ظاہر کرتا ہے اِس لئے اِس منتر کا رشی وِشوامِتر یہی گادھی کا پُتر وِشوامِتر ہے جو کانیہ کُبج (قنوج) کا راجا تھا۔ اور رگوید کی انوکرمنکا میں بھی اُس کو گاتھی (ارتھات گادھی) کا پُتر ہی لکھا ہے + "مہان رشی وِشوامِتر" جنہوں نے سُداس کا یگیہ کرایا تھا اس سے پہلے ہو چکے (اور وہ وسِشٹھ آدک سپت رشیوں میں شامل ہیں) +

اکثر وِدوان اس سُداس کے وِشئے میں دھوکہ کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ویدک سُداس جس کا یگیہ مہان رشی وِشوامِتر نے کرایا تھا وہی سُداس ہے جس کا نام پُرانوں کی اُس بنساولی میں جو ہم نے ابھی اُوپر دی ہے سورج بنس کے اندر نمبر (۵۰) پر آیا ہے اور مہان رشی وِشوامِتر جس نے اس کا یگیہ کرایا تھا وہی گادھی کا پُتر وِشوامِتر ہے اور اس سے الگ کوئی نہیں ہے + مگر اول تو اِن دونوں (سُداس اور وشوامِتر) کے زمانے ایک دُوسرے سے نہیں ملتے پھر پَورانک سُداس سرؤکام کا پُتر اور راجا نَل کے مِتر رِتو پرن کا پوتا ہے (وشنو پُران انش ۴۔ ادھیائے ۴۔ واکیہ ۳۸۔ ۳۹) اور ویدک سُداس پجون کا پُتر اور دیودت کا پوتا ہے (دیکھو رگوید ۷۔ ۱۸۔ ۲۲ تا ۲۵) + اور پھر پَورانک سُداس کے نام کا انتم سکار سُر سہِت ہے اور ویدک سُداس کے نام کا انتم سکار سُر رہت ہے جس سے پَورانک سُداس کا وہ رُوپ جو پر تھما ایک بچن میں بنتا ہے ویدک سُداس کا ششٹی ایک بچن ہو جاتا ہے + اِسلئے

یہ ویدک سُداس پَورانک سُداس سے الگ کوئی اور سُداس ہے اور
اُس کا یگیہ کرانے والا وِشوامِتر وہ "مہان رِشی" وِشوامِتر ہے جو سپت رِشیوں
میں شامل ہے + اِسی طرح سے وہ وسِشٹھ بھی جو اس ویدک سُداس سے
سمبندھ رکھتا ہے اور جو منڈل (۷) کے سُوکت (۸۳) میں کہتا ہے کہ "اے اِندر
اور ورُن جس سمے کہ دس راجاؤں نے مل کر سُداس پر اور اُس کے سہایک
ترِتسو بنسیوں پر چڑھائی کی اُس سمے تم نے میری استُتی کو سُن لیا سُداس اور
ترِتسوؤں کی رکھشا کی اور میری ترِتسوؤں کی پروہتائی سَتیہ ہوئی" سپت رِشیوں
میں شامل ہیں +

دوسرے وِشوامِتر اور دوسرے وسِشٹھ وہ ہیں جو ان ہی مہرشی وِشوامِتر
اور مہرشی وسِشٹھ کے گوترج ہیں اور جن کو وید منتروں میں بہو بچن یعنی صیغہ
جمع میں وسِشٹھاہ اور وِشوامِتراہ کے نام سے پُکارا گیا ہے [دیکھو منڈل
(۷) کا سُوکت ۳۲ (وسِشٹھاہ کے لئے) اور منڈل ۳ کا سوکت ۵۳ (وِشوامِتراہ
کے لئے)] +

رامچندر جی کے زمانہ میں جو وِشوامِتر اور وسِشٹھ ہوئے وہ آدی پروہت
وسِشٹھ اور آدی پروہت وِشوامِتر کی گدیوں کے وارث تھے اور گدیوں
کے ساتھ اُن تمام روایتوں کے بھی وارث ہوئے جو اِن گدیوں کے ساتھ
پرم پرا سے لگی ہوئی چلی آتی تھیں + چنانچہ جب وِشوامِتر شری رامچندر جی
کو جنک پوری میں لے کر پہنچے تو جنک کے پروہت شتانند نے وِشوامِتر
کی مہما برنن کرتے ہوئے سارے "وِشوامِتراہ" کے چرتر اُن کے چرتروں
میں پرو دئے اور بُدھ کانڈ (سرگ ۵ شلوک ۴۹) میں تو لچھمن جی نے ان کو
سپت رِشیوں کے ساتھ آسمان پر ہی چڑھا دیا + اِسی طرح مہا بھارت

(انوشاسن پرو - ادھیائے ۳ اور ۴) میں وِشوامِتر سمبندھی سارے چرتروں کو گادھی کے پُتر وِشوامِتر کے ساتھ جوڑ کر ادھیائے ۴ کے شلوک ۵ میں وِشوامِتر کے وشئے میں یہ لکھ دیا ہے کہ وہ "نتیہ اُدیچی (اربھات اُوتّری) دِشا میں اُتّان پاد کے پُتر دھرو (اربھات قطب شمالی) اور برھم رِشیوں (اربھات سپت رِشیوں) کے مدھیہ میں پرکاشمان رہتا ہے" +

بات یہ ہے کہ جیسا پیچھے بتایا جا چکا ہے گادھی کا پُتر وِشوامِتر اپنے تپ کے بل سے برھم رِشی ہو گیا تھا اور رامائن اور مہابھارت کے زمانوں میں جبکہ جاتی کی ویوستھا پُورے طور سے جنم سے استھاپت ہو چکی تھی کسی کشتری کا کیول اپنے کرم کے بل سے اُسی جنم میں براہمن ہو جانا بنا کسی اسادھارن کارن کے اسمبھو تھا + چنانچہ خود یُدھشٹھر کو اس وشئے میں شنکا ہوئی ہے اور وہ بھیشم پتامہ سے پوچھتے ہیں کہ وِشوامِتر دیہانتر پراپت کئے بنا کیونکر براہمن ہو گئے (انوشاسن پرو - ادھیائے ۳ - شلوک ۱۷) + اِس لئے ہمارے خیال میں وِشوامِتر جی کے کرم سے براہمن ہو جانے کو ایک اسادھارن اربھات غیر معمولی بات قرار دینے کے لئے یہ سب اسادھارن کتھائیں اُن کے ساتھ جُڑ گئی ہیں + مگر دیکھا جاوے تو یہ کوئی ایسی زیادہ اسادھارن بات بھی نہیں ہے کیونکہ وِشوامِتر کا برھم رِشی ہو جانا براہمنتو کا پراپت کر لینا ہے (دیکھو انوشاشن پرو کے ادھیائے ۳ کا شلوک ۲) اور براہمنتو کا پراپت کرنا براہمن جاتی کا پراپت کرنا نہیں ہے بلکہ براہمن کے بھاؤ کا پراپت کرنا ہے کیونکہ پانِنی (۵-۱-۱۱۹) کے انوسار تو اور تا کے ٹکڑے شبدوں کے انت میں بھاؤ کے ارتھ میں ہی آتے ہیں + اور برسوں کے جپ اور تپ سے بھاؤ کا پلٹ جانا کوئی اچنبے کی بات نہیں

ہے ÷ چنانچہ وِشوامتر کے سوائے اور بھی بہت سے راجا "کشترو پتیا دوِج"
[ارتھات کشتر (چھتری پن) سے اُپیت (ملے ہوئے) دوِج (براہمن)]
ہوئے ہیں ÷ اور وایو پُران میں صاف لکھا ہے کہ :-

وِشوامتر - ماندھاتا - سنکرتی - کپی - وارِدھ آشو - پُروکُتس - بھاسوان
گرتسمد - پربھو - آرسٹی شین - اجمیڈھ - چھاگ - گارگیہ - ککشی وان -
وِرُوپ - مُدگل - ہرِت - رتھی تھر - کنو - وشنو ورِدّھ آدک سب "کشتروپیتا"
دوِج تھے جو اپنے تپ سے رشی پدوی کو پہنچے (دیکھو وشنو پُران - انش ۴ -
ادھیائے ۲ - واکیہ ۱۰ پر وِشنو چِتّی ٹیکا[۱۸]) ÷

خود وِشوامتر اپنے "مہان کُشِک وَنش" میں آپ ہی برھم رشی نہیں
ہوئے بلکہ اور بہت سے برھم رشیوں کو پیدا کرنے والے ہوئے اور وہ
سب گوتر کرتا ہوئے ÷ چنانچہ انوشاسن پرو کے ادھیائے ۴ میں شلوک ۵۰ تا ۶۰
کے اندر کوئی ۴۶ نام ایسے رشیوں کے لکھے ہیں - اور اُن میں یہ وِکھیات ہیں :-
مدھوچھندا[۱۹] - دیوراٹ - ابھجرو - یاگیہ ولکیہ - گالو - نارد - اشولاین -
گارگیہ - جابالی - سشرت - کپل (مہان رشی) - آٹمراین - چامپیہ[۲۰] - اور
اوجّین ÷ ان میں سے پہلے تین وشوامتر کی طرح سے ویدک رشی بھی
ہوئے ہیں ÷

---

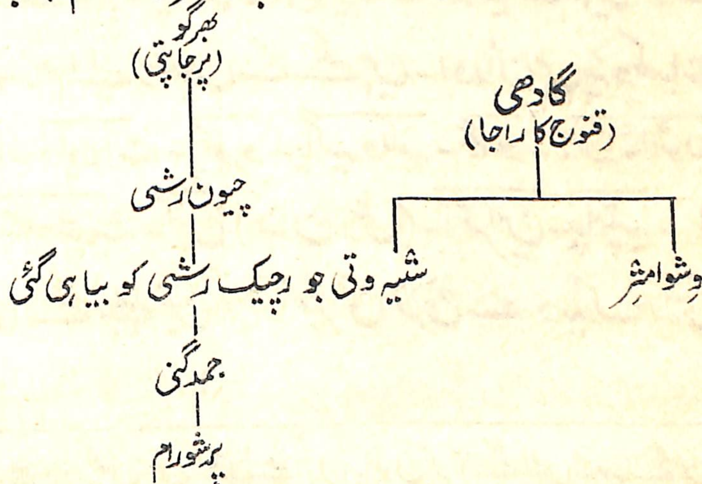
۱۸ یہ پُرش کون تھے اور کس بنس کے تھے ان باتوں کو آگے اسی ادھیائے میں اپنی اپنی
جگہ دکھایا جاوے گا ÷

۱۹ بالمیکی راماین (بال کانڈ - سرگ ۵۷) میں وِشوامتر کے چار پُتر لکھے ہیں :-
ہوِی شینڈ - مدھوشینڈ - مہارتھ اور درڈھ نیتر ÷ اور ان میں سے مدھوشینڈ
غالباً یہ ہی مدھو چھندا ہے ÷
مدھوچھندا رگوید کے آرمبھ میں ہی سب سے پہلے دس سوکتوں کا رشی ہے ÷

۲۰ چامپیہ چمپا نگری کا رہنے والا معلوم ہوتا ہے اور اوجّین شاید اوجین نگری کا نام داتا ہے ÷

(۳) جمد گنی

جمد گنی کا ذکر بھی پیچھے وِشوامتر کے سلسلہ میں آچکا ہے کیونکہ جہاں یہ پَوراٹک وِشوامتر کے ساتھ سپت رشیوں میں شامل ہیں وہاں اُتیہاسک یعنی تاریخی وِشوامتر کے ساتھ کانیہ کبج (قنوج) کے راجا گادھی کے بنس سے بھی سمبندھ رکھتے ہیں اس طرح سے کہ وشوامتر گادھی کے بیٹے تھے اور یہ گادھی کی بیٹی کے بیٹے تھے + ان کے پتا رشی رچیک چیون رشی کی سنتان تھے اور چیون رشی بھرگو (پرجاپتی) کی گوتر میں تھے اس لئے جمدگنی بھی بھرگو گوتری ہونے کے کارن بھارگو کہلاتے ہیں + اور اِن کے پُتر پرشورام تو جگت میں بھارگو پرسدھ ہی ہیں + نیچے کے نقشہ سے ان کے بنس کا حال اچھی طرح معلوم ہوجائے گا :-



ویدمیں جمدگنی کا نام کئی منتروں میں آیا ہے ۔مثلاً رگوید (۳-۵۳-۱۵) میں وِشوامتر کہتے ہیں کہ "جمد گنی دتّا (ارتھات جمدگنی کی دی ہوئی) بانی سُوریہ کی پُتری (سواہا کار ہوکر) آکاش میں گونج گئی اور دیوتاؤں میں امرت برسا گئی" + اور اسی وید کے منتر (۷-۹۶-۳) میں وسشٹھ کہتے ہیں کہ "اے

بھدرا سرسوتی بھاذ کرو - ہم کو چیتنا دو - اور وسشٹھ کی استتی سے
بھی ایسی ہی پرسنّ ہو جیسی جمدگنی کی اُستتی سے"÷ جمدگنی خود اگرچہ وشوامتر
کی طرح کسی پورے منڈل کے رشی نہیں ہیں تو بھی کئی سوکتوں کے رشی
ہیں - چنانچہ منڈل ۸ کا سوکت ۱۰۱ اور ۹ کا ۶۲ اور ۱۰ کا ۱۱۰ ان ہی کے
نام سے منسوب ہیں ÷ ویدک انوکرمنکا میں ان کا پتہ بھارگو (ارتھات بھرگو
گوتری) لکھا ہے اور شریمد بھاگوت (۹-۱۶-۲۴) میں ان کو سپت رشی
منڈل کے رشی جمدگنی سے ملایا ہوا ہے ÷

جمدگنی کی نام نرکتی (وجہ تسمیہ) یہ ہے کہ جمد (ارتھات پرجولت
یعنی روشن کی ہے اگنی جس نے ÷

(۴) گئوتم

چوتھا رشی جو وسشٹھ آدک کے ساتھ سپت رشیوں میں شامل
ہے گئوتم ہے ÷ یہ گوتم کا پتر ہے اور گوتم رہوگن کا پتر ہے اور رہوگن وہ
راجا ہے جس کو پہلے منونتر میں ہی رکھب دیوجی کے پتر بھرت نے
جنمانتر میں جڑ بھرت ہو کر گیان اُپدیش کیا تھا (دیکھو وشنو پران
انش ۲ - ادھیائے ۱۳-۱۶ ÷ اور شریمد بھاگوت اسکندھ ۵ -
ادھیائے ۱۰-۱۴) ÷ گئوتم کا نام رگوید کے اندر کہیں نہیں آیا ہے اگرچہ
گوتم کا نام کئی منتروں میں آیا ہے - مگر رگوید ۱-۶۲-۱۳ میں جو نودھا کے
ساتھ گوتم کا نام آیا ہے اُس کا ارتھ ساین آچارج نے گئوتم کیا ہے اور
خود نودھا (جو اس سوکت ۶۲ کا رشی بھی ہے) گوتم پتر گئوتم ہے (دیکھو آگے
رشیوں کے نقشہ میں نمبر ۱۰) ÷ گئوتم پہلے منڈل کے سوکت ۷۴ تا ۹۳ کا رشی

ہے۔ اور سُوکت ۸۷ کے منتر ۲ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اگنی کا سیوک تھا +
شت پتھ براہمن (۱-۴-۱-۱۰) سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح وسِشٹھ اکشواکو
بنسیوں کا پروہت تھا اُسی طرح گوتم راہوگن ارتھات رہوگن کا پُتر گوتم
وِدیہہ بنسیوں کا جن کے راجا جنک کے نام سے پرسدھ ہیں پروہت ہؤا +
اور مادھو وِدیہہ نے اپنے پروہت گوتم کی سہایتا سے اگنی پُوجا کا مت
سرسوتی سے سدانیر (حالیہ دریائے گنڈک) تک پھیلا دیا + اور جس طرح
اکشواکو کے بنس میں رامچندر جی تک کُل پروہت وسشٹھ ہی چلا آیا اُسی
طرح جب رامچندر جی وِشوامتر کے ساتھ جنک پوری میں پہنچے اور راجا جنک
کی پُتری جانکی (سیتا) کے ساتھ اُنکا بواہ ہؤا تب اِس جنک کا پروہت
بھی اگر گوتم نہیں تو گئوتم کا "جیشٹھ سُت" ارتھات بڑا بیٹا شتانند تھا
(بالمیکی رامائن۔ بال کانڈ۔ سرگ ۵۱ شلوک ۲) +

گئوتم کے وشئے میں پُرانوں میں ایک کتھا آتی ہے کہ اِندر نے اُسکی استری
اہلیا کا اِستری دھرم نشٹ کر دیا تھا۔ اور تیتری آرنیک (۱-۱۲-۳/۴) میں بھی اِندر کو اہلیا
کا جار لکھا ہے + یہ کتھا ایک استعارہ ہے۔ اصلیت اسکی کچھ نہیں ہے۔ مگر بالمیک جی
نے رامچندر جی کے درشنوں سے اہلیا کا اُدّھار کرا کر اس کو ایک اصلیت کی
شکل دیدی ہے (دیکھو اس گرنتھ کا بھاگ ۲۔ ادھیائے ۲۔ نوٹ ۵۲۴۶)
اور اس سے اکثر سجّن اِس وشئے میں دھوکہ کھاتے ہیں۔ لیکن اس میں
دھوکہ کھانے کی کوئی بات نہیں ہے + کمارل بھٹ نے جو سوامی شنکر آچارج
کے زمانہ میں ہوئے ہیں اس وشئے میں یوں لکھا ہے کہ اس کتھا میں اِندر
سے مُراد سُورج سے ہے اور اہلیا سے مُراد راتری سے ہے اور اس
کتھا کا ارتھ کیول یہ ہے کہ سُورج نے اودے ہو کر راتری کے

دھرم (اندھکار) کو نشٹ کر دیا (دیکھو میکس مولر صاحب کی کتاب جس کے نام کا ترجمہ یہ ہے کہ قدیم سنسکرت لٹریچر کا اتہاس) ÷ اور مہابھارت (شانتی پرو - ادھیائے ۳۴۲) میں جہاں یہ کتھا اور ایسی ہی اور کتھائیں آئی ہیں شلوک ۲۲ میں ظاہر کر دیا گیا ہے کہ یہ کتھائیں کھتے یعنی آکاش کی دِویہ شکتیوں سے سمبندھ رکھتی ہیں نہ کہ پرتھوی کی ہستیوں سے ÷

مہاتما بُدھ بھی گوتم کہلاتے ہیں اور اس لئے شاید وہ بھی اِسی مہرشی گوتم کی گوتر میں ہونگے ÷

(۵) بھردواج

مہرشی بھردواج رِگوید کے منڈل ۶ کے رشی ہیں ÷ یہ دیوتاؤں کے گورو برہسپتی کے پُتر ہیں اور اس نسبت سے بارہسپتیہ کہلاتے ہیں ÷ بھردواج کا شبد دو شبدوں سے مل کر بنا ہؤا ہے - اور وہ دو شبد یہ ہیں - بھرت اور واج - اور اُس کا ارتھ ہے برہم منتر کیونکہ بھر دیا بھرت برہم کا واچک ہے اور واج کا ارتھ منتر ہے ÷ اور وید میں بھی واج اس ارتھ میں آیا ہے ÷ چنانچہ رگوید منڈل ۶ سوکت ۱۶ کا منتر ہے کہ "اے اگنی بھرت واج کے ساتھ تیری استتی کرتا ہے تو اُس کو سُکھ دے" اور یہاں واج کا ارتھ منتر ہی ہے ÷ مگر اس منتر میں جو بھرت کا نام آیا ہے اُس کو ساین نے دُشینت کا پرسدھ پُتر بھرت مانا ہے جو وِشوامتر کے ویریہ اور مینکا کے پیٹ سے پیدا ہوئی شکنتلا کا بیٹا تھا اور اس حساب سے اس منتر کا رشی جو برہسپتی کا پُتر بارہسپتیہ بھردواج ہے بھرت سے پیچھے ہؤا اور یہ اس طرح ہؤا کہ جب بھرت کی سنتان ہو ہو کر مر گئی اور اُس کو پُوتا رہ جانے

کا ڈر ہوا تو اُس نے ایک یگیہ رچا اور مرُت گن نے جو دیوتاؤں کا ایک گن ہے اُس کے یگیہ سے پرسن ہو کر برہسپتی کے بیٹے بھردواج کو ہی جو سپت رشیوں میں شامل ہیں بھرت کے ہاں پیدا کر دیا (دیکھو وشنو پُران۔ انش ۴۔ ادھیائے ۱۹۔ شلوک ۱۶ تا ۱۹) + اور بھرت کا پُتر ہو کر بھی بھردواج کا ارتھ ٹھیک رہا کیونکہ واج کا ارتھ دھن بھی ہے اور اس ارتھ میں بھردواج بھرت کا دھن ہوا[21] اگرچہ پُرانوں میں اس کی وجہ تسمیہ کچھ کی کچھ چھانٹ دی گئی ہے (دیکھو آگے ادھیائے ۴۔ بنساولی نمبر ۹) +

بھردواج آپ (جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے) چھٹے منڈل کے رشی ہیں مگر ان کا نام اور منڈلوں میں بھی آتا ہے۔ مثلاً ۱۔۱۲۔۱۳ میں آیا ہے کہ "اے اشونی جن مکتیوں سے تُم نے سوڑیہ کی رکھشا کی۔ من دھاتا (مان[22] دھاتا) کی رکھشا کی۔ بھردواج کی رکھشا کی۔ اُن ہی مکتیوں کو ساتھ لے کر ہماری رکھشا کے لئے آؤ" + ۱۰۔۱۵۰۔۵ میں آیا ہے کہ "اگنی نے اتری۔ بھردواج۔ گوِشٹھر[23]۔ کنو[24]۔ ترسدسیوان[25] سب کی اور میری آہو (سنگرام یا یگیہ) میں رکھشا کی وسشٹھ اگنی کا آہوان کرتا ہے۔ وہ میرا ہنکاری ہو" + ۱۰۔۱۸۱۔۲ میں آیا ہے کہ

[21] اسی طرح سے راجپوتانہ میں کالیستھ راج دھن کہلاتے ہیں (دیکھو فیصلہ ہائیکورٹ پٹنہ ایف۔ اے نمبر ۲۰۷ رجوعہ ۱۹۲۲ء اور راجپوتانہ گزیٹیئر) +

[22] مان دھاتا اکشواکو کے بنس میں اکشواکو سے سترہ پیڑھی پیچھے ہوا ہے (دیکھو ادھیائے ۴۔ بنساولی نمبر ۱) +

[23] دیکھو آگے رشیوں کی ناماولی کے نقشہ میں سنکھیانک ۳۴ +

[24] دیکھو آگے رشیوں کی ناماولی کے نقشہ میں سنکھیانک ۷ +

[25] دیکھو آگے رشیوں کی ناماولی کے نقشہ میں سنکھیانک ۱۳ +

دھاتری - سوتا - اور وشنو نے یگیہ کے پرم دھام کو برہت (سام = گیت) کے دوارا پالیا - اور بھردواج نے اس برہت کو ان سے اور اگنی سے پراپت کیا[۱۵] ✦ بھردواج اور بھرت دو اگنیوں کے بھی نام ہیں اور اس کے لئے دیکھو آگے رشیوں کی ناماولی کے نقشہ میں سنکھیانک ۸۷ ✦

(۶) اتری

اتری کی نام نرکتی یعنی وجہ تسمیہ نرکت (۳-۱۷) میں یوں بیان کی گئی ہے کہ "ا - تری" ارتھات "نہ تری" - ارتھات نہ ہوں تین (گن) جس میں ارتھات گناتیت یا گنوں سے رہت ✦

مگر رگوید (۲-۸-۵) میں اتری کا شبداد دھاتو سے تری پرتیہ کے ساتھ بھکشن کرنے والے کے ارتھ میں اگنی کی صفت میں آیا ہے ✦

پرانوں میں اتری جیسا کہ نیچے بتایا گیا ہے دس پرجا پتوں میں شامل ہے - ان اسویا[۱۶] ان کی استری تھی اور اس سے ان کے تین پتر ہوئے :-

---

[۱۵] معلوم ہوتا ہے کہ یہ راز کہ گیت ارتھات گاین ودیا بھی یگیہ کا ایک مکھیہ انگ ہے سب سے پہلے اس بھردواج کو ہی معلوم ہوا - اور ناٹک ودیا کے آچارج بھرت کا نام بھی شاید اسی بھردواج (بھرت واج) سے کچھ سمبندھ رکھتا ہو ✦

[۱۶] ان اسویا سوایمبھو منو کی (جو سب سے پہلا منو تھا) اس پتری دیوہوتی کی پتری تھی جو کردم رشی کو بیاہی گئی تھی اور جس کا پتر سانکھیہ شاستر کا کرتا کپل تھا [دیکھو شریمد بھاگوت - اسکندھ ۴ ادھیائے ۱ ✦ اور مقابلہ کرو اس سے وشنو پران میں انش ۱ کے ادھیائے (۷) کا جہاں ان اسویا کو دکش پرجاپتی کی لڑکیوں میں شمار کیا ہے] ✦

ضلع گڑھوال کے سب ڈویژن چمولی میں ان اسویا دیوی کا مندر ہمالہ پربت کی ایک چوٹی پر جو دس ہزار فٹ بلند ہے بنا ہوا ہے - اور مارگ شیرش کی پورنماشی کو وہاں بڑا میلہ لگتا ہے ✦ چترکوٹ کے تیرتھوں میں بھی ایک تیرتھ ان اسویا سے منسوب ہے اور وہاں اس نام کی ایک ندی بھی بہتی ہے (دیکھو اس گرنتھ کے بھاگ ۲ میں اجودھیا کانڈ کا آخری فٹ نوٹ) ✦

برہما کے انش سے سوم - وشنو کے انش سے دتّ جو دتاترے (ارتھات دتّ آترے = دتّ اتری گوتری) کے نام سے پرسدھ ہیں - اور مہیش کے انش سے دُرواسا +

ورتمان منونتر کے آدی میں اتری سپت رشیوں میں شامل ہوئے اُن اسُویا پھر اُن کی استری ہوئی - اور اس جنم میں اُن کے ادیما نامی ایک پُتر اور اُملا نامی ایک پُتری ہوئی[۲۸] +

رِگوید میں اُتری پانچویں منڈل کے رشی ہیں کیونکہ اس منتر کے جتنے سُوکت ہیں وہ تقریباً سب اُن رشیوں سے منسوب ہیں جو آترے ارتھات اتری گوتری ہیں - بعض منتروں کے رشی خود اتری ہیں اور وہاں اُن کو کہیں کہیں بھؤم[۲۹] لکھا ہے کیونکہ ایک اور اتری دسویں منڈل کے سُوکت ۱۴۳ کے رشی ہیں اور وہ سانکھیہ[۳۰] ارتھات سنکھ گوتری ہیں +

اتری کرت منتروں میں کسی تاریخی پُرش وشیش کا نام نہیں ملتا مگر اور رشیوں کے منتروں میں تاریخی ہستیوں کے ناموں کے ساتھ اتری کا نام آتا ہے - مثلاً رگوید کے اندر ۱-۱۳۹-۹ میں دِوودااس کا پُتر پرچھیپ رشی کہتا ہے کہ ڈوھفینگ[۳۱] - انگرا -[۳۲]

۲۸؎ دیکھو آپٹے کی سنسکرت انگلش ڈکشنری +

۲۹؎ دیکھو آگے اسی ادھیائے میں رشیوں کی ناماولی کا نقشہ اور اس میں سنکھیانک ۷۹ +

۳۰؎ دیکھو نقشہ مذکور کا سنکھیانک ۳۲۳ +

۳۱؎ یہ اتھروُن کا پُتر ہے - اور اتھروُن کے لئے دیکھو آگے رشیوں کی ناماولی کے نقشہ کا نمبر ۴۲ +

۳۲؎ الیضاً الیضاً الیضاً

پربہ میدھ[۳۳] - کنو[۳۴] - اترّی اور منو میرا جنم جانتے ہیں + ۱-۱۲۳-۵ میں
میں اگستیہ کہتے ہیں کہ اے اشونی کماروں تم کو گوتم[۳۵] - پُرومیدھ[۳۶] اور
اترّی بھجتے ہیں + ۵-۷-۱۰ میں اتری گونزی اِکھ کہتے ہیں کہ اترّی دسیؤ
لوگوں کو جو اگنی کی سیوا نہیں کرتے ہیں دمن کریں +

۵-۴۰-۸ میں اترّی کو برھما سے تعبیر کیا ہے + اور وشنو پُران
(انش ۱- ادھیائے ۷- شلوک ۵/۶) میں جو مریچی آدک نو پرجاپتیوں کو
جن میں اترّی بھی شامل ہے برھما کہا ہے وہ اسی منتر کے آدھار پر
ہوگا +

(۷) کشّیپ

کشّیپ کا شبد کچھّپ کا پریائے واچی ارتھات ہم معنی ہے اور
کچھّپ کچھوے کو کہتے ہیں + مارکنڈے پُران میں کشّیپ کی اُتپتی یوں
کی گئی ہے کہ کشّیہ پا ارتھات کشّیہ کا پان کرنے والا- اور کشّیہ مدرا کو
کہتے ہیں +

پُرانوں کے انوسار کشّیپ مریچی پرجاپتی کے پُتر ہیں اور دکش
پرجاپتی کی پُتریوں دِتی اور اَدِتی آدک سے جو ان کو بیاہی گئی تھیں دَیتیہ

---

۳۳ اس کے لئے دیکھو آگے اسی ادھیائے میں رشیوں کی ناماولی کے نقشہ کا نمبر ۹۳ +
۳۴ اس کے لئے دیکھو آگے اسی ادھیائے میں رشیوں کی ناماولی کے نقشہ کا نمبر ۷ +
۳۵ اس کے لئے دیکھو آگے اسی ادھیائے میں رشیوں کی ناماولی کے نقشہ کا نمبر ۱۶۸ +
۳۶ اس کے لئے دیکھو آگے اسی ادھیائے میں رشیوں کی ناماولی کے نقشہ کا نمبر ۳۲ +

اور آدِتیہ آدک ادھات سُر اور اسُر آدک سب جیووں کے اُتپادک ہیں ✣

ورتمان منونتر کے آدی میں کشیپ (مارتچ) بھی سپت رشیوں میں شامل ہوئے اور رگوید کے نویں منڈل کے سوکت (۱۱۴) اور (۹۱) اور (۹۲) اور (۱۱۳) اور (۱۱۴) کے رشی ہوئے ✣ سوکت (۱۱۴) کے منتر (۲) میں کشیپ کا نام بھی آیا ہے اور یہ نام وید میں صرف اسی منتر میں آیا ہے ✣

[اسی منتر (۹-۱۱۴-۲) میں رشیوں کو منترکرت ادھات منتروں کا کرنے والا یا بنانے والا کہا گیا ہے اور یہ بچن کچھ وِیاکھیا چاہتا ہے ✣ ہم پیچھے وشنو پُران اور مہا بھارت کے حوالوں میں لکھ آئے ہیں کہ ہر چتر یُگ کے انت میں ویدوں کا وِلوپ (ناش) ہو جانے پر اُس منونتر کے سپت رشی اُن کا نئے سرے سے پروَرتن کرتے ہیں ✣ اس میں سوال اُٹھتا ہے کہ یہ پروَرتن کس رُوپ میں ہوتا ہے ✣ ایا کیول ارتھ کا ہی پروَرتن ہوتا ہے یا اُس کے ساتھ شبد کا بھی؟ میمانسک ادھات جیمنی کی پورو میمانسا کے انویائی کہتے ہیں کہ شبد اور ارتھ لازم ملزوم ہیں اس لئے وید کا پروَرتن اُس کے شبد اور ارتھ دونوں کا پروَرتن ہے اور یہ ہی وید کی نِتیتا ہے کہ وہ نتیہ شبد اور اُس کے نتیہ ارتھ کا نتیہ پروَرتن ہے ✣ مگر وِیاکرن ادھات وِیاکرن کے انویائی کہتے ہیں کہ یہ پروَرتن کیول ارتھ کا ہے شبد کا نہیں - اور یہ ارتھ ہی نتیہ ہے - ورنا نوپوروی (ادھات ورنوں کا آگے پیچھے ہونا) یعنی حرفوں کی ترتیب نتیہ نہیں ہے - رشیوں نے کیول ارتھ کو ہی سمادھی میں دیکھا

اور پھر اُس ارتھ کو لے کے اپنے شبدوں میں ادا کیا + ارتھ کو دیکھنے کی اپیکشا سے رشی منتر درشٹا ہیں اور اُس ارتھ کو اپنے شبدوں میں ادا کرنے کی اپیکشا سے وہ منتر کرت ہیں اور (۹ - ۱۱۴ - ۲) میں جو رشیوں کے لئے منتر کرت کا شبد آیا ہے وہ اسی بات کو جتاتا ہے +

وید کے دوسرے منتروں میں اس بات کو اور صاف کر دیا گیا ہے چنانچہ رگوید (۸ - ۵۹ - ۶) میں رشی کہتا ہے کہ اے اِندر اور ورُن جو شُرتی اور متی اور بانی تم نے رشیوں کو پہلے دی تھی اور جو استھان کہ اُنہوں نے اپنے یگیوں سے رچے تھے وہ سب میں نے اپنے تپ سے دیکھ لئے + اور (۸ - ۹۵ - ۵) میں آتا ہے کہ اے اِندر رشی نے تیرے لئے سچائی سے بھری ہوئی پُرانی دھی (ارتھات پُرانی بُدھی) ظاہر کرنے کے لئے نئی سے نئی بانی ارتھات نئے سے نئے منتر کو اجی جنت (پیدا کیا ہے) + اور (۱۰ - ۷۲ - ۱) کا بچن ہے کہ آؤ ہم - اور جو کوئی اور اُوتر یگ میں دیکھے - دیوتاؤں کے پُوروجنموں کا حال استُتیوں سے بھرے ہوئے اُکتھوں میں برنن کریں[۳۷] +]

[۳۷] برہد دیوتا میں لکھا ہے کہ کسی ایک رشی کے سمپورن واکیہ کا نام سُوکت ہے - اور جتنے سُوکت کسی ایک رشی کے نام سے پرچلت ہیں وہ سب اُسی رشی کی کرتی ارتھات رچنا ہیں - اور جن کی استُتی ان سُوکتوں میں برنن کی گئی ہے وہ اِن سُوکتوں کے دیوتا ہیں +

برہد دیوتا کے لئے دیکھو آگے نوٹ ۴۲ +

پس وسِشٹھ آدک سپت رشی جن کا ذکر ہم کرتے چلے آرہے ہیں نِشچیہ رشی ہیں اور اس ساتویں منونتر کے وید پرورتک ہیں + یہ ہی سپت رشی اور اِن کے نیمِتک اوتار اور اُن کے گوترج ورتمان چتر یگ میں وید منتروں کے درشٹا اور کرتا ہیں اور نِشچیہ اور نیمتک رشیوں کی کتھائیں آپسمیں گڈمڈ ہوئی ہوئی ہیں +

متسیہ پُران (ادھیائے ۱۳۲) میں رشیوں کی ایک گوتر سوچی دی ہوئی ہے اُس کو ہم نیچے نقل کرتے ہیں + ان میں سے اکثر رشی ویدک رشی یعنی وید منتروں کے درشٹا اور کرتا ہوئے ہیں اور اُن کے ناموں پر جو انک دئے ہوئے ہیں وہ اُس سوچی کے سنکھیانک یعنی نمبر شمار ہیں جو ہم نے آگے ایک نقشہ کی شکل میں تمام ویدک رشیوں کی (منڈل وار اور سوکت وار) دی ہوئی ہے + نقشہ کے ان نمبروں پر متسیہ پُران کے ان رشیوں کا حال ملے گا اور جن رشیوں کے ناموں پر کوئی انک نہیں ہے اُن کا پتہ اُس انوکرمنکا یا انڈکس سے ملے گا جو ہم اس گرنتھ کے انتم بھاگ کے انت میں لگائیں گے + متسیہ پُران کی سوچی یہ ہے :-

۲۰۵ ۳۲۴

(۱) بھرگو گوتری :- کاشیہ - پرچیتا - ددھیچی - آتم وان - اُورو

۱۸۰ ۲۷۸ ۸۱

جمدگنی - سارسوت - بید - آرشٹی شین - چیون - وِیت ہویہ - سومیدھ

۳۲۸ ۲۰۵ ۱۵

وینیہ (پرتھو) - دِوو داس - برھم وان - گرتسمد - شؤنک +

۱۷۰ ۸۶

(۲) انگرا گوتری :- ترت - بھاردواج - لکشمن - کرت - واچ - گرگ

۵۲ ۳۱۴ ۲۰۷ ۳۱۴ ۳۱ ۱۳۲

رستی - سنکرتی - گئوری ویتی - ماندھاتا - امبریکھ - یُوناشو - پرودگتس - سمد

۱۰۷ ۳۲ ۱۶۶

(یا سُبھر) - ستیہ وان - اجمیڑھ - اشوہاریہ - ہیے اُتکیل - گوی - پرشداشو

۱۱۴ ۱۸۳ ۲۸۲ ۱۶۶ ۱۶۵

وِروپ - کاویہ - مدگل - اُتتھیہ - شرد وان - واج شروا - ایاسیہ - سچتی

۳۰ ۱۴ ۲۴۹ ۱۶ ۱۴

وام دیو - اُسج - برہد اُکتھ - دیرگھ تما - ککشی وان +

(۳) کشیپ گوتری :- اَوتسار - ندھرو وی - ودِبھ - اسِت (دیول) +

(۴) اتری گوتری :- اَرچنانا - شیا واشو - گوِشٹھر - کرن شرُت - رِشتی - سِدھ - پوُرو اتیتھی +

(۵) وسِشٹھ گوتری :- شکتی - پراشر - اِندر پرمتی - مرُدو سو - مترا وَرن کُنڈن +

(۶) وشوامتر گوتری :- دیو رات - بَل - مدھو چھندا - اگھمرشن - اَشٹک - لوہت - بھرت کیل - ویو شروا - پُران - دھننجے - ششِر شالنکاین +

(۷) اگستیہ گوتری :- دِرڑھ دیُمن - اِدھم باہو +

اِن کے علاوہ دو اور رشی (وِتسپری اور سنکیل) بھلندن گوتری لکھے ہیں + یہ سب ۹۱ ہوتے ہیں اور اس سب کے وشے میں اسی متسیہ پُران میں اسی جگہ لکھا ہے کہ "یہ سب براہمن چھتری اور ویش رشیوں اور رشیکاؤں کی سنتان ویدک رشی تھے" +

گرِتسمد اور شونک جن کے نام اُوپر بھرگو گوتری رشیوں میں ایک دوسرے کے ساتھ آئے ہیں اُن کے برتانت بھی بچتر ہیں + رگوید کی آرش انوکرمنکا یعنی رشیوں کی فہرست میں جو شونک کی ہی بنائی ہوئی ہے گرتسمد کو (جو رگوید کے دوسرے منڈل کا رشی ہے) آنگرس شون ہوتر - بھارگو لکھا ہے (دیکھو آگے لفنشہ کا نمبر ۱۸) اور ساین آچارج نے اپنے بھاشیہ میں اس پر یہ ٹیپ دی ہے کہ یہ گرتسمد پہلے آنگرس کل میں شن ہوتر کا پُتر تھا (اس لئے آنگرس شون ہوتر ہوا) پھر بھرگو کل میں شنک کا پُتر شونک ہوا (اور اس لئے بھارگو ہوا) +

وشنو پران (انش ۴ - ادھیائے ۸) میں گرتسمد کو چندر بنس کے بانی راجا
پرورواکے بنس میں پیڑھی در پیڑھی یوں دکھا کر کہ پرورواـ آیوـ کشتر وردھ
سوہوترـ گرتسمد (دیکھو آگے ادھیائے ۹ ـ بنساولی) واکیہ ۶ میں لکھا ہے کہ
"گرتسمد کا شؤنک چتروَرن کا پرورتک ہؤا" + اور شاید وشنو پران کا یہ
سوہوتر ہی ساین آچارج کا اُشن ہوتر ہے اگرچہ ایک رشی اُشن ہوتر بھی ہے
چنانچہ رگوید کے منڈل ۶ کے سوکت ۳۱ اور ۳۲ کا رشی سوہوتر اور سوکت
۳۳ اور ۳۴ کا رشی اُشن ہوتر ہے + اسی طرح سے ایک سوہوتر بھی اور
ہے جو پرو کے بنس میں بھرت کے بیٹے بھردواج سے تین پیڑھی پیچھے
شہر ہستنا پور کے بانی ہستی کا پتا ہؤا ہے (دیکھو آگے ادھیائے ۹ ـ بنساولی)
مگر یہاں سوہوتر سے وہ سوہوتر ہی مراد ہے جو گرتسمد کا پتا تھا +
شرمید بھاگوت (۹-۱۷-۳) میں لکھا ہے کہ "گرتسمد سے شُنک ہؤا جس
کا شؤنک بہورچ پرورمتی ہؤا" + اور مہابھارت (انوشاسن پرو ـ ادھیائے
۳۰) کے اندر گرتسمد اور شؤنک کے اس پرسپر سمبندھ کے وشئے میں
یہ اتہاس آیا ہے کہ (وَیوسوت) منو کے پُتر شریاتی کے بنس میں دو راجا
ہئی ہے اور تال جنگھ وتس دیس کے راجا تھے ـ اسی زمانہ میں کاشی کا
راجا ہری اشو تھا ـ اُس کا بیٹا سُدیو اور اُس کا بیٹا دِوو داس تھا جس نے
وارانسی (بنارس) بسائی ـ دِوو داس کا بیٹا پرتردن بڑا پرتاپی ہؤا ـ ہئی ہے
اور اُس کے پُتروں نے اِس کے باپ اور دادا کو مار ڈالا تھا ـ اس لئے
پرتردن نے ہئی ہے پر چڑھائی کی ـ ہئی ہے کے پُتر مارے گئے اور
ہئی ہے آپ بھاگ کر بھرگو رشی کی شرن میں گیا ـ پرتردن نے اُس کا
پیچھا کیا اور بھرگو رشی کے آشرم میں جا کر ہئی ہے کو مانگا ـ رشی نے کہا

کہ یہاں کوئی چھتری نہیں ہے دوئی جاتی (براہمن) ہیں۔ اس پر پرتردن نے کہاکہ آپ کا بچن پرمان۔ سہی ہے کا چھتری پن آج سے نشٹ ہوا اور یہ ہی میر اکرتویہ تھا + اس طرح بھرگو کے بچن سے سہی ہے چھتری سے براہمن ہوکر بھرگو گوترمیں وِیت ہویہ اور رگوید کے منڈل ۶ کے سُوکت ۱۵ کا رشی ہؤا (دیکھو آگے کے نقشہ کا نمبر ۸۱) اور پھر اس سے آگے اس گوترمیں اُس کی بنساولی یوں چلی :۔

گرتسمد۔سوتیجس۔ وَرچس۔ وِہویہ۔ وِتنیۃ۔ستیہ۔سنت۔شروس تم۔پرکاش۔واگندر۔پرمتی۔رُرو۔شُنک۔شؤنک + اِتی

اِس اتہاس کے انوسار شؤنک گرتسمد کا شؤنک توضرور ہے مگر گرتسمد خود آیو کے بیٹے کشتر وِردھ کے بنس میں نہیں ہے جیساکہ وشنو پُران میں لکھاہے (اور جیساکہ ادھیائے (۴) کی بنساولی نمبر ۳ میں دکھایا گیا ہے) بلکہ وہ گرتسمد ہے جو آیو کے دوسرے بیٹے نہش کے بنس میں یدو بنسی ہئی ہے کے براہمن روپ وِیت ہویہ کا گوترج ہؤا (اور جس کی بنساولی ادھیائے (۴) کی بنساولی نمبر ۷ میں درج ہے[۳۸]) +

[۳۸] مہابھارت میں جوسہی ہے کو وتس دیس کا راجا اور شریاتی کا بنسج لکھاہے اسکے دشٹے میں وشنو پُران (انش ۴۔ ادھیائے ۸) سے معلوم ہوتا ہے کہ وتس دیس کا اصلی راجہ تو پرتردن ہی تھا (دیکھو بنساولی نمبر ۳) مگر سہی ہے پرتردن کے باپ کو مار کر وتس کا راجا ہوگیا تھا + نیز سہی ہے سُورج بنسی شریاتی کے بنس میں نہیں بلکہ چندر بنسی یدو کے پُتر سہسرجت کے بنس میں تھا (دیکھو بنساولی نمبر ۷) مگر چُونکہ شریاتی کی پُتری سوکنیا چیون رشی کو بیاہی گئی تھی اور چیون رشی بھرگو گوتری تھے اور سہی ہے بھی ویت ہویہ ہوکر بھرگو گوتری ہوگیا تھا اس لئے سہی ہے کا شریاتی کے بنس سے بھی سمبندھ تھا + پرتردن کا بنس اُسی سوہوتر کے دوسرے پُتر کاش یا کاشیہ سے ہے کہ جبکا ایک پُتر گرتسمد اوپر دکھایا گیا ہے چاہیے مگر جہاں مہابھارت میں (پرتردن کے باپ) دوو داس کے باپ اور دادا کا نام سُدیو اور سری اشو لکھاہے وہاں پرانوں کی بنساولیوں میں انکے نام بھیم رتھ اور کیتومان لکھے ہیں + پرتردن ویدکا منتر کرت رشی بھی ہؤا ہے اور رشیوں کے نقشہ میں اسکا نام سنکھیا نک (۲۰۵) پر آیا ہے +

شرمید بھاگوت میں آیا ہے کہ شَونک نے نیمش آرنیہ میں بارہ برس کا یگیہ رچا تھا اور اس یگیہ میں اُس کو اور اُس کے یگیہ میں شریک ہونے والے اور رشیوں کو لوم ہرشن سوت کے پُتر اُگر شروا سَوتی نے ویاس جی کے پُتر شُک دیو کی سُنائی ہوئی اور ارجن کے پوتے پریکشت کی سُنی ہوئی شرمید بھاگوت سُنائی تھی (مفصل حال کے لئے دیکھو آگے اس گرنتھ کا چھٹا بھاگ پُران کے وشے میں) + اسی یگیہ میں اُگر شروا نے شَونک کو مہابھارت بھی سُنائی تھی۔ اور شَونک کے پُوچھنے پر شَونک کی بنساولی یوں بتائی تھی کہ بھرگو کُل میں ایک رشی چیون ہوئے تھے۔ اُن کا پُتر پرمتی ہُوا۔ پرمتی کا پُتر رُرو اور رُرو کا پُتر شُنک ہوا اور یہ شُنک اے شَونک تمہارا پُوروپتامہ تھا" (دیکھو مہابھارت۔ آدی پرو۔ ادھیائے ۵ شلوک ۱۰)[۳۹] + مہابھارت کے ٹیکا کار نیل کنٹھ نے پُوروپتامہ (پہلا دادا) کا ارتھ کُل پردھان پُرش ارتھات کُل کا پردھان پُرش کیا ہے اور اس سے سپشٹ ہے کہ شُنک اس شَونک کا نہ پتا تھا نہ پتامہ بلکہ پُوروپتامہ ارتھات کوئی دُور کا پُوروج (بنس داتا یا گوتر داتا) تھا اور یہ شَونک (جس نے نیمش آرنیہ میں شرمید بھاگوت اور مہابھارت سُنی تھی) اُس شُنک کا دور جا کر کوئی بنس یا گوترج تھا +

[۳۹] دیکھو پرمتی۔ رُرو۔ شُنک اور شَونک کو ابھی پیچھے مہابھارت (انوشاسن پرو۔ ادھیائے ۳۰) کے انوسار گرتسمد کے بنس میں دکھایا گیا ہے۔ یہاں ان کو چیون کا پُتر پوتر آدک بتایا گیا ہے + پہلے کتھن سے انکا گرتسمد بنسی ہونا اور دوسرے کتھن سے انکا چیون گوتری ہونا ظاہر کیا گیا ہے + اور گرتسمد اور چیون دونوں بھارگو تھے گرتسمد بھرگو کی شرن لینے سے اور چیون بھرگو گوتر میں جنم لینے سے +

[بیمئش آرنیہ کے لئے دیکھو آگے ادھیائے ۲ کا فُٹ نوٹ ۱۸]

شئونک کے وِشے میں اتنی چھان بین ہم نے اس لئے کی ہے کہ رگوید کی آرش انوکرمنکا یعنی ویدک رشیوں کی سُوچی جس کا ذکر پیچھے کئی بار آ چکا ہے اور جس سے ہم نے آگے کام لینا ہے شئونک کی رچی ہُوئی ہے اور یہ دیکھنا تھا کہ یہ شئونک کون ہے + سنسکرت ویاکرن کی رو سے شئونک شُنک کا پُتر بھی ہو سکتا ہے اور کوئی دُور کا گوترج بھی۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ گرتسمد کا شئونک جس کو وشنو پُران نے چتر وَرن کا پروَرتک لکھا ہے اور جس کو شریمد بھاگوت نے یوں بکھانا ہے کہ "گرتسمد سے شُنک ہوا جس کا شئونک بہورِچ پرورمنی ہُوا" اور جس کی بنساولی گرتسمد سے شُنک اور شئونک تک سلسلہ وار مہابھارت میں دی ہُوئی ہے شُنک کا پُتر ہے جو مہابھارت سے بہت پہلے ہُوا (کیونکہ یہ شئونک چندر بنس کے بانی پُرورواسے ۲۳ پیڑھی پیچھے آتا ہے اور مہابھارت کے سمے میں جو سُورج بنسی راجا برہدبل تھا وہ پُرورواکے سمکالین اکشواکو سے جو سُورج بنس کا بانی تھا ۹۵ پیڑھی پیچھے ہُوا) اور نیمئش آرنیہ میں بھاگوت اور مہابھارت کا سننے والا شئونک شُنک کا گوترج ہے جو مہابھارت سے چار پیڑھی پیچھے ہُوا (اور اس ارتھ میں شُنک کا نام پانِنی کی اشٹ آدھیائی کے سُوتر ۴-۱-۱۰۴ کے گن پاٹھ میں سپشٹ آیا ہُوا ہے)۔ اور رگوید کی آرش انوکرمنی کا رچنے والا شئونک یہ ہی شئونک ہے[۱۴۰] +

[۱۴۰] مہابھارت (آدی پرو - ادھیائے ۸ - شلوک ۲۴-۲۵) میں شُنک کے سمکالین چند رشیوں کے نام بھی اسی پرسنگ میں آئے ہیں اور وہ یہ ہیں:-
سوشتی (آترےے) - مہاجانو - کُشک - ششنکھ - مینکھل - اُودالک - کٹھ - شویت - بھردواج - کئون کُتسیہ - آرشٹی شین اور گئوتم +

اتھروَوید کی پرچلت شاکھا بھی ایک شَئونک کے نام سے منسوب ہے - اور وہ شئونک بھی یہ ہی شئونک ہے اور اس سلسلہ میں شئونک ویاس جی کے شِشیہ سومنتو کے شِشیوں کا شِشیہ ہے اس طرح سے کہ سومنتو۔ کبنڈھ - پتھیہ - شئونک (دیکھو آگے اس گرنتھ کے بھاگ (۶) میں ادھیائے (۱) کا آد اور ادھیائے (۶) کا انت) +

مُنڈک اُپنشد۔ جو اتھروَوید کا ہی اُپنشد ہے اُس میں آیا ہے کہ جو برھم وِدیا برھما سے انگِرس تک پرم پرا سے آئی وہ انگِرس سے آگے مہاشال شئونک کو پراپت ہوئی + معلوم نہیں یہاں شئونک سے کونسا شئونک مُراد ہے مگر مہا شال کا ارتھ کُل پتی ہے اور کُل پتی شئونک یہ ہی شئونک تھا جس کے نیمش آرنیہ کے یگیہ میں مہابھارت سُنائی گئی تھی (دیکھو مہابھارت کا سب سے پہلا شلوک)[۱] +

شئونک نے رِگوید کی اور انوکرمنیاں بھی لکھی ہیں مگر اس جگہ ہم کو صرف اُس کی آرش انوکرمنی سے لینا ہے - اس انوکرمنی میں اُس نے رگوید کے (منتر درشٹا اور منتر کرتا) رشیوں کی سُوچی دی ہوئی ہے اور اس سُوچی سے ہم ایک سُوچی ان ہی رشیوں کی (منڈل وار اور سُوکت وار) ایک نقشہ کی شکل میں تیار کر کے پیش کرتے ہیں اور

---

(۱) ٹیکا کار نیل کنٹھ نے کُل پتی کے وشئے میں لکھا ہے کہ کُل پتی اُس کو کہتے تھے جو اکیلا دس ہزار (ودیارتھیوں) کو انّ دان آدک سے پالے - اور شئونک کا ارتھ اُس نے اِس جگہ وِدیکی کر کے اس جھگڑے سے چھٹی پائی کہ شئونک کون ہے کون نہیں +

اِن رشیوں کے سمبندھ میں جو برتانت ہم کو معلوم ہوئے ہیں اُنکا سار بھی ہم پرلیشش ارتھات کیفیت کے روپ میں درج کئے دیتے ہیں + اور چونکہ اُردو میں ان رشیوں کے نام ٹھیک ٹھیک لکھے جانے کٹھن ہیں اس لئے دیوناگری میں بھی ایک سُوچی ان کے ناموں کی الگ تیار کر کے اس ادھیائے کے آخیر میں لگائے دیتے ہیں + اور یہ سب اودیم ہم اس لئے کرتے ہیں کہ اس سُوچی سے جہاں ہمکو وید کے سارے رشیوں کے نام اور برتانت وِدت ہو جاوینگے اور ایک پرکار سے وید کا ایک سرسری درشن بھی پراپت ہو جاوے گا وہاں چند نام ہم کو ان رشیوں میں ایسے بھی ملیں گے جو اِتہاس سے سمبندھ رکھتے ہونگے اور جنکے برتانت کی روشنی میں ہم ویدک کال کا نرنے بھلی بھانتی کر سکینگے[۴۲] + اور وہ سُوچی یہ ہے :-

[۴۲] شَونک نے رگوید کے رشی[۱] - چھند[۲] - انوواک[۳] - پاد[۴] - سُوکت[۵] - اور دیوتا[۶] کے الگ الگ وشئے میں آرش انوکرمنی - چھند انوکرمنی آدک چھ انوکرمنیاں الگ لکھی ہیں اور کاتیاین نے ان سب کو ملا کر ایک انوکرمنی میں درج کر دیا ہے اور اُسس کا نام سروَ انوکرمنی رکھا ہے + شَونک کی انوکرمنیاں شلوک بدھ ہیں کاتیاین کی سروَ انوکرمنی سوتر بدھ ہے + ویدک دیوتاؤں کے وشئے میں برہد دیوتا بھی ایک بڑا گرنتھ ہے جو شَونک کی انوکرمنیوں سے پیچھے اور کاتیائین کی سروَ انوکرمنی سے پہلے کا ہے اور دیوتاؤں کے وشئے میں اب یہی گرنتھ پرچلت ہے + اس میں یاسک کا مت پایا جاتا ہے اور بھاگری اور آشولاین آدک کا ذکر بھی اس میں آتا ہے + یاسک پرسدّھ نرکت کار ہیں اور کاتیاین اور آشولاین شَونک کی شِشیہ پرم پرا میں شمار کئے جاتے ہیں + ان سب کا ذکر اس گرنتھ کے چھٹے بھاگ میں آئے گا + یجُر وید - سام وید - اور اتھروو وید کی بھی انوکرمنیاں ہیں اور اتھروَ وید کی انوکرمنی کا نام برہت سروَ انوکرمنی ہے +

رگوید کے رشیوں کی سُوچی

(اس تفصیل سے کہ کس سُوکت کا کون رشی ہے)

پہلا منڈل

سنکھیانک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکتوں کی سنکھیا	پریشِش (کیفیت)
۱	مدھوچھندا (وِشوامتر کا پُتر)	۱ تا ۱۰	اس کا ذکر پیچھے وِشوامتر کے ذکر میں آچکا ہے +
۲	جیتا (مدھوچھندا کا پُتر)	۱۱	منڈل ۱۰ کے سُوکت ۱۹۰ کا رشی اگھمرشن بھی مدھوچھندا کا پُتر ہے + دیکھو سنکھیانک ۷ +
۳	میدھاتتھی (کانو)	۱۲ تا ۲۳	
۴	شُنہ شیپ	۲۴-۳۰	اجیگرت کا پُتر جو اس کلپ میں رچیک کا پُتر ہو کر وِشوامتر کا کرترم پُتر (مُتبنّا) دیورات ہوا (دیکھو سنکھیانک ۲۸) + اس کا پورا برتانت پیچھے وِشوامتر کے برتانت میں آچکا ہے + پانِنی (۴-۱-۹۶) میں اُجیگرت کا نام آیا ہے +
۵	ہرنیہ ستُوپ (آنگرس)	۳۱ تا ۳۵	سُوکت ۳۱ میں ییاتی کا نام آتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہرنیہ ستُوپ ییاتی سے پیچھے ہؤا ہے۔ ییاتی کے لئے دیکھو

سنکھیانک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			آگے ادھیائے (۴) بنساولی نمبر ۴ ✣ آنگرس کا ارتھ آنگرس گوتری ہے اور آنگرس کیلئے دیکھو آگے سنکھیانک ۲۷۷ ✣
۶	گھئور [گھور (آنگرس) کا پُتر]	۳۶	چھاندوگیہ اُپنشد (۳-۱۷-۶) میں آیا ہے کہ گھور (آنگرس) نے دیوکی پُتر کرشن کو سکشا دی مگر یہ کرشن شری کرشن (واسودیو) نہیں ہے بلکہ وہ کرشن ہے جو آٹھویں منڈل کے سوکت ۷۵-۸۷ اور دسویں منڈل کے سوکت ۴۲-۴۴ کا رشی ہے (دیکھو آگے سنکھیانک ۱۴۴-۲۴۴) ✣ شری کرشن جی بھی ماتا دیوکی کے پُتر تھے اس لئے یہاں بھرانتی ہوتی ہے کہ یہ کرشن جنہوں نے گھور سے شکشا لی شری کرشن تھے یا کوئی اور ✣ مگر شری کرشن جی گھور سے بہت پیچھے ہوئے ہیں کیونکہ گھور گوتری رشی کنوجی کے آشرم میں وشوامتر کی پُتری (دُشینت کی استری اور بھرت کی ماتا) شکنتلا پلی تھی شری کرشن جی سے بہت پہلے ہوئے ہیں ✣
۷	کنو (گھئور = گھور گوتری)	۳۷-۴۳	
۸	پرسکنو (کانو)	۴۴-۵۰	

سنکھیا انک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			پُرانوں کی بنساولیوں کے انوسار چندر بنس میں بیاتی کے پُتر پُرو کے کُل میں پُرو سے بارہ پیڑھی پیچھے جو انتی بھار (یا انتی نار) راجا ہؤا اُس کے ایک پُتر اپرتی رتھ سے کنو ہؤا اور دوسرے پُتر سومتی سے دشنیت ہؤا جس کا پُتر شکنتلا کے پیٹ سے بھرت ہؤا (دیکھو ادھیائے ۴ بنساولی نمبر ۹) کنو کا پُتر میدھا تتھی ہؤا جس سے کانواین براہمن ہوئے + میدھا تتھی سے پرسکنو آدی اور بہت سے دوی جاتی ہوئے (دیکھو شریمد بھاگوت سکندھ ۹ - ادھیائے ۲۰ + اور وشنو پُران انش ۴ - ادھیائے ۱۹ والکیہ ۴ تا ۱۰) پرسکنو کا نام وید منتروں میں بھی کئی جگہ آیا ہے اور رگوید (۱-۴۵-۳) میں آئے ہوئے پرسکنو کو یاسک نے نرکت (۳-۱۷) میں کنو کا پُتر لکھا ہے + آٹھواں منڈل تقریباً سارا کانو ارتھات کنو گوتری رشیوں کا ہے +
۹	سویہ (آنگرس)	۵۱-۵۴	رگوید کے انڈیا میں لکھا ہے کہ کوئی گنتس ایس نتر بھ

سنکھیانک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشش
			دوو داس سنرسد شیو۔ رجشوا۔ اور تُریہ آوک جو ویدک آریاؤں کے راجا تھے اِندر کے خاص پیارے تھے ÷
۱۰	نووھا (گئوتم)	۴۸-۵۸	دیکھو سنکھیانک ۱۴۵ ÷
۱۱	پراشر (شکتی پُتر)	۶۵-۷۳	ان کا حال پیچھے سپت رشیوں میں وسشٹھ کے حال میں مفصل آچکا ہے ÷
۱۲	گوتم (رہوگن کا پُتر)	۷۴-۹۳	انکا حال پیچھے سپت رشیوں میں گئوتم کے حال میں آچکا ہے
۱۳	کُتس (آنگرس)	۹۴-۱۱۵	ان سوکتوں کے بیچ میں سوکت ۹۹ کا رشی کشیپ (ماریچ) ہے اور سوکت ۱۰۰ کے رشی راجا ورشاگر کے پانچ پُتر امبریکھ آدی ہیں اور سوکت ۱۰۵ کا رشی بعض آپتیہ کے پُتر ترِت کو بتلاتے ہیں ÷ ترِت کے لئے دیکھو سنکھیانک ۱۱۷ ÷ اور ورشاگر کے لئے دیکھو سنکھیانک ۲۰۷ ÷ کُتس کا نام پانِنی (۲-۴-۶۵) میں آیا ہے ÷ اور رگوید میں کُتس کا ذکر انیک منتروں میں آتا ہے ÷ سوکت ۱۱۲ کے منتر میں من دھاتا کا نام آیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کُتس من دھاتا (ماندھاتا) سے پیچھے ہوا

سنکھیانک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشش
			ہے + ماندھاتا اکشواکو سے ۱۸ پیڑھی پیچھے ہؤا ہے اور پُروکُتس ماندھاتا کا بیٹا تھا (دیکھو ادھیائے ۴ - بنساولی ۱/۲) نیز دیکھو سنکھیانک ۱۳۱ اور ۹ +
۱۴	کُکشی وان (دیرگھ تمس کا پُتر)	۱۱۶-۱۲۶	دیرگھ تمس اُتتھیہ کا پُتر تھا دیکھو ۱۶/۱ اور اُتتھیہ برہسپتی کا پُتر تھا + مہابھارت (آدی پرو - ادھیائے ۱۰۴) میں دیرگھ تمس کا اتہاس آیا ہے اور اس اتہاس کی رو سے اُتتھیہ برہسپتی کا بڑا بھائی تھا اور کُکشی وان دیرگھ تمس کے ویریہ سے اُس شوُدرا دھایا کی یونی میں اُتپن ہؤا تھا جس کو راجا بلی کی استری نے اپنی جگہ دیرگھ تمس کے پاس بھیج دیا تھا + پھر راجا بلی کے دوبارہ سمجھانے پر اس کی استری آپ دیرگھ تمس کے پاس گئی اور اس نیوگ سے اُسکے انگ، بنگ، کلنگ پُنڈر اور سُمھ یہ پانچ پُتر اُتپن ہوئے اور انہوں نے اپنے اپنے نام پر پانچ

سنکھیانک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرشِشٹ
			دیس الگ الگ بسائے + راج بنساولیوں کی رو سے یہ راجا یَیاتی کے بیٹے اور پُرو کے بھائی انو کے بنس میں ہے (دیکھو آگے ادھیائے ۴ بنساولی ۵) + رگوید کے کئی سوکتوں میں ممتا کے پُتر دِیرگھ تمس کا ذکر آیا ہے اور ممتا اُتتھیہ کی استری تھی + رگوید ۱-۱۸-۱ میں ککشی وان کو اُشج ارتھات اُشج گوتری لکھا ہے اور نرکت ۶-۱۰ میں بھی ایسا ہی مانا ہے + اُشج کے لئے دیکھو پیچھے متسیہ پران کی رشی گوتر سوچی صفحہ ۱۰۲ پر +
۱۵	پرچھیپ (دِوداس کا پُتر)	۱۲۷-۱۲۹	پرانوں کی راج بنساولیوں میں ایک دِوداس کاشی کا راجا ہوا ہے (دیکھو آگے ادھیائے ۴ بنساولی ۳) + مگر اس بنساولی میں دِوداس کا کوئی پُتر پرچھیپ نہیں لکھا ہے اور اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ پرچھیپ راج کاج چھوڑ کر برہم رشی ہو گیا ہو +

سنکھیانک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پرِیشش
			یا یہ کہ پُرُچھیپ دوو داس کے پُتر پرتردن کا کوئی دوسرا نام ہو کیونکہ پرتردن بھی ویدک رشی ہوا ہے + (دیکھو ۲۰۵ اور ۲۲۲) + یا یہ پُرُچھیپ اور دوو داس کوئی اور ہی ہوں +
۱۶	دیرگھ تمس (اُچتھیہ یا اُتتھیہ کا پُتر)	۱۴۰-۱۶۴	دیکھو پیچھے سنکھیانک ۱۲ اور آگے سنکھیانک ۱۷۷
۱۷	اگستیہ (متراوَرُن کا پُتر)	۱۶۵-۱۹۱	اگستیہ بھی اُسی طرح متراوَرُن کا پُتر تھا جس طرح کہ وسِشٹھ اور اس کے لیے دیکھو پیچھے وسِشٹھ کا حال سپت رشیوں کے پرسنگ میں + سُوکت ۱۷۹ کے لیے اگستیہ کے ساتھ اُس کی استری لوپ مُدرا کو بھی سُوکت کا رشی لکھا ہے + اور اگستیہ اور لوپ مُدرا دونوں کے نام بھی اُس سُوکت کے اندر آئے ہیں + اگستیہ کے نام کے ساتھ انیک کتھائیں جُڑی ہوئی ہیں اور ان میں سے کئی کتھائیں مہابھارت کے بن پرو میں آئی ہیں جن کے لیے دیکھو

سنکھیانک (نمبرشمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرشیش
			اس گرنتھ کا تیسرا بھاگ مہابھارت کے درشٹے میں اور پیچھے اسی بھاگ کے ادھیائے ۲ کا انوواک ۶ + نیز دیکھو سنکھیانک ۱۶۲-۱۶۳ + پانینی (۴-۱-۱۰۵) میں اگستیہ کا نام آیا ہے + جزیرہ جاوا میں ہندو سبھیتا کو ایک رشی اگستیہ نے دکھن سے لے جا کر پھیلایا ہے اور وہاں ان کی بڑی مانتا ہے - مگر معلوم نہیں وہ رشی اگستیہ یہ ہی ہیں یا کوئی اور +

دوسرا منڈل

سنکھیانک (نمبرشمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرشیش
۱۸	گرتسمد (آنگرس شنئون ہوتر بھارگو)	۱ تا ۳	گرتسمد کا ذکر پیچھے شنئونک کے پرسنگ میں مفصل آچکا ہے اور یہ دوسرا منڈل سارا گرتسمد سے ہی منسوب ہے +
۱۹	سوم آہوتی (بھارگو)	۴-۷	یہ بھی کوئی گرتسمد گوتری ہی ہوگا + اور اس لئے گرتسمد کی طرح بھارگو ہوا +

سنکھیانک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرشیش
۲۰	گرتسمد	۸-۲۶	
۲۱	گرتسمد یا اُس کا پُتر کوُرم	۲۷-۲۹	
۲۲	گرتسمد	۳۰-۴۳	

تیسرا منڈل

(یہ سارا منڈل وشوامتر سے منسوب ہے کیونکہ اس کے سارے سوکت وشوامتر یا اُس کے گوتریوں سے منسوب ہیں۔)

سنکھیانک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرشیش
۲۳	وِشوامتر	۱ تا ۱۲	وشوامتر کا ذکر پیچھے سپت رشیوں کے پرکرن میں مفصل آچکا ہے +
۲۴	رکھب (وِشوامتر کا پُتر)	۱۳-۱۴	
۲۵	اُتکیل (کاتیہ ارتھات کت پُتر)	۱۵-۱۷	دیکھو سنکھیانک ۲۶ +
۲۶	کت (وِشوامتر کا پُتر)	۱۸	
۲۷	گاتھی یا گادھی (کُشک کا پُتر)	۱۹-۲۲	گادھی کا ذکر بھی وِشوامتر کے پرسنگ میں آچکا ہے +
۲۸	دیوشروا اور دیووات [اسی سوکت ۲۳ میں دیوشروا اور دیووات نامی دو رشیوں کا ذکر آیا ہے کہ اُنہوں نے اگنی کو درشدوتی اور سرسوتی کے دیس	۲۳	دیووات تو شُنہ شیپ کا دوسرا نام ہے جو وِشوامتر کا کرترم پُتر تھا اور جس کا ذکر پیچھے وِشوامتر کے حال میں اور جس کا نام پیچھے

سنکھیانک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرشیش
	میں متھن کر نکالا تھا + اور شاید یہ ہی دو رشی اس سوکت کے رشی ہوں + مگر یہ رشی بھارت ارتھات بھرت گوتری ہیں اور یہ سارا منڈل وشوامتر اور اُسکے گوتریوں سے منسوب ہے +]		اِسی فہرست کے سنکھیانک ۴ میں آچکا ہے اور دیوشروا متسیہ پُران کی اُس ناماولی کے انوسار جو پیچھے دی گئی ہے وِشوامتر گوتری ہے +
۲۹	وِشوامتر	۶۲-۲۴	سوکت ۳۶ کی دسویں رچا کا رشی گھور (آنگرس) ہے۔ ۳۸ کا رشی پرجاپتی ہے۔ ۵۴ تا ۵۶ کا رشی پرجاپتی یا وِشوامتر کا پُتر واچیہ ہے + گھور کیلئے دیکھو سنکھیانک ۶ + سوکت ۶۲ کا منتر ۱۰ ہندوؤں کی سندھیا کا گایتری منتر ہے +

چوتھا منڈل

(یہ سارا منڈل وام دیو سے منسوب ہے۔ کیونکہ اس کے سارے سوکت سوائے تین کے وام دیو کے ہیں)

سنکھیانک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرشیش
۳۰	وام دیو	۴۱-۱	متسیہ پُران کی فہرست میں جو پیچھے درج کی گئی ہے وام دیو کا نام انگرس

سنکھیانک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرستیش
			گوتری رشیوں میں آیا ہے + برہد آرنیک اُپنشد (۱-۴-۱۰) کا یہ بچن کہ "میں ہی منو ہوا میں ہی سورج" وام دیو کے سوکت ۲۶ کا پہلا منتر ہے + اور ائیتریہ اُپنشد ادھیائے ۱- کھنڈ ۴ واکیہ ۵ کا (اور یہ ادھیائے ایئتریہ آرنیک میں دوسرے آرنیک کا چوتھا ادھیائے ہے) یہ بچن کہ "گربھ میں ہی رہتے ہوئے میں نے دیوتاؤں کے سارے جنموں کو جان لیا۔ سنو اُنہی پنجروں نے مجھ کو جکڑ کر رکھا پر میں باز کی طرح اپنے بل سے اُن کے اندر سے نکل آیا" وام دیو کے سوکت ۲۷ کا پہلا منتر ہے + پانِنی (۴-۲-۹) میں وام دیو کا نام آیا ہے + رامائن میں وام دیو کو وسشٹھ کے ساتھ راجا دشرتھ کا رتوِج لکھا ہے۔

سنکھیانک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پریشِش
			(دیکھو بال کانڈ سرگ ۷، شلوک ۵۔ ۲۰ اور انتم کانڈ کے انتِم سرگ کا شلوک ۶۰) پر یہ وام دیو اور ہے جو اس ویدک رشی وام دیو سے بہت پیچھے رامائن کے زمانہ میں ہُوا ہے + اسی طرح مہابھارت (بن پرو۔ ادھیائے ۱۹۲) میں ایک وام دیو کا ذکر اجودھیا کے ایک اکشواکو بنسی راجا پرکشت کے سمبندھ میں آیا ہے جس کے تین پُتر شل دل اور بل تھے + نیز دیکھو آگے سنکھیانک ۲۴۹ +
۳۱	ترسد شیو (پروکُتس کا پُتر)	۴۲	راج بنساولیوں کی رو سے اکشواکو بنسی وگکشی کے کل میں ماندھاتا کا ایک پُتر پروکُتس تھا اور اُس کا پُتر ترسدشیو تھا + دیکھو سنکھیانک (۹) اور ادھیائے ۴ کی بنساولی ۱/۱ +
۳۲	پُرومیڈھ اور اجمیڈھ (سوہوتر کے پُتر)	۴۳-۴۴	سوہوتر کے لئے دیکھو آگے سنکھیانک ۸۲ +
۳۳	وام دیو	۴۵-۵۸	وام دیو کا ذکر اوپر نمبر ۳۰ پر آچکا ہے +

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش

پانچواں منڈل

اس سارے منڈل کے رشی اتری ہیں۔ کیونکہ اس منڈل کے جتنے سوکت ہیں وہ اتری کے ہیں یا اترے یعنی اتری گوتری رشیوں کے ہیں اور اتری کا ذکر پیچھے سپت رشیوں کے ذکر میں مفصل آچکا ہے +

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
۳۴	بُدھ اور گوشٹھر (آترے)	۱	پانِنی (۴-۱-۱۴۷) میں گوشٹھر کا نام آیا ہے +
۳۵	کُمار (اتری کا پُتر) یا ورش (جر کا پُتر)	۲	یہ کُمار سپت وِدھری ہے (دیکھو سنکھیانک ۷۶) + پانِنی کے سوتر ۴-۱-۹۹ کے گن پاٹھ میں بھی ایک کُمار کا نام آیا ہے +
۳۶	وسوشرت (آترے)	۳-۶	
۳۷	اِکھ (آترے)	۷-۸	
۳۸	گے (آترے)	۹-۱۰	دیکھو سنکھیانک ۲۵۲
۳۹	سُتمبھر (آترے)	۱۱-۱۴	
۴۰	دھرن (آنگرس)	۱۵	
۴۱	پُرو (آترے)	۱۶-۱۷	راج بنساولیوں میں ایک پُرو بیاتی کا بیٹا ہے + بیاتی کے لئے دیکھو سنکھیانک ۲۱۰ +

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پرشیش
۴۲	دِوُت مرگت واہا (آترے)	۱۸	دیکھو سنکھیانک ۱۱ +
۴۳	وَوَری (آترے)	۱۹	
۴۴	پرَیشوَنت (آترے)	۲۰	
۴۵	سَس (آترے)	۲۱	
۴۶	وِشو سام (آترے)	۲۲	
۴۷	دیمُن (وِشوچرشنی)	۲۳	
۴۸	بندھو۔ سو بندھو۔ شُرت بندھو۔ وِپربندھو (گَوپاینا یا لَوپاینا)	۲۴	دیکھو سنکھیانک ۲۵۰ (یہ بندھو آدک اگستیہ رشی کی بہن کے بیٹے تھے) +
۴۹	وِشو یو (آترے)	۲۵-۲۶	
۵۰	تری ارُن۔ تری ورِشن۔ ترسدسیو (پروکتس کا پُتر) یا اشومیدھ (بھرت کا پُتر) یا اتری	۲۷	ترسدسیو کے لئے دیکھو سنکھیانک ۳۱ + اسی ترسدسیو کے بنس میں سات پیڑھی آگے تری شنکو کا پتا تری آرونی ہوا ہے اور وہ شاید یہ تری ارُن ہی ہو + ایک تری آرونی بھرت کے پُتر بھردواج کے بنس میں بھی ہوا ہے +
۵۱	وِشو وارا (آترئی)	۲۸	یہ استری تھی +
۵۲	گَوری وِیتی (شاکتیہ اتھات شکتی کا پُتر)	۲۹	دیکھو سنکھیانک ۱۱ + متسیہ پُران میں ایک گَوری وِیتی کو انگرا گوتری

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوُکت سنکھیا	پریشیش
			لکھا ہے +
۵۳	ببھرُو (آترے)	۳۰	شریمد بھاگوت (اسکندھ ۱۱ - ادھیائے ۷) کے انوسار اتھروید کی ایک شاکھا ببھرُو کے نام سے ہے مگر وہ ببھرُو شئونک (آنگرس) کا شِشیہ ہے + ایک ببھرُو پیچھے وشوامتر کے حال میں وشوامتر کے پُتروں یا شِشیوں کی شرینی میں بیان کیا گیا ہے + ایک ببھرُو یدو کے پُتر کروشٹا کے بنس میں روم پاد کا پُتر ہوا ہے جس سے چوتھی پیڑھی میں چیدی ہوا ہے + چیدیوں کا ذکر وید میں کئی جگہ آیا ہے اور ببھرُو کا نام بھی وید میں کئی جگہ آیا ہے اور خود اس سوُکت ۳۰ کے منتر ۴ میں آیا ہے + پانینی (۴-۱-۱۰۵) میں بھی ببھرُو کا نام آیا ہے +
۵۴	اوسیو (آترے)	۳۱	دیکھو سنکھیانک ۴۷-
۵۵	گانو (آترے)	۳۲	

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	شُوکت سنکھیا	پریشیش
۵۶	سمْوَرن (پرجاپتی کا پُتر)	۳۳-۳۴	پُرانوں کی رو سے سُورج کی پُتری تپتی جو چھایا استری سے تھی اور ساوَرنی (منو) کی بہن تھی وہ اس سمْوَرن کو بیاہی گئی تھی (شریمد بھاگوت ۸-۱۳-۱۰) + راج بنساولیوں میں سمْوَرن پرو کے بنس میں اجمیڑ کا پوتا اور کورو کا پتا ہے اور مہابھارت (آدی پرو - ادھیائے ۱۷۱-۱۷۳) میں اس سمْوَرن کے ساتھ سُورج کی پُتری تپتی کے بیاہ کی کتھا جوڑی ہُوئی ہے + سمْوَرن کی بنساولی کے لئے دیکھو ادھیائے ۸ کی بنساولی ۹/۷ اور دوسری کتھاؤں کے لئے دیکھو آگے سنکھیانک ۲۱۲ اور ۲۲۷ +
۵۷	پربھُووسو (آنگرس)	۳۵-۳۶	دیکھو آگے سنکھیانک ۱۷۱ +
۵۸	اتری	۳۷-۴۳	ان کا ذکر پیچھے سپت رشیوں میں آچکا ہے +
۵۹	اَوَتسار (کاشیپ)	۴۴	دیکھو سنکھیانک ۱۷۸ +
۶۰	سداپرن (آتریے)	۴۵	

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوُکت سنکھیا	پرشیش
۶۱	پرتی کشتر (آترے)	۴۶	
۶۲	پرتی رتھ (آترے)	۴۷	
۶۳	پرتی بھانو (آترے)	۴۸	
۶۴	پرتی پربھا (آترے)	۴۹	
۶۵	سوَشتی (آترے)	۵۰-۵۱	
۶۶	شیاواشو (آترے)	۵۲-۶۱	دیکھو سنکھیانک ۷۸ + ۲۰۹
۶۷	شرُتی وِد (آترے)	۶۲	
۶۸	اَرچنانا (آترے)	۶۳-۶۴	
۶۹	رات ہویہ (آترے)	۶۵-۶۶	
۷۰	یجت (آترے)	۶۷-۶۸	
۷۱	اُرو چکری (آترے)	۶۹-۷۰	
۷۲	باہو ورِکت (آترے)	۷۱-۷۲	
۷۳	پَورُ (آترے)	۷۳-۷۴	
۷۴	اَوسیو	۷۵	دیکھو سنکھیانک ۵۴ +
۷۵	اتری	۷۶-۷۷	دیکھو سنکھیانک ۵۸ و ۷۹ +
۷۶	سپت وَدھری (آترے)	۷۸	دیکھو نیچے نوٹ ۴۳ +

نوٹ ۴۳ اسی سوُکت ۷۸ میں جس کا رشی سپت ودھری ہے اتری اور سپت ودھری دونوں کے نام آئے ہیں اور ربط عبارت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اتری ہی سپت ودھری ہے +
(دیکھو اگلا صفحہ)

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پرشیش
۷۷	ستیہ شروا (آترے)	۷۹-۸۰	اکشواکو کے بھائی نرشینت کے بنس میں ویتی ہوتر کا پُتر ستیہ شروا ہوا ہے اور یہ ستیہ شروا شاید وہی ہو ÷
۷۸	شیاواشو (آترے)	۸۱-۸۲	دیکھو سنکھیانک ۶۶ ÷
۷۹	اترِی (بھبوم)	۸۳-۸۶	دیکھو سنکھیانک ۵۸ و ۷۵ ÷ مقابلہ کے لئے دیکھو سنکھیانک ۳۲۳ ÷ چودھویں منونتر کے منو کا نام بھی بھبوم ہے ÷
۸۰	ایویامرت (آترے)	۸۷ ÷	

چھٹا منڈل

اس سارے منڈل کا رشی برہسپتی کا پُتر بھردواج ہے (جس کا مفصل ذکر پیچھے سپت رشیوں میں آچکا ہے) ۔ کیونکہ اس منڈل کے ۷۵ سُوکتوں میں سے سوائے نِمن لکھت سُوتروں کے جو وہ بھی بھردواج گوتریوں کے ہیں باقی سب بھردواج کے ہیں ÷

۸۱	ویت ہویہ (آنگرس)	۱۵	ویت ہویہ کا ذکر پیچھے گرتسمد اور

سپت ودھری کا شبد ارتھ ہے ہفت زنخہ یعنی سات (ماہ) کا زنخہ یا ہیجڑا یا نزیل ۔ اور تلک کے قطبی خیال کے بموجب اس سے مُراد ہے وہ سُورج جو قطب شمالی میں چھ مہینہ کا دن کر چکنے کے بعد قطب جنوبی میں چھ مہینہ کی رات اور ایک مہینہ کی شام یعنی کل سات مہینہ کے لئے پڑا ہوا قطب شمالی کے لئے سپت ودھری بنا ہوا ہے ÷ اسی سُوکت کے آخری دو منتروں میں آشیرواد ہے کہ نو دس مہینہ کے گربھ سے نکل کر جیتی جاگتی ماں کے لئے جیتا جاگتا کُمار پیدا ہو ۔ اور یہ منتر تلک کے قطبی خیال کے لئے وشیش گَورَو رکھتے ہیں ÷

(حاشیہ: [illegible])

سنکھیانک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پریشیش
			شنُونک کے پرسنگ میں مفصل آچکا ہے +
۸۲	سوہوتر (بھردواج کا پُتر)	۳۲-۳۱	راج بنساولیونکی رو سے سوہوتر بھردواج کا پڑوتا ہے اس طرح سے کہ بھردواج - بتیو برہت کشتر - سوہوتر + ہستناپور کا بانی ہستی اس سوہوتر کا پُتر تھا (دیکھو سنکھیانک ۳۲) + اور اگر بھردواج کے پُتر سے مراد بھردواج کا گوتری ہے تو یہ سوہوتر کشتر وردھ کا بیٹا ہے + مفصل حال اسکا پیچھے گرتسمد اور شنُونک کے حال میں آچکا ہے +
۸۳	شُن ہوتر	۳۴-۳۳	شُن ہوتر کا ذکر بھی پیچھے سوہوتر کے ساتھ آچکا ہے +
۸۴	نر	۳۶-۳۵	نر اور نارائن دو پرسدھ رشی ہیں + شری کرشن جی اور ارجن کو ان دو رشیوں کا اوتار بھی کہا گیا ہے مہابھارت کا ہر ایک پرو نر اور نارائن کی استُتی سے شروع ہوتا ہے - مگر معلوم نہیں کہ یہ نر جو یہاں اٹ سوکتوں کا رشی ہے اور نارائن جو دسویں منڈل کے سُوکت ۹۰ کا رشی ہے اور جس کا نام

سنکھیانک نمبرشمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرِشیش
			آگے سنکھیانک ۲۷۰ پر آیا ہے وہ کون سے نرا اور نارائن ہیں + بھاگوت (اسکندھ ۴ - ادھیائے ۱ - شلوک ۵۲ - ۵۹) کے انوسار نرا اور نارائن دھرم کی استری مُورتی سے پیدا ہوئے +
۸۵	شن یو (بارھسپتیہ)	۴۴-۴۶	دیکھو سنکھیانک ۸۷ +
۸۶	گرگ (بھاردواج)	۴۷	چندربنسی بیاتی کے پُتر پُرو کے بنس میں جو بھرت کا پُتر بھردواج ہوا ہے اُس کے پُتر منیو کا ایک پُتر گرگ ہوا ہے جس سے گرگ گوتم کے گارگیہ براہمن ہوئے (وشنو پُران - انش ۴ ادھیائے ۱۹ - واکیہ ۲۳) + نیز دیکھو سنکھیانک ۸۲ + پانِنی (۴-۱-۱۰۵) میں گرگ کا نام آیا ہے +
۸۷	شن یو (بارھسپتیہ)	۴۸	شن یو کا نام وید میں ۱۰-۱۴۳-۶ کے اندر آیا ہے + مہابھارت (بن پرو - ادھیائے ۲۱۹ - شلوک ۲) کے انوسار شن یو برہسپتی کا پُتر ہے - تارا استری سے - اور اگنیوں میں ایک اگنی ہے +

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پرِشیش
			بھردواج اور بھرت نام کی اگنیاں شں یو کے پُتر ہیں + اس بھرت کے ایک پُتر بھرت اور ایک پُتری بھرتی ہوئی +
۸۸	رِجشوا (بھاردواج)	۴۹-۵۲	رِجشوا کا نام وید میں کئی جگہ آیا ہے اور وہ اِندر کا سہایک کوئی راجرشی ہے - دیکھو سنکھیانک ۹ +
۸۹	پایو (بھاردواج)		پایو کا نام بھی وید میں کئی جگہ آیا ہے + دیکھو سنکھیانک ۲۶۷ +

ساتواں منڈل

اس سارے منڈل کے رشی وسِشٹھ ہیں (جن کا مفصل ذکر پیچھے سپت رشیوں میں آچکا ہے) کیونکہ اس منڈل کے ۱۰۴ سُوکتوں میں سے سوائے اِن دو تین کے جو وہ بھی وسِشٹھ کے ہی ہونگے باقی سب وسِشٹھ کے ہیں

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پرِشیش
۹۰	وسِشٹھ اور وسِشٹھ پُتر	۳۳	وسِشٹھ پُتروں کا حال وسِشٹھ کے پرسنگ میں آچکا ہے +
۹۱	وسِشٹھ یا کُمار (آگنیہ)	۱۰۱-۱۰۲	

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرشیش

آٹھواں منڈل

یہ منڈل تقریباً سارا پرگاتھ آدک کانو ارتھات کنو گوتری رشیوں کا ہے۔ اور کنو جیسا کہ پیچھے سنکھیانک (۷) کی کیفیت میں دکھایا جاچکا ہے پُرو کے بنس میں بھرت کے پتا دُشینت کے چاچا تھے۔ پانِنی کی اشٹ آدھیائی میں بھر دواج کا نام ۴-۱-۴-۱۰۱ میں اور کنو کا نام ۴-۱-۵-۱۰۵ میں آیا ہے۔

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرشیش
۹۲	پرگاتھ (گھور یا کانو)۔ میدھاتتھی یا میدھیاتتھی (کانو) آسنگ (پرایوگی) اور اُسکی پتنی	۱	گھور اور کنو اور میدھاتتھی کے لئے دیکھو سنکھیانک ۶ اور ۷۔ اور پرایوگ جس کی نسبت سے آسنگ پرایوگی ہے اُس کے لئے دیکھو آگے سنکھیانک ۱۵۵
۹۳	میدھاتتھی (کانو) اور پریہ میدھ (آنگرس)	۲	پریہ میدھ اجمیڈھ کا پُتر تھا (شریمد بھاگوت۔ اسکندھ ۹۔ ادھیائے ۲۱۔ شلوک ۲۱) اور اجمیڈھ کے لئے دیکھو سنکھیانک (۳۲) اور ادھیائے ۴ کی بنساولی نمبر ۹۔
۹۴	میدھاتتھی (کانو)	۳	دیکھو سنکھیانک ۹۲۔
۹۵	دیواتتھی (کانو)	۴	
۹۶	برہماتتھی (کانو)	۵	

سنکھیانک نمبرشمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پریشیش
۹۷	وتس (کانو)	۶	یہ کاشی کے راجا پرتردن کا پُتر تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ پرتردن کا ہی دوسرا نام وتس تھا + پرتردن کے لئے دیکھو سنکھیانک ۲۰۵ + ایک وتس اگنی پُتر ہے اور دسویں منڈل کے سُوکت ۱۸۷ کا رشی ہے جس کے لئے دیکھو سنکھیانک ۳۶۷ + پانِنی (۴-۱-۱۰۵) میں گرگ آدی گن میں وتس کا نام آیا ہے +
۹۸	پُنر وتس (کانو)	۷	
۹۹	سدھوتس (کانو)	۸	
۱۰۰	ششش کرن (کانو)	۹	
۱۰۱	پرگاتھ (کانو)	۱۰	دیکھو سنکھیانک ۹۲ +
۱۰۲	وتس (کانو)	۱۱	دیکھو سنکھیانک ۹۷ +
۱۰۳	پُروَت (کانو)	۱۲	پانِنی (۴-۱-۱۰۳) میں پُروَت کا نام آیا ہے +
۱۰۴	نارد (کانو)	۱۳	دیکھو آگے سنکھیانک ۲۱۵-۲۱۶ +
۱۰۵	گوشوکتی اور اشو سُوکتی (کانو)	۱۴-۱۵	
۱۰۶	اِرِمبٹھی (کانو)	۱۶-۱۸	
۱۰۷	سوبھری (کانو)	۱۹-۲۲	اکشواکو بنسی ماندھاتا کی پُتریاں سوبھری

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پریشش
			رشی کو بیاہی گئی تھیں + ماندھاتا کے لئے دیکھو آگے سنکھیانک ۳۱۴ اور پیچھے سنکھیانک ۳۱ + نیز دیکھو آگے سنکھیانک ۱۳۲ +
۱۰۸	وِشومنا (وئی یشو)	۲۶-۲۳	
۱۰۹	منو (ویئوسوت)	۳۱-۲۷	ورتمان منوَنتر اسی ویئوسوت منو سے شروع ہوتا ہے + دیکھو سنکھیانک ۲۲۷ +
۱۱۰	میدھیاتتھی (کانو)	۳۳-۳۲	دیکھو پیچھے سنکھیانک ۹۲ +
۱۱۱	نیپاتتھی (کانو)	۳۴	
۱۱۲	شیا واشو (آترے)	۳۸-۳۵	دیکھو پیچھے سنکھیانک ۸۷ +
۱۱۳	نابھاک (کانو)	۴۲-۳۹	پانِنی (۴-۱-۱۱۲) کے شِو آدی گن میں نبھاک رشی کا نام آتا ہے۔ یہ نابھاک اُن کی سنتان ہوگا + راج بنسا ولیوں میں نبھگ سورج بنش کے بانی اکشواکو کا ایک بھائی ہے اور نابھاگ نبھگ کا پُتر ہے + رگوید (۸-۱۱-۲) کے اندر بھی نابھاگ کا نام آیا ہے +

سنکھیانک نمبرشمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرلشیش
۱۱۴	وِرُوپ (آنگرس)	۴۳-۴۴	وِرُوپ کا نام رگوید میں کئی جگہ مثلاً (۳-۵۳-۷) میں آیا ہے ۔ توضیح کے لئے دیکھو پیچھے وشوامتر کا حال سپت رشیوں کے پرسنگ میں صفحہ ۸۷ پر ۔
۱۱۵	تری شوک (کانو)	۴۵	
۱۱۶	وَش (اشوکا پُتر)	۴۶	پانِنی (۴-۱-۱۲۳) کے شبھر آدی گن میں ایک اشو کا نام آیا ہے ۔ اور سوُتر ۴-۱-۱۱۰ تو اشو سے ہی شروع ہوتا ہے ۔
۱۱۷	تِرت (آپتیہ)	۴۷	تیتّری براہمن (کانڈ ۳- پرپاٹھک ۲- انوواک ۸) میں ایک کتھا آئی ہے کہ ایکت - دوِت اور تِرت تین بھائی تھے - پہلے اور دوسرے نے مِل کر تیسرے تِرت کو ایک کوُپ (کنوئیں) میں پھینکدیا پھر برہسپتی نے اُس کو کوُپ میں سے نکالا ۔ رگوید میں ایکت کا ذکر تو کہیں نہیں آیا ہے - مگر دوِت اور تِرت کا ذکر اسی سوکت ۴۷ میں

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشش
			آیا ہے اور ترِت کو آپتیہ لکھا ہے + آپتیہ کا ارتھ یا تو آپ ارتھات آب سے نسبت رکھنے والا ہے جو گوپ کی مناسبت سے درست ہے یا آپ نامی کسی رشی سے سمبندھ رکھنے والا ہے + مہابھارت (شانتی پرو- ادھیائے ۳۳۵) میں ان کو پرجاپتی کے پُتر بیان کیا گیا ہے + لوکمانیہ تلک ان تینوں بھائیوں کو برس کے تین چتُرماس سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کتھا کا مطلب یہ ہے کہ قطب شمالی میں پہلے دو چتُرماس آٹھ مہینہ کا دن کر کے ترِت ارتھات تیسرے چتُرماس کو اندھیرے میں ڈال دیتے ہیں + گویا تلک کے نزدیک ترِت آدک کوئی حقیقی ہستیاں نہیں ہیں بلکہ محض مجازی نام ہیں + شت پتھ براہمن (کانڈ ۱- ادھیائے ۲- براہمن ۳) میں لکھا ہے کہ یہ ترِت

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			آدک اندر کے ساتھی ہیں (جیسے کہ براہمن راجا کا ساتھی ہے) اور اس لئے یہ اور خاص کر ترت اس دوش کے بھاگی ہیں جو اندر کو توشٹری کے پتر وشوروپ کو مار دینے سے برہم ہتیا کا لگتا ہے (دیکھو سنکھیانک ۲۲۶ + سنکھیانک ۲۱۳ - ۲۱۴ - اور ۳۳۷ پر بھی ان کے نام آتے ہیں +
۱۱۸	پرگاتھ (کانو)	۴۸	دیکھو سنکھیانک ۹۲ +
۱۱۹	پرسکنو (کانو)	۴۹	یہ گیارہ سوکت ۴۹ تا ۵۹ والکھلیہ
۱۲۰	پشٹی گو (کانو)	۵۰	کہلاتے ہیں اور بطور ضمیمہ کے سمجھے
۱۲۱	شرشٹی گو (کانو)	۵۱	جاتے ہیں - اس لئے ساین آچارج
۱۲۲	آیو (کانو)	۵۲	نے ان سوکتوں کو اپنے بھاشیہ
۱۲۳	میدھیہ (کانو)	۵۳	میں نہیں لیا ہے اور اس لئے اس
۱۲۴	ماترشوا (کانو)	۵۴	کے بھاشیہ کا سوکت ۴۹ ان
۱۲۵	کرش (کانو)	۵۵	والکھلیہ سمیت سوکتوں کا سوکت
۱۲۶	پرشدھر (کانو)	۵۶	۶۰ ہے - اور اسی طرح سے آگے
۱۲۷	میدھیہ (کانو)	۵۷-۵۸	سمجھنا چاہیئے +
۱۲۸	سوپرن (کانو)	۵۹	والکھلیہ کا شبد ویاکرن کی رو

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			سے کسی رشی ولکھل سے نسبت رکھتا ہؤا معلوم ہوتا ہے جیسے یاگیہ ولکیہ رشی یگیہ ولک سے نسبت رکھتا ہے + پُرانوں میں والکھلیہ ساٹھ ہزار رشی ہیں جو پرجاپتی کرتو کی سنتان ہیں اس کلپ کے سب سے پہلے منو ارتھات سوایمبھو منو کی پُتری دیو ہُوتی کی ایک بیٹی سے (بھاگوت ۴ ۱/۳۹) + یہ قد میں انگوٹھے کے برابر ہیں اور سُورج کے رتھ کے آگے آگے چلتے ہیں اور شاید ان سے سُورج کی کرنیں مُراد ہیں + کرتو کا حال پرجاپتیوں کی ذیل میں اس ادھیائے کے شروع میں ہی آچکا ہے +
۱۲۹	بھرگ (پراگاتھ ارتھات پرگاتھ کا پُتر)	۶۰ - ۶۱	پرگاتھ کے لئے دیکھو سنکھیانک ۱۱۸ +

	رشیوں کے نام اور گوتر		پرشیش
			اور ۹۲÷ پانِنی (۴-۱-۱۱۱) میں بھرگ کا نام آیا ہے ÷ اور رگوید میں بھی کئی جگہ آیا ہے ÷ بنساولیوں میں بھرگ کاشی کے راجا پرتردن کے بنس میں آخری راجا ہے (دیکھو آگے ادھیائے ۴-بنساولی نمبر ۳) ÷
۱۳۰	پرگاتھ (کانو)	۶۲-۶۵	دیکھو سنکھیانک ۱۱۸ اور ۹۲ ÷
۱۳۱	کلی (پراگاتھ)	۶۶	پانِنی (۴-۲-۸) میں کلی کا نام آیا ہے۔ رگوید (۱-۱۱۲-۱۵) میں بھی ایک کلی کا نام آیا ہے ÷
۱۳۲	متشیہ (سامد)	۶۷	سنکھیانک ۱۰۱ پر سوبھری رشی کا ذکر آیا ہے جنہوں نے ماندھاتا کی پُتریوں کو بیاہا تھا۔ اِن کی کتھا میں آتا ہے کہ اُنہوں نے جل کے اندر ایک متشیہ کو جس کا نام سمد تھا اپنے بال بچّوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا تھا اور اس کے بال بچّوں کو دیکھ کر ہی ان کا جی بیاہ کرنے کو چاہا تھا ÷ یہ متشیہ جو اس سوکت کا رشی ہے

سنکھیانک نمبرشمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوُکت سنکھیا	پرشیش
			اُسی سمد کا کوئی لگنا ہوگا +
۱۳۳	پرِیہ میدھ	۶۸-۶۹	دیکھو سنکھیانک ۹۳ +
۱۳۴	پُروہیتا (آنگرس)	۷۰	
۱۳۵	سوورتی اور پرُومیڈھ	۷۱	دیکھو سنکھیانک ۳۲ +
۱۳۶	ہریت (پراگاتھ)	۷۲	
۱۳۷	گوپ وَن (آترے)	۷۳-۷۴	پانِنی (۲-۴-۶۷) ہیں گوپ وَن کا نام آیا ہے
۱۳۸	وِرُوپ (آنگرس)	۷۵	دیکھو سنکھیانک ۱۱۴ +
۱۳۹	کُرُوستی (کانو)	۷۶-۷۸	
۱۴۰	کرشنو (بھارگو)	۷۹	بھارگو سے مراد بھرگو گوتری ہے۔ اور بھرگو کے لئے دیکھو سنکھیانک ۱۸۳ + پیچھے سنکھیانک ۱۰ پر اور آگے سنکھیانک ۱۴۵ پر نودھا (نودھس) کا نام آیا ہے یہ نئوُدھس اُسی نودھس کا گوتری ہے +
۱۴۱	ایکدیو (نئوُدھس)	۸۰	
۱۴۲	کُسِیدی (کانو)	۸۱-۸۳	
۱۴۳	اُشنا (کاوْیہ)	۸۴	اُشنا اگرچہ خود کوی ہیں لیکن یہ کوی پُتر (کاوْیہ) بھی ہیں (دیکھو آپٹے کی ڈکشنری) + نیز دیکھو سنکھیانک ۱۷۶ +

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرمشیش
۱۴۴	کرشن (آنگرس)	۸۵-۸۷	دیکھو سنکھیانک ۷ + پانِنی (۴-۱-۱۰۵) میں کرشن کا نام گرگ آدمی گن میں آیا ہے +
۱۴۵	نودھا (گنئوتم)	۸۸	دیکھو سنکھیانک ۱۰ + ۸۵ + ۱۴۱ + ۲۰۲ +
۱۴۶	نِرمیدھ اور پُرومیدھ	۸۹-۹۰	نِرمیدھ کے لئے دیکھو سنکھیانک ۱۵۲ +
۱۴۷	اَپال (آترے)	۹۱	
۱۴۸	شُرت ککش یا سوککش (آنگرس)	۹۲-۹۳	
۱۴۹	وِندو یا پُوت دکش (آنگرس)	۹۴	پانِنی (۴-۱-۱۰۴) میں بندو کا نام آیا ہے + مگر یہاں وِندو ہے +
۱۵۰	ترشچی (آنگرس)	۹۵-۹۶	
۱۵۱	ریبھ (کاشیپ)	۹۷	پانِنی (۴-۱-۱۰۵) میں ریبھ کا نام آیا ہے + اور رگوید میں ریبھ کا ذکر کئی جگہ آیا ہے +
۱۵۲	نِرمیدھ	۹۸-۹۹	دیکھو سنکھیانک ۱۶۴ + ۱۶۶ +
۱۵۳	نیم (بھارگو)	۱۰۰	
۱۵۴	جمدگنی (بھارگو)	۱۰۱	جمدگنی پرشورام کے پِتا تھے اور ان کا حال پیچھے سپت رشیوں کے پرسنگ میں وشوامتر کے ساتھ آچکا ہے + دیکھو سنکھیانک ۱۸۰ اور ۲۹۰ +
۱۵۵	پریوگ (بھارگو)	۱۰۲	دیکھو سنکھیانک ۹۲ +

سنکھیاتک نمبرشمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پرشیش
۱۵۶	سوبھری (کانو)	۱۰۳	دیکھو سنکھیانک ۱۰۷ اور ۱۳۲ +

نواں منڈل

سنکھیاتک نمبرشمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پرشیش
۱۵۷	مدھو چھندا	۱	دیکھو سنکھیانک ۱ +
۱۵۸	میدھاتتھی	۲	دیکھو سنکھیانک ۳ +
۱۵۹	شُنہ شیپ	۳	دیکھو سنکھیانک ۴ +
۱۶۰	ہرنیہ ستُوپ (آنگرس)	۴	دیکھو سنکھیانک ۱۸۷ +
۱۶۱	اَسِت (کاشیپ) یا دیول	۵-۲۴	شریمد بھگوت گیتا (ادھیائے ۱۰- شلوک ۱۳) میں بھی است اور دیول دونوں نام ساتھ آئے ہیں + مگر مہابھارت (شلیہ پرو- ادھیائے ۵۰) سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں نام ایک ہی رشی کے دو نام ہیں + اسی ادھیائے سے ظاہر ہے کہ یہ اِست یا دیول ایک بڑا یوگی تھا جو اپنے یوگ بل سے انترکش چرتھا اور تھا آکاش میں اُڑ کر چلتا تھا- مگر ایک بِھکشو جیگیشوّیہ جو اس سے آکر ملا اس

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرلشیش
			سے بھی اُدھک یوگ بل رکھتا تھا اور اُس نے اس کو موکش دھرم سکھایا+ شانتی پروکے ادھیائے ۲۲۹ میں بھی دیول اور جیگیشویہ کا سمواد آتا ہے اور اسی پرو کے ادھیائے ۲۷۵ سے پھر اِست اور دیول کا ایک ہی وینکتی ہونا ظاہر ہے + دریائے سندھ کے کنارے پر ایک تیرتھ دیول نامی ہے اور وہ شاید اسی دیول کے نام پر ہو + مُتسیہ پُران کی ناماولی جو نیچے دی گئی ہے اُس میں درڈھدیُمن اور اِدھم باہو دو رشی اگستیہ گوتری دکھائے گئے ہیں اور وہ دو شاید یہ ہی دونوں رشی ہوں + مگر مہابھارت (بن پرو- ادھیائے ۹۹) میں لکھا ہے کہ اگستیہ رشی کے لوپ مُدرا استری سے ایک پُتر ورڈھسیتو ہُوا جو پتا کے لیئے اِدھم اٹھاتا
۱۶۲	درِڈھ اُچیُت (اگستیہ پُتر)	۲۵	
۱۶۳	اِدھم واہ (درِڈھ اچیُت کا پُتر)	۲۶	

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرشیش
			ایندھن لایا کرتا تھا اور جو اس لئے اِدھم واہ کہلایا + دیکھو سنکھیانک ۱۷ +
۱۶۴	نِرمیدھ (آنگرس)	۲۷	دیکھو سنکھیانک ۲۱۲ اور ۱۵۲ +
۱۶۵	پرمیہ میدھ (آنگرس)	۲۸	دیکھو سنکھیانک ۱۳۳ +
۱۶۶	نِرمیدھ (آنگرس)	۲۹	دیکھو سنکھیانک ۱۶۴ +
۱۶۷	وِندو (آنگرس)	۳۰	دیکھو سنکھیانک ۱۴۹ +
۱۶۸	گوتم (راہوگن ارتھات رہوگن کا پتر)	۳۱	دیکھو سنکھیانک ۱۷۲ +
۱۶۹	شیاواشو (آترے)	۳۲	دیکھو سنکھیانک ۷۸ +
۱۷۰	ترِت	۳۴-۳۳	دیکھو سنکھیانک ۱۱۷ +
۱۷۱	پربھو وسو (آنگرس)	۳۶-۳۵	دیکھو سنکھیانک ۵۷ +
۱۷۲	رہوُگن	۳۸-۳۷	رہوگن کا حال پیچھے سپت رشیوں میں گئوتم کے سمبندھ میں کیا جا چکا ہے + پانِنی (۴-۱-۱۰۵) کے گن پاٹھ میں گرگ آدی کے ساتھ رہوگن کا نام آیا ہے +
۱۷۳	برہت متی (آنگرس)	۴۰-۳۹	
۱۷۴	میدھا تتھی (کانْو)	۴۳-۴۱	دیکھو سنکھیانک ۹۲ +
۱۷۵	ایاسیہ (آنگرس)	۴۶-۴۴	شریمد بھاگوت (سکندھ ۹ - ادھیائے ۷ - شلوک ۲۳)

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرلیشش
			سے بھی اَدھک یوگ بل رکھتا تھا اور اُس نے اس کو موکش دھرم سکھایا + شانتی پرو کے ادھیائے ۲۲۹ میں بھی دیول اور جیگیشویہ کا سمواد آتا ہے اور اسی پرو کے ادھیائے ۲۷۵ سے پھر اسِت اور دیول کا ایک ہی وِیکتی ہونا ظاہر ہے + دریائے سندھ کے کنارے پر ایک تیرتھ دیول نامی ہے اور وہ شاید اسی دیول کے نام پر ہو +
۱۶۲	دِرڈھ اَچیُت (اگستیہ پُتر)	۲۵	مُتسیہ پُران کی ناماولی جو پیچھے دی
۱۶۳	اِدھم واہ (دِرڈھ اَچیُت کا پُتر)	۲۶	گئی ہے اُس میں درڈھ دمین اور اِدھم باہو دو رشی اگستیہ گوتری دکھائے گئے ہیں اور وہ دو شاید یہ ہی دونوں رشی ہوں + مگر مہابھارت (بن پرو - ادھیائے ۹۹) میں لکھا ہے کہ اگستیہ رشی کے لوپ مُدرا استری سے ایک پُتر وِرڈھسیو ہُوا جو پتا کے لیئے اِدھم اُٹھاتا

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرشیش
			اِیندھن لایا کرتا تھا اور جو اس لئے اِدھم واہ کہلایا + دیکھو سنکھیانک ۱۷ +
۱۶۴	نِرمیدھ (آنگرس)	۲۷	دیکھو سنکھیانک ۳۱۲ اور ۱۵۲ +
۱۶۵	پرمیہ میدھ (آنگرس)	۲۸	دیکھو سنکھیانک ۱۳۳ +
۱۶۶	نِرمیدھ (آنگرس)	۲۹	دیکھو سنکھیانک ۱۶۴ +
۱۶۷	وِندو (آنگرس)	۳۰	دیکھو سنکھیانک ۱۴۹ +
۱۶۸	گوتم (راہوگن ارتھات رہوگن کا پُتر)	۳۱	دیکھو سنکھیانک ۱۷۲ +
۱۶۹	ستیاواشو (آترے)	۳۲	دیکھو سنکھیانک ۷۸ +
۱۷۰	تِرت	۳۳-۳۴	دیکھو سنکھیانک ۱۱۷ +
۱۷۱	پربھووسو (آنگرس)	۳۵-۳۶	دیکھو سنکھیانک ۵۷ +
۱۷۲	رہوگن	۳۷-۳۸	رہوگن کا حال پیچھے سپت رشیوں میں گَوتم کے سمبندھ میں کیا جا چکا ہے + پانِنی (۴-۱-۱۰۵) کے گن پاٹھ میں گرگ آدی کے ساتھ رہوگن کا نام آیا ہے +
۱۷۳	برہت متی (آنگرس)	۳۹-۴۰	
۱۷۴	میدھاتتھی (کانو)	۴۱-۴۳	دیکھو سنکھیانک ۹۲ +
۱۷۵	ایاسیہ (آنگرس)	۴۴-۴۶	شری مد بھاگوت (سکندھ ۹ - ادھیائے ۷ - شلوک ۲۳)

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر		سوکت سنکھیا	پرِشِشٹ
۱۷۶	کوی	(بھارگو)	۴۹-۴۷	میں لکھا ہے کہ ہرِشچندر کے اُس یگیہ میں جس میں شُنہ شیپ پشو بنا تھا وِشوامتر اور جمدگنی اور وسِشٹھ کے ساتھ چوتھا رتوِج ایاسیہ تھا + برہد آرنیک اُپنشد کے وَنش براہمن (۲-۶-۳) میں ایاسیہ کو برہما (سویمبھو) سے سولہ نام پیچھے لکھا ہے + شریمد بھاگوت (۴-۱-۷) کے انوسار کوی یگیہ اور دکشنا کے بارہ پُتروں میں سے ایک پتر ہیں جو اس کلپ کے سب سے پہلے منونتر میں ہوئے ہیں اور وہ شاید یہ ہی ہیں + دیکھو سنکھیانک ۱۴۳-۱۸۳-۱۹۳-۱۹۹- اور ۲۸۷ + ایک کوی اکشواکو کا بھائی بھی تھا (دیکھو آگے ادھیائے ۴) + نیز دیکھو سنکھیانک ۹ +
۱۷۷	اُچتھیہ	(آنگرس)	۵۲-۵۰	سنکھیانک ۱۴ کی کیفیت میں اُتھیہ یا اُچتھیہ کو برہسپتی کا پُتر بتایا گیا ہے۔ اور برہسپتی انگرس کا پُتر تھا (دیکھو

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرِشیش
			مہابھارت۔بن پرو۔ ادھیائے ۲۱۷ شلوک ۱۸ + اور بھاگوت ۹-۱۴-۶) اِس لئے اُتتھیہ بھی آنگرس ارتھات انگرس گوتری ہوا + انگرس کے لئے دیکھو سنکھیانک ۲۷۷ +
۱۷۸	اُوتسار (کاشیپ)	۵۳-۶۰	دیکھو سنکھیانک ۵۹ +
۱۷۹	اَبھی یو (آنگرس)	۶۱	دیکھو سنکھیانک ۲۹۸ +
۱۸۰	جمدگنی (بھارگو)	۶۲	دیکھو سنکھیانک ۱۵۴ + بھرگو کے لئے جس کے گوتری ہونے کے کارن یہ بھارگو کہلاتے ہیں دیکھو آگے سنکھیانک ۱۸۳
۱۸۱	نِدھرُووی (کاشیپ)	۶۳	متسیہ پُران کی سوچی میں اسکا نام آیا ہے +
۱۸۲	کشیپ (ماریچ)	۶۴	کشیپ سپت رشیوں میں شامل ہیں اور مریچی جن کے پُتر ہونے سے یہ ماریچ کہلائے دس پرجاپتیوں میں شامل ہیں اور اِن دونوں کا حال ہم پیچھے سپت رشیوں کے پرسنگ میں کر آئے ہیں + نیز دیکھو سنکھیانک ۲۰۱ +
۱۸۳	بھرگو (وارُنی)	۶۵	بھرگو دس پرجاپتیوں میں شامل ہیں جیسا کہ اس ادھیائے کے

سنکھیانک نمبرشمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرشیش
			آرمبھ میں ہی بیان کیا جاچکا ہے + اور مہابھارت (آدی پرو۔ادھیائے ۵ شلوک ۷/۸) میں آیا ہے کہ برہما نے بھرگو کو ورُن کے یگیہ میں اگنی میں سے پیدا کیا تھا اس سمبندھ سے بھرگو وارُنی ہوئے +
۱۸۴	شت ویکھانس	۶۶	دیکھو آگے سنکھیانک ۲۷۹ +
۱۸۵	وسِشٹھ آدک سپت رشی	۶۷	یہ وسِشٹھ آدک سپت رشی اسی سوکت کے الگ الگ منتروں کے الگ الگ رشی ہیں + اور ان سب کا ذکر پیچھے آچکا ہے + مقابلہ کے لئے دیکھو سنکھیانک ۲۱۸ اور ۳۱۷ جہاں یہ سپت رشی پورے سوکت کے مشترکہ رشی ہیں +
۱۸۶	وتسپری (بھلندن پتر)	۶۸	پانِنی (۴-۱-۱۱۲) میں بھلندن کا نام آیا ہے + اور پرانوں کی راج بنشاولیوں میں بھلندن اکشواکو کے بھائی دِشٹ سے تیسری پیڑھی میں ہے۔ اِس

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوُکت سنکھیا	پرِ شیش
			طرح سے کہ :- وِشٹ - نابھاگ بھلنڈن - وتس پری + متشیہ پُران کی سوُچی میں بھی اس کا نام آیا ہے +
۱۸۷	ہرنیہ سُتوپ (آنگرس)	۶۹	دیکھو سنکھیانک ۱۶۰ +
۱۸۸	رینو (وِشوامتر)	۷۰	دیکھو اس سے اگلا ادھیائے ۴ (بنشاولی ۲) جہاں یہ دکھایا گیا ہے کہ وشوامِتر کے بھانجے جمدگنی نے رینو کی بیٹی کو بیاہا تھا + یہ رینو پرسین جت ہے جو سورج بنس میں اکشواکو سے ۱۶ پیڑھی بعد آتا ہے +
۱۸۹	رِکھب یا ورِکھب (وِشوامتر)	۷۱	
۱۹۰	ہری منت (آنگرس)	۷۲	
۱۹۱	پوِتر (آنگرس)	۷۳	
۱۹۲	ککشی وان (دیرگھ تمس کا بیٹا)	۷۴	دیکھو سنکھیانک ۱۴ +
۱۹۳	گوی (بھارگو)	۷۵-۷۹	دیکھو سنکھیانک ۱۷۶ + ۱۹۹ +
۱۹۴	وسو (بھاردواج)	۸۰-۸۲	
۱۹۵	پوِتر	۸۳	دیکھو سنکھیانک ۱۹۱ +

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوُکت سنکھیا	پرشیش
۱۹۶	پرجاپتی (واچا پُتر واچیہ)	۸۴	
۱۹۷	وین (بھارگو)	۸۵	دیکھو آگے سنکھیانک ۲۰۳ ÷
۱۹۸	آکرشٹا ۔ ماکھا ۔ سکتا آدی رشی گن		
۱۹۹	اُشنا (کاویہ ارتھات کوی کا پُتر)	۸۷-۸۹	دیکھو سنکھیانک ۱۴۳ و ۱۷۶ ÷
۲۰۰	وسشٹھ	۹۰	ان کا مفصل حال سپت رشیوں میں آہی چکا ہے ÷
۲۰۱	کشیپ (ماریچ)	۹۱-۹۲	دیکھو سنکھیانک ۱۸۲ ÷
۲۰۲	نودھا (گوتم)	۹۳	دیکھو سنکھیانک ۱۴۵ ÷
۲۰۳	کنو (آنگرس)	۹۴	دیکھو سنکھیانک ۷ ÷ ۸ ÷
۲۰۴	پرسکنو (کانو)	۹۵	دیکھو سنکھیانک ۸ و ۱۱۹ ÷
۲۰۵	پرترون (ودِوداس کا پُتر)	۹۶	پرترون کا حال پیچھے سنکھیانک کے پرکرن اور ہیئی ہے کے سمبندھ میں دِکھایا جا چکا ہے ÷ متسیہ پران کی ناماولی میں ایک کاشیہ کو بھرگو گوتری رشیوں کے اندر لکھا ہے اور وہ کاشیہ اسی پرترون کا پُوروج تھا کشتر وردھ کے بنش میں (دیکھو پیچھے سنکھیانک ۱۵) ÷
۲۰۶	وسشٹھ (متراورن کا پُتر)	۹۷	اِس سُوکت ۹۷ کی مختلف رچاؤں کے

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرشیش
	اور منیو۔ اُپمنیو آدک واسشٹھاہ		وسشٹھ آدک کے مختلف رشی منتر کرتا ہیں + منیو آدک کا ذکر پیچھے سپت رشیوں کے پرسنگ میں وسشٹھ کے ساتھ آچکا ہے +
۲۰۷	امبرِیکھ (راجا ورِکھاگِر کا پُتر)	۹۸	رگوید (۱-۱۰۰-۱۷) میں آیا ہے کہ "اے اندر۔ راجا ورکھاگر کے پُتر رجراشو۔ امبریکھ۔ سہدیو۔ بھے مان۔ اور سورادھا تیری استتی میں یہ اُکتھ (ستوتر) گاتے ہیں" + اور ورکھاگر کے ان پُتروں میں سے امبریکھ کو اس سوکت ۹۸ کا رشی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ پہلے منڈل کے سوکت ۱۰۰ کا (جس کا حوالہ اوپر درج کیا گیا ہے) ان پانچوں پُتروں کو رشی قرار دیا گیا ہے (دیکھو سنکھیانک ۱۲۳) + مگر راج بنساولیوں میں سورج بنسی اکشواکو کے بھائی نبھگ کے پُتر نابھاگ کا بیٹا بھی امبریکھ نامی ہے۔ اور اکشواکو کے بنس میں بھی اور آگے

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			چل کر ماندھاتا کا بیٹا امبریکھ نام کا ہے۔ اور ممکن ہے کہ ان دونوں امبریکھ میں سے ہی کوئی سا امبریکھ اس سوکت کا رشی ہو کیونکہ دونوں امبریکھ بڑے دھرماتما ہوئے ہیں + پہلے امبریکھ کا تو بیٹا ورُوپ بھی آٹھویں منڈل کے سوکت ۴۳-۴۴ کا رشی ہے (دیکھو سنکھیانک ۱۱۴) پھر اس کے پِتا کے رشی ہونے میں کیا آشچرج ہے۔ اور دوسرے امبریکھ کا برتانت شُنہ شیپ سے سمبدھ ہے اور شُنہ شیپ رگوید کے پہلے منڈل کے سوکت ۲۴-۳۰ کا رشی ہے (دیکھو سنکھیانک ۴) اس لئے اگر وہ بھی اس سوکت ۹۸ کا رشی ہو تو آشچرج نہیں + پھر جب ان دونوں امبریکھ سے آگے تک کی تاریخی ہستیاں ویدمنتروں کی رشی ہیں تو پھر ان دونوں تاریخی

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرشیش
			امبریکھ میں سے کسی ایک کا منتر درشٹا رشی ہو جانا کیا آشچرج ہے ۔ مگر انوکرمنی کا بچن پرمان ہے ۔
۲۰۸	ریبھ سونو ارتھات ریبھ کے دو پتر (کشیپ گوتری) ۔	۹۹-۱۰۰	پانِنی (۴-۱-۱۰۵) میں ریبھ کا نام گرگ آدک رشیوں کے اندر آیا ہوا ہے۔ اور رگوید میں ریبھ کا نام انیک منتروں میں آیا ہے (دیکھو سنکھیانک ۱۵۱)۔
۲۰۹	اندھی گو (شیاوآشو کا پتر)	۱۰۱	دیکھو سنکھیانک ۶۶ ۔
۲۱۰	یاتی (ناہش ارتھات راجہ نہش کا پتر)		دیکھو سنکھیانک ۲۱۱ ۔
۲۱۱	نہش (مانو)		دیکھو سنکھیانک ۲۱۲ ۔
۲۱۲	منو (ساموَرن پرجاپتی)		دیکھو سنکھیانک ۵۶ ۔
۲۱۳	ترِت (آپتیہ)	۱۰۲	دیکھو نیچے سنکھیانک ۱۱۷ ۔
۲۱۴	دوِت (آپتیہ)	۱۰۳	
۲۱۵	پروَت اور نارد (کانو) یا کشیپ کی پتریاں شکھنڈی نام کی دو اپسرائیں ۔	۱۰۴	پانِنی (۴-۱-۱۰۳) میں پروَت کا نام آیا ہے اور نارد کو سب جانتے ہی ہیں ۔ مہابھارت (درون پرو۔ ادھیائے ۵۵) میں آتا ہے کہ یہ دونوں بڑے متر تھے پر یہ دونوں راجا سرنجے

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشش
			کی بیٹی پر موہت ہو گئے اور اس موہ میں ان دونوں نے ایک دوسرے کو شاپ دیدیا۔ پروت نے کہا کہ تو اپنی اچھا سے سورگ میں نہ جائے اور نارد نے جواب دیا کہ تو بھی میرے بنا سورگ میں نہ جائے + ایک نارد پرجا پتیوں میں بھی شامل ہیں جیسا کہ اِس ادھیائے کے شروع میں ہی دکھایا گیا ہے +
۲۱۶	پروت اور نارد	۱۰۵	دیکھو سنکھیانک ۱۰۳ + ۱۰۴ + ۲۱۵ +
۲۱۷	اگنی (چاکشوش) اور چکشوس (مانو) اور منو (آپسو ادھفات اپسو کا پُتر)	۱۰۶	چاکشوس چکشوس کا پُتر ہے اور چھٹے منو کا نام بھی چاکشوش اسی نسبت سے ہے۔ دیکھو۔ شریمد بھاگوت۔(اسکندھ ۸۔ادھیائے ۵۔ شلوک ۷) نیز دیکھو سنکھیانک ۲۴۷ +
۲۱۸	سپت رشی (وسِشٹھ آدک)	۱۰۷	ان سپت رشیوں کا ذکر پیچھے مفصل آچکا ہے + نیز دیکھو سنکھیانک ۳۱
۲۱۹	گوری دیتی۔شکتی آدک	۱۰۸	دیکھو سنکھیانک ۱۱ + ۵۲ + ۲۵۸ +
۲۲۰	اگنی	۱۰۹	دیکھو سنکھیانک ۲۴۸ +
۲۲۱	نری اُرُن اور نرسد سیتو	۱۱۰	دیکھو سنکھیانک ۵۰ +

سنکھیانک نمبرشمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پریشیش
۲۲۲	اناثت (پرجپیب کا پُتر)	۱۱۱	دیکھو سنکھیانک ۱۵ +
۲۲۳	شِشو (آنگرس)	۱۱۲	
۲۲۴	کشیپ (مارِیچ)	۱۱۳-۱۱۴	دیکھو سنکھیانک ۱۸۲ +

دسواں منڈل

سنکھیانک نمبرشمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پریشیش
۲۲۵	ترِت (آپتیہ)	۱-۷	دیکھو سنکھیانک ۱۱۷ +
۲۲۶	تری شرس (توشٹری پُتر)	۸-۹	پُرانوں کی کتھا ہے کہ آٹھ وسوؤں میں سے ایک وسو پربھاس تھا جو برہسپتی کی بہن کو بیاہا گیا تھا اور اس کے وِشوکرما اور توشٹری آدک کئی پُتر ہوئے تھے۔ توشٹری (نوشٹا) کا پُتر وِشوَروپا تھا جو اس کارن سے کہ اُس کے تین سر تھے تری شرس کہلاتا تھا (دیکھو وشنو پُران۔ انش ۱۔ ادھیائے ۱۵۔ شلوک ۱۲۱) + تیتری سنگھتا میں لکھا ہے کہ اس کے تین مکھ تھے۔ ایک مکھ سے یہ سوم پیتا تھا۔ دوسرے سے مدِرا پیتا تھا

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرتیشش
			اور تیسرے سے کھانا کھاتا تھا + اِندر نے اس کارن سے کہ وہ اسُروں کے ساتھ بھی میل رکھتا تھا اُس کو مار ڈالا اور اس طرح سے اِندر برہم ہتیا کا بھاگی ہوا + اس پر توشٹا نے اِندر کو مارنے کے لئے ورِتر پیدا کیا۔ مگر وہ بھی اِندر کے ہاتھ سے مارا گیا + یہ کتھا شریمدبھاگوت میں بھی چھٹے اسکندھ کے ادھیائے ۷ تا ۱۲ میں آئی ہے۔ مگر وہاں توشٹا اُن بارہ آدتیوں میں سے ایک ہے جو اَدِتی کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے + نِرُکت (۲-۱۶) میں آیا ہے کہ نِرُکت والے ورِتر کو میگھ (بادل) سمجھتے ہیں اور اتہاس والے اس کو توشٹری کا پُتر اسُر کہتے ہیں (دیکھو سنکھیانک ۲۲۷- اور ۱۱۷) +
۲۲۷	یم اور یمی	۱۰	اُوپر سنکھیانک ۲۲۶ میں جس وشو کرما کا ذکر آیا ہے اُس کے دو پُتریاں

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشش
			تھیں۔ ایک سنگیا اور دوسری چھایا + دونوں وِوسوان (سورج) کو بیاہی گئیں + سنگیا سے منو (وئیوسوت) جو ورتمان ساتویں منونتر کا منو ہے اور یم اور یمی (دو جڑواں بھائی بہن) پیدا ہوئے + سنگیا سورج کا تاپ نہ سہہ سکی اور بن میں نکل گئی اور اپنی جگہ چھایا کو چھوڑ گئی + چھایا سے منو (ساورنی[۴۴]) جو آٹھویں منونتر کا منو ہے اور تپتی کنیا اور سنیچر پیدا ہوئے + پیچھے سے سورج کو معلوم ہوا کہ یہ استری سنگیا نہیں ہے چھایا ہے اور وہ سنگیا کی تلاش میں نکلا اور اس کو ایک بن میں جا پایا + سنگیا اشونی ادتھات

۴۴ ساورنی منو سوارچش منونتر میں سورتھ راجا تھا جو بھگوتی مہامایا کے بر سے آٹھویں منونتر میں ساورنی منو ہوا اور جس کی کتھا دیوی بھاگوت میں آتی ہے + ساورنی کا ارتھ ہے سورنا کا پتر۔ اور سورنا کا ارتھ ہے اُسی ورن کی استری برخلاف اوڑنا کے جو دوسرے ورن کی ہو +

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشش
			گھوڑی بنی ہوئی تھی[۴۵] سورج گھوڑا بن گیا اور اُس سے دو جڑواں پُتر پیدا ہوئے جو اشونی کُمار کہلائے ‡ (یہ اشونی کُمار پراتہ کال کے وہ جُڑواں نُور ہیں جن میں رات کی جاتی ہوئی تاریکی کے ساتھ دن کی آتی ہوئی روشنی جُڑی ہوتی ہے اور جس کو انگریزی میں ٹوائی لائیٹ کہتے ہیں) ‡ پُران کی اس کتھا کا آدھار رگوید کے اسی منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۷ کے پہلے دو منتر ہیں جن کا لفظی ترجمہ یہ ہے :- "توشٹا اپنی پُتری کا بیاہ رچنا چاہتا ہے اور اس لئے سارا بھُون اکٹھ

[۴۵] پُران کی اس کتھا کا یونان کی اس کتھا سے مقابلہ کرو کہ آرگس کے ایک راجا کی ایک بیٹی تھی - آیو اس کا نام تھا - دیوتا جوپیٹر (برہسپتی) اُس پر عاشق تھا اور وہ جُوپیٹر (Jupiter) کی استری جونو (Juno) کے ڈر سے گائے بن گئی ‡

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرششٹ
			ہوتا ہے - یم کی ماتا جو وِوسوان (سورج) کی ٹرِیما اِنستری ہے الوپ ہوجاتی ہے - اور آپ چھپ کر اپنی سورنا (سم رنگ) کو وِوسوان کے لئے دے دیتی ہے - پھر سرینیو (سنگیا) بھی وہ اور جوڑواں پتر اشونی کمار پیدا کرتی ہے" - (دیکھو نرکت - ۱۲ - ۱۱ + نیز دیکھو نرکت ۱۲ - ۱ اشونیو کی نام نرکتی کے وشئے میں) + اِن منتروں سے توشٹا وشوکرما کا بھائی نہیں بلکہ خود وشوکرما ہی وِدت ہوتا ہے - اس لئے بعض توشٹا کو وشوکرما ہی سمجھتے ہیں - اور آپٹے کی سنسکرت ڈکشنری میں بھی ایسا ہی لکھا ہے + آگے سوکت ۸۱ - ۸۲ میں وِشوکرما کو بھُوون ادتھات بھُوَن سمبندھی لکھا ہے (دیکھو سنکھیانک ۲۶۳ اور بھُوَن کے لئے دیکھو آگے

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			سنکھیانک ۲۲۷ + اس دسویں سوکت میں جس کے رشی یم اور یمی ہیں یمی اپنے بھائی یم سے کہتی کہ میں تجھ کو اپنا پتی بنانا چاہتی ہوں تو مجھ کو اپنی جایا (استری) بنا۔ مگر یم جواب دیتا ہے کہ بہن بھائی کا ایسا کرنا پاپ ہے اور کہتا ہے کہ ابھی وہ زمانہ نہیں آیا ہے جس میں بھائی بہن سے بیاہ کرے۔ اس لئے تو میرے بجز کسی اور کو اپنا پتی بنانے کی اچھیا کر۔ (دیکھو آگے ادھیائے ۵۔ ویدک سبھیتا کے وشے میں۔ اور اُس میں ناٹک کا پرکرن) +
۲۲۸	ہوِردھان (آنگی)	۱۱-۱۲	ایک انگ کا نام آگے سنکھیانک ۳۱۸ میں آیا ہے اور یہ ہوِردھان اُس انگ کا گوتری تھا اس طرح سے کہ انگ - وین - پرتھو - وجیت آشو (انتردھان)

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پرشیش
			ہَوِردھان (شریمد بھاگوت ۴-۲۴-۵) دیکھو سنکھیانک ۳۰۳ +
۲۲۹	وِوسوان (آدتیہ ارتھات اَدِتی کا پُتر سُورج)	۱۳	ورتمان ساتواں منو (ویُوسوت) اِسی وِوسوان کا پُتر ہے (دیکھو سنکھیانک ۲۲۶) +
۲۳۰	یم (ویُوسوت ارتھات وِوسوان کا پُتر) +	۱۴	دیکھو سنکھیانک ۲۲۶ + ۲۲۷ ۲۲۹ +
۲۳۱	شنکھ (یامائن ارتھات یم گوتری)	۱۵	دیکھو سنکھیانک ۲۳۰ + رگوید کاشانکھیاین براہمن اور شانکھاین کے گرِہیہ اور شروَت سُوتر اسی شنکھ کی گوتر کے رشیوں کے بنائے ہوئے ہیں + پانِنی (۴-۱-۹۸) اور (۴-۱-۱۰۵) میں شنکھ کا نام آیا ہے +
۲۳۲	دمن (یامائن ارتھات یم گوتری)	۱۶	
۲۳۳	دیوشروا "	۱۷	مقابلہ کے لئے دیکھو سنکھیانک ۲۸۰
۲۳۴	سنکُسک (یامائن ارتھات یم گوتری)	۱۸	
۲۳۵	مَتھِت "	۱۹	
۲۳۶	وِمد (ائیندر ارتھات اِندر کا)	۲۰-۲۶	ان ہی سوکتوں میں سے سُوکت ۲۳

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
	یا وسوکرت (وشکر کا) +		کے اندر رشی وِید اور وِمد گوتریوں کا ذکر بھی آیا ہے +
۲۳۷	وشکر (ائیندر ارتھات اِندر کا)	۲۷-۲۹	ایک وشکر وسِشٹھ کا پُتر بھی ہے (دیکھو پیچھے وسِشٹھ کا حال سپت رشیوں کے پرسنگ میں) + نیز دیکھو سنکھیانک ۲۵۳ +
۲۳۸	گوش (ائلوُش)	۳۰-۳۴	سوکت ۳۴ کا رشی یا کوش ہے۔ یا اکش (مجوان کا پُتر) +
۲۳۹	لُش (دھاناک)	۳۵-۳۶	
۲۴۰	ابھی تپا (سوریہ پُتر)	۳۷	
۲۴۱	اِندر (مشک وان)	۳۸	پیچھے اس ادھیائے کے آرمبھ میں ہی بتایا جا چکا ہے کہ ہر منونتر کا اِندر بھی الگ ہوتا ہے اس لئے یہ اِندر کسی اور منونتر کا اِندر ہوگا +
۲۴۲	گھوشا (کِکشی وان کی پُتری برھم وادِنی)	۳۹-۴۰	دیکھو سنکھیانک ۱۴ + رگوید میں اِس کا نام کئی جگہ آیا ہے + ۱-۱۱۷-۷ میں آیا ہے کہ جب گھوشا اپنے پِتا کے گھر میں رہتی ہوئی بڈھی ہو گئی تب اشونی کماروں نے اس کو ایک پتی دیا۔

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
۲۴۳	سوستیہ (گھوشا کا پُتر)	۴۱	دیکھو سنکھیانک ۲۴۲ +
۲۴۴	کرِشن (آنگرس)	۴۴-۴۲	دیکھو سنکھیانک ۶ +
۲۴۵	وَتس پری (بھلندن کا پُتر)	۴۶-۴۵	دیکھو سنکھیانک ۱۸۶ +
۲۴۶	سپت گو (آنگرس)	۴۷	اسی سوکت کے اندر سپت گو کا نام بھی آتا ہے +
۲۴۷	اِندر (وی کُنٹھ)	۵۰-۴۸	پانچویں منو (رَیوت) کے انتر میں شُبھر کی استری وِکُنٹھا کا پُتر (شریمد بھاگوت - اسکندھ ۸ - ادھیائے ۵ - شلوک ۴) +
۲۴۸	اگنی (شوچیک)	۵۳-۵۱	اگنی کی استری سواہا سے پاوک - پوَمان - اور شُچی تین پُتر ہوئے + اور ان سے ۴۵ اگنیاں اور ہوئیں - اور یہ ۴۵ اپنے تین پتا اور ایک پتامہ (سواہا پتی اگنی) کے ساتھ مل کر ۴۵ + ۳ + ۱ = ۴۹ ہوئیں + اگنی (شوچیک) جو اس سوکت کا رشی ہے ان ہی میں سے ایک شُچی کا پُتر ہے (شریمد بھاگوت اسکندھ ۴ - ادھیائے ۲ -

سنکھیانک نمبرشمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوُکت سنکھیا	پرِیشیش
			شلوک ۶۰ - ۶۱) ÷
۲۴۹	بریہد اُکتھ (وام دیو گوتری)	۵۴-۵۶	دیکھو سنکھیانک ۳۰ ÷
۲۵۰	بندھو- سو بندھو- شُرت بندھو- وِپر بندھو (گوپاین) ÷	۵۷-۶۰	دیکھو سنکھیانک ۴۸ ÷
۲۵۱	نابھانے دِشٹھ (مانو)	۶۱-۶۲	شرمید بھاگوت (اسکندھ ۹ - ادھیائے ۴ - شلوک ۱۱) کے ٹیکا کار نے لکھا ہے (بھورج براہمن ارتھات رگوید کے براہمن کے حوالہ سے) کہ نابھانے دِشٹھ منو کے پُتر اکشواکو کے بیٹے نبھگ کا دوسرا نام ہے ÷
۲۵۲	گے (پلات ارتھات پلتی کا پُتر)	۶۳-۶۴	راج بنسا ولیوں میں ایک گے منو کے پُتر سُدیُمن کا بیٹا تھا- اور یہ سُدیُمن وہ ہے جو لڑکی (اِلا) سے لڑکا ہوگیا تھا (دیکھو سنکھیانک ۲۷۵)÷
۲۵۳	وسوکرن (وُسکر کا پُتر)	۶۵-۶۶	دیکھو سنکھیانک ۲۳۶ ÷ ۲۳۷ ÷
۲۵۴	ایاسیہ (آنگرس)	۶۷-۶۸	دیکھو سنکھیانک ۱۷۵ ÷
۲۵۵	سومتر (وِدھری اشو کا پُتر)	۶۹-۷۰	
۲۵۶	برہسپتی (آنگرس)	۷۱	دیکھو سنکھیانک ۱۷۷ ÷

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
۲۵۷	برہسپتی (آنگرس) یا برہسپتی (لئوکیہ) یا اُدِتی (دکش کی پُتری)	۷۲	اُدِتی کے ویدک ارتھ کے لئے دیکھو رگوید (۱-۸۹-۱۰) اور نرکت ۴-۲۲ جہاں اس کے ارتھ اِدِینا دیوماتا کئے گئے ہیں +
۲۵۸	گئوری ویتی (شکتی پُتر)	۷۳-۷۴	دیکھو سنکھیانک ۲۱۹ +
۲۵۹	سِندھو کشِت (پریہ میدھ کا پُتر یا شِشیہ)	۷۵	دیکھو سنکھیانک ۹۳ + اس سُوکت میں دریائے سندھ اور اس کے مشرقی اور مغربی معاونوں کا اور گنگا جمنا آدک ندیوں کا برنن ہے + اور اس لئے یہ سُوکت اتہاس کے لئے وشیش گئورو رکھتا ہے +
۲۶۰	جُرت کرن (اراوت کا پُتر) سرپ جاتی کا +	۷۶	
۲۶۱	سیئوم رشمی (بھارگو)	۷۷-۷۸	رگوید - ۱۱۲-۱۶ اور ۸-۵۲-۲ میں سیئوم رشمی کا ذکر آیا ہے +
۲۶۲	اگنی (شئوچیک یا وئیشوانر) یا سپتی (واجبھر) +	۷۹-۸۰	دیکھو سنکھیانک ۲۴۸ شئوچیک کے لئے - اور شریمد بھگوت گیتا ادھیائے ۱۵ اشلوک ۱۴ وئیشوانر کیلئے +

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
۲۶۳	وِشوکرما (بھئووَن)	۸۱-۸۲	دیکھو سنکھیانک ۲۲۶ + ۲۲۷ + ۳۳۷ +
۲۶۴	منیو (تپس کا پُتر)	۸۳-۸۴	
۲۶۵	سُوریا (ساوِتری)	۸۵	اس سوکت کے منتر بواہ کی پددھتی سے سمبندھ رکھتے ہیں اور اس کے لئے دیکھو ادھیائے (۵) اسی بھاگ ۱ کا ویدک سبھیتا کے وشے میں +
۲۶۶	ورِکھاکپی (اندر پُتر)	۸۶	ورِکھاکپی کا نام وید میں اسی سوکت ۸۶ کے کئی منتروں میں آیا ہے + عام طور پر ورِکھاکپی سورج کا ارتھ دیتا ہے خصوصاً اُس سورج کا جو شام کو سمندر میں ڈوبتا دکھائی دیتا ہے - اور بعض کا خیال ہے کہ ہنومان جی کا بندر بن کر لنکا کا سمندر پھلانگنے کا خیال رامائن کے مصنف والمیک نے وید کے اسی کپی یعنی بندر سے اُڑایا ہو (دیکھو آرکٹک ہوم مصنفہ تلک) + مگر مہابھارت (انوشاسن پرو - ادھیائے ۶۶ شلوک ۳۳) میں اگستیہ

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			کنو - بھرگو اور اترّی کے ساتھ ودرکھاکپی کا نام بھی رشیوں کے ذیل میں آیا ہے +
۲۶۷	پایو (بھاردواج)	۸۷	رگوید میں پایو کا شبد انیک منتروں (مثلاً ۱-۳۱-۱۳) میں آیا ہے مگر وہاں وہ شبد کیول گن واچک یئوگک ہے روڑھی نہیں + دیکھو سنکھیانک ۸۹ +
۲۶۸	مُوردھنوان (آنگرس) یا (وام ویوبہ)	۸۸	وام ویو کے لئے دیکھو پیچھے سنکھیانک ۳۰ +
۲۶۹	رینو (وشوامتر)	۸۹	دیکھو سنکھیانک ۱۸۸ +
۲۷۰	نارائن	۹۰	یہ سوکت رگوید کا پرسدھ پُرش سوکت ہے - اس کا رشی نارائن اور دیوتا پُرش ہے + براہمن آدک جاتیوں کی مُکھ آدک سے اُتپتی کے وشے میں اسی سوکت کی رچا (۱۲) آئی ہے + کبی کالیداس نے اُروشی اپسرا کا ایک رشی نارائن کی جانگھ سے پیدا ہونا لکھا ہے معلوم نہیں وہ

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشش
			رشی نارائین کون سے ہیں + (دیکھو سنکھیانک ۸۴) +
۲۷۱	ارُن (ویت ہویہ کا پُتر)	۹۱	ویت ہویہ کے لئے دیکھو سنکھیانک ۸۱ +
۲۷۲	شاریات (مانو)	۹۲	شریاتی منو (ویوسوت) کا پُتر اور اکشواکو کا بھائی تھا۔ شاریات اسی شریاتی کے بنس کا کوئی رشی ہوگا جو شریاتی کی نسبت سے شاریات اور منو کی نسبت سے مانو ہؤا +
۲۷۳	تانو (پارتھیہ)	۹۳	
۲۷۴	اربُد (کدرو کا پُتر سرپ جاتی کا)	۹۴	اربُد کا نام وید کے اندر بھی آیا ہے اور کئی منڈلوں کے سوکتوں میں آیا ہے۔ اور کدرو پُتروں کا ذکر بھی ۸-۴۵-۲۶ میں آیا ہے + پُرانوں میں کدرو دکش (پراچیتس) کی پُتری اور کشیپ کی استری اور ناگوں کی ماں ہے (دیکھو سنکھیانک ۳۵۸) + پانِنی (۴-۱-۱۲۳) میں کدرو کا نام شُبھر آدک گن کے اندر شامل ہے + مہابھارت (بن پرو) میں پانڈوؤں

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			کے تیرتھ یاترا کے سلسلہ میں آنرت دیس کے اندر اَربُد پربت کا ذکر آیا ہے جس سے غالباً حالیہ کوہ آبو مراد ہے اور یہ اَربُد پربت شاید اسی رشی اَرَبُد سے منسوب ہوگا ؛ (دیکھو سنکھیانک ۳۵۵) ؛
۲۷۵	پُرُورَوا (اِلا پُتر) اور اُروشی	۹۵	اس سوکت میں پُرُورَوا اور اُروشی کا سمواد ہے ۔ اور یہ سمواد اُن کتھاؤں کا بیج ہے جو پُرُورَوا اور اُروشی کے وشے میں شت پتھ براہمن اور مہابھارت اور پُرانوں میں آئی ہیں اور جن کے آدھار پر انجام کالیداس نے اپنا ناٹک وکرم اُروشی رچا ہے ؛ ان سب کا اور اِلا کا ذکر ہم اس سے اگلے ادھیائے میں کریں گے ؛
۲۷۶	سَرو ہری (اِندرکا)	۹۶	
۲۷۷	بِھشنگ (اتھروَن کا پُتر)	۹۷	مُنڈک اُپنشد (مُنڈک ا۔کھنڈ ۱) میں آیا ہے کہ:۔ سب دیوتاؤں سے

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشش
			پہلے برھما جگت کا کرتا اور دھرتا ہوُا - اُس نے ساری وِدیاؤں کی پرتشٹھا برھم وِدیا اپنے بڑے بیٹے اَتھرو کو بتائی + اتھرو کو جو برھم وِدیا برھما نے بتائی وہ اَتھرو نے انگِر کو بتائی - اُس نے بھاردواج (ارتھات بھردواج گوتری) ستیہ واہ کو بتائی - بھاردواج نے انگرس کو" پس سب سے پہلا رِشی جو برھما کے پیچھے ہوُا اتھرو ہے جس کے نام سے اتھرو وید پرسدّھ ہے + رگوید (۶-۱۶-۱۳) میں آیا ہے کہ: "اے اگنی - تجھ کو اتھروا نے کمل میں سے متھن کر نکالا ہے اُس کمل میں سے جو سارے جگت کا دھارک اور روانک ہے" اِس منتر سے ظاہر ہے کہ جب برھما جی اُس کمل میں سے پیدا

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوُکت سنکھیا	پریشیش
			ہو چکے جو وشنو کی نابھی میں سے نکلا تھا اور جس کا برنن شریمد بھاگوت (اسکندھ ۳ - ادھیائے ۸) میں آیا ہے تو اُن کے پُتر اتھروا نے اُن کی سِکشا سے اُسی کمل کو متھا اور اُس میں سے اگنی کو پرگٹ کیا اور برہم کی اُپاسنا کو اگنی کے روپ میں رچا ÷ اتھروا جو لفظ اتھرون کی شکل فاعل ہے اُسکا نام پارسیوں[۴۶] کی مقدس کتاب اُوستا میں بھی اتھرون کی شکل میں آیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ اتھروا ہندوؤں اور پارسیوں کا مشترک رشی ہے اور اُن پرانے وقتوں کا ہے کہ جب پارسی لوگ ابھی ہندوستان میں ہی رہتے ہوئے ہندو آریا جاتی میں شامل

[۴۶] پارسیوں کے لئے دیکھو آگے ادھیائے ۵ ÷

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوُکت سنکھیا	پرِشیش
			تھے اور ہندوستان سے الگ ہو کر پارسی نہیں کہلائے تھے + پارسیوں کی آتش پرستی اور ہندوؤں کا اگنی ہوتر اسی اتھروا کی رچنا ہے + پُرانوں کی رُو سے اتھروَن اس کلپ کے شروع میں ہی ہوا ہے اور اس کلپ کے سب سے پہلے منو (سوایمبھو) کی پُتری دیوہُوتی سے جو آٹھ لڑکیاں پیدا ہوئیں اور بھرگو آدک پرجاپتیوں کو بیاہی گئیں اُن میں سے ایک (شانتی) اتھروَن کو بیاہی گئی تھی + دیوہُوتی کردم رشی کو بیاہی گئی تھی اور سانکھیہ درشن کا کرتا کپل اسی کردم رشی کا پُتر تھا (شریمد بھاگوت- اسکندھ ۲- ادھیائے ۱) +
۲۷۸	دیواپی (رشٹی شین کا پُتر)	۹۸	وید میں اسی سوُکت کے اندر دیواپی کا نام آیا ہے اور ہم اس دیواپی

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پریشیش
			کے وشے میں آگے کچھ وستار سے لکھیں گے + پانِنی ۱۰۴-۱-۴ کے گن پاٹھ میں رشٹی شین کا نام آیا ہے +
۲۷۹	وِمد (وئی کھانس)	۹۹	کرشن یجروید کی مئیتر اپنی شاکھا کے کلپ سوتر بھی کیا شروت اور کیا سمارت کسی وئی کھانس اتھات وئی کھنس گوتری کے ہیں + [دیکھو اس گرنتھ کا چھٹا بھاگ ویدانگ (کلپ) کے پرکرن میں] + رگوید میں وِمد کا نام (۱-۵۱-۹) اور (۸-۱۰۲-۲۱) میں آیا ہے +
۲۸۰	دُوسیو (وندن پُتر)	۱۰۰	اسی سوکت کے اندر دُوسیو کا نام بھی آیا ہے اور وندن کا نام رگوید میں کئی جگہ آیا ہے +
۲۸۱	بُدھ (سوم کا پُتر)	۱۰۱	یہ بُدھ اُس پُرورِوا کا پتا ہے جس کا نام سنکھیانک ۲۷۵ میں آیا ہے +
۲۸۲	مُدگل (بھرمیاشو کا پُتر)	۱۰۲	مُدگل کا نام رگوید کے اندر بھی اسی سُوکت میں آیا ہے + راج بنساولیوں

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			کی رو سے ایک مُدگل اُس اجمیڑ کے بنس میں جو منڈل ۴ کے سوکت ۴۳-۴۴ کا رشی ہے اور جس کا نام پیچھے سنکھیانک ۳۲ میں ہے بھرمیاشو کا پتر ہے (دیکھو ادھیائے ۴ بنساولی ۹۷) اور وہ بھرمیاشو کا پُتر مُدگل شاید یہ ہی بھرگیاشو کا پُتر مُدگل ہو جس کو اس سوکت ۱۰۲-۱۰ کا رشی مانا ہے + اور یہ کوئی سندیہ جنک بات نہیں ہے کیونکہ بھرمیاشو جس کا دوسرا نام ہری اشو ہے اجمیڑ کے بیٹے نیل کے بنس میں اجمیڑ سے کُل پانچ پیڑھی پیچھے ہے مگر یاشک نے اس سوکت میں آئے ہوئے مُدگل کو بھرگیاشو کا پُتر ہی مانا ہے اور اُس کا ایک اتہاس بھی دیا ہے + (دیکھو نِروکت ۸-۲۳) + پانِنی (۴-۱-۱۰۵) میں بھی مُدگل کا نام گرگ آدک

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشش
			گن میں شامل ہے + متسیہ پران کی ناماولی میں مُدگل کو انگرا گوتریوں میں شامل کیا ہے +
۲۸۳	اپرتی رتھ (اندر کا)	۱۰۳	ایک اپرتی رتھ پرو کے بنس میں کنو کا پتا بھی ہوا ہے - دیکھو سنکھیانک (۷) +
۲۸۴	اشٹک (وشوامتر)	۱۰۴	
۲۸۵	سومتر یا دُرمتر (کتس کا پتر)	۱۰۵	پانینی (۴-۱-۹۶) میں سومترا اور دُرمترا کے نام آئے ہیں - اور کُتس کے لئے دیکھو پیچھے سنکھیانک ۱۳+
۲۸۶	بھوتانش (کاشیپ)	۱۰۶	
۲۸۷	دِوبہ (آنگرس) یا دکشنا (پرجاپتی کی سُتا)	۱۰۷	دکشنا کا نام اسی سوکت میں کئی جگہ آیا ہے اور رگوید ۳-۵۸-۱ سے ظاہر ہے کہ دکشنا سے مراد اُشا ہے + مگر یہاں انوکرمنکا میں اس کو پرجاپتی کی سُتا لکھا ہے اور اس کی پورانک کتھا یہ ہے کہ سوایمبھو منو جو اس کلپ کا سب سے پہلا ہی منو اور سوایمبھو (برہما) کا پتر تھا اُس کی

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پریشیش
			ایک پُتری رُچی (پرجاپتی) کو بیاہی گئی تھی اور اس پرجاپتی کا سُت یگیہ اور سُنا دکشنا تھی + دیکھو شریمد بھاگوت (اسکندھ ۴ - ادھیائے ۱ - شلوک ۴) اور آگے سنکھیانک ۳۱۰ +
۲۸۸	پنی نامک اُسُرگن اور سرما نام کی دیوشُونی (دیو لوک کی کُتیا) +	۱۰۸	پروفیسر میکس مولر صاحب کا خیال ہے کہ اس سُوکت میں کسی ویدک رشی نے ایک خیال باندھا ہے جس میں گئوویں سورج کی کرنیں ہیں - پنی تاریکی کے اسُر ہیں جو ان کرنوں کو چُرا کر لے جاتے ہیں اور سرما اُشا یعنی صبح ہے جو پھر ان کرنوں کو واپس لاتی ہے +
	نوٹ :- اس سوکت میں ان دونوں (پنی اور سرما) کا آپس میں سمواد ہے اندر کے پروہت برہسپتی کی گئوؤں کی چوری کے وشئے ہیں - اور چونکہ منتروں کے وکتا ان منتروں کے رشی سمجھے جاتے ہیں اسلئیے یہاں یہ دونوں اس سُوکت کے منتروں کے وکتا ہو کر ان کے رشی ہوئے +		پروفیسر صاحب کا خیال یہ بھی ہے کہ ایک اسی سُوکت پر کیا مدار ہے وید کے اکثر سُوکتوں کے بیانات اسی قسم سے تاریکی اور روشنی - دن اور رات - صبح اور شام کے چرتروں کے بیانات ہیں +

سنکھیا انک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشِشٹ
			کلکتہ کی یونیورسٹی نے رگویدک انڈیا نامی ایک کتاب مصنفہ بابو اناش چندر داس شائع کی ہے اُس میں مصنف کتاب نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ پنی آریا جاتی کی ایک قوم تھی جو تجارت پیشہ تھی اس کے اکثر گروہ خانہ بدوش پھرتے تھے اور لوگوں کے مویشی اُوٹھا لے جاتے تھے۔ اور یہ سوکت کسی ایک ایسے ہی واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے + بابو صاحب کا خیال ہے کہ ملک فینیشیا یا پنیشیا انہی پنی لوگوں کا آباد کیا ہوا تھا + اور شاید سنسکرت کے شبد پنی بمعنی بازار اور پنیہ بمعنی تجارتی شے کا ماخذ بھی یہ ہی پنی ہوں +
۲۸۹	جوہو (برہم جایا) یا اُوردھونابھا (برہم پُتر)	۱۰۹	اس سوکت کے منتر ۲ میں جوہو کا ذکر بھی آیا ہے کہ برہما نے اس کو نیاگ دیا تھا مگر دیوتاؤں نے اس کو اپاپا

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرِیشیش
			بتایا اور سپت رشیوں نے اس کی ساکشی دی + اور جوہو سے مراد واک یا بانی سے ہے جیسا کہ پیچھے اس ادھیائے کے آرمبھ میں ہی بتایا جا چکا ہے + شہر بمبئی میں ایک استھان سمندر کے کنارے جوہو کہلاتا ہے اور وہ شاید اسی جوہو کے نام پر ہو +
۲۹۰	جمدگنی (بھارگو) یا پرشورام (جمدگنی کا پُتر)	۱۱۰	دیکھو سنکھیانک ۱۵۴ +
۲۹۱	اُشٹر اُدُشٹر (وِی روپ)	۱۱۱	ورُوپ کا پُتر۔ اور ورُوپ کے لئے دیکھو سنکھیانک ۱۱۴ +
۲۹۲	نبھ پربھیدن (وِی روپ)	۱۱۲	"
۲۹۳	شت پربھیدن (وِی روپ)	۱۱۳	"
۲۹۴	سدّھری (وِی روپ) یا گھرم (تپس کا پُتر)	۱۱۴	"
۲۹۵	اُپستت (ورِشٹی ہویہ کا پُتر)	۱۱۵	اُپستُت کا نام رگوید میں کئی جگہ آیا ہے۔ مگر اس کے پِتا یا گوتر کرتا کا نام ورِشٹی ہویہ نہ جانے کہاں سے

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			لیا گیا ہے - اور ایسا ہی اور رشیوں کا حال ہے کہ ان میں سے اکثر کے نام تو وید کے اندر مل جاتے ہیں مگر اُن کے پتا یا گوتر کرتا کے نام نہیں ملتے ؞
۲۹۶	اگنی یُت یا اگنی یُوپ ستھور کا پُتر	۱۱۶	
۲۹۷	بھکشو (آنگرس)	۱۱۷	دیکھو بھکشو کا شبد بُودھوں کے زمانہ سے ہی نہیں نکلا ہے بلکہ ویدک کال سے ہی چلا آتا ہے ؞ دیکھو سنکھیانک ۱۶۱
۲۹۸	اُرُکشئے (اَمہی یو کا)	۱۱۸	دیکھو سنکھیانک ۱۷۹ ؞
۲۹۹	لَو (اِندر کا)	۱۱۹	اس سُوکت میں اِندر لَو کے روپ میں اپنی استُتی آپ کرتا ہے ؞
۳۰۰	برہدِو (اتھروَن کا پُتر)	۱۲۰	اتھرون کے لئے دیکھو پیچھے سنکھیانک ۲۷۷ ؞
۳۰۱	ہرنیہ گربھ (پرجاپتی کا پُتر)	۱۲۱	یہ سُوکت ہرنیہ گربھ کے نام سے ہی شروع ہوتا ہے اور اس میں آتا ہے کہ ہرنیہ گربھ سب کا ایک پتی سب سے پہلے ہُوا ؞
۳۰۲	چترمہا (وسشٹھ کا پُتر)	۱۲۲	دیکھو نیچے وسشٹھ کا حال سپت

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوُکت سنکھیا	پریشیش
۳۰۳	وین (بھاژگو)	۱۲۳	رشیوں میں + یہ وین (بھاژگو) ٹھیک معلوم نہیں کہ کون ہے پر پُرانوں کے انوسار سوایمبھو ومنو [سویمبھو (برہما) کا پُتر] جو سب سے پہلا منو ہُوا ہے اُس کا ایک پُتر اُتّان پاد تھا۔ اُتّان پاد کا پُتر دُھرو تھا جو لوک پرسدّھ ہے۔ دھرو کے بنس میں کئی پیڑھی پیچھے انگ ہُوا اور اُس انگ کا بیٹا وین تھا اور شاید یہ وین ہی وہ وین (بھاژگو) ہو جو اس سوُکت ۱۲۳ کا رشی ہے کیونکہ اسی منڈل کے سوُکت ۱۳۸ کا رشی انگ ہے جو وین کا پِتا تھا اور اُس کے آگے سوُکت ۱۴۸ کا رشی پرتھو ہے جو وین کا پُتر تھا اور جس کے نام پر بھومی کا نام پرتھوی ہُوا + دیکھو سنکھیانک ۳۱۸۔ ۳۲۸ - ۲۲۸ +

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوُکت سنکھیا	پریشیش
			ویدکے اندر ویَن کا نام انیک سُوکتوں میں آیا ہے اور اس سوُکت ۱۲۳ کے منترا میں بھی آیا ہے - اور اس سوُکت ۱۲۳ کا دیوتا بھی ویَن ہے + اور ہماری اس شنکا کا کارن کہ ویدک ویَن یہی پَوُرانک ویَن ہے یا کوئی اور یہ ہے کہ پورانوں میں لکھا ہے کہ یہ ویَن دُراچاری تھا اور رشیوں نے اُس کو مار کر اُس کی چھاتی سے پرتھو کو پیدا کیا [دیکھو وشنو پران انش ۱- ادھیائے ۱۳ + اور شریمد بھاگوت اسکندھ ۴] + مگر جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا یہ باتیں سب سے پہلے منونتر کی ہیں اور اب ساتویں منونتر کی سرشٹی ہے اور اس عرصہ میں باتیں نہ جانے کیا کی کیا بن گئی ہیں +
۳۰۴	اگنی - دُرن - سوم	۱۲۴	دیکھو سنکھیانک ۱۸۳ - ۲۴۸ ۲۸۱ - ۳۶۵ +

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشش
۳۰۵	واک (امبھرِن رشی کی پُتری) برہم وِدُشی		امبھرِن کا نام رگوید (۱-۱۲۳-۵) میں آیا ہے اور واک کا شبد کئی منتر دلں میں آیا ہے۔ اس سوکت کی دیوتا بھی یہی واک ہے ارتھات یہاں واک اپنی ہی استتی کرتی ہے + متسیہ پُران کی ناماولی میں ایک واچ کو انگرا گوتریوں میں لکھا ہے اور شاید وہ واچ اور یہ واک ایک ہی ہوں + برہد آرنیک اُپنشد کے ونش براہمن (۶-۵-۳) میں واک کو امبھنی سے اور امبھنی کو آدتیہ (سورج) سے لکھا ہے اور شاید امبھنی اور امبھرِن ایک ہوں +
۳۰۶	کُلمل برہش (شلوش کا) یا اَنہومک (وام دیو کا)	۱۲۶	وام دیو کے لئے دیکھو پیچھے سنکھیانک ۳۰۰+ اَنہومک کا نام اسی سوکت ۱۲۶ کے پہلے منتر میں آیا ہے +
۳۰۷	کُشک (سوبھری کا پُتر) یا راتری (بھردواج کی پُتری)	۱۲۷	سوبھری کے لئے دیکھو سنکھیانک ۱۰۷+ اس سوکت کی دیوتا بھی راتری ہی ہے +
۳۰۸	وِہویہ (آنگرس)	۱۲۸	وِہویہ کا نام رگوید (۱-۱۰۸-۶) اور

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			(۲-۱۸-۷) میں آیا ہے اور یہ شاید گرتسمد بنسی شنونک کا پورو ج تھا جسکا حال پیچھے بیان کیا جا چکا ہے ÷
۳۰۹	پرجاپتی (پرمیشٹھی)	۱۲۹	پرمیشٹھی سے مراد برھما ہے ÷
۳۱۰	یگنیہ (پرجاپتی کا پتر)	۱۳۰	یہاں پرجاپتی سے مراد رُچی پرجاپتی سے ہے جس کے لیئے دیکھو سنکھیانک ۲۸۷ ÷ پانینی (۴-۱-۱۵۴) میں بھی یگنیہ کا نام آیا ہے ÷
۳۱۱	سوکیرتی (ککشی وان کا پتر)	۱۳۱	دیکھو سنکھیانک ۱۴ ÷
۳۱۲	شک پوت (نرمیدھ کا پتر)	۱۳۲	دیکھو سنکھیانک ۱۶۴ ÷
۳۱۳	سُداس (پیجون کا پتر)	۱۳۳	سُداس کے وشے میں ہم پیچھے وشوامتر کے حال میں مفصل بحث کر آئے ہیں ÷
۳۱۴	مان دھاتا (یوونا شو کا پتر) اور گودھا (برہم وادنی)	۱۳۴	مان دھاتا (یوونا شو کا پتر) سورج بنسی اکشواکو کے کُل میں شری رامچندر جی سے بیالیس۴۲ پیڑھی پہلے بڑا پرسدھ راجرشی ہوا ہے دیکھو سنکھیانک ۳۱ ÷ گودھا کا نام رگوید (۸-۶۹-۹) اور (۱۰-۲۸- ۱۱/۱) میں آیا ہے اور پانینی (۴-۱-۱۲۳) میں بھی آیا ہے ÷

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
۳۱۵	کُمار (یا ماین)	۱۳۵	دیکھو سنکھیانک ۲۰، ۲۲ تا ۲۳ + پانینی (۴-۱-۹۹) میں کُمار کا نام آیا ہے +
۳۱۶	وات رشن گوتر کے مُنی	۱۳۶	مُنیو وات رشناہ ادھفات وات رشن گوتری مُنیوں کا ذکر اسی سوکت ۱۳۶ کے منتر ۲ میں آیا ہے +
۳۱۷	وشِشٹھ آدک سپت رشی	۱۳۷	دیکھو سنکھیانک ۲۱۸ +
۳۱۸	اَنگ (اُرو کا پُتر)	۱۳۸	یہ اَنگ اُس وین کا پتا تھا جس کا ذکر سنکھیانک ۳۰۳ میں آیا ہے (دیکھو وشنو پُران - انش ۱ - ادھیائے ۱۳ - شلوک ۲-۷) +
۳۱۹	وِشواوسو (گندھرو)	۱۳۹	وِشواوسو (گندھرو) کا نام وید میں اسی سوکت کے اندر آیا ہے + پُرانوں کی رو سے جب پرتھو نے گئو روپی پرتھوی کو دھو کر اُسمیں سے اناج نِکالا تھا تب گندھرووں میں سے اسی وِشواوسو نے دوگدھا ادھفات دوہچی بن کر اس میں سے گندھ روپی دودھ نکالا تھا +
۳۲۰	اگنی (پاوک)	۱۴۰	اگنی (پاوک) اِس سوکت کا رشی ہے

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
	کا رشی ہے اور شُدھ اگنی دیوتا ہے ÷		اور شُدھ اگنی دیوتا ہے (دیکھو سنکھیانک ۲۴۸)
۳۲۱	اگنی (تاپس)	۱۴۱	دیکھو سنکھیانک ۲۴۸ ÷
۳۲۲	شارنگ ارتھات شرنگ گوتر کے رشی اور درون آدک کئی اور رشی ÷	۱۴۲	
۳۲۳	اتری (سانکھیہ ارتھات سنکھ گوتری)	۱۴۳	مقابلہ کے لئے دیکھو سنکھیانک ۷۹ ÷ اس سے ظاہر ہے کہ اتری دو ہوئے ہیں ایک بھئوم اور ایک سانکھیہ۔ ان میں شاید ایک پرجاپتیوں میں سے ہے اور دوسرا سپت رشیوں میں سے ÷ سنکھ کا حال معلوم نہیں کہ کون ہے مگر شریمد بھاگوت (۳ - ۸ - ۷/۸) سے ظاہر ہے کہ سنت کما نے سانکھیاین کو اور سانکھیاین نے پراشر کو گیان سکھایا اور سانکھیاین کا نام سنکھ سے مرکّب ہے۔ جیسے باوراین کا نام بدر سے (گوتر کے ارتھ میں) ÷ شنکھ کا نام تو پانینی

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرِیشیش
			سے کے کئی سوتروں میں آیا ہے مگر معلوم نہیں کہ شنکھ اور سنکھ ایک ہی ہیں یا الگ الگ ÷
۳۲۴	سوپرن (تارکشمیہ کا پُتر) اُوردھوکرِشن (یامائن)	۱۴۴	دیکھو سنکھیانک ۵۸ ۳ ÷ دیکھو سنکھیانک ۳۱۵ ÷
۳۲۵	اِندرانی	۱۴۵	
۳۲۶	دیومُنی (اِرنمد کا پُتر)	۱۴۶	
۳۲۷	سو ویدا (شرِیش کا پُتر)	۱۴۷	
۳۲۸	پرتھو (وین کا پُتر)	۱۴۸	دیکھو سنکھیانک ۳۰۳ ÷
۳۲۹	آرچن یا آرچت (ہرنیہ ستوپ کا پُتر) ÷	۱۴۹	دیکھو سنکھیانک ۱۸۷ ÷
۳۳۰	مرڈیک (واسشِٹھ)	۱۵۰	دیکھو وسشِٹھ کا حال سپت رشیوں کے پرسنگ میں ÷ وید میں مرِڈیک کا نام بھی اس سوکت میں آیا ہے ÷
۳۳۱	شردھا (کامائنی)	۱۵۱	اس سوکت کی دیوتا بھی شردھا ہے اور تھا اس سوکت کے اندر استتی بھی شردھا ہی کی ہے ÷ اسکو کامائنی اس لئے کہا ہوگا کہ من میں سب سے پہلے کام اُتپن ہوتا ہے (دیکھو

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			رگوید - ۱۰ - ۱۲۹ - ۴) پھر شردھا پیدا ہوتی ہے + پرانوں میں شردھا کو دکش کی ان تیرہ ۱۳ پتریوں میں شمار کیا ہے جو دھرم کو بیاہی گئی تھیں اور کام کو شردھا کا پتر بیان کیا گیا ہے (دیکھو وشنو پران = ۱-۷-۲۸) +
۳۳۲	شاس (بھاردواج)	۱۵۲	شاس کا نام بھی اس سوکت کے اندر آیا ہے +
۳۳۳	اِندر کی ماتا	۱۵۳	
۳۳۴	یمی (وِوسوان کی پتری)	۱۵۴	یم کی بہن (دیکھو سنکھیانک ۲۲۷) +
۳۳۵	شِرمنبٹھ (بھاردواج)	۱۵۵	شرمنبٹھ کا نام بھی اِس سوکت میں آیا ہے
۳۳۶	کیتو (اگنی پتر)	۱۵۶	کیتو کا نام اِس سوکت میں آیا ہے +
۳۳۷	بھوَن (آپتیہ) یا سادھن (بھوون)	۱۵۷	بھوَن کا نام اس سوکت کے اندر آیا ہے اور یہ بھوَن ترِت (آپتیہ) کے سب سے بڑے بھائی ایکت کا دوسرا نام ہوگا + دیکھو سنکھیانک ۱۷۱ اور ۲۶۳ +
۳۳۸	چکشو (سوریہ کا پتر)	۱۵۸	چکشو کا شبد اس سوکت میں آیا ہے مگر ربط عبارت سے وہ کیول آنکھ

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرِ شیش
			کا واچک وِدِت ہوتا ہے ۔ یوں چھٹے منونتر کا منو چاکشُش چکشوش (چکشو) کا پُتر ہے اور وہ چکشو یہ چکشو ہوگا جس کو اس سوکت ۱۵۸ کا رشی مانا ہے ۔ مقابلہ کے لئے دیکھو سنکھیانک ۲۱۷ ۔
۳۳۹	شچی (پُلوم کی پُتری)	۱۵۹	شچی اندرانی کا نام ہے ۔ اور وہ ایک اسُر پُلوم کی پُتری تھی ۔ بھرگو رشی کی استری پُلوما جس سے چیون رشی پیدا ہوئے اُس کا بھی ایک اسُر پُلوم سے کچھ جھگڑا ہوا تھا اور اُس کی کتھا مہابھارت (آدی پرو ۔ ادھیائے ۵) میں آئی ہے ۔
۳۴۰	پُورن (وشوامتر)	۱۶۰	
۳۴۱	یکشم ناشن (پرجاپتی کا پُتر)	۱۶۱	یکشم تپ دق کو کہتے ہیں ۔ اس سوکت میں رشی یکشم ناش کرنے کی پرارتھنا کرتا ہے ۔ اس لئے وہ یکشم ناشن ہے ۔ یکشم اور راج یکشم کے پد اس سوکت کے اندر آئے ہیں ۔

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوُکت سنکھیا	پریشیش
۳۴۲	رکشوہا (اگنی) برہم پُتر ÷	۱۶۲	یہ سوُکت گربھ رکھشا کے وشے میں ہے ÷ اور اس کے اندر رکشوہا کا شبد آیا ہے جس کا ارتھ ہے راکشسوں کا ہنن کرنے والا ÷
۳۴۳	وِوِرہا (کاشیپ)	۱۶۳	یہ سوُکت بھی یکشم کی بیماری کے دور کرنے کے وشے میں ہے - اس میں رشی کہتا ہے کہ میں یکشم کو وِوِرہامی دور کر دونگا - اس سے وہ رشی وِوِرہا ہے - وِرِ وہا تو سے اُدیَین کے ارتھ میں ÷
۳۴۴	پرچیتا (آنگرس)	۱۶۴	منوسمرتی (ادھیائے ۱- شلوک ۳۵) میں پرچیتا کو دس پرجا پتیوں میں سے ایک پرجا پتی شمار کیا ہے (دیکھو نیچے پرجا پتیوں کا حال اسی ادھیائے کے آرمبھ میں) ÷ پُرانوں میں پرچیتس دس ہیں مگر وہ سب ایک جان ہیں اور دھروبنی وکش اُن کا پُتر ہے (دیکھو سشریمد بھاگوت ۔ ۱سکندھ ۴) ÷

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سُوکت سنکھیا	پریشیش
۳۴۵	کپوت (نِررِتی کا پُتر)	۱۶۵	متسیہ پُران کی ناماولی میں پرچیتا کو بھرگو گوتریوں میں لکھا ہے + وید میں کپوت اور نِررِتی دونوں شبد اسی سُوکت میں آئے ہیں + نِررِتی کا نام وید میں اور کئی سُوکتوں میں بھی آیا ہے - اور اُس سے دکھن کا یا زمین کے نصف کرہ جنوبی کا دیوتا (یم) مُراد ہے + منوسمرتی (ادھیائے ۱۱ شلوک ۱۱۹) میں گئوہتیا کے پرایشچت کے لئے نِررِتی کا پُوجن لکھا ہے + پُرانوں میں نِررِتی ادھرم کی استری ہے اور مرتیو اُس کا پُتر ہے (مہابھارت-آدی پرو-ادھیائے ۶۶ شلوک ۵۴-۵۵) ساین نے نِررِتی کو پاپ دیوتا لکھا ہے + کپوت (کبوتر) کا نِررِتی کے اسی پُتر کپوت کے ہم نام ہونے کے کارن گھر میں ہونا پاپ سمجھا گیا ہے اور یہ سُوکت اُس پاپ کے

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوُکت سنکھیا	پریشِشٹ
			پرایشچت کے وشئے میں سمجھا جاتا ہے ÷
۳۴۶	رِکھب (وِراج کا یا شکر کا پُتر)	۱۶۶	وید کے اندر رِکھب اور وِراج کے نام اس سوُکت میں آئے ہیں - مقابلہ کے لئے دیکھو سنکھیانک ۱۸۹ ÷
۳۴۷	وِشوامتر اور جمدگنی	۱۶۷	یہ دونوں سپت رشیوں میں شامل ہیں اور ان کے حالات پیچھے مفصل بیان کئے جا چکے ہیں ÷ اس سوُکت کے آخری منتر میں بھی ان دونوں کے نام اکٹھے آئے ہیں ÷
۳۴۸	اَنِل (واتاین = وات گوتری)	۱۶۸	اَنِل اور وات دونوں ہوا کو کہتے ہیں اور شاید اس ہی لئے اَنِل کو واتاین لکھا ہے - وات کا شبد بھی اس سوُکت میں آیا ہے ÷ دیوتا بھی اس سوُکت کا وایو یعنی وات (باد) یا ہوا ہے ÷ پُرانوں میں ایک وات دوسرے منونتر کے سپت رشیوں میں سے ہے ÷ ایک اور واتاین یعنی وات گوتری رشی کا حال آگے سنکھیانک ۳۶۶ پر آیا ہے ÷

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			انل آٹھ وسووں میں سے ایک وسو کا نام بھی ہے +
۳۴۹	شبر (ککشی وان کا)	۱۶۹	دیکھو سنکھیانک ۱۴ +
۳۵۰	وبھراٹ (سوریہ یا سوریہ پتر)	۱۷۰	وید میں وبھراٹ کا شبد اسی سوکت میں آیا ہے +
۳۵۱	اِٹ (بھارگو)	۱۷۱	وید میں اِٹ کا شبد اسی سوکت میں آیا ہے +
۳۵۲	سموَرت (آنگرس)		اس سوکت میں سم پور بک ورت دھاتو سے مرکب سم ورت کا شبد بھی آیا ہے اور رشی کا نام جھلکتا ہے + مہا بھارت (بن پرو) میں ایک تیرتھ کا ذکر آیا ہے جس کا نام برھم رشی سموَرت کے نام پر سموَرت ہے + شریمد بھاگوت (۹-۲-۲۶) سے ظاہر ہے کہ یہ آنگرس کا پتر تھا اور اس نے اُس راجا مرتّ کا یگیہ کرایا تھا جو اکشواکو کے بھائی دشٹ کے بنس میں ہوا ہے اور جس کا یگیہ پرسدھ ہے + برہسپتی

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			اور اُتتھیہ اس کے بھائی تھے (دیکھو سنکھیانک ۱۷۷) +
۳۵۳	دُھرو (آنگرس)	۱۷۳	اس سوکت میں راجا کی استُتی ہے اس لئے یہ استُتی ہی اس کا دیوتا ہے ۔ دُھرو کا شبد اس استُتی میں بار بار آیا ہے اور دُھرو کا ارتھ ہے اچل کیونکہ دُھرو یعنی قُطب بھی اچل ہے + پُرانوں کے اتہاس میں دُھرو سب سے پہلے منو یعنی سوایمبھُو منو کے بیٹے اُتان پاد کا بیٹا ہے اور انگ اور وین اور پرتھو جن کے ذکر پیچھے کئی دفعہ آئے ہیں اسی کی سنتان ہیں + (دیکھو سنکھیانک ۳۰۳) +
۳۵۴	ابھی ورت (آنگرس)	۱۷۴	اس سوکت کا دیوتا بھی راج استُتی ہے اور اس میں "ابھی ورت" دھاتو سے مُرکب ابھی ورتت آدک کئی شبد آئے ہیں جس کا ارتھ ہے کسی کی طرف جانا یا رُخ کرنا یا رجوع

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			کرنا + اور یہی شبد رشی کا نام جھلکاتے ہیں +
۳۵۵	اُوردھو گراوا (اربُد کا پُتر)	۱۷۵	دیکھو سنکھیانک ۲۷۴ جہاں سوکت ۹۴ کا رشی اَرْبُدْ ہے + اُس سوکت کا اور نیز اس سوکت کا دیوتا گراوان ہے - گراون یا گراوان کا ارتھ کوش میں پتھر یا پہاڑ کا ہے اَرْبُدْ سرپ جاتی کا ہے اور سرپ جاتی کا سمبندھ پہاڑ سے ظاہر ہے اور اسی سمبندھ سے نگ سے ناگ بنا ہے +
۳۵۶	سُونو (رِبھو کا پُتر)	۱۷۶	رِبھو ویدمیں رِتووُن یعنی موسموں کے ابھی مانی دیوتا ہیں - اور کئی سوکتوں کے دیوتا ہیں - چوتھے منڈل کے سوکت ۳۳ تا ۳۷ جن کے رشی وام دیو ہیں خصوصاً ان کی استتی میں ہیں + اس سوکت ۱۷۶ کے دیوتا بھی یہی رِبھو ہیں اور اسمیں رِبھووُن کا نام بھی آیا ہوا ہے +

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پرِ شیش
۳۵۷	پتنگ (پرجاپتی کا پُتر)	۱۷۷	پتنگ کا نام وید کے اندر بھی اس سوکت میں آیا ہے + اور پتنگ کا ارتھ سورج ہے کیونکہ وہ آسمان میں پتنگ ارتھات پرندہ کی سمان اُڑا چلا جاتا ہے +
۳۵۸	ارِشٹ نیمی (تارکشیہ)	۱۷۸	ارِشٹ نیمی (تارکشیہ) کا نام وید میں بھی اس سوکت کے اندر آیا ہوا ہے اور اس سوکت کا دیوتا بھی تارکشیہ ہے + پُرانوں کی رو سے ارِشٹ نیمی گرُڑ کا بھائی ہے اور کشیپ کا پُتر ہے دکش کی پُتری وِنتا کے پیٹ سے۔ گرُڑ کے بھائی کا دوسرا نام ارُن ہے۔ وہ سورج کا رتھبان ہے اور اس کا نام ارشٹ نیمی شاید اس وجہ سے ہے کہ اُس کے رتھ کے چکر کی نیمی ارشٹ ارتھات ابدھ ہے + ارُن کا ارتھ اُس سُرخی کا ہے جو صبح سورج کے نکلنے سے

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			پہلے آسمان پر نمودار ہوتی ہے ÷ پانِنی (۴-۱-۱۰۵) کے گرگ آدی گن میں ترِکشن رشی کا نام آیا ہے اور اس سوکت کے انوسار تارکشیہ کا ارتھ ترِکشن گوتری ہے - پس اریشٹ نیمی (تارکشیہ) ترِکشن گوتری یعنی ترِکشن کا پوتا ہے اور اُس کا پتا کشیپ جو جو تارکش ہے (دیکھو آپٹے کی سنسکرت ڈکشنری) ترِکشن کا پُتر ہے ÷ مہابھارت (بن پرو- ادھیائے ۱۸۴) میں رشی اریشٹ نیمی کی ایک کتھا بھی ہے جس کے ایک راجکمار کے سمبندھ میں آئی ہے ÷
۳۵۹	شِوی (اوشی نر کا پُتر) ÷ پرتردن (کاشی کا راجا) ÷ وسومنا یا وسومان } روہداسو کا پُتر ÷	۱۷۹	اس سوکت کے تین منتر ہیں اور تینوں کا رشی الگ الگ ہے ÷ شِوی اور اُس کا پتا اوشی نر دونوں اتہاسی یعنی تاریخی ہستیاں ہیں اور یاتی کے پُتر اور پرو کے بھائی انو کے بنس میں انو سے سات آٹھ

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			پڑھی پیچھے ہوئے ہیں + (بیاتی کے لیئے دیکھو پیچھے سنکھیانک ۲۱۰) + پرتردن بھی تاریخی ہستی ہے جس کے لیئے دیکھو سنکھیانک (۲۰۵) + ایک وسومان پُرورواکے پُتر اور آیو کے بھائی شُرت آیو کا بیٹا بھی ہے - یہاں وسومان اور وسومنا خبر نہیں کس روہداشو کے پُتر ہیں + روہداشو اور وسومان کے شبد وید میں کئی جگہ آئے ہیں مگر وہ کیول گُن واچک یوگِک شبد پرتیت ہوتے ہیں - روڑھی نہیں +
۳۶۰	جے (اِندر کا پُتر)	۱۸۰	اِس سوکت کا دیوتا اِندر ہے چنانچہ اِندر کا نام اس سوکت کے اندر آیا ہے +
۳۶۱	پرتھ (واسشٹھ) سپرتھ (بھاردواج) دھرم (سوریہ)	۱۸۱	اس سوکت کے تین منتروں کے بھی تین رشی الگ الگ ہیں اور اِن تینوں رشیوں کے نام بھی پرتھ سپرتھ اور دھرم اس سوکت کے

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوُکت سنکھیا	پرِیشِش
			کے اندر آئے ہیں اور اسی طرح سے وسِشٹھ - بھردواج اور سوُریہ کے نام بھی آئے ہیں +
۳۶۲	تپُر موُردھا (برہسپتی کا پُتر)	۱۸۲	ان دونوں باپ بیٹوں کے نام (اگر یہ دونوں باپ بیٹے ہی ہیں) اس سوُکت کے اندر آئے ہیں - اور برہسپتی اس سوُکت کا دیوتا ہے +
۳۶۳	پرجاوان (پرجاپتی کا پُتر)	۱۸۳	یہ سوُکت یجمان اور اُس کی پتنی کو پرجا پیدا کرنے کی آشیرواد دیتا ہے +
۳۶۴	توشٹا (گربھ کرنا) یا وشنو (پرجاپتی کا پُتر)	۱۸۴	یہ سوُکت گربھ کے لئے آشیرواد دیتا ہے +
۳۶۵	ستیہ دھرتی (ورُن کا پُتر)	۱۸۵	ورُن وید کا وہ دیوتا ہے جو رِت اور ستیہ کا ادھشٹا تا ہے - اس لئے ستیہ دھرتی اس کا پُتر ہوا - ورُن کا نام اس سوُکت کے اندر آیا ہے اور یہ سوُکت سوستی اَین کا ہے +
۳۶۶	اُل (واتاین)	۱۸۶	دیکھو سنکھیانک ۳۴۸ +
۳۶۷	دِتس (اگنی کا پُتر)	۱۸۷	اس سوُکت کا دیوتا بھی اگنی ہے + اگنی کے لئے دیکھو پیچھے سنکھیانک ۲۴۸

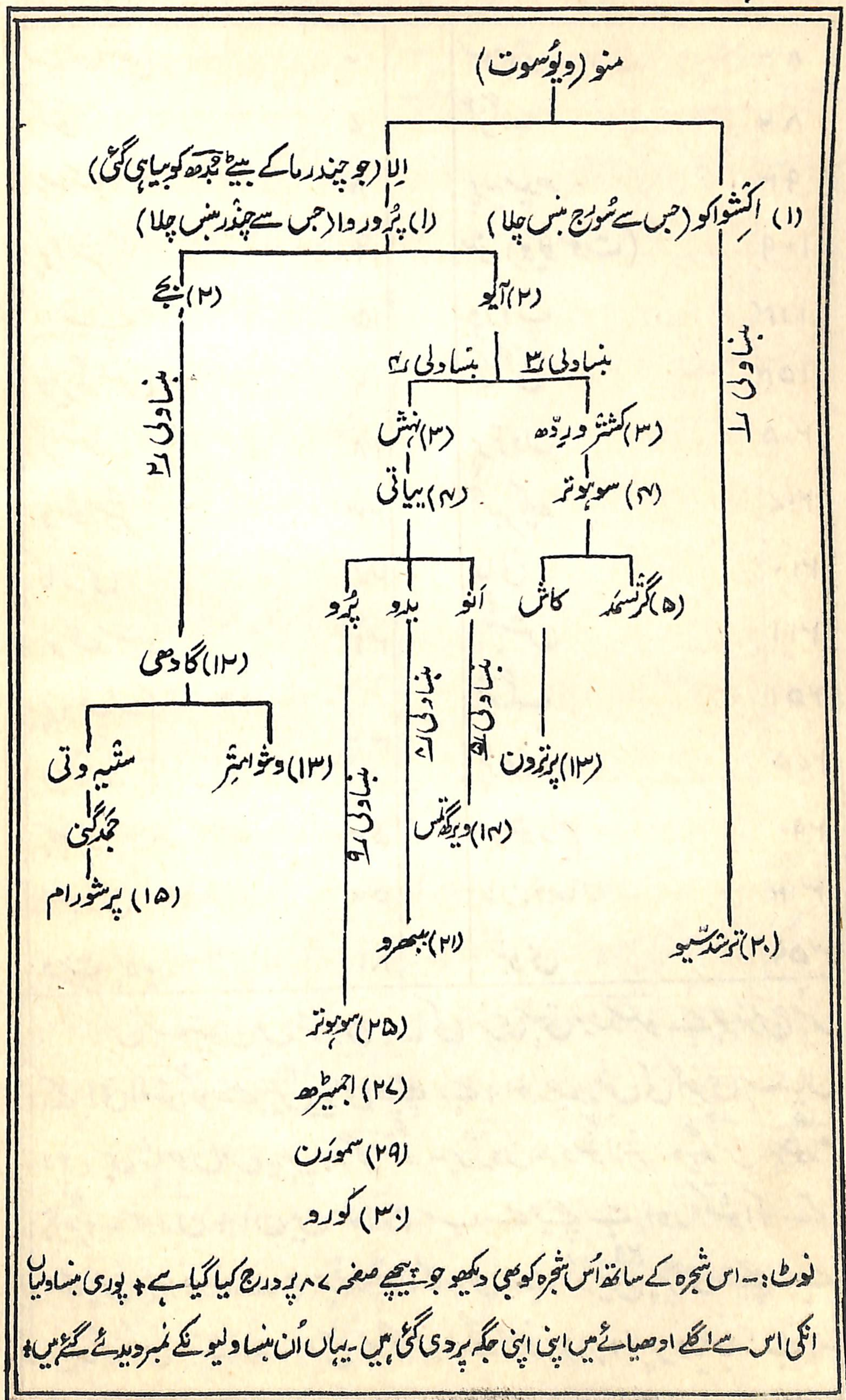
سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			نیز دیکھو سنکھیانک ۹۷ ÷
۳۶۸	شیئن (اگنی کا پُتر)	۱۸۸	اس سُوکت کا دیوتا بھی اگنی (جات ویدس) ہے ÷
۳۶۹	سارپ راگیئی	۱۸۹	اس سُوکت کا دیوتا بھی سارپ راگیئی ہے یا سُورج ہے (کیونکہ راگیئی جس کا ارتھ رانی ہے سُورج کی رانی کے لئے خاص طور پر آتا ہے) ÷ساین آچارج نے سارپ (سرپ جاتی کی) راگیئی (رانی) سے پرتھوی کا ابھمانی دیوتا سمجھا ہے ÷ شت پتھ براہمن (۲-۱-۴-۳۰) میں اس کو خود پرتھوی ہی مانا گیا ہے۔ اور ائیترے براہمن (۵-۴-۴) میں بھی ایسا ہی مانا گیا ہے ÷ مگر ممکن ہے کہ یہ راگیئی سرپ جاتی کی کوئی رشیکا ہو۔ جس طرح کہ اَرْبد اور اُس کا پُتر اُوردھو گراوا (سنکھیانک ۲۷۴ اور ۳۵۵ پر) اسی سرپ جاتی کے رشی ہوئے ہیں ÷

سنکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکت سنکھیا	پریشیش
۳۷۰	اگھمرشن (پدھوچھند اکا پُتر)	۱۹۰	دیکھو سنکھیانک ۱ + وید کا یہ منتر کہ "سُوریاچندرمسُو دھاتا یتھا پُوروم کلپیت" اسی سوکت کا منتر ۳ ہے +
۳۷۱	شموَنن	۱۹۱	شموَنن کا شبد اسی دسویں منڈل کے سوکت ۹۳ کے منتر ۱۲ میں آیا ہے + اور یہ سوکت ۱۹۱ اس بات کی سِکشا دیتا ہے کہ سب مِل جُل کر چلو (سم گچھدھوم) اور سب کام سم متی کے ساتھ کرو + (اور یہ وید کی آخری سِکشا ہے)

رشیوں کی اس فہرست سے جو شونک کی آرش انوکرمنی سے اُودھرت کی گئی ہے اور جس کو کاتیاین نے بھی اپنی سروانوکرمنی میں مانا ہے اور جو رگوید سنگھتا کی چھپی ہوئی پُستکوں میں جو آج کل پرچلت ہیں اسی طرح دی ہوئی ہے اور جس کو سب مانتے ہیں وِدِت ہوگا کہ اس فہرست میں اِندر آدِک دیوتاؤں اور بھرگو آدِک پرجاپتیوں اور وسشٹھ آدِک سپت رِشیوں اور انیہ نیئہ اور نیمتِک رشیوں کو چھوڑ کر جو خاص اتہاس سے سمبندھ نہیں رکھتے ہیں چند ایسی ویکتیاں یا ہستیاں بھی ہیں جو کیول اتہاس سے ہی سمبندھ رکھتی ہیں ۔ اور اُن ہستیوں کے نام اور سنکھیانک یعنی اس فہرست میں اُن کے نمبر شمار یہ ہیں جو آگے درج کئے جاتے ہیں :-

میدھاتتھی	۳	سوہوتر	۸۲
کشو	۷	گرگ	۸۶
پرشکنو	۸	پریہ میدھ	۹۳
پراشر	۱۱	سنو (ویٔوسوت)	۱۰۹
پرچیپ	۱۵	ورُوپ	۱۱۴
دیرگھتمس	۱۶	جمدگنی	۱۵۴
گرتسمد	۱۸	پرتردن	۲۰۵
وشوامتر	۲۳	امبریکھ	۲۰۷
گادھی	۲۷	یاتی	۲۱۰
ترشدسیو	۳۱	نہش	۲۱۱
پُرو اسپڈھ }	۳۲	نبھگ	۲۵۱
اجمیڈھ }		پُرورَوا	۲۷۵
بھرو	۵۳	پرشورام	۲۹۰
شموکرن	۵۶	مان دھاتا	۳۱۴
ویت ہویہ	۸۱	شوی	۳۵۹

ان ہستیوں میں سورج بنس کی آخری ہستی ترشدسیو ہے جو سورج بنس کے بانی اکشواکو سے بتیس[۳۲] پیڑھی پیچھے ہے ۔ اور چندر بنس کی آخری ہستیاں اپنی اپنی شاخوں میں یہ ہیں :- گرتسمد[۵] - پرتردن[۱۳] - وشوامتر[۱۳] - دیرگھتمس[۱۴] - پرشورام[۱۵] بھرو[۳۱] - شموکرن[۲۹] ۔ ان میں شموکرن سب سے پیچھے ہے اور اکشواکو کے ہمکالین پُرورَوا سے جو چندر بنس کا بانی ہے اُنتیس[۲۹] پیڑھی پیچھے ہے جیسا کہ اس نقشہ سے واضح ہوگا جو اگلے صفحہ (۲۰۰) پر دیا جاتا ہے :-



نوٹ :- اس شجرہ کے ساتھ اُس شجرہ کو بھی دیکھو جو پیچھے صفحہ ۷۰ پر درج کیا گیا ہے + پوری بنساولیاں انکی اس سے اگلے ادھیائے میں اپنی اپنی جگہ پر دی گئی ہیں - یہاں اُن بنساولیوں کے نمبر دیدئے گئے ہیں +

اس بنسا ولی سے ظاہر ہے کہ زمانہ کے لحاظ سے آخری رشی جو ویدمنتروں کا درشٹا ہوًا ہے وہ راجرشی سموَرن ہے جو اکشواکو کے سمکالین پُرُورَوا سے ۲۹ یا ۳۰ پیڑھی پیچھے ہوُا ہے ؛ شئونک کی آرش انوکرمنکا میں اس کو پرجاپتی کا پُتر لکھا ہے مگر مہابھارت میں جو سورج کی پُتری تپتی کے بواہ کی کتھا اس کے ساتھ جوڑی گئی ہے اُس سے ظاہر ہے کہ ویدک رشی سموَرن راج بنساولی کا یہ ہی سموَرن ہے جس کے بنس میں کورو پیدا ہوا ؛ اب ہم اس سے پچھلے دونوں ادھیائوں میں دکھا آئے ہیں اور آگے پھر دکھائیں گے کہ اِن بنساولیوں میں ایک پیڑھی بحساب اوسط سو برس کی ہے ۔ اس لیئے اِن ویدک رشیوں کا کال منو کے بیٹے اکشواکو سے لے کر تیس پیڑھی آگے تک یعنی تین ہزار برس آگے تک رہا اور چونکہ اکشواکو کا زمانہ اُس برفانی طوفان سے شروع ہوتا ہے جس کو آج تقریباً چودہ ہزار برس ہوئے اور جس کا ذکر ہم پیچھے کر آئے ہیں اس لیئے ان ویدک رشیوں کا زمانہ یعنی ویدک کال آج سے چودہ ہزار برس پہلے سے لے کر آج سے گیارہ ہزار برس پہلے تک رہا ؛ طوفان سے پہلے کا زمانہ اتہاس سے پہلے کا زمانہ ہے اور اُس کی کچھ کچھ جھلک وید کے منتروں میں دکھائی دیتی ہے چنانچہ رگوید (۳-۳۲-۱۳) میں رشی وشوامتر کہتے ہیں کہ میں اُس اِندر کی استُتی کرتا ہوں جس کے لئے پوُروَ کال (زمانہ سابق) میں مدھیم کال (زمانہ درمیانی) اور نوُتن کال (زمانہ حال) میں اوروں نے بھی اسُتتیاں کی ہیں ؛ اور اسی طرح سے رگوید (۶-۲۱-۵) میں بھردواج کہتے ہیں کہ اے اِندر جو رشی کہ پوُروَ کال میں یا مدھیم کال میں یا نوُتن کال میں ہوئے ہیں اُنہوں نے اپنی استُتیوں سے تیری مِترتا پراپت کی ہے اب تو میری استُتی بھی سُن ؛

پس ویدک کال کا یہ زمانہ جو ہم نے آج سے چودہ ہزار برس پہلے شروع ہونا
قرار دیا ہے ویدک کال کا نُوتن کال یعنی زمانہ حال ہے جس کا اتہاس
اکشواکو سے شروع ہوتا ہے + اس سے پہلے کا زمانہ جو پُوڑو کال
اور مدھیم کال کا زمانہ ہے اتہاس سے پہلے کا زمانہ ہے جو جیولوجی کے اُن
زمانوں سے تعلق رکھتا ہے جن کا حال ہم نے دوسرے ادھیائے میں بیان کیا ہے[۲۷]
رشیوں کی اُس فہرست میں جو ہم پیچھے دے آئے ہیں سنکھیا نک[۲۸]
پر دیو آپی کا نام آیا ہے جو دسویں منڈل کے سُوکت ۹۸ کا رشی
ہے اور اس کے نام کے آگے ہم نے یہ نوٹ دیا ہوا ہے کہ
کہ اس کا ذکر ہم آگے کریں گے + چنانچہ ہم اب اُس کا ذکر کرتے ہیں اور
وہ یہ ہے کہ اس سُوکت میں دیو آپی اِندر سے پرارتھنا کرتا ہے کہ شنتنو کے
لئے بادل برسا - اور اس کا اتہاس یاسک آچارج نے نِرکت (ادھیائے ۲-
کھنڈ ۱۰ تا ۱۲) میں یوں برنن کیا ہے کہ دیو آپی (آرشٹی شین ادھات

[۲۷] اس سلسلہ میں یہ معلومات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہونگیں کہ برطانیہ اور امریکہ کے کھدائی کرانے والوں نے مُلک فلسطین کے اندر کوہ کارمل کے دامن میں غاروں کا ایک سلسلہ دریافت کیا ہے جن میں کوئی ایک لاکھ برس سے لگاتار انسان کی رہائش کے آثار پائے جاتے ہیں - چند مکمل پنجر انسانوں کے ایسے ملے ہیں جو آج سے پچھتر ۷۵ ہزار برس پہلے کے جانچے گئے ہیں اور ایک آدمی کی ٹوٹی ہوئی ران کی ہڈی آج سے نوے ۹۰ ہزار برس پہلے کی جانچی گئی ہے + ہندوستان کے اتہاس میں یہ لاکھ لاکھ برس کے زمانے اور اس سے بھی پہلے کے زمانے وہی زمانے ہیں جن کو ویدمیں اسجگہ پُوڑو کال اور مدھیم کال کہا ہے + مگر جن کی کوئی تاریخ نہیں ہے +

رشٹی شین کا پُتر) اور شنتنو کورو بنس کے دو بھائی تھے چھوٹا بھائی شنتنو
راجا بن گیا اور بڑا بھائی دیوآپی تپسوی ہوگیا شنتنو کے راج میں بارہ
برس تک برکھا نہیں ہوئی اور براہمنوں نے اُس سے کہا کہ تُو نے ادھرم
کیا ہے جو بڑے بھائی کی جگہ آپ راجا بن بیٹھا ہے اس لئے دیو تیرے
لئے برکھا نہیں کرتا ہے۔ اس پر شنتنو دیوآپی کے پاس گیا اور اُس سے
کہا کہ تم راج سنبھالو۔ پر دیوآپی نے کہا کہ راج تم ہی کئے جاؤ میں تمہارا
پروہت بن کر تُم سے یگیہ کراؤنگا اور برکھا ہو جائے گی۔ اور یہ سوکت اُسی
یگیہ کے وشے میں ہے۔ اِتی +

اب پُرانوں کی بنساولی میں دیوآپی اور شنتنو کورو بنس میں پرتیپ کے
بیٹے دو سگے بھائی ہوئے ہیں اور اگر وید کے دیوآپی اور شنتنو پُرانوں کے یہ
ہی دیوآپی اور شنتنو ہیں جو پرتیپ کے بیٹے ہیں تو ویدک رشیوں کا زمانہ
مہابھارت کے زمانہ تک چلا جاتا ہے کیونکہ دیوآپی رگوید کے منڈل ۱۰ کے
سوکت ۹۸ کا رشی ہے اور اُس کا بھائی شنتنو مہابھارت کے پرسدّھ
جودھا بھیشم پتامہ کا پتا ہے + مگر یہ بات اپرمانک ہے اور شروتھا امانیہ ہے
اس لئے وشنو پُران کے ٹیکا کار شری دھر نے نوٹ کیا ہے کہ ویدک
سوکت میں جس آکھیان کا اشارہ ہے وہ کسی اور کلپ کا آکھیان ہے اس
کلپ کا آکھیان نہیں ہے + اور شری دھر کا یہ کہنا نرمُول نہیں ہے کیونکہ
ویدک دیوآپی آرشٹی شین ہے ارتھات رشٹی شین کا آتمج یا گوترج ہے
اور پَورانک دیوآپی پرتیپ کا آتمج ہے + پھر وید میں ان دونوں کو ایک
دُوسرے کا بھائی نہیں لکھا ہے مگر پُرانوں میں یہ ایک دوسرے کے
سگے بھائی ہیں اور یاسک نے پُرانوں کے اس برنن سے ہی متاثر ہوکر

اِن دونوں کو اپنے نرکت میں بھی ایک دُوسرے کا بھائی لکھدیا ہے ۔ اور پھر ویدک آکھیان اور پوَرانِک آکھیان میں بھی کچھ بھید ہے کیونکہ ویدک آکھیان تو یہ ہے کہ دیواپی نے شنتنو کا پروہت بن کر یگیہ رچا اور اُس یگیہ کے پربھاو سے ورِشٹی ہوئی اور پُرانوں کا آکھیان یہ ہے کہ شنتنو نے براہمنوں کے کہنے سے دیواپی کے پاس ایسے لوگ بھیجے جو وید کے ورودھی تھے اور اُن کی سنگت سے دیواپی بھی وید کا ورودھی ہو گیا اور دھرم سے پتِت ہو گیا اور پتِت ہو جانے سے راج کا ادھکاری نہ رہا ۔ شنتنو ادھکاری ہو گیا اور ورشٹی ہو گئی (دیکھو شریمد بھاگوت ۔ اسکندھ ۹ ۔ ادھیائے ۲۲ ۔ شلوک ۱۴ تا ۱۷ ۔ اور وِشنو پران انش ۴ ۔ ادھیائے ۲۰ ۔ واکیہ ۹ تا ۳۰) ۔

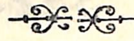
علاوہ اس کے شریمد بھاگوت (۱۲-۲-۳۷) میں اور وِشنو پُران (۴-۲۴-۱۱۸) میں یہ بھی لکھا ہے کہ کلجگ کے انت اور ست جگ کے آدی میں یہ پُروبنسی شنتنو کا بھائی دیواپی پھر نئے سرے سے کشتر بنس کا پرورتن اور ورن آشرم دھرم کا پرتھن کرے گا اور ہر چتُر یگ میں یونہی ہوا کرے گا ۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ رگوید (۱۰-۹۸) میں جو دیواپی اور شنتنو کا ذکر آیا ہے وہ کسی ایسے چتُریگ کا ذکر ہے کہ جب دیواپی کسی پچھلے کلجگ کے انت اور ست جگ کے آد میں رشٹی شین کا پُتر بنا اور نئے سرے سے کشتر بنس کا پرورتک اور ورن آشرم دھرم کا پرچارک ہُوا ۔

اِن باتوں کو دھیان میں نہ رکھ کر مسٹر پارجیٹر (Pargiter) آدِک فرنگی وِدوانوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ویدک کال مہابھارت کے زمانہ

سے ملا ہؤا ہے - اور ریاست گوالیار کے ایک ریٹایرڈ چیف جسٹس
رائے بہادر چِنتامنی وِنایک وئیدیہ نے بھی جو یونیورسٹی بمبئی کے آنریری
فیلو بھی تھے اپنی ایک تصنیف میں جو مرہٹی زبان میں مہابھارت کا ایک
اُپسنگھار (خلاصہ) ہے اور جس کا ترجمہ ہندی میں مہابھارت میمانسا
کے نام سے ہوا ہے ان ہی لوگوں کی پیروی کی ہے + مگر یہ اُن کی بھول
ہے اور اس بھول کے جو کارن ہیں وہ ہم اُوپر بیان کر آئے ہیں +
اسی طرح سے جو یہ وِدوان رگوید (۴-۱۵-۹) میں ساہدیوئیہ سومک (ارتھات
سہدیو کے پُتر سومک) کا نام آجانے سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہ سومک اور سہدیو وہ ہیں جو
پَوْرانک راج بنساولیوں میں درَوپدی کے باپ درُوپد کے دادا اور پردادا ہیں اور
اسلئے انکے نام بھی اسبات کی دلیل ہیں کہ وید کا زمانہ مہابھارت کے زمانہ سے ملا
ہؤا ہے وہ بھی ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ویدمیں اکثر ایسے نام اور شبد آتے ہیں کہ جن پسم
پچھلے راجاؤں نے اپنے نام رکھے ہیں اور اُن سے یہ صادق نہیں آتا کہ وہ ویدک
نام اور یہ پچھلے نام ایک ہی زمانہ کے ہیں تا وقتیکہ کوئی اور قراین اسبات کے ثبوت
میں پیدا نہ ہوں + مثلاً ویدمیں ایک راجا سُداس کا ذکر آیا ہے اور پَوْرانک راج
بنساولیوں میں ایک سُداس تو اسی سومک کے پتا سہدیو کا دادا ہؤا ہے اور ایک
سُداس وہ ہؤا ہے جو رامچندر جی سے بھی بارہ پیڑھی پہلے ہؤا ہے اور جس کا
مفصل ذکر ہم پیچھے رشی وسِشٹھ اور رشی وِشوامتر کے پرسنگ میں کر آئے ہیں -
اور اگر ویدک ناموں کی شناخت کا دار و مدار صرف اسی بات پر رکھا جائے
کہ وہ پَوْرانک ناموں سے مطابقت کھا جاویں تو ویدک سُداس پَوْرانک
سُداسوں میں سے چاہے جونسا سُداس قرار دیا جا سکتا ہے - مگر ایسا
نہیں ہو سکتا +

لوگ کہیں گے کہ اگر یہ ہی بات ہے کہ ویدک ناموں اور پَوْرانک ناموں کی ایکتا سے ہی ان نام دھاری ویدک اور پَوْرانک ہستیوں کی ایکتا سمجھ لینی ٹھیک نہیں ہے تو اس بات کا ہی کیا ثبوت ہے کہ تم نے جو ویدک رشیوں کو ان ہی ناموں کے آدھار پر پَوْرانک بنشاولیوں کے راجاؤں سے جا ملایا ہے وہ ضرور ٹھیک ہے* اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے جو کچھ قرار دیا ہے وہ شَوْنک کی انوکرمنی میں دئے ہوئے پتہ کے بموجب قرار دیا ہے اور جو نقشہ ہم نے ان راج رشیوں کا پیچھے صفحہ (۲۰۰) پر دیا ہے اُس پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ سلسلہ مسلسل ہے اور اس میں کہیں کوئی کھانچہ نہیں ہے* برخلاف اس کے اگر رگوید میں آئے ہوئے دیواپی اور سومک کو مہابھارت کے زمانہ کا دیواپی اور سومک سمجھا جائے تو ان میں اور سمْوَرَن میں جو وید کا آخری رشی ہے کوئی ساٹھ پینسٹھ پیڑھی کا کھانچا رہیگا (کیونکہ سمْوَرَن تو پُرُوروا سے تیس پیڑھی پیچھے ہے اور دیواپی اور سومک مہابھارت کے سمے میں ہوکر راجا برہدبل کے سمکالین ہوئے جو پُرُوروا کے سمکالین اکشواکو سے ۹۵ پیڑھی پیچھے ہے) اور سمْوَرَن سے ساٹھ پینسٹھ پیڑھی پیچھے تک کسی راجا کا منتر درشٹا رشی نہ ہونا اور پھر دفعتہً دیواپی اور سومک کا نکل پڑنا قرینِ قیاس نہیں ہے۔ اس لئے ویدک رشیوں کا زمانہ ورتمان جُگ میں اکشواکو سے شروع ہوکر کورو سے پہلے سمْوَرَن تک ہی رہا اور اُس سے آگے نہیں بڑھا* اکشواکو سے سمْوَرَن تک تیس (۳۰) پیڑھیاں ہیں۔ ایک پیڑھی یا یوں کہو کہ ایک نام پیچھے سو برس نکلتے ہیں اسلئے تیس (۳۰) پیڑھیوں کا زمانہ تین ہزار برس نکلتا ہے۔ اکشواکو کا زمانہ آج سے چودہ ہزار برس پہلے ہے اسلئے یہ ویدک کال جو اکشواکو سے سمْوَرَن تک ہے آج سے چودہ ہزار برس پہلے سے آج سے گیارہ ہزار برس پہلے تک رہا۔ اور اسکا اتہاس جیسا کچھ اور جتنا کچھ کہ ملتا ہے اس سے اگلے ادھیائے میں بیان کیا جاویگا*

ऋग्वेद के ऋषि



इन ऋषियों के नाम पीछे उर्दू में भी दिये जा चुके हैं परन्तु उर्दू में यह नाम न ठीक लिखे जा सकते हैं न पढ़े जा सकते हैं। इसलिये यहां इन नामों को देवनागरी में भी लिख दिया जाता है ताकि ठीक पढ़े जायें।

पहिला मंडल

संख्यांक	ऋषियों के नाम	गोत्र
१.	मधुच्छन्दा	विश्वामित्र का पुत्र
२.	जेता	मधुच्छन्दा का पुत्र
३.	मेधातिथिः	काण्व
४.	शुनः शेप	
५.	हिरण्यस्तूप	आङ्गिरस
६.	घौर	घोर आङ्गिरस का पुत्र
७.	कण्व	घौर=घोर गोत्री
८.	प्रस्कण्व	काण्व
९.	सव्य	आङ्गिरस
१०.	नोधा	गौतम
११.	पराशर	शक्ति पुत्र
१२.	गोतम	रहुगण का पुत्र
१३.	कुत्स	आङ्गिरस
१४.	कक्षिवान्	दीर्घतमस का पुत्र
१५.	परुच्छेप	दिवोदास का पुत्र
१६.	दीर्घतमस	उचथ्य अथवा उतथ्य का पुत्र
१७.	अगस्त्य	मित्रावरुण का पुत्र

दूसरा मंडल



१८.	गृत्समद	आङ्गिरस, शौनहोत्र, भार्गव
१९.	सोमाहुति	भार्गव
२०.	गृत्समद	
२१.	गृत्समद	अथवा उसका पुत्र कूर्म्म
२२.	गृत्समद	

तीसरा मंडल

२३.	विश्वामित्र	
२४.	ऋषभ	विश्वामित्र का पुत्र
२५.	उत्कील	कात्य अर्थात् कुत का पुत्र
२६.	कत	विश्वामित्र का पुत्र
२७.	गाथी अथवा गाधी	कुशिक का पुत्र
२८.	देवश्रवा और देववात	
२९.	विश्वामित्र	

चौथा मंडल

३०.	वामदेव	
३१.	त्रसदस्युः	पुरुकुत्स का पुत्र
३२.	पुरुमीढ और अजमीढ	सुहोत्र के पुत्र
३३.	वामदेव	

पाँचवाँ मंडल

३४.	बुध और गविष्ठिर	आत्रेय

३५.	{ कुमार { वृश	अत्री का पुत्र जिर का पुत्र
३६.	वसुश्रुत	आत्रेय
३७.	इष	आत्रेय
३८.	गय	आत्रेय
३९.	सुतम्भर	आत्रेय
४०.	धरुण	आङ्गिरस
४१.	पुरु	आत्रेय
४२.	द्वित मृक्तवाहा	आत्रेय
४३.	वव्रि	आत्रेय
४४.	प्रयस्वन्त	आत्रेय
४५.	सस	आत्रेय
४६.	विश्वसाम	आत्रेय
४७.	द्युम्न	विश्वचर्षणि
४८.	{ बन्धु, सुबन्धु, { श्रुतबन्धु, विप्रबन्धु	गौपायना अथवा लौपायना
४९.	वस्रूयव	आत्रेय
५०.	{ त्र्यरुण त्रैवृष्ण त्रसदस्यु अश्वमेध अत्रि	पुरुकुत्स का पुत्र भारत
५१.	विश्ववारा	आत्रेयी
५२.	गौरिवीतिः	शाक्त्य अर्थात शक्ति का पुत्र
५३.	बभ्रु	आत्रेय
५४.	अवस्यु	आत्रेय
५५.	गातु	आत्रेय
५६.	संवरण	प्रजापति का पुत्र
५७.	प्रभूवसु	आङ्गिरस

५८.	अत्रि	
५९.	अवतसार	काश्यप
६०.	सदापृण	आत्रेय
६१.	प्रति क्षत्र	,,
६२.	प्रति रथ	,,
६३.	प्रति भानु	,,
६४.	प्रति प्रभ	,,
६५.	स्वस्ति	,,
६६.	श्यावाश्व	,,
६७.	श्रुतिविद	,,
६८.	अर्चनाना	,,
६९.	रात हव्य	,,
७०.	यजत	,,
७१.	उरुचक्रि	,,
७२.	बाहुवृक्त	,,
७३.	पौर	,,
७४.	अवस्यु	,,
७५.	अत्रि	,,
७६.	सप्तवधि	,,
७७.	सत्यश्रवा	,,
७८.	श्यावश्व	,,
७९.	अत्रि	भौम
८०.	एवयामरुद	आत्रेय

छटा मंडल

८१	वीतहव्य	आङ्गिरस
८२	सुहोत्र	भरद्वाज का पुत्र
८३	शुनहोत्र	
८४	नर	
८५	शंयु	बार्हस्पत्य
८६	गर्ग	भारद्वाज
८७	शंयु	बार्हस्पत्य
८८	ऋजिश्वा	भारद्वाज
८९	पायु	,,

सातवाँ मंडल

९०	वसिष्ठ और वसिष्ठ पुत्र	
९१	वसिष्ठ अथवा कुमार	आग्नेय

आठवाँ मंडल

९२	प्रगाथ	घौर अथवा काण्व
	मेधातिथि अथवा मेध्यातिथि	काण्व
	आसङ्ग	प्रायोगि
	आसङ्ग की पत्नि	
९३	मेधातिथि	काण्व
	प्रियमेध	आङ्गिरस
९४	मेधातिथि	काण्व
९५	देवातिथि	,,

९६	ब्रह्मातिथि	काण्व
९७	वत्स	,,
९८	पुनर्वत्स	,,
९९	सध्वंस	,,
१००	शशकर्ण	,,
१०१	प्रगाथ	,,
१०२	वत्स	,,
१०३	पर्वत	,,
१०४	नारद	,,
१०५	गोषूक्ति और अश्वसूक्ति	,,
१०६	इरिम्बिठि	,,
१०७	सोभरि	,,
१०८	विश्वमना	वैयश्व
१०९	मनु	वैवस्वत
११०	मेधातिथि	काण्व
१११	नीपातिथि	,,
११२	श्यावाश्व	आत्रेय
११३	नाभाक	काण्व
११४	विरूप	आङ्गिरस
११५	त्रिशोक	काण्व

११६	वश	अश्व का पुत्र
११७	त्रित	आप्त्य
११८	प्रगाथ	काण्व

अथ बालखिल्यम्

११९	प्रस्कण्व	काण्व
१२०	पुष्टिगु	,,
१२१	श्रुष्टिगु	,,
१२२	आयु	,,
१२३	मेध्य	,,
१२४	मातरिश्वा	,,
१२५	कृश	,,
१२६	पृषध्र	,,
१२७	मेध्य	,,
१२८	सुपर्ण	,,

इति बालखिल्यम्

१२९	भर्ग	प्रागाथ अर्थात प्रगाथ का पुत्र
१३०	प्रगाथ	काण्व
१३१	कलि	प्रागाथ
१३२	मत्स्य	सामद
१३३	प्रियमेध	

१३४	पुरुहन्मा	आङ्गिरस
१३५	सुदीति और पुरुमीढ़	
१३६	हर्यत	प्रागाथ
१३७	गोपवन	आत्रेय
१३८	विरूप	आङ्गिरस
१३९	कुरुसुति	कागव
१४०	कृत्नु	भार्गव
१४१	एकद्यू	नौधस
१४२	कुसीदी	कागव
१४३	उशना	काव्य
१४४	कृष्ण	आङ्गिरस
१४५	नोधा	गौतम
१४६	नृमेध और पुरुमेध	
१४७	अपाल	आत्रेय
१४८	श्रुतकक्ष अथवा सुकक्ष	आङ्गिरस
१४९	बिन्दु अथवा पूतदक्ष	,,
१५०	तिरश्ची	,,
१५१	रेभ	काश्यप
१५२	नृमेध	
१५३	नेम	भार्गव
१५४	जमदग्नि	,,
१५५	प्रयोग	,,
१५६	सोभरि	कागव

नवाँ मंडल

१५७	मधुच्छन्दा	
१५८	मेधातिथि	
१५९	शुनः शेप	
१६०	हिरण्यस्तूप	आङ्गिरस
१६१	{ असित देवल	काश्यप
१६२	दृढ़च्युत	आगस्त्य
१६३	इध्मवाह	दृढ़च्युत का पुत्र
१६४	नृमेध	आङ्गिरस
१६५	प्रियमेध	,,
१६६	नृमेध	,,
१६७	विन्दु	,,
१६८	गोतम	राहूगण अर्थात रहूगण का पुत्र
१६९	श्यावाश्व	आत्रेय
१७०	त्रित	
१७१	प्रभूवसु	आङ्गिरस
१७२	रहूगण	
१७३	बृहन्मति	आङ्गिरस
१७४	मेधातिथि	काण्व

१७५	अयास्य	आङ्गिरस
१७६	कवि	भार्गव
१७७	उचथ्य	आङ्गिरस
१७८	अवत्सार	काश्यप
१७९	अमहीयु	आङ्गिरस
१८०	जमदग्नि	भार्गव
१८१	निध्रुवि	काश्यप
१८२	काश्यप	मारीच
१८३	भृगु	वारुणि
१८४	शत वैखानस	
१८५	वसिष्ठ आदिक सप्तऋषि	
१८६	वत्सप्रि	भलन्दन का पुत्र
१८७	हिरण्यस्तूप	आङ्गिरस
१८८	रेणु	वैश्वामित्र
१८९	ऋषभ अथवा वर्षभ	वैश्वामित्र
१९०	हरिमन्त	आङ्गिरस
१९१	पवित्र	,,
१९२	कक्षीवान	दीर्घतमस् का पुत्र
१९३	कवि	भार्गव
१९४	वसु	भारद्वाज
१९५	पवित्र	
१९६	प्रजापति	वाचा पुत्र वाच्य
१९७	वेन	भार्गव

१९८	आकृष्टा, माषा, सिकता आदि ऋषिगण	
१९९	उशना	काव्य अर्थात कवि का पुत्र
२००	वसिष्ठ	
२०१	कश्यप	मारीच
२०२	नोधा	गौतम
२०३	कण्व	आङ्गिरस
२०४	प्रस्कण्व	काण्व
२०५	प्रतर्दन	दिवोदास का पुत्र
२०६	वसिष्ठ मन्यु, उपमंयु आदिक	मित्रावरुण का पुत्र वासिष्ठाः
२०७	अम्बरीष	राजा वृषागिर का पुत्र
२०८	रेभसूनू अर्थात रेभ के दो पुत्र	कश्यप गोत्रि
२०९	अन्धीगु	श्यावश्व का पुत्र
२१०	ययाति	नाहुष अर्थात् राजा नहुष का पुत्र
२११	नहुष	मानव
२१२	मनु प्रजापति	सांवरण
२१३	त्रित	आप्त्य
२१४	द्वित	
२१५	पर्वत और नारद अथवा कश्यप की पुत्रियां शिखण्डी नाम की दो अप्सरायें	काण्व

२१६	पर्वत और नारद	
२१७	अग्नि चक्षुष मनु	चाक्षुष मानव आप्सव अर्थात अप्सु का पुत्र
२१८	सप्त ऋषि	वसिष्ठ आदिक
२१९	गौरिवीति, शक्ति आदिक	
२२०	अग्नि	
२२१	त्र्यरुण और त्रसदस्यू	
२२२	अनानत	परुच्छेप का पुत्र
२२३	शिशु	आङ्गिरस
२२४	कश्यप	मारीच

दसवाँ मंडल

२२५	त्रित	आप्त्य
२२६	त्रिशिरस	त्वष्ट्रि का पुत्र
२२७	यम और यमी	
२२८	हविर्धान	आङ्गि
२२९	विवस्वान	आदित्य अर्थात अदिति का पुत्र
२३०	यम	वैवस्वत अर्थात विवस्वान का पुत्र
२३१	शंख	यामायन अर्थात यम गोत्रि
२३२	दमन	यामायन अर्थात यम गोत्रि
२३३	देवश्रवा	,, ,, ,,
२३४	संकुसुक	,, ,, ,,
२३५	मथित	,, ,, ,,
२३६	विमद	ऐन्द्र अर्थात इन्द्र का अथवा वसुकृत

		वसुक्र का
२३७	वसुक्र	ऐन्द्र अर्थात् इन्द्र का
२३८	कवष	ऐलूष
२३९	लुश	धानाक
२४०	अभितपा	सूर्य पुत्र
२४१	इन्द्र	मुष्कवान
२४२	घोषा	कक्षिवान की पुत्री ब्रह्मवादिनी
२४३	सुहस्त्य	घोषा का पुत्र
२४४	कृष्ण	आङ्गिरस
२४५	वत्सप्रि	भलन्दन का पुत्र
२४६	सप्तगु	आङ्गिरस
२४७	इन्द्र	वैकुण्ठ
२४८	अग्नि	सौचीक
२४९	बृहदुक्थ	वामदेव गोत्री
२५०	बन्धु, सुबन्धु, श्रुतबंधु विप्रबन्धु,	गोपायनः
२५१	नाभानेदिष्ट	मानव
२५२	गय	प्लात अर्थात् प्लति का पुत्र
२५३	वसुकर्ण	वसुक्र का पुत्र।
२५४	अयास्य	आङ्गिरस।
२५५	सुमित्र	वध्रिअश्व का पुत्र
२५६	बृहस्पति	आङ्गिरस
२५७	बृहस्पति बृहस्पति अदिति	,, लौक्य दक्ष की पुत्री
२५८	गौरिवीति	शक्ति पुत्र

२५९	सिन्धुक्षित	प्रियमेध का पुत्र अथवा शिष्य
२६०	जरत्कर्ण	इरावत का पुत्र सर्पजाति का
२६१	स्यूमरश्मि	भार्गव
२६२	अग्नि सप्ति	सौचीक अथवा वैश्वानर वाजम्भर
२६३	विश्वकर्मा	भौवन
२६४	मन्यु	तपस का पुत्र
२६५	सूर्य्या	सावित्री
२६६	वृषाकपि	इन्द्र पुत्र
२६७	पायु	भारद्वाज
२६८	मूर्धन्वान	आङ्गिरस अथवा वामदेव्य
२६९	रेणु	वैश्वामित्र
२७०	नारायण	
२७१	अरुण	वीतहव्य का पुत्र
२७२	शार्यात्	मानव
२७३	तान्व	पृथु का पुत्र
२७४	अर्बुद	कद्रु का पुत्र सर्पजाति का
२७५	पुरूरवा उर्वशी	इला पुत्र
२७६	सर्वहरी	इन्द्र का
२७७	भिषग	अथर्वण का पुत्र
२७८	देवापि	ऋष्टिषेण का पुत्र
२७९	वम्र	वैखानस
२८०	दुवस्यु	वन्दन पुत्र
२८१	बुध	सोम का पुत्र

२८२	मुद्गल	भर्ग्याश्व का पुत्र
२८३	अप्रतिरथ	इन्द्र का
२८४	अष्टक	वैश्वामित्र
२८५	सुमित्र अथवा दुर्मित्र	कुत्स का पुत्र
२८६	भूतांश	काश्यप
२८७	दिव्य दक्षिणा	आङ्गिरस प्रजापति की सुता
२८८	पणि नामक असुर और सरमा नाम की देवशुनी	कुतिया
२८९	जुहू ऊर्ध्वनाभा	ब्रह्मजाया ब्रह्मपुत्र
२९०	जमदग्नि परशुराम	भार्गव जमदग्नि का पुत्र
२९१	अष्ट्रादंष्ट्र	वैरूप
२९२	नभ प्रभेदन	"
२९३	शत प्रभेदन	"
२९४	सध्रि धर्म	" तपस का पुत्र
२९५	उपस्तुत	वृष्टिहव्य का पुत्र
२९६	अग्नियुत अथवा अग्नियूप	स्थुर का पुत्र
२९७	भिक्षु	आङ्गिरस
२९८	अरुक्षय	अमहीयु का
२९९	लव	इन्द्र का
३००	बृहद्दिव	अथर्वण का पुत्र
३०१	हिरण्य गर्भ	प्रजापति का पुत्र
३०२	चित्रमहा	वसिष्ठ का पुत्र

३०३	वेन	भार्गव
३०४	अग्नि, वरुण, सोम	
३०५	वाक	अम्भृण ऋषि की पुत्री ब्रह्म विदुषी
३०६	कुल्मलवर्हिष अंहोमुक	शिलूष का वामदेव का
३०७	कुशिक रात्रि	सोभरी का पुत्र भरद्वाज की पुत्री
३०८	विहव्य	आङ्गिरस
३०९	प्रजापति	परमेष्ठी
३१०	यज्ञ	प्रजापति का पुत्र
३११	सुकीर्ति	कक्षिवान् का पुत्र
३१२	शकपूत	मृमेध का पुत्र
३१३	सुदास	पिजवन का पुत्र
३१४	मान्धाता गोधा	युवनाश्व का पुत्र ब्रह्मवादिनी
३१५	कुमार	यामायन
३१६	वातरशन गोत्र के मुनि	
३१७	वसिष्ठ आदिक सप्तऋषि	
३१८	अङ्ग	उरु का पुत्र
३१९	विश्वावसु	गंधर्व
३२०	अग्नि	पावक
३२१	अग्नि	तापस
३२२	शार्ङ्ग अर्थात् शृङ्ग गोत्र के ऋषि	
३२३	अत्रि	सांख्य
३२४	सुपर्ण ऊर्ध्व कृशन	तार्क्ष्य का पुत्र यामायन
३२५	इन्द्राणी	

३२६	देवमुनि	इरम्मद का पुत्र
३२७	सुवेदा	शिरीश का पुत्र
३२८	पृथु	बेन का पुत्र
३२६	अर्चन अथवा अर्चित	हिरण्यस्तूप का पुत्र
३३०	मृडीक	वासिष्ठ
३३१	श्रद्धा	कामायनी
३३२	शास	भारद्वाज
३३३	इन्द्र की माता	
३३४	यमी	विवस्वान की पुत्री
३३५	शिरिम्बिठ	भारद्वाज
३३६	केतु	अग्नि पुत्र
३३७	भुवन साधन	आप्त्य भौवन
३३८	चक्षु	सूर्य्य का पुत्र
३३६	शची	पुलोम की पुत्री
३४०	पूरण	वैश्वामित्र
३४१	यक्ष्मनाशन	प्रजापति का पुत्र
३४२	रक्षोहा	अग्नि ब्रह्म पुत्र
३४३	विवृहा	काश्यप
३४४	प्रचेता	आङ्गिरस
३४५	कपोत	निऋर्ति का पुत्र
३४६	ऋषभ	विराज का अथवा शक्कर का
३४७	विश्वामित्र और जमदग्नि	
३४८	अनिल	वातायन=वात गोत्री

३४९	शबर	कक्षीवान का
३५०	विभ्राट	सूर्य अथवा सूर्य पुत्र
३५१	इट	भार्गव
३५२	संवर्त	आङ्गिरस
३५३	ध्रुव	,,
३५४	अभीवर्त	,,
३५५	ऊर्ध्वग्रावा	अर्बुद का पुत्र
३५६	सूनु	ऋभु का पुत्र
३५७	पतङ्ग	प्रजापति
३५८	अरिष्टनेमि	तार्क्ष्य
३५९	शिवि प्रतर्दन वसुमना, वसुमान्,	उशीनर का पुत्र काशी का राजा रोहिदश्व का पुत्र
३६०	जय	इन्द्र का पुत्र
३६१	प्रथ सप्रथ धर्म्म	वासिष्ठ भारद्वाज सौर्य
३६२	तपुर्मूर्धा	बृहस्पति का पुत्र
३६३	प्रजावान	प्रजापति का पुत्र
३६४	त्वष्टा विष्णु	गर्भकर्ता प्रजापति का पुत्र
३६५	सत्यधृति	वरुण का पुत्र
३६६	उल	वातायन
३६७	वत्स	अग्नि का पुत्र
३६८	श्येन	,, ,, ,,
३६९	सार्पराज्ञी	
३७०	अघमर्षण	मधुच्छन्दा का पुत्र
३७१	संवनन	

چوتھا ادھیائے

ویدک کال کا اِتہاس

(اب سے چودہ ہزار برس پہلے سے گیارہ ہزار برس پہلے تک)

پیچھے بتایا جا چکا ہے کہ سرشٹی کا ورتمان جُگ دھرم یا دیوسنھتا کے انوسار ساتویں منونتر کا اٹھائیسواں چتُر یُگ ہے اور اِس چتُر یُگ کا آخری اوگھ یا طوفان ہِم جُگ کا وہ آخری طوفان ہے جو آج سے کوئی چودہ ہزار برس پہلے پرتھوی پر آیا ۔ یہ اوگھ ایک پرکار کی کھنڈ پرلے تھا جو بہت سے ملکوں کو لے ڈوبا ۔ اور ملک ایسے ڈوبے کہ پھر مُدتوں تک نہیں ابھرے پر بھارت ورش پھر سنبھلا اور اپنے پچھلے سنسکاروں کو ساتھ لے کر آگے بڑھا ۔

سب سے پہلا راجا جو اس کھنڈ پرلے کے پشچات بھارت میں پرگٹ ہوا ہے اِکشواکو تھا ۔ یہ اسی منونتر کے منو کا پُتر مانا گیا اور چونکہ منو وِوسوت یا وِوسوان ارتھات سورج کا پُتر مانا جاتا تھا اور اس نسبت سے ویوسوت کہلاتا تھا اِس لئے اکشواکو کا بنس سورج بنس کہلایا ۔ اکشواکو کی بہن اِلا چندر کے بیٹے بُدھ کو بیاہی گئی ۔ بُدھ کا بیٹا پُرورَوا ہوا اور پُرورَوا کا بنس چندر کے نام پر چندر بنس کہلایا ۔

ان بنسوں میں تین ہزار برس تک ایسے راجا بھی اُوتپن ہوتے رہے

جو برہم رشیوں کی سمان وید منتروں کے درشٹا اور کرتا رہے ہیں اور ویدک رشیوں کی شرینی میں شامل ہوئے (جیسا کہ اس سے پچھلے ادھیائے میں کھول کر دکھایا گیا ہے) اور اس لئے ہم نے اس تین ہزار برس کے کال کو جو اب سے چودہ ہزار برس پہلے سے گیارہ ہزار برس پہلے تک کا کال ہے ویدک کال کا نام دیا ہے + اس کال کا اتہاس ویدک کال کا اتہاس ہے اور اسکا برتانت جیسا کچھ کہ ہم کو وید پُران رامائن مہابھارت اور اُپنشد (اور اور) شاستروں سے وِدِت ہؤا ہے اس ادھیائے میں برنن کیا جاتا ہے +

اس اتہاس میں زیادہ تر پُرانوں کی روائتیں ہیں اور اتنے پُرانے زمانے کے اتہاس میں جو آج سے کم سے کم چودہ ہزار برس پہلے شروع ہوتا ہے اَور ہو بھی کیا سکتا ہے + اور ہندوستان کا اتہاس تو اتنا پُرانا رہا دُوسرے ملکوں کے اتہاس جو اس سے بہت پیچھے شروع ہوتے ہیں وہ بھی روایتوں سے ہی شروع ہوتے ہیں + ایران کا سب سے پہلا بادشاہ کیومرث تھا اور ایرانیوں میں روایت ہے کہ وہ آدم تھا یا آدم کا بیٹا تھا + یونان میں ایک طوفان آیا جو غالباً نوح کا وہ طوفان ہی تھا جو آدم کے بعد زمین پر نازل ہؤا - اس طوفان میں صرف ایک جوڑا استری پُرش کا بچا - اس نے زیُوس (zeus) دیوتا سے پرارتھنا کی کہ ہم اکیلے ہیں ہمیں ساتھی دو - زیُوس نے کہا کہ اچھا اپنے سروں پر پتھر رکھو - اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور پُرش کے پتّھروں سے پُرش اور استری کے پتّھروں سے استریاں پیدا ہو گئیں + یوروپ کی عیسائی سلطنتیں جو زمانہ حال کی نہایت مہذب سلطنتیں ہیں اپنی تاریخ عیسے مسیح سے شروع کرتی ہیں اور عیسے مسیح کو مریم کے پیٹ سے خُدا کا بیٹا مانتی ہیں +

یہ سب روایتیں ہی ہیں اور ایسے زمانوں کی روایتیں ہیں جو ہمارے اس ادھیائے کے زمانہ سے بہت پیچھے کے زمانے ہیں + پھر ہمارے اس اتہاس میں جو اُن سے بہت پہلے کا زمانہ ہے روایتوں کا ہونا کیا تعجب ہے + اور یہ روایتیں بالکل بے بنیاد بھی نہیں ہیں۔ بات کا بتنگڑ ضرور ہیں مگر ان کی تہ میں اصلیت جھلکتی ہے اور سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ یہ اصلیت کیا ہے +

روایتوں کو چھوڑ کر راج بنساولیاں جو پُرانوں میں دی ہُوئی ہیں نہایت قابلِ قدر چیز ہیں اور ہندو اتہاس کی جان ہیں + اِن میں اکشواکو سے لے کر جو اب سے کم سے کم چودہ ہزار برس پہلے ہؤا ہے گُپت بنس کے راجاؤں تک جن کا سلسلہ فرنگی مورخوں کے نزدیک عیسےٰ مسیح سے کوئی پانچسو۵۰۰ برس بعد تک اور ہندو اتہاس کے انوسار مسیح سے کوئی ۷۵ برس پہلے تک رہا بارہ تیرہ ہزار برس کی مسلسل بنساولیاں درج ہیں اور پروفیسر ایچ ایچ وِلسن (H.H.Wilson) صاحب جنہوں نے وِشنو پُران کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے ان بنساولیوں کے وِشے میں اپنے دیباچہ میں یوں لکھتے ہیں :-

"(وشنو پُران کے) چوتھے انش میں وہ تمام مادّہ شامل ہے جو ہندوؤں کے پاس اپنے پُرانے اِتہاس کا موجود ہے + یہ بنسوں اور بنسجوں کی ایک خاصی مفصل فہرست ہے اگرچہ واقعات کا بیان اس میں کچھ نہیں ہے۔ اور اس میں کلام نہیں ہوسکتا کہ یہ اگر واقعات کا نہیں تو ذاتیات کا ایک سچا چٹّھا ہے + ہاں اس میں شروع شروع کے بنسوں کے راجاؤں کی بڑی بڑی عمروں کی بابت جو صریح لغویات درج ہیں اُن سے ان کی ماننا

پر حرف آتا ہے اور بعض کے چرتر بھی اس میں فضول قصے ہیں تاہم بنسا ولیوں میں ایک ایسی سادگی اور یکسانیت ہے اور بعض چرتروں میں اِمکان اور قیاس کا ایسا قرینہ ہے کہ وہ اِن روایتوں کو وثوق کی شکل دیتے ہیں اور گمان غالب پیدا کرتے ہیں کہ یہ روایتیں بالکل بے بنیاد نہیں ہیں × × × × × × × مہابھارت کے بعد تو وشنو پُران اُن دُوسرے پُرانوں کی طرح سے جن میں یہ بنساولیاں دی ہُوئی ہیں راجاؤں اور اُن کے بنسوں کا بیان اور بھی زیادہ صحت کے ساتھ دیتا ہے اور پولیٹکل اور تاریخی واقعات ایسے پیش کرتا ہے کہ جن پر اُن کے اغلب ہونے کے لحاظ سے کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ اور حقیقت میں اُن کی تمام صداقت اب ایسے طور پر قایم ہو چکی ہے کہ اُس کی تردید نہیں ہوسکتی ؛

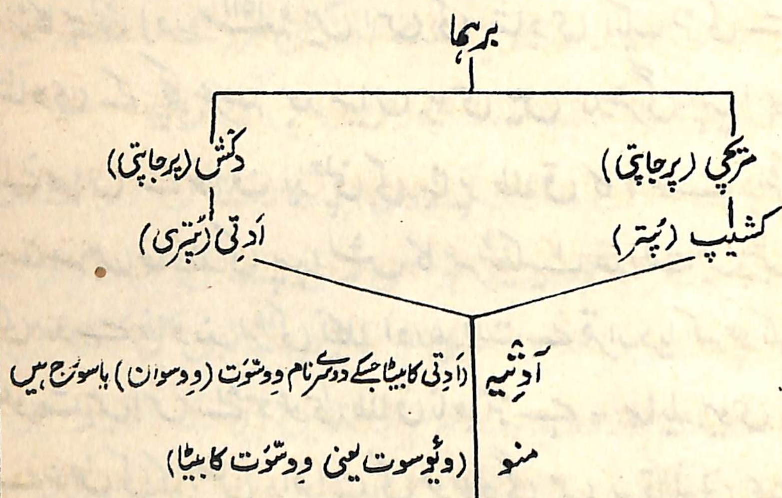
"پتھر کے میناروں۔ چٹانوں اور سکّوں پر جو کتبے ملے ہیں اور جو اب حال میں ہی مسٹر جیمس پرنسیپ (James Prinsep) صاحب کی عجیب ذہانت اور استقلال کے باعث پڑھے اور سمجھے جا سکتے ہیں اُن سے گُپت بنسی اور اندھر بنسی وغیرہ بنسوں کے نام اور راجاؤں کے القاب کی تصدیق ہوتی ہے جو پُرانوں میں درج ہیں اور ایک ایسا قائم نُقطہ ملتا ہے جس سے ہم ذاتیات اور واقعات کے سن و سال کا شمار کر سکتے ہیں ؛"

ان ہی بنساولیوں سے ہم نے اپنے اتہاس میں کام لیا ہے اور عمروں کے معاملہ میں جہاں بائیبل نے آدم اور اُس کی اولاد کو نو نو سو برس کی عمریں دی ہیں وہاں ہم نے ایک پیڑھی یا ایک نام پیچھے کُل سو برس بحساب اوسط لگائے ہیں اور اس اوسط کی مفصل وجوہات پچھلے ادھیاؤں میں بیان کی جا چکی ہیں ؛ یہ بنساولیاں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ایک

طرف اکشواکو کے سورج بنس سے اور دوسری طرف اُس کی بہن اِلا کے چندر بنس سے شروع ہوتی ہیں +

اِلا کی کتھا یہ ہے کہ اس جُگ کے آرمبھ میں جو ہم جُگ کے آخری طوفان کے بعد شروع ہؤا اور جس کا ذکر پیچھے کئی بار آچکا ہے منو[1] (ویوسوت) نے پُتر کی کامنا سے ایک یگیہ رچا مگر اُس کی استری نے پُتری کی چاہ۔ پُتری کی کامنا کی اور ہوتا کے اُپچار سے پُتری ہی ہوئی اور وہ پُتری اِلا[2] ہوئی + یہ دیکھ کر منو بہت گھبرایا + بھگوان کو اُس پر دیا آئی۔ پُتری سے پُتر بنا دیا اور پُتر کا نام سُدیمن ہؤا + سُدیمن کے تین پُتر ہوئے۔ اُتکل۔ گے اور وِمل (یا وِنت) + مگر پھر وہ استری

[1] منو (ویوسوت) کی اُتپتی بھی پُرانوں میں جس طرح لکھی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:۔



چندرما کی اُتپتی کے لئے دیکھو اگلے صفحہ کا فٹ نوٹ [2] +

[2] وید میں اِلا اگنی کا نام ہے کہ جس کی آرادھنا سے یہ پیدا ہوئی تھی اور ساتھ ہی سرسوتی کے کنارے اُس دیس کا بھی نام ہے جہاں یہ پیدا ہوئی تھی +
(دیکھو رگوید۔ منڈل ۳۔ سوکت ۲۳+۲۴) +

ہوتا کے لئے دیکھو آگے ادھیائے ۵ کا فٹ نوٹ ۱۲۶ +

ہو گیا اور چندرما[۳] کے پُتر بدھ سے اُس کے ایک پُتر ہُوا جس کا نام پُرورُوا ہُوا +
اِلا کا پُتری سے پُتر اور پُتر سے پُتری ہو جانا فِطرت اور قُدرت کے
خلاف اور ایک ہنسی کی سی بات معلوم ہوتی ہے مگر اوّل تو یہ ہزاروں
برس کی بات ہے نہ جانے اصل بات کیا تھی اور کیا کی کیا بن گئی ہے۔
دوسرے اب بھی قدرت کبھی کبھی ایک دو نمونے اس طرح کے پیدا
کر دیتی ہے اور دِکھا دیتی ہے کہ انسان کی کیا ہستی ہے جو قُدرت
کے معاملات میں دخل دے + چنانچہ الہ آباد کے انگریزی اخبار لیڈر
مطبوعہ ۲۴ اگست ۱۹۲۵ء میں لندن کے اخبار مورننگ پوسٹ سے
نقل کی ہوئی یہ خبر دیکھنے میں آئی کہ فرانس کے ملک میں ایک لڑکی
لڑکا ہو گئی اور ۱۹۱۱ء میں اس کی شادی ایک لڑکی سے ہو گئی۔ مگر
شادی کے کچھ عرصہ بعد میاں بیوی میں بدمزگی پیدا ہوئی اور بیوی
نے میاں کے خلاف بدچلنی کی بنا پر طلاق کا دعوےٰ دائر کیا۔ دوران
مقدمہ میں خاوند کی پیدائش کا سرٹیفکیٹ عدالت میں پیش ہُوا تو اس
کی رو سے خاوند لڑکی نِکلا اور عدالت نے قرار دیا کہ چونکہ قانوناً فریقین
عورت ہیں اس لئے دعویٰ طلاق ناجائز ہے۔ سایلہ بیوی کے وکیل
نے عرض کی کہ اصل واقعات کی موجودگی میں یہ قانونی بحث بے معنی
ہے مگر عدالت نے جواب دیا کہ سِول کوڈ (قانون دیوانی) کے بموجب

---

[۳] پُورانک متھالوجی (متھیالوجی) میں چندرما یا سوم اتری کا پُتر تھا۔ اس
نے برہسپتی کی استری تارا کو ہر لیا تھا اور اُس سے بُدھ پیدا ہُوا تھا +
اتری کے لئے دیکھو پیچھے صفحہ ۹۷ +

اس قسم کا کوئی سوال شادی کے چھ مہینہ بعد قابل لحاظ نہیں ہے + شادی کو پندرہ سال ہو چکے تھے اور اس لئے بیوی کا دعویٰ خارج ہوا +

اس واقعہ کے چار سال بعد لاہور کے اُردو اخبار ہندو سماچار مطبوعہ ۵ر دسمبر ۱۹۲۹ء میں یہ خبر نکلی کہ :-

"ہپوڑ ضلع مدراس میں ایک ۲۵ سالہ جوان مرد دست قدرت کی سحر طرازیوں سے بالکل خوبصورت عورت بن گیا ہے۔ وہ کچھ عرصہ سے اپنے جسم میں تبدیلیاں دیکھ رہا تھا اور آخر کار قدرت کی حیرت انگیز طاقت سے اُس کی تمام بلندیاں پستیوں میں اور پستیاں بلندیوں میں تبدیل ہو گئیں۔ اب وہ پردے میں ہے اور کسی مرد کے سامنے منہ نہیں کھولتا + پار سال اٹلی میں ایک عورت پوری مرد بن گئی تھی" +

اس طرح کے بہتیرے واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں اور اخباروں میں نکلتے رہتے ہیں پھر کیا تعجب ہے جو اسی طرح سے اِلا بھی استری سے پُرش اور پُرش سے پھر استری ہو گئی ہو + ہاں پُرانوں کی کتھا میں ایک لُطف اور ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر اوستھا میں اِلا کے اولاد بھی ہو گئی + چنانچہ سُدیمن رُوپی پُرش اوستھا میں اُس کے اپنی استری سے اُتکل۔ گے اور بمل تین پُتر ہوئے اور اِلا روپی استری اوستھا

سے اصل انگریزی کے لئے دیکھو انگریزی کی عبارت نمبر (۲) جو اس بھاگ کے آخر میں بطور ضمیمہ کے لگائی گئی ہے۔ اور جس میں ایک دو مثالیں اس قسم کی اور ایزاد کی گئی ہیں +

میں اُس کے اپنے پتی بُدھ سے جو چندرما کا بیٹا تھا پُروَرَوا نامی ایک پُتر ہوُا + اُتکل نے وہ دیس بسایا جس کا پُرانا نام اُسی کے نام پر اُتکل ہے اور جو اب اُڑیسہ کہلاتا ہے ۔ گَے نے گیا بسائی (اگرچہ مہابھارت کی رو سے گیا کا بانی وہ گَے ہے جس کا ذکر آگے بنساولی ۱۲ میں آتا ہے اور غالباً وہی ٹھیک ہے) اور بِمل دکھن میں جا بسا + پُرُوَرَوا نے اپنا استھان پرتشٹھان[۵] میں جمایا۔ اور اُس سے چندربنس چلا + یہ سب چاہے سُدیُمن کی اولاد تھے چاہے بُدھ کی ایک طرح سے اِلا کی ہی اولاد تھے اور بیٹی کی اولاد ہونے کے کارن منو کی گدی کے وارث نہیں ہوئے + اس لئے منو کا بیٹا اکشواکو جو سب سے بڑا بیٹا تھا گدی کا مالک ہوُا اور اس سے سورج بنسی راجاؤں کا سلسلہ چلا + اور پہلے ہم سورج بنس کے ہی راجاؤں کا حال لکھیں گے +

---

[۵] پریاگ یا الہ آباد کے قلعہ کے مشرقی جانب ایک گاؤں جھونسی ہے۔ کہتے ہیں کہ پرتشٹھان اسی جگہ آباد تھا۔ کسی وقت میں جل کر خاک ہو گیا اور جھونسی کہلایا + اپنی سرسبزی کے زمانہ میں یہ چندربنسی راجاؤں کی راجدھانی رہا اور اُس کے بعد عرصہ تک وِدیا کا ایک اگرہار رہا۔ اور سوامی شنکر آچارج کے زمانہ تک جو مسیح سے پانچ سو برس پہلے کا زمانہ ہے قائم تھا (شنکر آچارج کے لئے دیکھو بھاگ ۶۔ ویدانت کا ودّیا) کالیداس نے اپنے ناٹک وِکرم اُروشی کا استھان اسی پرتشٹھان میں قائم کیا ہے اور اس ناٹک کا خلاصہ ہم آگے اسی ادھیائے میں پُرُوَرَوا اور اس کی استری اُروشی کے حال میں بیان کریں گے +

سورج بنس

سورج کے بیٹے منو کے دس پُتر تھے۔ ایک اکشواکو جو سب سے بڑا تھا اور جس سے اس بنس کا سلسلہ چلا۔ اور نو اور جن کے نام یہ ہیں:۔

(۱) کوی (۲) پرشدھر (۳) کروش (۴) دھرشٹ یا ورشٹ (۵) نبھگ (۶) نرشینت (۷) نرگ (۸) شریاتی (۹) دشٹ + اور ان کے مختصر حالات یہ ہیں:۔

(۱) کوی:۔ یہ پرم ہنس ہو کر مکت ہو گیا اور اس سے کوی بنس نہیں چلا +

(۲) پرشدھر:۔ یہ گئویں چراتا تھا + ایک دن ایک شیر گئووں پر آپڑا۔ یہ تلوار لے کر اُس کو مارنے اُٹھا۔ مگر تلوار غلطی سے ایک گائے کے لگی اور وہ مر گئی۔ اور اس گوودھ کے اپرادھ میں پرشدھر شودر ہو گیا اور اس کا شودر بنس ہمیشہ گئویں ہی چراتا رہا +

(۳) کروش:۔ اس سے کاروش چھتریوں کا بنس چلا + کاروش دیس (حالیہ شاہ آباد واقع صوبہ بہار) ان ہی لوگوں کا بسایا ہوا تھا۔ بالمیکی رامائن میں اسکا برنن کروشا کے نام سے آیا ہے اور اُس برنن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دیس رامائن کے زمانہ سے پہلے آباد تھا اور رامائن کے زمانہ میں تاڑکا راچھسی کے ہاتھوں سے اُجڑ کر تاڑکا کا بن بن گیا تھا (دیکھو آگے بھاگ ۲ میں رامائن کا حال اور اس میں بال کانڈ کا نوٹ ۳۵) +

(۴) دھرشٹ یا ورشٹ:۔ یہ براہمن ہو گیا اور اُس سے دھارشٹ یا وارشنٹ براہمن چلے +

(۵) نبھگ:۔ اس کا بنس بھی چھ پیڑھی آگے چل کر براہمن ہو گیا اور وہ چھ پیڑھیاں یہ ہیں:۔ نبھگ[1]۔ نابھاگ[2]۔ امبریکھ[3]۔ ورُوپ[4]۔

پرِ کھداشو - رِکھی تر + ان میں سے نبھگ نابھا نے دِشٹھ کے نام سے رگوید منڈل ۱۰ کے سُوکت ۶۱ اور ۶۲ کا رشی ہے اور اس کا یہ نام پچھلے ادھیائے کے اُس نقشہ میں جس میں رشیوں کی فہرست دی گئی ہے سنکھیا نک ۲۵۱ پر آیا ہے + امبریکھ منڈل ۹ کے سُوکت ۹۸ کا رشی ہے جیسا کہ نقشہ مذکورہ کے سنکھیا نک ۲۰۷ پر دکھایا گیا ہے - اور وِرُوپ (آنگرس) آٹھویں منڈل کے سُوکت ۴۳ اور ۴۴ اور ۷۵ کا رشی ہے اور اُس کا نام سنکھیا نک ۱۱۴ اور ۱۳۸ پر آیا ہے + امبریکھ بھگوان کا بڑا بھگت ہوا اور اُس کی بھگتی کے آگے دُرواسا جیسے رشی نے بھی اپنا سر جُھکایا + مہابھارت (شانتی پرو - ادھیائے ۹۸) میں ایک کتھا آئی ہے - اس میں رَن سے مُنہ نہ موڑنے والے جودھاؤں کی مہا برنن کی گئی ہے - اور اُس کے پرسنگ میں برتن کیا گیا ہے کہ اس امبریکھ کا سیناپتی سودیو اسی بات سے کہ وہ رَن سے مُنہ نہیں موڑتا تھا دھرم کے مارگ میں امبریکھ سے بھی بڑھ گیا + چھٹے اور آخری رکھی تر کی استری سے انگرا رشی نے سنتان پیدا کی اور وہ سنتان آنگرس ارتھات انگرس گوتری براہمن ہوئی (دیکھو شریمد بھاگوت ۹-۶-۲/۳ + اور وشنو پُران ۴-۲-۱۰ + اور وہ بنساولی جو پیچھے صفحہ ۸۷ پر دی گئی ہے) +

(۶) نرِشینت :- اس کا کشتر بنس گیارہ نام آگے چل کر اگنی ویشیہ پر ختم ہوگیا - کیونکہ اگنی ویشیہ براہمن ہوگیا اور جاتوکرنیہ کے نام سے وکھیات ہوا + شریمد بھاگوت (۹-۲-۲۱) میں اس وشے میں یوں آیا ہے کہ :-

"اُس سے (یعنی دیودت سے) اگنی ویشیہ - ساکشات بھگوان اگنی -

پُتر ہوئے۔ یہ جاتوکرنیہ کے نام سے مہان رشی ہوئے اور کا ین (اُدھات کنیا پُتر) وکھیات ہیں"۔ برہد آرنیک اُپنشد کے ونش براہمنوں میں جاتوکرنیہ کو آسُراین اور یاسک سے لکھا ہے اور پھر اسی شِشیہ پرم پرا میں جاتوکرنیہ سے سترہ پیڑھی پیچھے اگنی ویشیہ کو ایک جگہ شانڈلیہ سے اور دوسری جگہ گارگیہ سے لکھا ہے۔ پانِنی (۴-۱-۱۰۵) کے گرگ آدی گن میں جتوکرن (جاتوکرن) کا نام آیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ جاتوکرنیہ اس جتوکرن یا جاتوکرن کا کوئی گوترج تھا۔ اسی گن میں آیور ویدک آچارج اگنی ویش کا نام آیا ہے مگر پتہ نہیں کہ اُس کا بنساولی کے اگنی ویشیہ سے کیا سمبندھ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بنساولیوں کا اور شریمد بھاگوت کا اگنی ویشیہ اصل میں اگنی ویش ہی ہے اور غلطی سے اگنی ویشیہ چھپ گیا ہے اور ونش براہمنوں کا اگنی ویشیہ اس اگنی ویش کا کوئی گوترج ہے۔

جاتوکرنیہ سے تین پیڑھی پہلے وِینی ہوتر کا پُتر ستیہ شروا رگوید کے منڈل ۵ کے سوکت ۷۹ کا رشی ہوا۔

(۷) نرِگ :- اس کا بنس بھی چھ نام چل کر اوگھوت یا اوگھوان کے ساتھ براہمن ہو گیا۔ اس اوگھوت کی بہن اوگھوتی سُدرشن کو بیاہی تھی۔ سُدرشن کا ٹھیک پتہ نہیں کہ کون تھا مگر مہابھارت (انوشاسن پرو۔ ادھیائے ۲) سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سُدرشن اکشوا کے ایک بیٹے دشاشو کے بنس سے سمبندھ رکھتا تھا۔ اس طرح سے کہ دشاشو کے جانشین ایک دوسرے کے بعد مدِراشو۔ دیُوتی مان۔ سُودپر۔ دُرجے اور دُریودھن ہوئے۔ دریودھن کی بیٹی سُدرشنا ہوئی۔ اور سُدرشنا کا بیٹا سُدرشن ہوا۔ اور شاید یہ سُدرشن ہی

وہ سُدرشن ہے جس کو اوگھوتی بیاہی گئی تھی ۔ کورو کشیتر میں ایک تیرتھ
سپت سارسوت (سات سرسوتی) کے نام سے پرسدھ ہے اور ان سات سرسوتیوں
میں ایک سرسوتی اوگھوتی ہے اور وہ غالباً اسی اوگھوتی کے نام پر اوگھوتی
کہلاتی ہے کیونکہ مہابھارت میں اسی انوشاسن پرو کے ادھیائے ۲ میں لکھا
ہے کہ سُدرشن اپنی استری اوگھوتی کے ساتھ کوروکشیتر میں رہا کرتا تھا ۔ اسی
سُدرشن کے زمانہ میں وہ طوفان آیا جس کو نوح کا طوفان کہتے ہیں اور جس
کا حال ادھیائے (۲) میں مفصل بیان کیا جا چکا ہے ۔

(۸) شریاتی :- اس کے بنس کا کچھ حال معلوم نہیں ۔ سوائے اس کے
کہ ریوتی جو شری کرشن جی کے بھائی بلدیوجی کو بیاہی گئی تھی اسی بنس کے
ایک راجا ککدمی کی بیٹی تھی ۔ پرانوں میں ککدمی اور اُس کے باپ ریوت
اور دادا آنرت کو شریاتی کے ساتھ ہی لگتے ہوئے تین راجا بیان کیا گیا ہے اور
ککدمی کی بیٹی ریوتی کے بیاہ کو بلدیوجی کے ساتھ یوں جوڑا گیا ہے کہ
ککدمی اپنی بیٹی ریوتی کو ساتھ لے کر برہم لوک میں برہما جی سے یہ مشورہ
کرنے چلا تھا کہ وہ ریوتی کو کس کے ساتھ بیاہے ۔ مگر راستہ میں گندھروون
کا راگ ہو رہا تھا اور وہ اُس کو سُننے کے لئے ٹھہر گیا اور اُس میں ایسا مست
ہؤا کہ جُگ کے جُگ بیت گئے اور اُس کو کچھ خبر نہیں ہوئی ۔ انجام
جب وہ برہما جی کے پاس پہنچا اور اُن سے ریوتی کے رشتے میں ذکر کیا
تو برہما جی نے کہا کہ تُم جس سمے کی باتیں کر رہے ہو اُس کو نوستائیس[۲۷] چترجگ
بیت چکے اور اٹھائیسویں[۲۸] کے بھی تین جُگ بیت کر چوتھا کلجگ شروع
ہونے والا ہے اور اس سمے میں بھگوان کے اوتار شری کرشن جی کے
بھائی بلدیوجی ہی ایک ایسے پُرش ہیں کہ جن کے ساتھ تُم ریوتی کو بیاہ سکتے

ہو ۔ پیرشن کر ککُدمی برہم لوک سے لوٹ آیا اور بلدیوجی کے ساتھ ریوتی
کو بیاہ دیا ۔ اس عرصہ میں ککُدمی کی راجدھانی کُشستھلی غارت ہو چکی تھی
اور اُس کی جگہ دوارکا بن چکی تھی اگرچہ اُس کا دیس اب تک اُس
کے دادا آنرت کے نام پر آنرت دیس کہلاتا تھا ۔ حالیہ سوراشٹر یا کاٹھیاواڑ یہی
پُرانا آنرت کا دیس ہے اور ریُوتک (حالیہ گرنار) اسی آنرت کے بیٹے ریوت
کے نام پر ہے ۔

[اس سلسلہ میں دیکھو آگے چندر بنس کے بانی پُرورَوا کا حال کہ جس طرح
یہاں ککُدمی نے گندھروں کے راگ میں مست ہو کر جُگ کے جُگ بتا دئے اُسی
طرح وہاں پُرورَوا نے اپسرا اُروشی کے رُوپ کے موہ میں پیڑھیوں کی پیڑھیاں
گُذار دیں اور ان کتھاؤں کا جو مطلب ہے وہ ہم وہاں ہی بیان کریں گے] ۔

شریاتی کی کنیا سُکنیا چیون رشی کو جو بھارگو ارتھات بھرگو رشی
کے گوترج تھے بیاہی گئی تھی ۔ اور یہاں بھی شریاتی کی کنیا سے شریاتی بنس
کی ہی کوئی کنیا مُراد ہو سکتی ہے ۔ کیونکہ چیون رشی جو پرشورام کے پتا جمدگنی کے
دادا تھے گادھی اور وشوامتر کے زمانہ میں شریاتی کے بھائی آنرت سے کئی پیڑھی
پیچھے ہوئے ہیں جیسا کہ اس سے پچھلے ادھیائے میں دکھایا جا چکا ہے ۔

ویدوں میں چیون کا ذکر کئی جگہ آیا ہے اور رگوید (۱-۱۱۶-۱۰) میں
چیون کے اس بیاہ کی طرف اشارہ بھی پایا جاتا ہے اگرچہ وہاں چیون
کی جگہ چیوان کا شبد ہے اور اکثر وِدوان اُس کا ارتھ ڈوبتا ہوا سورج
کرتے ہیں ۔ شاریات (مانو) کے نام سے ایک رشی منڈل ۱۰ کے
سوکت ۹۲ کا رشی ہوا ہے اور وہ اسی شریاتی کا کوئی گوترج
ہوگا ۔ رشیوں کے نقشہ میں اس کا نام سنکھیانک ۲۷ پر آیا ہے ۔

(۹) دِشٹ:- اس کا پُتر نابھاگ[۵۶] (جو اکشواکو کے پانچویں بھائی نبھگ کے بیٹے نابھاگ سے الگ ایک اور نابھاگ ہے) ویشیہ ہوگیا۔ مگر ویشیہ ہونے سے پہلے نابھاگ کے ایک بیٹا ہوگیا تھا۔ اور اُس سے اُس کا کشتر بنس چلتا رہا۔ اس بیٹے کا نام بھلنڈن یا بلندھن تھا + پانِنی (۴-۱-۱۱۲) میں بھلندن کا نام رشیوں کی ذیل میں آیا ہے اور بھلندن کا پُتر وتس پرِیتی یا وتس پری رگوید کے منڈل ۹ کے سوکت ۶۸ اور منڈل ۱۰ کے سوکت ۴۵ کا رشی ہُوا ہے اور اس کا نام نیچے ادھیائے کے اُس نقشہ میں جس میں رشیوں کی فہرست درج ہے سنکھیانک ۱۸۶ اور ۴۵ پر آیا ہے + دِشٹ سے چودھویں[۱۴] پیڑھی میں اویکشِت کا بیٹا مُرت[۵۷] ایک چکرورتی راجا ہُوا اور وہ اپنے یگیہ کے کارن بڑا مشہور ہُوا۔ رشی سموِرت نے جس کا نام پچھلے نقشہ میں سنکھیانک ۳۵۲ پر آیا ہے اس کا یگیہ کرایا تھا + مُرت سے دس[۱۰] پیڑھی اور دِشٹ سے چوبیس[۲۴] پیڑھی آگے ترِن بندو کا بیٹا وِشال ہُوا جس نے وِشالا یا ویشالی بسائی + رامچندر جی کے زمانہ میں یہاں کا راجہ سومتی تھا۔ مگر بنساولی میں سومتی وِشال سے چھ پیڑھی اور دِشٹ سے تیس پیڑھی نیچے آتا ہے حالانکہ رامچندر جی اپنی بنساولی میں دِشٹ

---

[۵۶] رگوید (۸-۱۴-۲) میں رشی نابھاگ کا نام آیا ہے اور وہ شاید یہی نابھاگ ہو (دیکھو نرکت ۱۰-۴۵ اور نیچے ادھیائے ۳ میں رشیوں کے نقشہ کا سنکھیانک ۱۱۳) +

[۵۷] میترایِنی اُپنشد سے ظاہر ہے کہ اس اُپنشد میں جو گیان ہے وہ ایک رشی شاکائنیہ نے راجا برہدرتھ کو جو اکشواکو بنسی تھا میتری رشی کی زبانی بیان کیا تھا۔ اس راجا کا دوسرا نام مُرت تھا اور شاید وہ مُرت یہی مُرت ہو اگرچہ اُس کے پتا کا نام وہاں شہریش اور یہاں اویکشِت لکھا ہے اور اُس کا بنس بھی وہاں اکشواکو کا اور یہاں اکشواکو کے بھائی دِشٹ کا ہے +

کے بھائی اکشواکو سے ساٹھ پیڑھی پیچھے آتے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ دِشٹ کی بنساولی میں سومتی سے پہلے تیس پیڑھیاں گم ہیں ❊ سومتی کے بیٹے جنمیجے کے بعد یہ بنساولی ختم ہے ❊

[ترہٹ دیس کے ضلع مظفر پور میں ایک گاؤں لبسارھ نامی آباد ہے اور کننگہم صاحب کے نزدیک یہ گاؤں اسی وِشالا نگری کا ایک کھنڈر ہے ❊ اس کے پاس ایک ٹیلہ ہے جس کا نام وِشال کا گڑھ ہے۔ ۱۹۰۳-۴ء میں اس ٹیلے کی کھدائی ہوئی تھی اور اُس کھدائی میں سے گپت بنس کے راجاؤں کے زمانہ کی چند مہریں برآمد ہوئی تھیں جن پر ترہھکتی (جو ترہٹ کا اصلی اور پرانا نام ہے) اور ویشالی کے نام کندہ ہیں ❊ چینی سیاح (ہون سانگ) جو ساتویں صدی عیسوی میں ہندوستان آیا تھا اُس کے زمانہ تک ویشالی قائم تھی اور ساٹھ یا ستّر (۱۳۰۰ میل) کے گھیرے میں آباد تھی ❊ جینیوں کے آخری تیرتھنکر مہاویر کا جنم اسی استھان میں ہوا تھا اور مہاتما بُدھ کے کئی چرتروں کا استھان بھی یہی ویشالی ہے ❊ مہاتما کے زمانہ میں ویشالی مگدھ دیس کے اُوتّر میں گنگا پار آباد تھی اور لچھوی جاتی کی راجدھانی تھی اور اُس کی تین فصیلیں تھیں ❊

بُدھ گھوش نے جو بُدھ دھرم کا ایک وِکھیات گرنتھ کار ہے وِشالی کی وجہ تسمیہ کے وِشے میں ایک عجیب گپ ہانکی ہے اور وہ یہ ہے کہ بنارس کا ایک راجا تھا اُس کی رانی کے گربھ سے ماس کا ایک لوتھڑا اُتپن ہؤا۔ اُس کو ایک ٹوکری میں رکھ کر گنگا میں بہا دیا گیا ٹوکری ایک رشی کے ہاتھ لگی۔ رشی کے پتوبل سے لوتھڑے کے دو ٹکڑے ہو گئے اور دونوں میں جان پڑ گئی۔ وہ دونوں دو جُڑواں بچوں کی طرح پلے۔ اُن کی کھال ایسی صاف اور شفاف تھی کہ اُن کے پیٹ

میں آتما اور جل صاف دِکھتا تھا۔ اس لئے لوگ ان کو نچھوی یعنی کھال ہین کہتے تھے۔ نچھوی سے وہ لچھوی کہلائے + وہ اپنے ہم عُمر بچّوں سے زیادہ بلوان تھے اور اُن کو مارتے اور پیٹتے رہتے تھے اس لئے لوگ کہتے تھے کہ یہ ورجتویہ یعنی نکال دینے کے لائق ہیں۔ اس کارن سے وہ ورجی۔ وجّی یا بجّی کہلائے + یہ دونوں جُڑواں بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھے۔ اِن دونوں کی آپس میں شادی ہوگئی (اور اس سے لچھوی جاتی میں بھائی اور بہن کی شادی جائیز ٹھیری) پھر ان کے بھی اسی طرح کئی جُڑواں بچّے ہُوئے اور اُن سب کی اولاد اتنی پھیلی کہ نگری میں نہ سمائی۔ نگری بڑھائی گئی اور بڑھتے بڑھتے اتنی وِشال ہوگئی کہ اس کا نام ہی وِشالا ہوگیا + اِتی + یہ بَودھوں کے گرنتھوں کا حال ہے] +

(۱۰) اب منو کے سب سے بڑے بیٹے اور ان بھائیوں میں سب سے بڑے بھائی اکشواکو کا حال سُنئے جو منو کی گدی کا وارث ہوا اور جس کا بنس مہاتما بُدھ کے زمانہ تک مسلسل چلا آیا + اس ادھیائے میں ہم صرف اُن راجاؤں کا ذکر کریں گے جو ویدک کال میں ہوئے اور چونکہ یہ ویدک کال جیسا کہ ہم اس سے پچھلے ادھیائے میں دکھا آئے ہیں اکشواکو اور اس کے سمکالین پرُورَوا سے نہیں پیڑھی آگے تک رہا اس لئے اس ادھیائے میں ہم اکشواکو اور پرُورَوا دونوں کی تیس تیس پیڑھیوں ہی کا حال برنن کریں گے +

اکشواکو کی تیس پیڑھیاں سلسلہ وار یہ ہیں:-

بنساولی نمبرا

(۱) اِکشواکو
(۲) وِکُکشی (ششاد)
(۳) پُرنجے (ککُشتھ)
(۴) انینا
(۵) پرِتھو
(۶) وِشٹر آشو (وِشورندھی)
(۷) چندر
(۸) یُون آشو[۸]
(۹) شاوست
(۱۰) برِہد آشو
(۱۱) کووَلے آشو
(۱۲) درِڑھ آشو
(۱۳) نکمُبھ
(۱۴) اُمِت آشو
(۱۵) کرِشن آشو
(۱۶) پرسین جت
(۱۷) یُون آشو
(۱۸) ماندھاتا
(۱۹) پُروکُتس — امبریکھ — مچکُند
(۲۰) ترس وسیو
(۲۱) انرنیہ (اَن ارنیہ)
(۲۲) پرِکھد اشو
(۲۳) ہری اشو
(۲۴) ہست
(۲۵) سومنا
(۲۶) تری دھنوا
(۲۷) تری آرونی
(۲۸) ستیہ ورت (تری شنکو)
(۲۹) ہرِشچندر
(۳۰) روہت (روہِت آشو)

[اِس سے آگے سلسلۂ نسب کے لئے دیکھو بھاگ (۲) کا ادھیائے (۱)]

ان میں سے بہت سے راجاؤں کا اتہاس تو کچھ معلوم نہیں۔ باقیوں

[۸] بھوِشیہ پُران میں یُون آشو سے پہلے بھدر آشو اور آیا ہے۔

کا جو معلوم ہے وہ روائیتوں سے ملا ہوا ہے - اور وہ ہم نیچے کرم پور بک (نمبروار) درج کرتے ہیں :-

(ا) اِکشواکو :-

یہ وِوَسْوت (ارتھات سورج) کے بیٹے ویُوسْوت منّو کا سب سے بڑا بیٹا تھا اور اس لئے یہ سورج بنسی راجاؤں کا پروَرتک ارتھات بانی ہؤا + اس کے وِکُکشی کے علاوہ جو اس کی گدّی کا وارث ہوا نمی اور دنڈک آدِک اور بھی بہت سے پُتر ہوئے - نمی متھلا دیس کے راجگان جنک کا بانی ہؤا اور اس کا حال ہم اس سے اگلے بھاگ میں شری رامچندر جی کے حال کے ساتھ جن کو یہاں کے ایک راجا جنک کی پُتری شری جانکی (سیتا) جی بیاہی گئی تھیں بیان کرینگے اور وہاں ہم دیکھیں گے کہ جہاں شری رامچندر جی اپنے بنس میں ۶۰ یا ۶۲ پیڑھیوں کے پیچھے آتے ہیں - وہاں یہ جنک اپنے بنس میں ۲۲ پیڑھیوں ہی کے پیچھے آتا ہے + اس سے ظاہر ہے کہ جنک کے بنس میں کوئی چالیس پیڑھیاں گُم ہیں - اور اُس کے بنس میں ہم کو سو برس فی پیڑھی یا فی نام دینے کی بجائے ڈھائی سو برس فی نام سے بھی زیادہ دینے پڑیں گے + دنڈک کے نام سے دنڈک بن کا وہ دیس منسوب ہے جہاں شری رامچندر جی نے بن باس کی دشا میں بچرتے ہوئے حالیہ شہر ناسِک کے قریب راون کی بہن شوُرپ نکھا کی ناسِکا (ناک) کاٹی تھی اور ناسِک کے نام کا کارن شوُرپ نکھا کی یہی ناسِکا ہے + ایک اور بیٹے دِشٹاشو کا حال ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں جس کے بنس میں ایک بیٹی سُدرشنا کا بیٹا سُدرشن اکشواکو کے بھائی نِرِگ کے بنس کی ایک بیٹی اوگھوتی

سے بیاہا گیا تھا +

رگوید میں اِکشواکو کا ذکر ۱۰-۶۰-۴ میں ارتھات منڈل ۱۰ کے سوکت ۶۰ کے منتر ۴ میں آتا ہے اور اس طرح آتا ہے کہ "اِکشواکو دھن وان اور بلوان اپنے دھرم کرم میں ورِدھی کو پاتا ہے" + اس منتر کے رشی بندھو آدک ہیں جو اگستیہ رشی کے بھانجے ہیں اور جن کا ذکر پیچھے رشیوں کے نقشہ میں سنکھیا نک ۲۵۰ پر آیا ہے +

[مدراس کے ضلع کرشنا میں ایک کتبہ براھمی اکشروں میں لکھا ہؤا ملا ہے جن میں ایک راجہ اپنے آپ کو اِکھاکو یعنی اِکشواکو بنسی کہتا ہے - اور کتبہ شناس اس کتبہ کو تیسری صدی عیسوی کا بتاتے ہیں + [دیکھو آرکیولوجکل ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند کی رپورٹ بابت ۳۴-۱۹۳۳ء کتبہ جات جنوبی ہند کے وشے میں] +

(۲) وِکُکشی :-

یہ اکشواکو کا سب سے بڑا بیٹا تھا جو اکشواکو کی گدّی کا وارث ہوا اور جس سے اصل سورج بنس چلا - شری رام چندر جی اسی بنس میں اکشواکو سے ساٹھ ۶۰ پیڑھی پیچھے پیدا ہوئے +

وِکُکشی کو ششّاد (شش آد = خرگوش خور) بھی کہتے ہیں کیونکہ روایت ہے کہ اُس کے پِتا اِکشواکو نے اس سے کہا تھا کہ شرادھ کے لئے کچھ مانس لے آ اور یہ کئی جانور شکار کر کے لے آیا تھا - مگر راستہ میں بھوک کے مارے ایک شش یعنی خرگوش اُن میں سے کھا آیا تھا +

کُل آچارج وسِشٹھ جی نے اس بات کو تاڑ لیا اور اُس تمام مانس کو جھوٹا سمجھ کر پھنکوا دیا اور وِکُکشی کو شاپ دیا کہ تو جگت میں ششّاد ارتھات خرگوش خور کہلائے گا - چنانچہ اسی شاپ کے کارن وہ آجتک

کمر سے نیچے سانپ کی سی تھی + اور ہم پیچھے بتا آئے ہیں کہ اِلا منو
کی پُتری تھی جو استری سے پُرش اور پُرش سے استری ہو گئی تھی
اور بُدھ کو جس کا چِنھ سانپ ہے بیاہی گئی تھی + اور قوم یوَن تو
صاف ہندوستان کی ہی اُن جاتیوں میں سے ایک جاتی تھی جو باہر
جا کر چھتری دھرم سے پتت ہو گئی تھیں اور جن کا حال ہم آگے اسی
ادھیائے میں بیان کرینگے (دیکھو بنساولی ۷ میں ترُوشو کا حال) +
ایک اور یوَن آشو اسی اکشوا کو بنس میں نمبر ۱۷ پر آیا ہے اور
جس طرح کہ اودے پور کے راجپوت اپنا نکاس دِگکشی (ششاد) سے
بناتے ہیں اُسی طرح جودھپور کے راجپوت اپنا نکاس اُس یوَن آشو
سے بتاتے ہیں۔ جیسا کہ ہم آگے دِکھائیں گے +

(۹) شاوشت:-

اِس نے شاوستی پوری بسائی جو بعد میں شراوَستی کہلائی + کوشل
دیس کی سب سے پہلی راجدھانی یہ ہی شاوستی تھی + اجودھیا بعد
میں بنی جس کو شری رام چندر جی کے پتا راجا دشرتھ نے رچا اور اپنی
راجدھانی بنایا + مہاتما بُدھ کے زمانہ میں شُودرک کا پتا پرسین جِت
پھر اپنی راجدھانی کو اجودھیا سے شراوستی میں لے گیا + شراوستی اجودھیا
کے اوتر میں تھی اور اب یہ جگہ ساہت ماہت کہلاتی ہے + باقی حال
کے لئے دیکھو بھاگ ۲ کے ادھیائے (۱) میں پرسین جِت کا حال +

(۱۱) کووَلے آشو:-

کُووَلے سنسکرت میں نیلے کمل کو کہتے ہیں۔ اِس لئے
کووَلے آشو کا ارتھ ہے وہ پُرش جس کا اشو (گھوڑا) رنگ

میں کووَلے جیسا ہو یا جو خود رنگ روپ میں نیلے گھوڑے جیسا ہو ؛

کووَلے آشو کو دُھندھو مارہی کہتے ہیں کیونکہ اس نے دُھندھو یا دُندو

نامی ایک اسُر کو مارا تھا ؛

مہابھارت کے بن پرو میں مارکنڈے سماسیا پروکے اندر اِس کی

کتھا یوں آئی ہے کہ کووَلے آشو کے زمانہ میں ایک رشی تھے جن کا نام

اوتنک تھا وہ ایک دن کووَلے آشو کے پاس آئے اور بولے کہ مرو دیس

میں میرے آشرم کے پاس بالو کا سمندر ہے جسکو اوجالک کہتے ہیں -

وہاں دُھندھو نام کا ایک دَیتیہ رہتا ہے جو مدھو کیٹبھ کا پُتر ہے - ہر

سال جب یہ دَیتیہ جاگتا ہے تو اس کے سانس سے ریت کے بادل

اوٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور آسمان پر چھا جاتے ہیں اور سورج کو ڈھک

لیتے ہیں - مجھ کو اس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے کرپا کرکے اس کو مارئیے

اور پرتھوی پر شانتی پھیلائیے ؛ کووَلے آشو اوتنک رشی کے کہنے سے

مرو دیس میں گیا اور اُس دَیتیہ کو مار کر مرو دیس میں شانتی

پھیلائی ؛

اِس کتھا کا مطلب صاف ہے کہ کووَلے آشو نے ہندوستان

کا وہ ریگستانی علاقہ آباد کیا جو اب راجپوتانہ میں شامل ہے - بالو کے

سمندر سے اس علاقہ کی وہ شور ریت مُراد ہے جو سورج کی کرنوں سے

پانی کی طرح چمکتی ہے - ایسی ریت کو اُردو فارسی میں سُراب اور سنسکرت

بھاشا میں مرگ ترشنا یا مرگ جل کہتے ہیں کیونکہ مرگ یعنی ہرن

اس کو دُور سے جل کی طرح چمکتا ہوا دیکھتا ہے اور ترشنا یعنی پیاس

کے مارے اس کی طرف بھاگتا ہے - مگر جوں جوں یہ اُس کی طرف بھاگتا

ہے وہ پیچھے ہٹتا جاتا ہے ÷ مہا بھارت میں اس علاقہ کا نام سیندھو آرنیہ
آیا ہے اور اُس کے لئے دیکھو آگے بھاگ ۳ میں مہا بھارت کا بن پرو۔
اور اُس میں پانڈووں کی تیرتھ یاترا کا تیرتھ نمبر ۲۶ ÷ راجپوتانہ کی ریاست
جودھپور (واقع مرو دیس) کے راجا اپنا نکاس ایک یووَن آشو راجا
سے بتاتے ہیں۔ اور وہ یووَن آشو اسی کو وے آشو سے چھ پیڑھی
آگے اس بنس کا سترھواں راجا ہوا ہے اور اُس کا حال آگے بیان
کیا جاتا ہے:۔

(۱۷) یووَن آشو:۔

اِس کا بیٹا مان دھاتا ایک بڑا وکھیات، اور چکّرورتی راجا ہوا ہے
اور اُس کو سرو سادھارن (عام) لوگوں کے مقابلہ میں ایک اسادھارن
پُرش ظاہر کرنے کے لئے اُس کے جنم کی ایک اسادھارن کتھا جُڑی ہے
اور یوں جُڑی ہے کہ یووَن آشو کے سنتان نہیں ہوتی تھی اس
لئے رِشیوں نے اس کی سنتان کے لئے ایک یگیہ رچا اور اس کی استری
کو پلانے کے لئے جل کا ایک کلش منتروں کی شکتی سے تیار کیا۔ مگر
رات کو رشی تو سو گئے اور یووَن آشو کو جو پیاس لگی تو وہ اُس کلش
کا جل پی گیا۔ پراتہ کال جب رشی اُٹھے اور کلش کو خالی دیکھا اور پوچھ
تاچھ کرنے سے اُن کو وِدِت ہوا کہ یووَن آشو اُس کو پی گیا ہے تو بولے کہ
اس جل کا پربھاو یہ تھا کہ جو کوئی اس کو پیئے اُس کو گربھ رہ جائے اور اُس
گربھ سے ایک پرتاپی پُتر پیدا ہو۔ یہ جل پلانا تھا رانی کو پر پی گیا راجا اس
لئے اب راجا کے اُدر ہی میں گربھ اوتپن ہوگا ÷ چنانچہ یووَن آشو کو گربھ ہوگیا
اور سمے پاکر وہ گربھ ایک پُتر کی صورت میں اُس کے اُدر کو پھاڑ کر نکلا۔ اور

یہ پُتر مان دھاتا تھا +

کرنیل ٹوڈ صاحب مصنف راجستھان لکھتے ہیں کہ جودھپور کے راٹھور راجپوتوں میں ایک روایت ہے کہ وہ اپنے ایک پُورُوج یوون اَشو کے دوارا جو اوتّر دیس کا راجا تھا اِنْدر کی راڑھ یعنی ریڑھ کی ہڈّی سے اوتپن ہوئے ہیں اور یہ روایت صاف اسی یوون آشو کا پتہ دیتی ہے جو جودھپور سے اُوتّر میں کوشل دیس کا راجا تھا + اس یوون آشو سے ۷۷ نام آگے اسی بنس میں ۸۷ پرمرو کا نام آتا ہے اور اُس کے نام پر مارواڑ کا دیس اب تک مرو دیس کہلاتا ہے اور اور اس سے اس روایت کی اور تصدیق ہوتی ہے کہ راٹھوروں کا نکاس اسی مرو کے پُوروج یوون آشو سے ہے + مرو کے لئے دیکھو اس بنس کا سلسلۂ نسب اس گرنتھ کے دوسرے بھاگ کے پریشِشٹ یعنی ضمیمہ میں +

[راٹھوروں کی اس روایت کے متعلق کہ وہ یوون آشو سے اِنْدر کی راڑھ یا ریڑھ کی ہڈی کے ذریعے پیدا ہوئے تھے مقابلہ کرو بائیبل (پُرانے عہدنامہ کی کتاب جینیسس چیپٹر ۲۔ پیرا ۲۱-۲۲) کے اس کتھن کا کہ خدا نے آدم کو اکیلا اور بغیر کسی رفیق کے دیکھکر اُس کے جسم میں سے ایک پسلی نکالی اور اُس کو عورت (حوّا) بنایا اور آدم سے ملایا] +

(۱۸) مان دھاتا:۔

جب مان دھاتا اس طرح سے پیدا ہوُا تو سوال اوٹھا کہ یہ کس کا دودھ پیئے گا۔ اِنْدر نے آکر کہا کہ مام دھاتا۔ (یہ) مجھ کو پیئے گا + یہ کہکر اِنْدر نے اپنی اُنگلی اُس کے مُنہ میں دیدی۔ لڑکے نے وہ اَمرت کی بھری ہوئی

اُنگلی چچوڑی تو ایک دن میں ہی بڑا ہو گیا اور اِندر کے ان شبدوں سے
کہ مام دھاتا اُس کا نام بھی مام دھاتا یا مان دھاتا ہی پڑ گیا ÷

"مان دھاتا" کا سا دھارن ارتھ ہے مان کا دھارن کرنے والا - مگر
اس کے جنم کو اسا دھارن رنگ دینے کے لئے اس کے نام کا بھی
اسا دھارن ارتھ کیا گیا ÷

مان دھاتا کے راجیہ کے وِشے میں یہ شلوک پرسدّھ ہے کہ جہاں
سورج اودے ہوتا ہے اور جہاں ڈوبتا ہے یعنی ساری پرتھوی
میں مان دھاتا کا راجیہ تھا (دیکھو وِشنو پُران ۴-۲-۶۵ ÷ اور شریمد
بھاگوت ۹-۶-۳۷) اور یہ کتھن آج کل کی اس انگریزی کہاوت
کے مانند ہے کہ سلطنت برطانیہ پر سورج کبھی نہیں چھپتا ÷

مہابھارت (شانتی پرو- راج دھرم - ادھیائے ۶۵) میں ایک کتھا
آئی ہے کہ وِشنو نے اِندر کے روپ میں ماندھاتا کو درشن دے کر
کشتری دھرم کی مہما بتائی اور کہا کہ اِس دھرم کی مہما اس میں ہے کہ
اور سارے ورنوں اور آشرموں کی رکھشا اس کشتری دھرم سے ہی ہے -
اور اسی سلسلہ میں یہ بھی بتایا کہ یَوَن شک اندھر پُلِند آدک جاتیاں
بھی (اگرچہ وہ کشتریوں کی اُونچ پدوی سے گر گئی ہیں) اس کارن سے
کہ وہ رکھشا کا دھرم نباہتی ہیں ویدک یگیہ یاگ کر سکتی ہیں ÷

[ان جاتیوں کے لئے دیکھو آگے اسی ادھیائے میں بنساولی نمبر ۴ میں درھیو
کے بنس کا حال - اور بھاگ ۲ کے ادھیائے ۱ میں راجا سگر کا حال اور بھاگ ۲
کے ادھیائے ۵ میں اشوک کا حال]

اسی طرح سے رشی اُتتھیہ نے مان دھاتا کو دھرم کے وشے میں

ایک بڑا اوتّم اُپدیش کیا اور یہ اُپدیش مہابھارت (شانتی پرو۔ ادھیائے ۹۰ اور ۹۱) میں درج ہے اور دیکھنے کے لائق ہے + ایک اور اُپدیش اسی راجا ماندھاتا کو انگ دیس کے راجا وسوہوم نے ڈنڈ کے وشے میں کیا ہے اور وہ شانتی پرو کے ادھیائے ۱۲۲ میں درج ہے +

ماندھاتا کو چندربنسی مہابھوج کی پُتری بندومتی بیاہی گئی تھی + مہابھوج کا دوسرا نام ششش بندو (برو ئے بھاگوت) یا شت بندو (بروئے وشنو پُران) ہے اور یہ اکشواکو کے سمکالین پُرورَوا سے ۱۱ پیڑھی پیچھے یدو کے بنس میں ہوا ہے (دیکھو بنساولی نمبر ۸)۔ ماندھاتا اکشواکو سے ۱۸ پیڑھی نیچے ہؤا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یا تو مہابھوج کے بنس میں چھ سات پیڑھیاں گم ہیں یا اُس بنس کی ۱۱ پیڑھیوں کا کال ماندھاتا کے بنس کی ۱۸ پیڑھیوں کے کال کے برابر ہے +

ماندھاتا کے تین بیٹے ہوئے۔ ایک پُروکُتس جس سے اس کا راج بنس آگے چلا۔ دوسرا امبریکھ جس سے ہرِت گوتر کے ہاربت براہمن چلے۔ تیسرا مُچکُنڈ جو ایک بڑا جوگی ہؤا + حالیہ راجدھانی دھولپور میں ایک تیرتھ مُچکُنڈ کے نام سے پرسِدّھ ہے اور وہ تیرتھ غالباً اسی مُچکُنڈ کے نام پر ہے کیونکہ جب کنس کے مارے جانے پر اس کا سُسر جراسندھ (جو مگدھ دیس کا راجا تھا) یَون دیس کے راجا کال یَون کو ساتھ لے کر متھرا پر چڑھ آیا تھا اور شری کرشن جی کال یَون کو اپنے پیچھے بھگاتے ہوئے مُچکُند کی گُپھا میں لے آئے تھے اور وہاں لا کر اس کو بھسم کر دیا تھا تو مُچکُند متھرا کے آس پاس ہی ہونا چاہیئے تھا اور یہ مُچکُنڈ

جو دھولپور میں ہے متھرا کے پاس ہی ہے ✤

مان دھاتا رگوید منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۳۴ کا رشی ہے اور اس کا نام پیچھے رشیوں کے نقشہ میں سنکھیا نک ۳۱۴ پر آیا ہے ✤ رگوید کے اندر بھی مان دھاتا کا نام ۸-۳۹-۸ اور ۸-۴-۱۲ میں آیا ہے ✤ اصل شبد ان منتروں میں من دھاتری (من دھاتا) ہے مگر ساین نے اس کا ارتھ یوون آشو کا پتر من دھاتا کیا ہے اور وہ بنساولیوں کا یہ ہی مان دھاتا ہے ✤

مان دھاتا کے کئی پتریاں بھی تھیں جو سوبھری رشی کو بیاہی گئیں ✤ سوبھری رگوید منڈل (۸) کے سوکت ۱۹ تا ۲۲ اور سوکت ۱۰۳ کے رشی ہیں اور ان کا ذکر رشیوں کے نقشہ میں سنکھیا نک ۱۰۷ اور ۱۵۶ پر آیا ہے ✤ سوبھری کا گوتر کنو گوتری تھے اور کنو وہ رشی تھے جن کے آشرم میں چندر بنسی بھرت کی ماتا شکنتلا پلی تھی ✤ اور یہاں تک سورج بنس اور چندر بنس کی پیڑھیاں ملتی چلی آتی ہیں کیونکہ جہاں سورج بنس میں ماندھاتا کا نمبر ۱۸ ہے وہاں چندر بنس میں پرو بنسی کنو رشی کا نمبر ۱۹ ہے (دیکھو آگے بنساولی نمبر ۹) ✤

(۱۹) پروکتس :-

مان دھاتا کے تین بیٹے تھے جیساکہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ ان میں سے امبریکھ اور مچکند کا حال اوپر آچکا ہے۔ پروکتس کا بڑا چرتر یہ ہے کہ اس نے اس دیس کے ناگوں کو جہاں دکھن میں نربدا بہتی ہے گندھرووں سے بچایا اور

اس کے بدلے میں ناگوں نے اپنی بہن نربدا[۵۹] کو اُس کے ساتھ بیاہ دیا +
پُروکتس کا راج اس طرح سے دکھن کے سرے تک پھیل گیا اور آریہ
سبھیتا کا ڈنکا تمام شمالی ہند میں بج گیا اور شمالی ہند آریا ورت کہلایا +
صوبجات متوسط کے ضلع نیمار میں اب بھی ایک مقام مان دھاتا کے
نام پر ماندھاتا کہلاتا ہے - یہ دریائے نربدا کے اندر ایک جزیرہ ہے -

---

۵۹ نربدا ندی صوبجات متوسط میں امرکنٹک کی پہاڑی پر سے نکلتی ہے اور پچھم کو بہتی ہے - اسی جگہ سے دریائے سون نکلتا ہے اور کچھ دُور پچھم کی طرف بہکر یکایک پورب کو ہولیتا ہے اور ایک چھوٹی سی ندی جوھیلا کو اپنے ساتھ لیکر دریائے گنگا کے ساتھ خلیج بنگالہ میں جا گرتا ہے + لوگوں میں اس نظارہ کی ایک دلچسپ کتھا بن گئی ہے اور جنرل سلیمن (Sleeman) صاحب نے جو پہلے ان صوبجات میں ایجنٹ گورنر جنرل کے اسسٹنٹ تھے اور پھر لکھنؤ کے رزیڈنٹ ہو گئے تھے اپنے سفرنامہ ریمبلز (Rambles) میں اس کا ذکر کیا ہے + کتھا یہ ہے کہ نربدا کا بیاہ سون سے ہونے والا تھا اور سون بڑی دھوم دھام سے برات لئے آرہا تھا کہ نربدا نے اپنی سہیلی جوھیلا کو سون کا رنگ روپ دیکھنے کے لئے بھیجا + جوھیلا گئی تو سون اُس پر ہی موہت ہوگیا اور جوھیلا کو اپنے ساتھ لے کر یا تو نربدا کے لئے پچھم کو آرہا تھا یا اولٹا پورب کو ہو لیا + نربدا جھنجھلائی اور جھگیائی اور سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی دوسری جانب پچھم کو ہولی +

ناگوں کا اپنی بہن نربدا کو پُروکتس سے بیاہ دینے کی کہانی بھی اسی طرح سے ایک تاریخی واقعہ کا استعارہ ہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ اکشواکو بنسیوں کا راج پُروکتس کے زمانے میں نربدا تک پہنچ گیا تھا + ناگوں کے لئے دیکھو اس گرنتھ کا بھاگ ۲ - ادھیائے ۱ - نوٹ ۱۴ +

اور سکند پُران کے نربدا کھنڈ کے انوسار یہ وہ مقام ہے جو پہلے ویڈریہ منی پربت کہلاتا تھا + معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ دیس پُروکُتس کے قبضہ میں آیا تو اُس نے اس پربت کا نام اپنے پِتا کے نام پر مان دھاتا رکھا + مان دھاتا اب ایک تیرتھ ہے اور نربدا کا ماہاتمیہ اس جگہ گنگا جی سے بھی زیادہ مانا جاتا ہے + ناگوں کے ساتھ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اس کا سمبندھ بہن بھائی کا سا تھا اور اس لئے روایت ہے کہ جو کوئی صبح شام نربدا کا سمرن کرے اس کو ناگوں کا زہر کبھی نہ چڑھے +

پُروکُتس آپ وید کے کسی سُوکت کا رشی نہیں ہُوا۔ اگرچہ اس کا پِتا ماندھاتا اور اس کا پُتر ترسدسیو دونوں ویدک رشی ہوئے ہیں مگر اور رشیوں نے اس کا ذکر کیا ہے + چنانچہ رگوید (۱-۱۱۲-۷) میں آیا ہے کہ لے اشونی کماروں جِن اُوتیوں (مکتیون) سے تُم نے پُروکُتس کی رکھشا کی تھی اُن ہی اُوتیوں کو لے کر ہمارے پاس آؤ + اور اس رکھشا سے شاید کسی اُس رکھشا کی طرف اشارہ ہو جو پُروکُتس کو ناگوں کے پکش میں گندھروں کے ساتھ یُدھ کرنے میں پراپت ہُوئی ہوگی + پُروکُتس کا ذکر رگوید کے اور بھی کئی منتروں میں آتا ہے +

(۲۰) ترسدسیو (ترس دسیو):۔

اس نام کی ترکیب یہ ہے کہ ترس (ڈرتے ہیں) دسیو لوگ جس سے (دیکھو بھاگوت ۹-۶-۳۳) + سنسکرت کا یہ ہی ترس فارسی کا ترس ہے جو ترسیدن مصدر یعنی ڈرنا سے بنتا ہے۔ اور دسیو وہ لوگ ہیں جن میں بھاگوت کے اسی اشلوک کے انوسار راون آدک شامل تھے + ویدمیں

دسیو لوگوں کا اکثر ذکر آیا ہے اور یہ ذکر اس طرح سے آیا ہے
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دسیو ہندوستان کی وہ اَن آرْیہ اور
اَویدک جاتیاں تھیں جن کو ویدک آریاؤں نے اوتر سے دکھن میں اور
دکھن سے لنکا میں دھکیل دیا یہاں تک کہ انجام شری رامچندر جی نے
لنکا میں بھی آریہ سبھیتا کا ڈنکا بجا دیا + دسیو لوگوں کا ذکر ہم اس سے اگلے
ادھیائے میں ویدک سبھیتا کے پرسنگ میں مفصل کرینگے + ترسد سیو پہلے مان دھاتا کا
گُن واچک یعنی توصیفی نام تھا - پھر اُس کے پوتے ترسد سیو نے اُس کو
اپنا اصلی نام بنا لیا - اتفاقات ترسد سیو کا شبد جو پہلے مان دھاتا کے
لئے یوگک تھا اُس کے پوتے کے لئے رُوڑھی ہو گیا[1] - اور وید کے اکثر
شبد اسی طرح سے جو پہلے یوگک تھے پیچھے رُوڑھی ہو گئے ہیں +
ترسد سیو رگوید منڈل ۴ کے سوکت ۴۲ کا رشی ہے - اس
سوکت میں اس نے اپنے آپ کو اِندر ورُن آدک مان کر راجا کی
راجائی کو ایشور کرت قرار دیا ہے - اور منوسمرتی (ادھیائے ۷ - شلوک ۴)
میں جو راجا کو آٹھ دیوتاؤں اِندر آدک کے انشوں سے بنا ہؤا مانا ہے
وہ غالباً اسی سوکت کی ودیا کھیا ہے + رگوید (۱ - ۱۱۲ - ۱۴) میں
رشی کُتس نے ترسد سیو کے نام کو بھی اُس ہی پرشنسا سے یاد
کیا ہے کہ جس پرشنسا سے اُس کے پتا پُروکُتس کے نام کو ۱ - ۱۱۲ - ۷

---

[1] مزید مثالوں کے لئے دیکھو آگے ہرشچندر کا نام اسی سلسلہ کے
نمبر (۲۹) میں اور رام اور دشرتھ کے نام ادھیائے (۵) کے فٹ نوٹ
۲۲ میں +

میں یاد کیا ہے ÷ اسی طرح سے ۱۰-۱۵۰-۵ میں آیا ہے کہ اگنی نے
اتری - بھردواج - گوشٹھر - کنو اور ترسدسیو کی رکھشا کی ÷
بھوشیہ پُران میں ترسدسیو کی جگہ ترِسُدا شو بن گیا ہے
اور اس نام کا کارن یہ لکھا ہے کہ اُس کے رتھ میں تیس ۳۰ گھوڑے
جُتتے تھے ÷ رشیوں کے نقشہ میں ترسدسیو کا نام سنکھیانک ۲۱
پر آیا ہے ÷

(۲۱) اَنرنیہ (اَن ارنیہ) :-

اِس کے وشے میں وشنو پُران (۴-۳-۷) میں لکھا ہے
کہ یہ راون کے ہاتھ سے مارا گیا - اور اس کی وجہ ظاہر ہے -
کیونکہ اس کا پتا ترسدسیو اور پردادا مان دھاتا دسیو لوگوں
کے دُشمن تھے اور راون جیسا کہ ہم پیچھے بتا چکے ہیں دسیو تھا ÷
مگر یہ راون وہ راون نہیں ہو سکتا جس کو شری رام چندر جی نے
لنکا میں جا کر مارا تھا کیونکہ شری رام تو اکشواکو سے ساٹھ ۶۰ پیڑھی
پیچھے ہوئے ہیں اور اَنرنیہ ابھی اکیسویں ۲۱ پیڑھی میں ہی تھا ÷
پیچھے بتایا جا چکا ہے کہ اکشواکو کے نویں بھائی دِشٹ کے
بنس میں دِشٹ سے چوبیس ۲۴ پیڑھی آگے چل کر ترِن بندو کا بیٹا
وِشال ہوا جس نے ویشالی بسائی ÷ اِس وِشال کی بہن اِڈوِڈا
وِشروَس رشی کو بیاہی گئی اور اُس سے ایک پُتر پیدا ہوا جو بڑا دھن
وان ہونے کے کارن دھنداتھات دھن کا دینے والا کہلایا (دیکھو
شریمد بھاگوت ۹-۲-۳۲) ÷ اور چونکہ پُرانوں میں دھن
کا دیوتا کُبیر ہے اِس لئے یہ دھند بھی کُبیر کہلایا ÷

ایک راچھسی نے کُبیر کو دھنوان اور روپ وان دیکھ کر چاہا کہ اُس کے بھی ایک پُتر کُبیر جیسا ہو اور اس لیئے اُس نے وِشرّوس سے پُتر کی کامنا پرگٹ کی۔ رشی نے اُس کی اِچھّا پوری کی اور اُس سے ایک پُتر پیدا ہؤا جو اس طرح سے کُبیر کا سونتیلا بھائی ہؤا اور راوَن کہلایا + وِشرَوَس کا بیٹا ہوکر راوَن ویاکرن کے انوسار راون کیوں کہلایا اور ویشرَوَس کیوں نہ کہلایا اس کا کارن ٹیکا کار مَلّی ناتھ نے رگھوونش (۱۲-۹۱) کی ٹیکا میں یہ دیا ہے کہ "جب وِشرّوس کے ساتھ سنتان واچک اَن پرتیہ لگایا جاتا ہے تو وِشرّوس کی جگہ وِشرَوَن اور روَن آدیش ہو جاتے ہیں"۔ اس لیئے وِشرّوس کی سنتان وِشرّوَن کی نسبت سے ویشروَن (کُبیر) اور روَن کی نسبت سے راوَن ہے + اگرچہ بالمیکی رامائن کے اوتر کانڈ میں جو بالکل پیچھے کی گھڑت ہے راوَن کے ارتھ کچھ اور ہی گھڑ دیئے گئے ہیں + وِشرَوَن اور روَن دونوں نام پاڑنی (۴-۱-۱۱۲) کے شِوآدی گن میں آئے ہیں اور اس سوتر کے انوسار بھی جیسے وِشرَوَن کا گوترج ویٔشرَوَن کہلائیگا ایسے ہی روَن کا گوترج راوَن کہلائیگا اور ان سے اگلی پیڑھیاں بھی اسی طرح سے ویٔشرَوَن اور راوَن کہلاتی چلی جائیں گی۔ جیسے یدو بنسی یادو اور رگھو بنسی راگھو پیڑھی در پیڑھی کہلاتے چلے جاتے ہیں + پس راوَن کسی وِیکتی وشیش کا نام نہیں ہے بلکہ روَن کے گوتر کی ہر ایک وِیکتی کا نام ہے مگر چونکہ ان سب میں وہ راوَن سب سے زیادہ وِکھیات ہؤا ہے جو سیتا جی کو ہر کر لے گیا اور

شری رام چندر جی کے ہاتھ سے مارا گیا اس لئے ہر ایک راوَن
کے چرتر اسی ایک راوَن کے چرتر سمجھے جانے لگے ہیں (چنانچہ دیکھو
آگے بنسا ولی ۷ میں سہسر آرجُن کا حال) +

(۲۸) ستیہ ورت (تری شنکو) :-

اس کی ایک کتھا بالمیکی رامائن (بال کانڈ - سرگ ۵۷ تا ۶۰)
میں آتی ہے اور اس کا سار یہ ہے کہ جب تری شنکو وشوامتر کے پرتاپ
سے شریر سہت سورگ میں پہنچا اور اِندر نے اُس کو سورگ سے نیچے گرادیا
تو وشوامتر نے اُس کو نیچے گرنے سے روک دیا اور وہ آکاش میں
لٹکتا رہ گیا اور اب تک اسی طرح ایک تارا بنا ہوا لٹک رہا ہے +
معلوم نہیں اِس کتھا کی اصلیت کیا ہے مگر اتنا ضرور ہے کہ
تری شنکو اور وشوامتر نام کے دو تارے آکاش میں ایک دوسرے
کے پاس چمکتے ہیں اور شاید اُن سے اس کتھا کا مضمون
سُوجھا ہو (دیکھو پیچھے صفحہ ۸۵) +

(۲۹) ہرشچندر
(۳۰) روہت

ہرشچندر کا ذکر بھی پیچھے اس پرسنگ میں آچکا ہے کہ شُنہ شیپ
کے چرتر کو رامائن تو امبریکھ کے یگیہ سے اور بھاگوت ہرشچندر کے
یگیہ سے منسوب کرتی ہے + امبریکھ کے یگیہ کا حال تو پیچھے بیان کیا
جا چکا ہے - ہرشچندر کے یگیہ کی کتھا یہ ہے کہ ہرشچندر نے ورُن دیوتا
سے مِنّت مانی تھی کہ اگر اُس کے پُتر ہؤا تو وہ اُس پُتر سے ہی اُس کا

یگیہ کر دے گا۔ پُتر پیدا ہوُا (اور وہ پُتر روہت تھا) تو ہرشچندر اُس کے موہ میں آگیا اور طرح طرح کے بہانوں سے یگیہ کو ٹالتا رہا + اس پر ورُن کو کرودھ آیا اور ہرشچندر کے پیٹ میں پانی پڑ گیا + یہ دیکھ کر روہت شُنہ شیپ کو اُس کے پِتا اجیگرت (رشی رچیک) سے مول لے آیا اور اپنے پِتا سے کہا کہ اس کے ساتھ ورُن کا یگیہ کر دیا جاوے + چنانچہ اُس کے ساتھ یگیہ کیا گیا مگر وشوامتر کی کرپا سے شُنہ شیپ کو کوئی آنچ نہیں پہنچی + روہت بھی بچ گیا اور ہرشچندر کی مُکتی ہو گئی +

ہرشچندر کے ناٹک میں جو لیلا دکھائی جاتی ہے وہ شریمد بھاگوت میں نہیں ہے۔ مگر اس سلسلہ میں جو وِشوامتر اور وسِشٹھ کا جھگڑا آپس میں ہے اُس کی طرف ایک شلوک میں (اور وہ شلوک سکندھ ۹ - ادھیائے ۷ کا شلوک ۷ ہے) کچھ اشارہ ہے + اور اس شلوک کا ارتھ یہ ہے کہ ترِی شنکو کا پُتر ہرشچندر ہوُا جِس کے نِمِت وشوامتر اور وسِشٹھ پکشی بن کر برسوں تک یدھ کرتے رہے + دیوی بھاگوت میں یہ لیلا ساری برنن کی گئی ہے +

رگوید (۹-۶۶-۲۶) میں ہرشچندر کا شبد آیا ہے اس طرح کہ "ہرشچندرو مُردگنہ" + مگر وہاں وہ کسی وِیکتی وشیش کا نام نہیں ہے بلکہ مُردگن کا وشیشن ارتھات گُن واچک ہے۔ اور یہ ہی گُن واچک پیچھے گُنی کے ارتھ میں ہو کر راجا ہرشچندر کا نام بن گیا ہے + اِسی طرح سے روہت کا شبد بھی رگوید میں آیا ہے مگر کسی کا نام ہو کر نہیں آیا ہے +

چندر بنس

اب چندر بنس کا حال سُنئے + پیچھے (اس ادھیائے کے آرمبھ میں ہی) بتایا جا چکا ہے کہ سُورج بنس منو (ویوسوت) کے بیٹے اکشواکو کی سنتان ہے تو چندر بنس اُسی منو کی بیٹی اِلا کی سنتان ہے اس طرح سے کہ سوم ارتھات چندر کا بیٹا بُدھ جو تارا نامی استری کے پیٹ سے پیدا ہُوا تھا اس اِلا کو بیاہا گیا اور اس سے پُرورَوا پیدا ہُوا + پُرورَوا کا سمبندھ اِندر لوک کی اپسرا اُروشی سے ہُوا اور اس سمبندھ سے آیو آدک کئی پُتر ہوئے اور اُن سے چندر بنس چلا +

رگوید (منڈل ۱۰ سوکت ۹۵) میں پُرورَوا اور اُروشی کا ذکر آتا ہے - اس سوکت کے ۱۸ منتر ہیں - ان منتروں میں پُرورَوا اور اُروشی کا سمواد ہے - اور اس لئے یہ ہی دونوں ان منتروں کے رشی ہیں - اور رشیوں کے نقشہ میں جو اس سے پہلے ادھیائے میں دیا گیا ہے ان کا نام سنکھیانک ۲۷۵ پر آیا ہے + شت پتھ براہمن (۲-۵-۱) میں ان منتروں کی کچھ ویاکھیا ہے اور پُرانوں نے ان منتروں کے آدھار پر پوری کتھا جوڑ دی ہے + چنانچہ شریمد بھاگوت اور وِشنو پُران میں ان منتروں کی یہ کتھا آئی ہے کہ اُروشی جو اِندر لوک کی ایک اپسرا تھی اِندر لوک میں دیو رشیوں کو پُرورَوا کے وِکرم[۱۱] آدک گُنوں کی مہما گاتے سُنا کرتی تھی - اس لئے اُس کے من میں پُرورَوا کو دیکھنے کی ابھلاکھا اُتپن ہوئی + چنانچہ

[۱۱] وِکرم کے ارتھ کے لئے دیکھو آگے نوٹ ۱۲

وہ پُرُوروا کو دیکھنے کے لئے مَتُشیہ لوک میں آئی اور دیکھتے ہی اُس پر
موہت ہوگئی ۔ پُرُوروا بھی اُس پر نچھاور ہوگیا اور اُس کو اپنے پاس
رکھنا چاہا ۔ اُروشی تو بھگوان سے چاہتی تھی کہ پُرُوروا کے
پاس رہے جھٹ راضی ہوگئی مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ
سدا اُس کے پاس نہیں ٹھہر سکتی ۔ اِس لئے اُس نے
بہانے کے لئے یہ دو شرطیں ٹھہرائیں ایک یہ کہ میرے
دو مینڈھے ہیں میں اِن کو پُتروں کے سمان رکھتی ہوں یہ میرے
پاس سے جانے نہ پائیں ۔ اور دوسری یہ کہ میں تم کو ننگا
نہ دیکھوں ۔ پُرُوروا نے یہ شرطیں مان لیں اور اُروشی اُس کے پاس
رہنے لگی ۔ تھوڑے ہی دنوں میں اِندر کو اُروشی کی یاد آئی ۔ اور
گندھرووں کو حکم دیا کہ اُروشی کو لاؤ ۔ گندھرو پہلے ہی سے سب
بات جانتے تھے ۔ آدھی رات کو آئے اور اُروشی کے مینڈھے اُٹھا کر
لے اُڑے ۔ مینڈھے ممیائے تو اُروشی چونکی اور ہاتھ مل کر چلّانے
لگی کہ ہائے میرے پُتروں کو کوئی لئے جارہا ہے اور مجھ اناتھ کا کوئی
سہائے نہیں ۔ پُرُوروا پاس ہی لیٹا ہوا تھا اُٹھا اور اندھیرے
میں دھنش بان لے کر دوڑا ۔ گندھرووں نے ایک دم بجلی
چمکائی اور اُروشی نے اُس کو ننگا دیکھ لیا ۔ انت یہ
ہوا کہ جب پُرُوروا مینڈھوں کی طرف سے ناکام لوٹ کر
آیا تو اُروشی کو بھی نہ پایا ۔ بہت گھبرایا مگر آخر چُپ کر کر
بیٹھ رہا ۔ کچھ دنوں بعد پُرُوروا نے اُروشی کو کورُوکشیتر
میں سرسوتی کے کنارے دیکھا اور اُن دونوں کا آپس

میں سمواد شروع ہُوا (اور وید کے سُوکت (۱۰-۹۵) میں اِسی سمواد کا برنن ہے) + پُرُورَوا نے کہا کہ تو مجھ کو چھوڑ کر کہاں چلی گئی - میرے پاس آ نہیں تو میں ابھی مرتا ہوں - اُروشی نے کہا کہ مت دھیرج دھر - میں اِندر لوک کی رہنے والی ہوں - مُنشیہ لوک میں تیرے پاس سدا نہیں رہ سکتی - ہاں برسویں دن ایک رات کے لئے تیرے پاس آجایا کروں گی اور مجھ سے تیرے ایک بیٹا ہو جایا کرے گا - اور اب بھی میں تجھ سے گربھ وتی ہوں + اور جو تو سدا میرے ساتھ رہنا چاہتا ہے تو یہ سُرگ کی اگنی لے وید منتروں سے اس کی سیوا کیا کر اس کرم کے پربھاو سے تجھ کو اِندر لوک کی پراپتی ہو گی اور پھر تو وہاں میرے ساتھ رہا کریگا + چنانچہ پرُورَوا اگنی لیکر چلا آیا مگر من میں بچارا کہ تو نے اُچت نہیں کیا جو اُروشی کو چھوڑا اور اگنی کو لایا + لوٹا کہ اُروشی کو لے آئے مگر اب اُروشی تو کیا ملنی تھی وہ اگنی بھی نہیں ملی جو اُروشی نے دی تھی + اگنی کی جگہ شمی کی لکڑی دیکھی - سمجھا کہ اگنی اس کے اندر ہے وہاں سے اُس کو نکالنا چاہیئے - چنانچہ شمی کی دو ارنیاں بنائیں اور اُن کو متھ کر اگنی پیدا کی + پھر چونکہ تریتا جُگ کا آرمبھ ہو چکا تھا اور اُس کے ہردے میں رِگ - سام - اور یجُر روپی تری وِدیا کا پرکاش ہو چکا تھا اس لئے اُس نے اس ایک اگنی کو آہونیہ - گارہپتیہ اور دکشِن اگنی روپ سے تری ورت کیا اور اس تری ورت اگنی سے وید وِہت کرم کرتے کرتے اِندر لوک کو

پراپت کیا اور اُروشی کے ساتھ رہنے سہنے لگا ۔

مہابھارت (آدی پرو - ادھیائے ۷۵ - شلوک ۲۲-۲۳/۲۴) میں ان کتھاؤں کا صرف اتنا اشارہ آیا ہے کہ پُرورَوا گندھرو لوک سے اُروشی کے ساتھ تین پرکار کی اگنیوں کو بھی ساتھ لایا تھا ۔ شریمد بھاگوت (۹-۱۴-۴۸) میں خاص اس وشے میں یوں آیا ہے کہ "پہلے ایک ہی وید سب بانی کا بیج پرنو (اوم) تھا - ایک ہی دیو نارائن تھا - ایک ہی اگنی تھی - اور ایک ہی ورن تھا - پُرورَوا سے تریتا یگ کے آرمبھ میں تری ودیا ہوئی" ۔ اور وشنو پُران (۴-۶-۹۶) کا آشے بھی یہ ہی ہے ۔

ان کتھاؤں میں سب سے بڑی بات جو خاص توجہ کے لائق ہے وہ اس بات کا برنن ہے کہ پُرورَوا کو جس کا زمانہ سورج بنس کے بانی اکشواکو کے ساتھ ست جگ سے شروع ہوُا تھا اُروشی کی تلاش میں سارا ست جگ اور تریتا جگ کا بھی کچھ حصہ لگ گیا - اور اس برنن کی تہ میں کچھ اور بات ہے ۔ ہم آگے (بھاگ ۴ - ادھیائے ۱) میں دیکھیں گے اور کچھ اسی بھاگ کے ادھیائے ۲ میں دیکھ بھی آئے ہیں کہ جہاں سورج بنس میں اِکشواکو سے لے کر راجا برہدبل تک جو مہابھارت کے زمانہ میں ہوُا ۹۵ پیڑھیاں اور راجا پرسین جت تک جو مہاتما بُدھ کے زمانہ میں ہوُا ۱۲۱ پیڑھیاں ہوئیں وہاں چندر بنس کی اُس شاخ میں جو پُرو سے چلی اکشواکو کے سمکالین پُرورَوا سے لے کر راجا برہدبل کے سمکالین مہاراجہ یدھشٹھر تک ۴۷ پیڑھیاں اور راجا پرسین جت کے سمکالین اودین تک ۷۳

پیڑھیاں ہوئیں گویا دونوں صورتوں میں چندربنس کی پیڑھیاں سورج بنس کی پیڑھیوں کے مقابلہ میں بقدر ۹۵-۴۷ = ۴۸ یا ۱۲۱-۷۳ = ۴۸ کم ہوئیں + اسی طرح سے چندربنس کی دوسری شاخ میں جو یدو سے چلی شری کرشن جی تک جو اسی راجا برہدبل کے سمکالین تھے ۵۱ پیڑھیاں ہوئیں اور یہ پیڑھیاں بھی سورج بنسی پیڑھیوں سے ۹۵-۵۱ = ۴۴ یعنی تقریباً اُتنی ہی کم رہیں + اور اتنی پیڑھیوں کا کم رہنا اور اُن کا پتہ نہ لگنا اِدھر پورو بنس کے لئے جس میں یدھشٹھر آدک پانڈو اور دُریودھن آدک کئورو پیدا ہوئے تھے اور اُدھر یادو بنس کے لئے جس میں شری کرشن جی پیدا ہوئے تھے ہانی کارک تھا اس لئے ہمارا خیال ہے کہ اِس ہانی کو چھپانے کے لئے ہی پُورَوا کی یہ کتھا رچی گئی ہے کہ اُس نے اُروشی کے بجوگ میں سارا ست جگ اور تریتا جگ کا بھی ایک حصّہ گزار دیا - اور اس طرح سے وہ اکیلا ہی ست جُگ کے سارے چار ہزار برس اور تریتا جُگ کے آٹھ سو برس جو اڑتالیس پیڑھیوں کے اڑتالیس سو برس ہوئے (۴۸۰۰) پورے کر گیا + مگر یہ پیڑھیاں کہاں گم ہوئیں - ایا پُرورَوا کے بعد ہی گُم ہوئیں جیسا کہ اس کتھا سے ظاہر ہوتا ہے یا کہیں آگے جا کر + ہمارا خیال ہے کہ یہ پیڑھیاں آگے جا کر سمورن اور کورو کے بیچ میں جو پورو کے بنس میں نمبر ۲۵ اور نمبر ۳۰ پر آئے ہیں گم ہوئی ہیں + سمورن تک رشی کال برابر چلا آیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے ادھیائے میں دکھایا گیا ہے + اور سورج بنس اور چندربنس کی بنساولیاں بھی ایک

دوسرے کے مطابق رہی ہیں مثلاً پرسین جت جو سورج بنس میں اکشواکو سے ۱۶ پیڑھی پیچھے ہے اُس کی بیٹی رینکا جمدگنی کو جو چندر بنس میں پُرورَوا سے ۱۴ پیڑھی پیچھے ہے بیاہی گئی تھی اور ماندھاتا جو سُورج بنس میں اکشواکو سے ۸ اپیڑھی لبد ہے ششش بندو کی بیٹی کو بیاہا گیا تھا جو چندر بنس کے یدو کُل میں پُرورَوا سے گیارہ پیڑھی پیچھے ہے (دیکھو پیچھے بنساولی ۱ اور آگے بنساولیاں ۲ اور ۳)۔ کہا جا سکتا ہے کہ پُرورَوا تو پُرانوں کی کتھا کے بموجب گندھرو لوک میں ٹھیک اڑتالیس ۴۸ سو برس تک رہا اور نیچے منشیہ لوک میں اُس کی سنتان چلتی رہی۔ تو بھی چندر بنس میں سورج بنس کے مقابلہ میں مہابھارت کے زمانہ تک ۴۸ پیڑھیوں کی کمی تو ضرور رہی اور یہ کمی پُرورَوا کے عین لبد تو ہوئی نہیں کیونکہ اِدھر جمدگنی تک اور اُدھر ششش بندو تک اس کی پیڑھیاں سورج بنس کے قریب قریب مطابق رہیں اس لئے کہیں آگے جا کر ہی ہوئی اور وہ آگے کی جگہ ہم کو سموَرن اور کورو کے بیچ میں نظر آتی ہے اور سموَرن کے ساتھ سورج کی پُتری تپتی کے بیاہ کی کتھا کا جُڑ جانا بھی یہ ہی ظاہر کرتا ہے (دیکھو پیچھے رشیوں کے نقشہ کا سنکھیانک ۵۶)۔ تپتی کے بیاہ کے وشے میں ہم اس ادھیائے کے آخر میں جہاں سموَرن کا ذکر آویگا کچھ اور روشنی ڈالیں گے۔

[پیچھے بیان کیا جا چکا ہے کہ اکشواکو کے آٹھویں بھائی شریاتی کے بنس میں راجا ککُدمی تھا اور اس کی بیٹی ریوتی شری کرشن جی کے بھائی

بلدیو جی کو بیاہی گئی تھی - اُس کُکُدمی کے باپ اور دادا کا
حال تو معلوم ہے کہ باپ ریوت اور دادا آنرت تھا مگر
ان سے پہلی پیڑھیوں کا حال معلوم نہیں کہ وہ کون تھیں اور
ایا یہ آنرت آدک شریاتی کے بنس میں بھی تھے یا نہیں - اور یہ بات
بھی شری کرشن جی کے کُل کے لئے ہانی کارک تھی - اس لئے اس ہانی
پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ کتھا رچی گئی کہ یہ آنرت آدک شریاتی کے
ساتھ لگتی ہوئی ہی پیڑھیاں تھیں پر کُکُدمی اپنی بیٹی ریوتی کو اپنے ساتھ
لے کر برہم لوک میں برہما جی سے اس بات کا مشورہ کرنے جا رہا تھا کہ ریوتی
کس کو بیاہی جائے کہ راستے میں وہ گندھرووں کا راگ سُننے کے لئے
ٹھہر گیا اور اُس میں ایسا مست ہوا کہ جُگ کے جُگ بیت گئے اور اُس
کو کچھ خبر نہیں ہوئی - انجام جب وہ برہما جی کے پاس پہنچا تو اس وقت
شری کرشن جی کا زمانہ تھا اور برہما نے کہا کہ اب ریوتی کو بلدیو جی کے
ساتھ بیاہ دینا چاہیئے + اور معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح وہاں کُکُدمی کے
لئے یہ کتھا جوڑی گئی تھی کہ وہ گندھرووں کے راگ میں جُگوں
تک مست رہا ٹھیک اسی طرح یہاں پُرورَوا کے لئے یہ کتھا رچی گئی
کہ وہ ایک اپسرا کے موہ میں جُگوں تک موہت رہا +

کبی کالیداس نے وِکرم اُروشی نامی ناٹک میں پُرورَوا اور اُروشی
کے چرتروں کا ایک بچتر چتر کھینچا ہے - کبتا کی خوبیاں جو اس ناٹک
میں ہیں اُن کا ذکر تو ہم اس گرنتھ کے چھٹے بھاگ میں ساہتیہ کے
پرکرن میں کریں گے پرنتو یہاں صرف اِس ناٹک کا خلاصہ لکھ دیتے
ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ کالیداس نے جو پُرورَوا اور اُروشی کا چتر کھینچا

ہے وہ کیا کہتا ہے + خلاصہ یہ ہے :-

انک (۱)

پردے کے پیچھے سے آواز آتی ہے کہ ارے کوئی دیوتاؤں کا پکش پاتی آکاش میں اُڑنے والا ہو تو آئے اور ہم کو بچائے + پردہ اُٹھتا ہے تو دکھائی دیتا ہے کہ چند اپسرائیں آکاش میں یہ دُہائی دے رہی ہیں اور سامنے سے ایک راجا رتھ میں بیٹھا اُڑا آرہا ہے اور رتھ کو ٹھیرا کر کہتا ہے کہ میں راجا پُرورُوا ہوں سورج کی اُپاسنا کر کے آرہا ہوں میرے پاس آؤ اور بتاؤ کہ تم کو کس سے بچاؤں + اپسرائیں راجا کے سامنے آتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم اپنی پیاری سکھی اُروشی کے ساتھ جو تپسویوں کا تپ بھنگ کرنے کے لئے اِندر کا کومل شستر ہے اور روپ سے گروِت گوری کا جواب اور سورگ کا بھوشن ہے کُبیر کے بھون سے لوٹ کر آرہی تھیں کہ ہر نیہ پور نواسی دئیتیہ کیشی اُس کو چِتر لیکھا کے ساتھ ہر کر لے گیا - اُس کو جس پرکار ہو سکے بچائیے اور ہم پر کرپا کیجئے + راجا جواب دیتا ہے کہ تم کچھ سوچ مت کرو میں ابھی جاتا ہوں اور اُس جالم (ظالم) کی خبر لیتا ہوں تم یہاں ہی ہیم کوٹ کی شِکھر پر ٹھیری رہو + یہ کہکر راجا اُڑ جاتا ہے اور دم کے دم میں کیشی کو جا لیتا ہے اور اُروشی کو اُس کے پنجے سے چھڑا کر اپسراؤں کو سونپ دیتا ہے + مگر راجا اُروشی کی سُندرتا پر موہت ہو جاتا ہے اور اُروشی راجا کی بیرتا اور سُندرتا دونوں پر نوچھاور ہو جاتی ہے + اِتنے ہی میں گندھرو چِتر رتھ آتا ہے اور کہتا

ہے کہ راجا تو سچ مُچ وِکرم کی مہما سے اِندر کا کاج سنوارنے کے یوگیہ ہے ہم بھی اِندر کی آگیا سے اُروشی کو چھوڑانے چلے تھے - پر مارگ میں تیری جے کے اُداہرن سُنے اور تیرے پاس آئے اب چلو اُروشی کو اِندر کے پاس لے چلو وہ تم سے بہت پرسن ہوں گے - پہلے نارائن نے اُروشی رچ کر

۱۲ وِکرم کے ارتھ بیرتا کے ہیں اور وِکرم کبی کالیداس کے سوامی راجا وِکرم آدتیہ (بکرماجیت) کا نام بھی ہے - اس لئے کالیداس نے بڑی چترائی سے وِکرم کے شبد کو اُروشی کے ساتھ جوڑ کر اپنے ناٹک کا نام وِکرم اُروشی رکھا ہے - جس کے اصلی ارتھ تو یہ ہیں کہ وِکرم ارتھات بیرتا سے اُروشی کی پراپتی (پرُورواکو) جس طرح کہ ابھگیان شکُنتلا کا جو اسی کالیداس کے دُوسرے ناٹک شکُنتلا کا اصلی نام ہے ارتھ یہ ہے کہ ابھگیان ارتھات مُدرا کے گیان سے شکُنتلا کی پراپتی (دُشینت کو) پر اس کے سادھارن ارتھ یہ پرتیت ہوتے ہیں کہ وکرم اور اُروشی - اور اس طرح سے کالیداس نے بڑی یُکتی سے اُروشی کے ساتھ وِکرم کا نام لگا کر اپنے ناٹک کے ساتھ اپنے سوامی کا نام بھی سدا کے لئے روشن اور امر کر دیا ہے + اور وِکرم کا شبد بھی کالیداس نے اپنی طرف سے نہیں لگایا ہے بلکہ پُرانوں سے لے کر لگایا ہے جیسا کہ پیچھے پُرُورَوا کے حال کے شروع میں ہی دکھایا جا چُکا ہے اور یہ کالیداس کی اور وِدوتا ہے + وِکرم کی مہما کے شبد جو کالیداس نے یہاں استعمال کئے ہیں وہ بھی اسی پرکار سے وِکرم آدتیہ کی مہما کو بتاتے ہیں اور کالیداس کی کبتا کی داد دیتے ہیں +

اِندر کو دی تھی[۱۳] اب تم نے دیئیتوں سے چھوڑا کر دی ہے ÷ راجا اوتّر دیتا ہے کہ ایسا نہ کہئے یہ جو کچھ ہے اِندر کا ہی پرتاپ ہے ÷ چِترَرتھ پرتی اوتّر دیتا ہے کہ تمہارا ایسا کہنا بھی ٹھیک ہے کیونکہ اَن اُتسیک (اَن ابھمان) وِکرم کا النکار ہے[۱۴] ÷ پرینام یہ کہ راجا نے اُروشی چِترَرتھ کو سونپ دی اور اُروشی چِترَرتھ کے ساتھ اُڑ گئی مگر اپنا چِت راجا میں لپٹا ہؤا چھوڑ گئی اور راجا کے چِت کو اپنے ساتھ اُڑا لے گئی ۔ جیسے کوئی راج ہنسی مرِنال میں سے سُوت چیر کر لے اُڑتی ہے ÷

انک (۲)

راجا کی ایک رانی تھی جو کاشی نریش اوشی نر[۱۵] کی پُتری اُوشی نری تھی ۔ اُس نے راجا کی یہ دَشا دیکھی اور ایک داسی سے کہا کہ اس کا پتہ لگا اور راجا کے (سہچاری اور ہاسیہ کاری منتری) وِدُوشک

[۱۳] اس کی کتھا اس طرح سے ہے کہ جب نارائین رشی بیٹھے ہوئے تپ کر رہے تھے تو چند اپسرائیں اُن کا تپ بھنگ کرنے کے لئے ان کو لُبھانے آئیں ۔ اس پر نارائین نے اپنی اُرو یعنی جانگھ میں سے اُروشی کو پیدا کر کے اُن کے سامنے کھڑا کر دیا کہ تم سے اچھی اچھی اپسرائیں تو میری اُرو میں بس رہی ہیں تم مجھ کو کیا لُبھاؤ گی ÷

[۱۴] یہاں بھی وہی وِکرم آدَشیہ کی دُھن نکلتی ہے جو اوپر نمبر ۱۲ میں دکھائی گئی ہے ÷

[۱۵] اوشی نر پُرورَوا کے بیٹے آیو سے بنس میں یَیاتی کے ایک بیٹے انو کے کُل میں پُرورَوا سے تیرھویں پیڑھی میں ہوا ہے ۔ اس لئے یہ کالیداس کی غلطی ہے کہ وہ اوشی نر کو پُرورَوا کا سمکالین ظاہر کرتا ہے ÷ دیکھو آگے بنساولیاں ۷ اور ۵ ÷

سے لگا + داسی آئی دیکھا کہ راجا کارج آسن پر براجمان راج کاج کر رہے ہیں اور وِدُوشک باہر کھڑا ہے + داسی وِدُوشک کے پاس گئی اور اُس کو باتوں میں لگا کر اُس نے راجا کا سارا بھید نکال لیا اور رانی کو جا سُنایا + راجا کارج آسن سے اُٹھ کر باہر آئے اور وِدُوشک سے اُروشی کے وِشے میں بات چیت کرنے لگے + اسی سمے اُروشی مدن (کام دیو) کے نیوگ سے راجا سے ملنے آئی اور راجا کو وِدُوشک کے ساتھ بات چیت کرتے دیکھ کر تِرسکرنی ودیا کے پربھاو سے تِروہت (اوروں کو دکھائی دینے کے ناقابل) ہو کر اُن کی بات چیت سُننے لگی + راجا نے باتوں باتوں میں کہا کہ اُروشی بڑی کٹھور ہے کہ اپنے پربھاو سے میرے انوراگ کو جانتی ہے اور پھر میرا اَپمان کرتی ہے + اُروشی نے یہ سُن کر ایک بھوج پتر پر یہ شلوک لکھا اور راجا کی طرف اُڑا دیا کہ "سوامی یدی میں آپ جیسے انوراگی کے اوپر ایسی ہی کٹھور ہوں جیسی کہ آپ اگیانتا سے مجھ کو سمجھتے ہیں تو پھر یہ کیوں ہو رہا ہے کہ نندن بن کی شیتل سوگندھی وایو بھی پارِجات کے پھولوں کی سیجا پر پڑی ہوئی مجھ کو نہیں سُہانی ہے"[۱۶] + راجا یہ پتر اُٹھا کر پڑھ ہی رہا تھا کہ چِترلیکھا سامنے آ کر کھڑی ہوئی اور بولی کہ مہاراج کی جے ہو + راجا نے کہا کہ ہیں تو کہاں اور اکیلی- تیری سکھی کہاں ہے- اُس کے بنا تو ایسی لگتی ہے جیسی گنگا کے بنا جمنا سنگم میں + چِترلیکھا نے کہا کہ پہلے بادل ہی آتا ہے اور پیچھے

[۱۶] نندن بن اندر لوک میں ایک بن کا نام اور پارِجات اندر لوک میں ایک برکش کا نام ہے +

بجلی - میں بجلی کا سندیسہ لائی ہوں اور وہ یہ ہے کہ پہلے بھی مہاراج
نے اُس کو دانو کے پنجہ سے چھوڑایا تھا اب بھی مہاراج ہی اُس کو
مدن کے پھندے سے چھوڑائیں * راجا نے کہا کہ جب وہ بھی ایسی
ہی تپی ہوئی ہے جیسا کہ میں تو پھر ہم دونوں کے جڑ جانے میں کسر
ہی کیا ہے * یہ سنتے ہی اُروشی جھٹ پرگٹ ہوگئی اور بولی کہ مہاراج
کی جے ہو * راجا نے کہا کہ میری جے میں اب کیا سندیہہ رہا جب
تیرے مُکھ سے یہ جے کا شبد جو اِندر کے سوائے اور کسی پُرش کے
لئے نہیں نکلتا آج میرے لئے نکلا ہے * یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں
کہ پردہ کے پیچھے سے آواز آئی کہ اے چِترلیکھا اُروشی کو لے کر جلدی
چل - بھرت مُنی نے جو آٹھوں رس اور لِلت ابھی نے والا پریوگ
(ناٹک) تم میں نیکشت کیا ہے اُس کو آج راجا اِندر دیکھنا چاہتے
ہیں * یہ سُن کر اُروشی کو بڑا دُکھ ہوا پر وہ پرآدھین تھی اس لئے
راجا کو چھوڑ چلی گئی * راجا کی یہ دشا ہوئی کہ ؎

دِل کی دِل میں ہی رہی بات نہ ہونے پائی
ایک بھی اُس سے ملاقات نہ ہونے پائی

بے چین ہو کر راجا نے وِدوشک سے کہا کہ لا وہ بھوج پتر ہی لا اُسی
سے اپنا دل بہلاؤں - مگر وِدوشک نے جو دیکھا تو پتے کا پتا نہ تھا
راجا اور بے چین ہوا اور وِدوشک کے ساتھ پتے کو ڈھونڈنے لگا *
اُدھر سے رانی داسی کے مُکھ سے راجا کے بھید کو سُن کر کرودھ
میں بھری ہوئی راجا کے پاس چلی آ رہی تھی کہ یہ بھوج پتر ہوا میں
اُڑتا ہوا اُس کے نوپُر (پازیب) سے آ کر بجا - رانی نے اُس کو اوٹھایا

اور اُس کے لیکھ کو پڑھا تو اور جل گئی اور لپک کر راجا کے پاس گئی
اور بولی کہ لو جس کو تم ڈھونڈ رہے ہو وہ یہ رہا ÷ راجا یہ دیکھ کر
گھبرا گیا اور سوائے اس کے اور کچھ نہ بول سکا کہ دیوی میرا اپرادھ
چھما کرو ÷ رانی نے کہا کہ اپرادھ تو میرا ہے کہ تم مجھ کو نہیں چاہتے
اور پھر میں تمہارے پاس آکر کھڑی ہوتی ہوں ۔ اچھا لو اب میں
جاتی ہوں ÷ یہ کہا اور برسات کی ندی کی سمان ملین مکھ ویگ
سے بل کھاتی ہوئی چلی گئی ÷

انک (۳)

بھرت منی کے دو شِشیہ پَلَوَ اور گالَوَ آپس میں بات چیت
کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور اُن کی بات چیت سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ پریوگ جس کے لئے اُروشی کو اِندر لوک میں بُلایا
گیا تھا لکشمی سویمبر کا پریوگ تھا ۔ اُروشی اُس میں لکشمی بنی تھی اور
جب سویمبر کے سمے اُس سے پوچھا گیا کہ تو ان مہاپرشوں میں سے
جو تیرے سویمبر کے لئے یہاں سماگت ہوئے ہیں کس کو چاہتی ہے
تو اُس کے مکھ سے پُرشوتّم کی جگہ پُرُوَرَوا کا نام نکل گیا ۔ اور گرو
نے اِس دوش کے پیچھے اُس کو شاپ دیدیا کہ آج سے دِوّیہ لوک
میں تیرا ٹھکانا نہیں ہوگا ÷ پرنتو اِندر نے اُس پر دیا کی اور کہا کہ
یدی پُرُوَرَوا میں تیرا چِت ہے تو تُو اُس کے پاس چلی جا اور
جب تک وہ تجھ سے کوئی لڑکا نہ دیکھ لے تب تک اُس کے پاس
رہ اور پھر دِوّیہ لوک میں آجا ÷

اِدھر رانی راجا سے بگڑ کر تو چلی آئی پر اپنے من میں پچتائی کہ میں نے بڑا پاپ کیا جو راجا کا نرآدر کیا ٭ اور نری پچتائی ہی نہیں بلکہ پاپ نِوارن کے لیئے اُس نے برت رکھا اور راجا کے ساتھ چندرما کے درشن کر کے برت کھولا اور راجا سے چھما مانگ کر کہا کہ آج سے میرے دل میں کوئی مَیل نہیں آپ جس استری کو چاہیں بُلا لیں میں اُس سے کوئی دویش نہیں رکھوں گی بلکہ پریم رکھوں گی ٭ اُروَشی دِویہ لوک کو چھوڑ کر پرتھوی پر آچکی تھی اور پُرُورَوا کے محل میں چھپی ہوئی راجا اور رانی کی یہ سب باتیں سُن رہی تھی۔ آخر رانی کے یہ پریم بھرے بچن سُن کر پرگٹ ہوئی اور بولی کہ مہاراج کی جے ہو۔ اب تو دیوی نے بھی آگیا دے دی اور اب میں آپ کے پاس بیٹھ سکتی ہوں ٭ راجا نے اُس کو اپنے پاس بِٹھالیا اور رات زیادہ ہونے پر واس گرِیھ (خوابگاہ) میں اُس کے ساتھ پرویش کیا ٭

انک (۴)

دو اپسرائیں آپس میں باتیں کرتی دِکھائی دیتی ہیں۔ سہجنّیا پوچھتی ہے کہ سکھی تو اُداس کیوں دکھائی دیتی ہے۔ چِتر لیکھا اُتّر دیتی ہے کہ سکھی مجھکو دھیان کرنے سے پرتیت ہؤا ہے کہ اُروَشی پُرُورَوا کو ساتھ لے کر گندھ مادن بن میں بہار کرنے گئی ہوئی تھی وہاں کسی بات پر راجا سے کُپِت (غصّہ) ہو کر چلدی اور گورو کے شاپ سے دیوتاؤں کے نیم کو بھُول کر کُمار بن میں گھُس گئی اور گھُستے ہی لتا بن گئی ٭ اب راجا ہے کہ اُس کی تلاش میں باؤلا ہؤا پھرتا ہے۔ اور

مجھ کو اُس کی اس باول گت سے اور اُروشی کی اس دشا سے دُکھ ہو رہا ہے + سہجنیا کہتی ہے کہ سکھی ایسی وپتیوں کے دُکھ چر کال تک نہیں رہتے ہیں جلدی ہی کوئی نہ کوئی اُپائے نکل آئیگا جس سے ان دونوں کا سماگم پھر ہو جائیگا +

اِس کے ساتھ ہی پردہ اُٹھتا ہے اور راجا بن میں باؤلوں کی طرح پھرتا دکھائی دیتا ہے۔ کالے بادل میں بجلی چمکتے دیکھتا ہے تو چلّاتا ہے کہ یہ دیکھو کوئی راچھس میری سُندری کو اُڑائے لیئے جاتا ہے + مور کو کو ناچتے دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ ہاں تُو اب اس خوشی میں ناچ رہا ہے کہ میری پیاری اب نہیں رہی کیونکہ جب تک وہ رہی اُس کے سامنے تیرا رنگ پھیکا رہا اور تجھے ناچ کی نہ سُوجھی + کویل کو کُوکتے سُنتا ہے تو کہتا ہے کہ اگرچہ اس کو بھی میرے دُکھ کا خیال نہیں ہے مگر چونکہ اس کی آواز میں مجھ کو اپنی پیاری کی آواز کی دُھنی سنائی دیتی ہے اس لیئے خیر میں اس کو کچھ نہیں کہتا + ہنسوں کو اُڑتے دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ اے ہنسوں تم مانسرور کو تو پیچھے جانا پہلے مجھ کو میری پیاری کا پتہ تو بتاتے جاؤ کہ وہ کہاں ہے کیونکہ ست پرش اوروں کے کارج کو سوارتھ سے بڑا سمجھتے ہیں اور اس میں کوئی سندیہہ نہیں کہ تم نے اُس کو اوشیہ دیکھا ہوگا نہیں تو یہ چال تم نے کہاں سے اُڑائی + بھونرے سے کہتا ہے کہ ارے تجھ سے تو میں اپنی پیاری کا پتہ کیا پوچھوں تجھ کو اگر اُس کے مُکھ کی سوگندھی کہیں چھو گئی ہوتی تو پھر تُو ان پھولوں کے رسوں میں بھرمتا نہ ہوتا + آخر کو پروروا ایک لتا دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہو نہ ہو میری پیاری یہ ہی ہے۔ اس کے کومل پتوں

پر مینہ کی بوندیں پیاری کے کومل انگوں پر آنسوؤں کی دھارا ہیں - اس
کے پھول کیا جھڑے ہوئے ہیں پیاری نے اپنے بھوشن اتارے ہوئے
ہیں - بھونروں کے شبدوں سے اس کا نہ گونجنا بتلاتا ہے کہ وہ کسی
چنتا میں چپ کھڑی ہے اور پرتھوی پر اس کا بکھرنا درشاتا ہے کہ وہ
اپنے کوپ (غصہ) سے پچتا کر میرے چرنوں میں لوٹ رہی ہے + یہ
کہہ کر راجا اس لتا سے چمٹ جاتا ہے اور آنکھیں بند کر کے کہتا ہے کہ
اہاہا یہ تو سچ مچ میری پیاری اُروشی ہی ہے کیونکہ اس کے سپرش
سے مجھ کو پیاری کے سپرش کا سا آنند ہوتا ہے + اور سچ مچ وہ لتا
اُروشی ہی تھی جو راجا کے چھوتے ہی اپنے اصلی روپ میں آ گئی تھی اور
راجا کو جو آنکھیں بند کئے چمٹا ہوا تھا اس کی کچھ خبر نہیں تھی +
آخر کو جب راجا نے آنکھ کھولی تو اُروشی کو اپنی بغل میں پایا - خوشی
سے اُچھل پڑا اور بولا کہ پیاری تو کہاں + اُروشی نے کہا کہ یہاں سے
کمار کارتیکے کا بن لگتا ہے اور اُن کا شاپ ہے کہ اگر کوئی استری اس
بن میں گھسے گی تو وہ جڑ لتا ہو جاویگی میں بھول کر یہاں گھس آئی اور لتا
بن گئی - پرنتو اس شاپ سے نِوارن کا کارن تو ایک سنگمنی منی ہے
اُس کے بنائیں اس شاپ سے کیونکر نکلی + راجا نے کہا کہ ایک
منی تو مجھ کو اس بن پھرتے ہوئے ملی تھی وہ میں نے اُٹھالی تھی +
اُروشی نے کہا کہ دیکھوں - راجا نے دِکھائی تو اُروشی نے کہا کہ یہی
تو وہ سنگمنی منی ہے اور اسی کے پرتاپ سے ہم بچھڑے ہوئے پھر
ملے ہیں - پر اب راجدھانی سے آئے بہت دن ہو گئے پرجا ہم کو
دوش دیتی ہوگی چلئے لوٹ چلئے +

انک (۵)

تِھتی وشیش کے کارن پُرورَوا اور اُروشی گنگا جمنا کے سنگم میں اشنان کر کے آئے ہیں اور اُپکاریا (پٹ بھون) میں بیٹھے سنگار کر رہے ہیں کہ ایک ایک داسی باہر سے چلائی کہ ہا دھِک ہا دھِک میں منی کو پنکھے پر دھرے آ رہی تھی کہ ایک گِردّھ (گِدھ) اُس کو ماس کا ٹکڑا سمجھ کر میرے ہاتھ میں سے اُڑا لے گیا ٭ راجا یہ سُنتے ہی اُٹھ دوڑا - کیونکہ یہ منی وہی سنگمنی منی تھی جو اُروشی کے ساتھ اس کے سنگمن (ملاپ) کا کارن ہوئی تھی - اور پُکارا کہ دھنش لاؤ ٭ یوَنی[له] دھنش بان لے کر آئی مگر اتنے میں وہ گِدّھ بان کی مار سے دُور نکل گیا اور راجا نے حکم دیا کہ اچھا شکاری لوگ اس کا پیچھا کریں اور جہاں یہ بیٹھے اُس کو نشانہ بنائیں ٭ تھوڑی دیر نہ گُذری تھی کہ ایک کنچُکی (انتہ پُرچاری وِردّھ براہمن) نے منی لا کر پیش کی اور اُسکے ساتھ ہی ایک بان پیش کیا اور کہا کہ مہاراج کے پرتاپ نے اس بان کے رُوپ میں اُس دُشٹ گِدّھ کے تن کو بیندھا اور یہ منی اُس کے مُکھ سے نکالی ٭ راجا نے بان اُٹھا کر دیکھا تو اُس پر یہ کُھدا ہوا تھا کہ "یہ بان پُرورَوا اور اُروشی کے پُتر آیوش کا ہے اور دوشیوں کی آیوشی (عمر) کا ہرنے والا ہے" ٭ ساتھ

له پچھلے زمانوں میں جن میں کبی کالیداس اور اُس کے سوامی بکرم آدتیہ کا زمانہ بھی شامل ہے یوَن جاتی کی استریاں جن کو فرنگی مورخ یُونانی قوم سے تعبیر کرتے ہیں ہندوستان کے راجاؤں کے محلوں میں داسیوں کا کام کرتی تھی اور راجا کے دھنش بان کو سنبھال کر رکھنا اُن کا ایک خاص کام تھا ٭ کالیداس نے اپنے زمانے کی اس بات کو پُرورَوا کے زمانے میں بھی دھر دیا حالانکہ پُرورَوا کا زمانہ ابھی تاریخ کی دُھند سے باہر نہیں نکلا تھا ٭ اسی طرح کالیداس کا نیمِش آرنیہ کا ذکر پُرورَوا کے زمانہ میں کرنا اور راجا اُوشی نر کو پُرورَوا کا سمکالین ظاہر کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے (دیکھو آگے نوٹ ۱۸ اور پیچھے نوٹ ۱۰) ٭

ہی یہ خبر آئی کہ ایک تاپسی ایک کُمار کو لئے باہر کھڑی ہے اور اُروشی سے ملنا چاہتی ہے ✤ راجا نے اُس کو اندر بُلوایا اور اُروشی کو بھی بُلا بھیجا ✤ اُروشی آئی تو تاپسی نے اُس سے کہا کہ اُروشی لے اب اپنے پُتر کو سنبھال چیون رشی نے کہا ہے کہ اب یہ پُتر ہمارے آشرم میں رہنے کے یوگیہ نہیں رہا ہے کیونکہ آج اُس نے ایک گِردّھ کو اپنے بان سے مار دیا ہے ✤ راجا چکرایا کہ یہ کیا ماجرا ہے تو اُروشی نے بیان کیا کہ مہاراج یہ میرے اُدر سے آپکا پُتر ہے۔ مَیں نے اپنے پربھاو سے اپنے گربھ آکار کو آپ پر پرگٹ ہونے نہ دیا اور جب یہ پیدا ہوا تب آپ نیمشؔ[15] آرنیہ میں یگیہ کر رہے تھے اور میں اُس کو چیون رشی کے آشرم میں چھوڑ آئی تھی کہ اس کو پال پوس کر اور پڑھا لکھا کر ہوشیار کر دیں چنانچہ آج اُنہوں نے میری یہ امانت واپس کی ہے اور اس کی دھنش ودیا کی پریکشا آپ نے کر ہی لی ہے ✤ راجا نے کہا تب تو میرے

[15] یہ آرنیہ یا بن صوبہ اودھ کے ضلع سیتا پور میں دریائے گومتی کے کنارے واقعہ ہے اور اب اس کو نیمسار کہتے ہیں ✤ پہلے زمانوں میں رشی لوگ یہاں بڑے بڑے یگیہ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ارجن کے پوتے پریکشت کے مرنے کے بعد شونک آدک رشیوں نے شریمد بھاگوت کی کتھا اسی بن میں ایک بڑے یگیہ کے سلسلے میں لوم ہرشن کے بیٹے اُگر شروا سوت کے مُکھ سے سنی تھی ✤

نمش وشنو کو اور وشنو یگیہ کو کہتے ہیں اور نمش کی نسبت سے اس آرنیہ کو نیمش آرنیہ اور نفات یگیہ کرنے کرانے کا بن کہتے ہیں ✤ بعض اسکو سیتا جی کے پتا راجا جنک کے بنس کے بانی نمی یا کسی اور رشی نمی سے منسوب کرتے ہیں ✤ پُرانوں میں اس کی مہما بڑھانے کے لئے اس کے ارتھ اور ہی کر دئے گئے ہیں۔ مثلاً واراہ پُران نے نمش کا ارتھ چشم زدن (پلک جھپکانا) لے کر اس بن کے نام کی وجہ یہ بتائی ہے کہ یہاں وشنو نے ایک دانو کو چشم زدن میں مار دیا تھا۔ اور وایو پُران نے لفظ نیمش کو نیمی سے مرکب مان کر یہ وجہ بتائی ہے کہ یہاں وشنو کے سُدرشن چکر کی نیمی کسی سے میں آن کر گری تھی ✤

اہو بھاگیہ کہ مجھ کو اِندر کے پُتر جینت جیسا پُتر پراپت ہوا * یہ سُن کر اُروشی
رونے لگی اور راجا نے گھبرا کر پوچھا کہ پیاری یہ رونے کا کیا سبب ہے * اُروشی
نے جواب دیا کہ مہاراج اِندر کے نام پر مجھ کو یاد آئی کہ جب اِندر نے مجھ کو آپکے
پاس بھیجا تھا تو کہا تھا کہ میں آپ کے پاس تب تک رہ سکوں گی جب تک آپ
میرے سے اُتپن ہوا کوئی پُتر نہ دیکھ لیں * اب تک میں نے آپ سے اس پُتر کو
چھپائے رکھا پر اب دَیو یوگیہ سے آپ نے یہ پُتر دیکھ لیا اور اِندر کا نیم پورا ہو گیا اب
میں آپ کے پاس نہیں رہ سکتی اور نیم انوسار واپس جاتی ہوں * راجا نے کہا تو ہم
بھی راج پاٹ آیوش کو سونپ بن کو جاتے ہیں * آیوش نے کہا کہ تات آپ
یہ کیا کرتے ہیں کہ جو جُوا بیل کے کندھوں پر رکھنے کے یوگیہ ہے وہ آپ
بچھڑے کے کندھے پر رکھتے ہیں * راجا نے کہا کہ بیٹا سانپ کے بچے میں ہنسا کی
وہی شکتی ہے جو سانپ میں اور راجا کے بالک میں رکھشا کی وہی سامرتھ ہے
جو راجا میں - اس لئے منتریوں کو چاہیئے کہ راج ابھیشیک کا سامان لائیں
جو میں ابھی تمہارا ابھیشیک کر دوں * اتنے میں ہی آکاش میں ایک پرکاش
دکھائی دیا اور اُس پرکاش میں سے نارد جی کا سروپ نکلا * راجا پُرُورَوا
نے اُٹھ کر ارگھ دیا اور ابھیوندنا کی تو نارد جی نے کہا کہ راجن میں اِندر کا ایک
انوشاسن تم کو سُنانے آیا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ایک سُر اسُر سنگرام ہونے والا
ہے اُس میں تم کو اِندر کا ساتھ دینا ہو گا اس لئے تم ابھی سنیاس دھارن
نہ کرو اور شستر مت تیاگو - راج کاج میں تنپر رہو اور یہ اُروشی سدا تمہاری
سہدھرم چارنی رہیگی - آیوش کو یوو راج بناؤ اور یوو راج ابھیشیک
کا یہ سنبھار (سامان) جو اِندر نے بھیجا ہے اس سے اُس کا ابھیشیک
کرو * چنانچہ آیوش کو بھدر بیٹھ پر بٹھایا گیا اور بٹھایوگیہ اُسکا ابھیشیک

کر دیا گیا۔ نارد جی نے سواشتی بچن کہا۔ ماتا پتا نے آشیر واد دی اور پردے کے پیچھے سے بیٹا لک نے تال اڑائی کہ: "جیسے امرمنی اتری برہما کے انوروپ ہوئے۔ چندرما اتری کے۔ بدھ چندرما کے اور دیو (پُرورَوا) بُدھ کے ویسے ہی تم بھی لوک میں کانتی پھیلانے والے گنوں سے اپنے پتا کے انوروپ ہو" اب نارد نے پُرورَوا سے پوچھا کہ تم اِندر سے اور کیا چاہتے ہو اور راجا نے اوتر دیا کہ جب اِندر پہلے ہی مجھ سے پرسنّ ہیں تو میں اس سے بڑھ کر اور کیا چاہوں ہاں اگر اِندر کچھ اور دیا کریں تو ایسا کریں کہ لکشمی اور سرسوتی جو آپس میں وِرودھی ہیں اور جن کا اکٹھا ہونا دُرلبھ ہے ست پُرشوں کے کلیان کے لئے سدا مل کر رہیں[۱۹]" اِتی

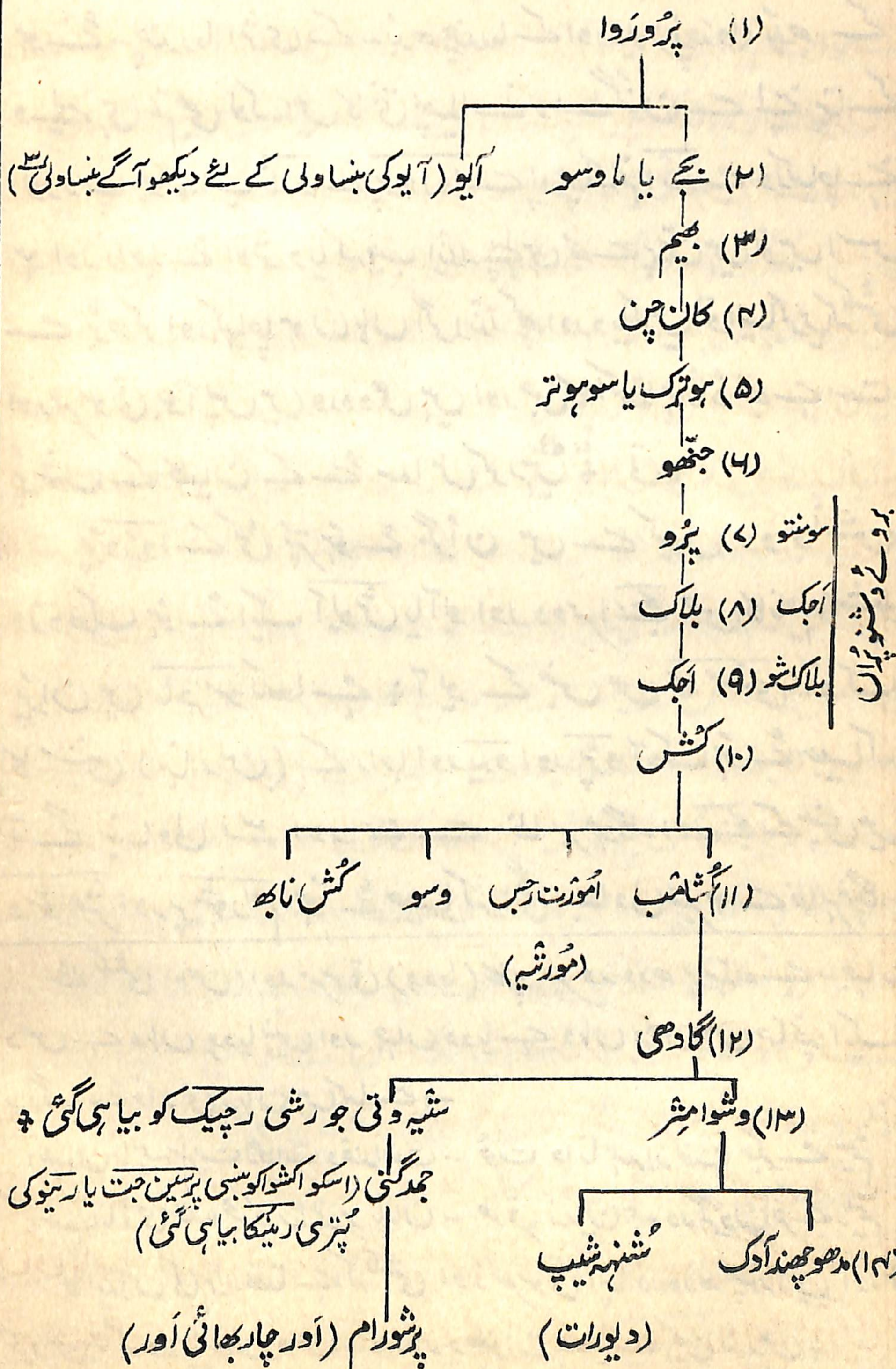
پُرورَوا کے کئی پُتر ہوئے مگر اُن میں سے کیول دو وَنش وِردھک ہوئے ایک آیوش یا آیو اور دوسرا اَمَجے جس کا نام وشنو پُران میں مادسو لکھا ہے۔ آیو کے بنس میں کاشی آدک کاشی (بنارس) کے راجا اور یدو اور پُرو آدک ہوئے جیسا کہ آگے بنساولی ۳ اور ۱۳ سے ظاہر ہوگا۔ اور اَمَجے کے بنس میں وشوامتر اور پرشورام ہوئے جیسا کہ اگلی بنساولی نمبر ۲ سے ظاہر ہوگا۔

[۱۹] لکشمی (دھن) اور سرسوتی (وِدیا) کا پرسپر وِرودھ پرسدھ ہے۔ جہاں دھن ہے وہاں وِدیا نہیں اور جہاں وِدیا ہے وہاں دھن نہیں چنانچہ ایک بزرگ نے فارسی زبان میں کہا ہے:-

ابلہاں را ہمہ شربت ز گلاب و قند است ۔ قوتِ دانا ہمہ از لختِ جگر مے بینم
اسپِ تازی شدہ مجروح بزیر پالان ۔ طوقِ زرّین ہمہ در گردنِ خرے بینم

کالیداس کی پرارتھنا ہے کہ لکشمی اور سرسوتی اپنا وِرودھ چھوڑ دیں اور مل کر رہیں تاکہ وِدیا وان دھن سے اور دھنوان وِدیا سے ہین نہ رہیں۔

بنساولی نمبر ۲



ان مہاپُرشوں میں سے جنھو کے وِشے میں لکھا ہے کہ گنگا کا ایک نام جاھنوی
ان ہی کی نسبت سے ہے + اس کی کتھا یہ ہے کہ یہ گنگا کنارے یگیہ کر رہے
تھے کہ گنگا کی ایک لہر جو آئی تو ان کا یگیہ بہا کر لیگئی - اس پر ان کو کرودھ
آیا تو یہ ساری گنگا کو ایک گھونٹ میں پی گئے - مگر پھر دیوتاؤں اور رشیوں
کے کہنے سے اسکو اپنے مُکھ سے پیدا کر دیا اور اس کو اپنی پُتری کر کے مانا
اور اس سے وہ جاھنوی (جنھو کی پُتری) کہلائی + سار آنش اس کتھا کا ظاہر
ہی ہے کہ کیا ہے + جاھنوی گنگا کی ایک الگ دھارا ہے - بھاگیرتھی (گنگا) جب
گنگوتری سے آگے چل کر بھیروں گھاٹی میں اُترتی ہے تو یہ جاھنوی وہاں
اُس سے مل جاتی ہے - جنھو اس کے کنارے رہتے تھے اس لئے اُن کی
نسبت سے یہ جاھنوی کہلائی جیسے دوسری دھارا بھیگرتھ کی نسبت سے بھاگیرتی
کہلائی (مفصل حال کے لئے دیکھو بھاگ ۲- ادھیائے ۱- راجا سگر کے حال میں) +
کُش[۱۰] کی نسبت سے اِس بنس کے لوگ کُش سے آگے کَوشِک
کہلاتے ہیں - چنانچہ وِشوامتر اسی نسبت سے کَوشِک اور اُن کی بہن
ستیہ وتی جو رچیک رشی کو بیاہی گئیں تھیں کَوشکی ہیں اور کَوشکی ندی بھی
جس کا نام اب بگڑ کر کوسی ہو گیا ہے یہ ہی نسبت رکھتی ہے +
کُشامب[۱۱] نے کَوشامبی نگری بسائی جو چینی سیاح ہیون سانگ کے
زمانہ تک جو ۶۳۰ء عیسوی میں ہندوستان کی جاترا کو آیا تھا آباد تھی +
ہستنا پور کے غرق ہو جانے پر ارجن سے آٹھویں پیڑھی میں نیمی چکر نے یہاں
پانڈووں کی راجدھانی کو منتقل کر دیا تھا + مہاتما بدھ کے زمانہ میں یہ وتس
دیس کی راجدھانی تھی اور شراوستی اور پرتشٹھان کے مابین ایک پڑاؤ اور
مگدھ اور کوشل کے لئے ایک بڑی بھاری منڈی تھی + اُس وقت اودین

یہاں کا راجا تھا اور رتناولی جس کے نام پر رتناولی کا ناٹک بنا ہُوا ہے اسی
اودین کی رانی تھی + کئوشامبی کا بگڑا ہوا روپ اور نام اب بھی کوسام میں
دکھائی دیتا ہے جو الہ آباد سے کوئی تیس ۳۰ میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا قصبہ ہے +
کُشامب کا نام کُشِک بھی لکھا ہے (دیکھو آپٹے کی ڈکشنری + اور مہابھارت
انوشاسن پرو - ادھیائے ۵۲ تا ۵۶ اور شانتی پرو - ادھیائے ۴۹ شلوک ۶)
اس لئے آرش انوکرمنکا میں اس کے بیٹے گادھی کو کہیں کُشِک پُتر اور
کہیں کئو شِک لکھا ہے +
اموُرت رَجس نے دھرم آرنیہ میں جو گیا کے پاس ہے اپنی گدی جمائی +
اور مہابھارت (بن پرو - ادھیائے ۹۰) میں لکھا ہے کہ گیا کو اموُرت رئیس
کے بیٹے گئے نے بسایا - اور اموُرت رئیس سے مُراد غالباً اموُرت رجس سے ہی
ہے + وسو نے گری ورج بسائی جو بعد میں راج گریہہ - پاٹلی پُتر اور پٹنہ کہلائی +
اور کُش نابھ نے مہودے نگری بسائی جو بعد میں کانیہ کُبج اور پھر کانیہ کُبج سے
بگڑ کر قنوج کہلائی +
کانیہ کُبج کی وجہ تسمیہ رامائن میں یُوں لکھی ہے کہ ایک دن کُشنابھ کی کنیائیں
ایک باغ میں کھیل رہی تھیں - وایُو دیوتا اُن پر موہت ہو گئے - کنیاؤں نے کنارہ کیا
اور وایو نے کرودھ میں آکر اُن کنیاؤں کو کُبجا ارتھات کُبڑا کر دیا اور اُس دن سے
اُس نگری کا نام کانیہ کُبج ارتھات کُبجا کنیا والی ہو گیا + چینی سیاح ہون سانگ
کے زمانہ تک اس کا نام کانیہ کُبج چلا آتا تھا - پھر بگڑ کر قنوج ہو گیا +
۱۲
گادھی نے اپنی راجدھانی اسی کانیہ کُبج میں استھاپت کی اور شاید
اسی لئے رامائن میں گادھی کو کُشامب کی جگہ کُش نابھ کا پُتر لکھا ہے +
۱۳
وشوامتر جی اس ہی گادھی کے پُتر تھے اور ان کا برتانت اور اُس کے

سمبندھ میں ان کے کرتّرم پُتر ادھات متبنّے[1] بیٹے شُنہہ شیپ کا چرتر اس
سے پہلے ادھیائے میں وِستار کے ساتھ برنت کیا جا چکا ہے۔ اور
وہاں دکھایا جا چکا ہے کہ مہرشی وِشوامتر جو سپت رشیوں میں شامل ہیں اور ہیں
اور کانیہ کبج (قنوج) کے راجا گادھی کے پُتر وِشوامتر جنہوں نے مہرشی وشوامتر
کے نام پر اپنا نام وشوامتر اختیار کیا اور ہیں۔ اور شری بھگوان رام چندر جی
کے زمانہ میں جو وشوامتر ہوئے ہیں وہ ان ہی وشوامتر جی کی گدّی کے
پرتی ندھی کوئی اور ہیں + کیونکہ گادھی کے پُتر وِشوامتر تو اکشواکو کے سمکالین
پُروروا سے تیرہ[۱۳] پیڑھی پیچھے ہوئے ہیں اور شری رام چندر جی اکشواکو سے
ساٹھ[۶۰] پیڑھی پیچھے ہوئے ہیں +

گادھی پُتر وشوامتر کا تیرہ پیڑھی پیچھے ہونا اوّل تو اُس کی اُس
بنساولی سے ہی ظاہر ہے جو ابھی پیچھے دی گئی ہے۔ دوسرے اور
بنسوں کی بنساولیوں سے بھی اس کی تشھیتا (مطابقت) پائی جاتی
ہے۔ مثلاً مہابھارت (بن پرو۔ ادھیائے ۱۱۶) میں لکھا ہے کہ
وِشوامتر کے بھانجے جمدگنی کی شادی پرسین جِت کی بیٹی رینکا سے
ہوئی تھی۔ اور پرسین جت اکشواکو کے بنس میں اکشواکو سے ۱۶
پیڑھی پیچھے ہوا ہے جیسا کہ پیچھے بنساولی ۱ میں دِکھتا ہے + وشنو
پُران (انش ۴۔ ادھیائے ۷۔ واکیہ ۳۵) میں پرسین جت کی جگہ رینو
کا نام آیا ہے مگر پرسین جت کی بیٹی رینکا کا نام صاف ظاہر کر رہا ہے کہ
پرسین جت اور رینو ایک ہی ہیں + رینو رگوید کے منڈل ۹ کے
سوکت ۷۰ کا اور منڈل ۱۰ کے سوکت ۸۹ کا رشی بھی ہے اور اُس
کا نام رشیوں کی اُس ناماولی میں جو ادھیائے (۳) میں ایک نقشہ کی

شکل میں دی گئی ہے سنکھیانک ۱۸۸ و ۲۷۹ پر آیا ہے ﴿

پرشورام اس ہی رینو یا پرسین جت کی بیٹی رینکا کے پتر تھے اور تیج اور بل میں کشتریوں سے بھی بڑھ گئے تھے - اور رشی کُل میں یہ ایسے کشتر تیج والے کیسے اُتپن ہوئے اُس کی کتھا پیچھے ادھیائے (۳) میں وشوامتر کے پرسنگ میں صفحہ ۷۸ - ۷۹ پر بیان کی جا چکی ہے ﴿ پہلا ہی نمونہ جو ان کے کشتر تیج کا دکھائی دیا وہ یہ تھا کہ ان کے پتا جمدگنی کو یہ شک ہوا کہ اُس کی استری رینکا مارتکاوت کے راجا چتررتھ کو چاہتی ہے اور اس پر اُس نے اپنے پتروں سے کہا کہ رینکا کو مار دو - اور پتر تو جھجک کر رہ گئے مگر پرشورام جی نے ترت ایک پرشو یعنی کلہاڑا اُٹھایا اور ماتا کا سر تن سے جدا کر دیا - اور اُس دن سے اُن کا نام پرشورام ہوا - جمدگنی کا کرودھ شانت ہوا اور اُس نے پرشورام سے پرسنّ ہو کر کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے - اس پر پرشورام نے مانگا کہ ماتا پھر جی اُٹھیں - مجھ کو اُن کے ودھ کا دوش نہ لگے - یدّھ میں مجھ جیسا کوئی اور نہ ہو - اور میری آیو دیرگھ ہو ﴿ جمدگنی نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا اور اس پر رینکا پھر جی اُٹھی[۲۵] - پرشورام جی کا یدّھ میں کوئی مقابلہ نہ کر سکا - اور وہ چرجیوی ہوئے (دیکھو مہابھارت - بن پرو - ادھیائے ۱۱۶ ﴿ اور آگے اسی ادھیائے کا کاگ پاد یعنی فٹ نوٹ ۲۵ ﴿)

کچھ عرصہ بعد پرشورام جی کو اپنا کشتر تیج پرگٹ کرنے کا اور کارن مل گیا ﴿ سہی ہے بنی سہسر ارجن جمدگنی کے آشرم میں سے ان کی پیاری

---

[۲۵] صوبہ پنجاب کے ضلع جیو نمل کے اندر ماہر نامی ایک مقام میں جو ماہر روڈ کے ریلوے سٹیشن سے بیس۲۰ میل ہے رینکا دیوی کا ایک مندر ہے اور وہ ان ہی رینکا ماتا کا سمارک ہے ﴿

گائے اُٹھا کر لے گیا (جس طرح سے کہ وشوامتر اس سے پہلے وسشٹھ جی کی گائے کو اُٹھا کر لے گئے تھے) اس پر پرشورام جی نے سہسر آرجن کو جان سے مار دیا اور پھر جب اور ہئی ہے بنسیوں نے موقعہ پاکر جمدگنی کو مار دیا تب پرشورام جی نے نہ صرف ان ہئی ہے بنسیوں کا ودھونس کیا بلکہ ان کے ساتھ اور کشتری راجاؤں کا بھی اکیس بار ودھونس کر کے کشتریوں کا صفایا کر دیا (مہابھارت۔بن پرو۔ادھیائے ۱۱۷ + اور شریمد بھاگوت۔سکندھ ۹۔ادھیائے ۱۵/۱۶) + سہسر آرجن پرورَوا سے اٹھارویں پیڑھی میں ہوا ہے (دیکھو آگے بنساولی نمبر ۷) اور اس سے بھی وشوامتر جی کا جو سہسر آرجن کے سمکالین پرشورام سے دو پیڑھی پہلے ہیں (دیکھو پیچھے بنساولی نمبر ۲) پرورَوا سے تیرہ پیڑھی پیچھے ہونا ٹھیک بیٹھتا ہے +

[روایت ہے کہ پرشورام جی کے ان ودھونسوں میں ایک چھتری راجا چندرسین بھی مارا گیا۔اُس کی گربھ وتی استری اپنا گربھ بچانے کے لئے دالبھیہ رشی کی شرن میں جا رہی۔گربھ سے ایک پُتر اُتپن ہوا اور رشی نے اُس کو پرشورام کے کرودھ سے بچانے کے لئے کائستھ کا نام دیا (دیکھو سکند پران کا رینکا ماہاتمیہ) + چندرسینی کائستھ راجا چندرسین کے اسی بیٹے کی اولاد ہیں اور دکھن میں پربھو کائستھ کے نام سے مشہور ہیں (دیکھو فیصلہ ہائی کورٹ (پٹنہ) ایف اے نمبر ۲۰۷ متدایرہ ۱۹۲۲ء) + کاٹھیاواڑ میں ایک ریاست وٹھل ہے اور اس کے راجا چندرسینی کائستھ ہیں + چترگپت ونشی کائستھ اور ہیں اور چترگپت جی کی سنتان ہیں۔اور چترگپت کے لئے

دیکھو آگے بنساولی ۵ میں چتر رتھ کا حال] ÷

گادھی اور وِشوامتر اور وِشوامتر کے پُتر شُنہ شیپ اور مدھوچھندا اور وِشوامتر کے بھانجے جمدگنی (پرشورام کے پتا) یہ سب ویدک رشی ہوئے ہیں اوران کے برتانت اس سے پہلے ادھیائے میں آچکے ہیں۔ اور رشیوں کے نقشے میں جو اُسی ادھیائے میں دیا گیا ہے اِن کے نام سنکھیانک ۲۷ و ۲۳ و ۲ و ۱ و ۱۵۴ پر آئے ہیں ÷

بنساولی میں جو مدھوچھند آدک وِشوامتر کے پُتر دکھائے گئے ہیں اُن میں مدھوچھندا کے علاوہ وشنو پُران (۴-۷-۳۸) کی رُو سے دھننجے -کرت دیو- اشٹک -کچّھپ -اور ہری شامل ہیں ÷ اور بھاگوت (۹-۱۶-۳۶) کی رو سے اشٹک-ہاریت-جے- کرتو- اور مدآدک شامل ہیں ÷ مہابھارت کے انوشاسن پرو میں جو اِن کا برنن آیا ہے اُس کا حال ہم پیچھے صفحہ ۹۱ پر بیان کر چکے ہیں اور آیوروید کے پرسدّھ آچارج سُشرت مہابھارت کی اس تفصیل میں شامل ہیں ÷

پُرورواکا دوسرا بیٹا آیو جو سب سے بڑا بیٹا تھا اس کا بنس بہت پھیلا اور تمام چندربنسی کیا یدوبنسی کہ جن میں شری کرشن جی پیدا ہوئے اور کیا پُروبنسی کہ جن میں پانڈو اور کورو پیدا ہوئے اسی آیو کے بنس کی شاخیں ہیں ÷

آیو کے پانچ پُتر ہوئے جن میں سے کیول دو۔ نہش اور کشتر ورِدّھ۔ ونش وردھک ہوئے ÷ ان میں سے نہش کا حال تو پیچھے لکھیں گے (کیونکہ چندربنس کا سارا وِستار آیو کے اسی بیٹے نہش سے ہے) کشتر ورِدّھ کا حال پہلے لکھتے ہیں اور اُس کی بنساولی یہ ہے:-

بنساولی نمبر ۳

(۱) پُرورَوا

۲ آیو — بجے (اس کی بنساولی ابھی دی جا چکی ہے)

نہش [اس کی بنساولی کے لئے دیکھو آگے بنساولی ۱۳]

(۳) کشتر وِردّھ

(۴) سوہوتر [ایک اور سوہوتر جو ہستی کا پتا ہے پُرو کے بنس میں آیا ہے۔ دیکھو بنساولی نمبر ۹]

(۵) کاشیہ یا کاش — گرتسمد — کُش

(۶) کاشی

(۷) راشٹر

(۸) دیرگھ تپا (یا دیرگھ تما)

(۹) دھنونتری

(۱۰) کیتومان (سری اشو)

(۱۱) بھیم رتھ (سُدیو)

(۱۲) دِوداس

(۱۳) پرتردن (وتس)

(۱۴) اَلَرک

سنتتی

سونیت (سونیتھ)

سوکیتن (سوکیتو)

دھرم کیتو

ستیہ کیتو

دھرشٹ کیتو

سُکمار

ویتی ہوتر (ایک ویتی ہوتر ہیدوبنس میں تال جنگھ کا پُتر بھی ہوا ہے)

(۲۳) بھرگ (بھارگ)

(۲۴) بھارگ بھومی

کشتر ورِدھ [۳] کے اس بنس میں سوہوتر [۴] کا سب سے بڑا بیٹا کاشیہ [۵] ونش وردھک ہوا جیسا کہ بنساولی سے ظاہر ہے اور کاشیہ اور اُس کے بنسجوں کا حال یہ ہے :-

کاشیہ [۵] متسیہ پُران کی اس ناماولی کے انوسار جو ادھیائے ۳ میں دی گئی ہے ویدک رشی ہؤا + پانِنی کے سوُتر ۴-۱-۹۹ کے گن پاٹھ میں اس کا نام آیا ہے اور سوُتر ۴-۱-۱۱۰ میں کاش کا نام آیا ہے + تُرکستان کا شہر کاشغر جو اصل میں کاش گڈھ ہے شاید اسی کاش کا یا اس کے بنس کے کسی اور راجا کا بسایا ہؤا ہے کیونکہ سارا تُرکستان ہی یایاتی کے بیٹے تُروشو کی اولاد کا بسایا ہؤا ہے اور تُروشو بھی پُوروَرا سے پانچویں پیڑھی ہیں ہے (دیکھو آگے بنساولی ۷ٖ) +

کاشی [۶] نے کاشی پوری بسائی +

دھنونتری [۹] اشٹانگ آیور وید کا درشٹا اور کرتا ہؤا اور یا تو اس کا نام اُس دھنونتری کے نام پر رکھا گیا جو پُرانوں کی کتھا کے انوسار سمندر کے متھے جانے پر امرت سے بھرا ہوا ایک کلش ہاتھ میں لیئے ہوئے لکشمی آدک اور کئی رتنوں کے ساتھ سمندر میں سے نکلا تھا یا خود یہ پؤرانک کتھا ہی کاشی کے اس راجا دھنونتری کی مہما میں رچی گئی + دیوالی سے پہلی ترودشی جو دھن ترودشی کہلاتی ہے اصل میں دھنونتری ترودشی ہے اور اسی دھنونتری کا جنم دن ہے - دیوالی کے جوڑے سے جو لکشمی کی پوجا کا تہوار ہے دھنونتری کا اختصار دھن ہو گیا ہے + (سمندر متھن کی کتھا کے لیئے دیکھو شریمد بھاگوت - اسکندھ ۸ - ادھیائے ۸ - شلوک ۳۵ + اور مہابھارت - آدی پرو - ادھیائے ۱۸ - شلوک ۳۸) +

کیتومان [۱۰] اور بھیم رتھ [۱۱] کی جگہ مہابھارت (انوشاسن پرو - ادھیائے ۳۰) میں ہری اشو اور سُدیو کے نام آئے ہیں +

دِووداس[۱۲] نے بارانسی یعنی کاشی کا وہ بھاگ بسایا جو برنا اور اسی نامی دو ندیوں کے بیچ میں ہونے سے بارانسی کہلایا ÷ یہی نام بارانسی اب بگڑ کر بنارس ہوگیا ہے ÷

دِووداس کا ذکر رگوید میں کئی جگہ آیا ہے مثلاً ۱-۱۲-۱۴ میں آیا ہے کہ "اے اشونی کمارو جن اُوتیوں (ترکیبوں) سے آپ نے دووداس اور ترسدسیو کی رکھشا کی ہے اُن ہی اُوتیوں کو لے کر آپ ہمارے پاس آؤ" ÷

دِووداس کا پُتر پرتردن[۱۳] بڑا پرتاپی ہوا ÷ یہ ابھی یوو راج ہی تھا کہ اُس نے ہئی ہے کو جس نے اس کے باپ کو بہت ستایا تھا جیت لیا اور اُس کے چھتری پن کو بھی ہر لیا ÷ اس کی کتھا مہابھارت کے انوشاسن پرو میں ادھیائے ۳۰ کے اندر آئی ہے اور اس کا خلاصہ ہم اس سے پہلے ادھیائے میں صفحہ ۲۰۰ پر دے آئے ہیں ÷

دِووداس پرتردن کو پیار سے وتس کہہ کر پکارا کرتا تھا اس وجہ سے اس کا نام وتس پڑگیا (دیکھو وشنو پُران ۴-۸-۱۳) ÷ اس کے بعد اس کی سنتان جو بارانسی (بنارس) سے باہر پھیلی وتس کہلائی اور مہاتما بدھ کے زمانہ میں کئوشامبی ان ہی وتسوں کی راجدھانی تھی اور اُن کا راجا اودین تھا جیسا کہ ابھی پیچھے بتایا جا چکا ہے ÷

[ایتریے براہمن میں مدھیہ دیسی جاتیوں کے اندر کورو پنچال اور اوشی نر کے ساتھ وش جاتی کا نام آیا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ وش سے یہ ہی وتس مُراد ہیں ÷ پالی لٹریچر میں وش کا ونش اور جینی گرنتھوں میں وتس کا وچھ ہوگیا ہے] ÷

پرتردن رگوید کے منڈل ۹ کے سوکت ۹۶ کا رشی ہے اور رشیوں کے نقشہ میں اس کا نام سنکھیانک ۲۰۵ پر آیا ہے ٭ کئو شکی براہمن کے ادھیائے ۳ میں بھی اس کا ذکر آیا ہے ٭

پرتردن کا بیٹا الرک[۱۶] بھی بہت وِکھیات ہے - پرانوں میں اس کی بڑی مہما لکھی ہے اور رگوید (۶-۲۶-۸) میں اس کا ذکر اس اس طرح آیا ہے - کہ اے اگنی - اس یگیہ میں ہم تجھ کو سب سے ادھک پیارے ہوں اور پراتردنی (پرتردن کا پُتر) جو کشترشری (ارتھات کشتریوں کی شوبھا) ہے شتروؤں کے مارنے اور دھن کے بھوگنے میں شریشٹھ ہُوا ٭

بھرگ[۲۳] آٹھویں منڈل کے سوکت ۶۰ و ۶۱ کا رشی ہوا ٭ مہابھارت کے بھیشم پرو میں اس کے بنس کے بھرگ لوگوں کا ذکر آیا ہے اور مہاتما بدھ کے زمانہ میں کئوشامبی کے راجا اودین کا ایک بیٹا بودھی اِن لوگوں کا راجا تھا ٭

بھارگ بھومی[۲۴] چتر وِدن کا پرورتک ہوا (وِشنو پُران ۴-۸-۲۰) - اور اس کے بعد اُس کا راج بنس سماپت ہُوا ٭

سوہوتر کے دوسرے پُتر گُتس کا بنس بارہ پیڑھی چل کر رہ گیا ٭ اس میں کوئی پرُش قابل ذکر نہیں ہے سوائے اس کے کہ آخری ہستی کشتر دھرما سے دو پیڑھی پہلے ایک سنکرِتی ہُوا ہے اور متسیہ پُران کے رشیوں کی ناماولی میں جو انگرا گوتری رشیوں میں ایک سنکرِتی کا نام آیا ہے وہ سنکرِتی شاید یہ ہی سنکرِتی ہوگا (نیز دیکھو بنساولی ۹) ٭

سوہوتر کا تیسرا پُتر گرتسمد تھا ٭ ایک اور گرتسمد بھی ہے (ویت ہویہ کا پُتر ہُوا ہے جس کا نام آگے بنساولی ۸ میں آیا ہے اور جس کے بنس

میں شُنک کا پُتر شئونک ہوُا ہے + ان دونوں گرتسمدوں کا حال نام کی ایکتا کے کارن آپس میں گڈمڈ ہوگیا ہے اور اس کا برتانت وِستار پوربک تجھلے ادھیائے میں بیان کیا جا چکا ہے +

یہ سب برتانت جو اُوپر بیان کیا گیا آیو کے چھوٹے بیٹے کشتر ورِدھ کے بنس کا ہوُا - اب آیو کے بڑے بیٹے نہش کے بنس کا برتانت سُنئے + رگوید میں نہش کا ذکر کئی منڈلوں کے منتروں میں آتا ہے اور منڈل ۷ کے سوُکت ۹۵ کے منتر ۲ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرسوتی ندی اس کے راج کے اندر تھی - کیونکہ لکھا ہے کہ ناہش ادھقات نہش کے بیٹے (ییاتی) کے لئے سرسوتی نے دھن اور گھرِت (گھی) اور دودھ کا دریا بہا رکھا تھا + مہابھارت میں نہش کی ایک کتھا آئی ہے جو دلچسپ ہونے کے ساتھ تاریخ کا ایک پتہ بھی بتاتی ہے اور اس لئے ہم اسکا خلاصہ نیچے درج کرتے ہیں:-

توشٹری (پرجاپتی) کا اِندر سے جو دیوتاؤں کا راجا تھا وِرودھ تھا- اِس لئے اُس نے اِندر کو مارنے کے لئے تری شرس کو پیدا کیا- مگر اِس سے پہلے کہ تری شرس اِندر پر وار کرے اِندر نے ہی تری شرس کو مار دیا + اِس پر توشٹری نے وِرتر کو پیدا کیا اور وِرتر اِندر کو نگل گیا + دیوتاؤں نے جرِمبھکا (جمائی) پیدا کی - وِرتر کو جمائی آئی اور اِندر اُس کے مُکھ سے نکل گیا + وِرتر نے پھر تنگ کیا تو دیوتاؤں نے وِشنو سے سہایتا چاہی - وشنو نے صلح کی رائے دی - اس پر وِرتر سے صلح کے لئے ساز باز ہوئی - وِرتر نے کہا کہ میں اس شرط پر صلح کرتا ہوں کہ ہیں کسی چیز سے خُشک ہو یا تر - لکڑی ہو یا پتھر - ششتر ہو یا استر کسی وقت دن ہو یا رات اِندر کے ہاتھ سے نہ مروں + یہ شرط

منظور ہوئی اور صلح ہوگئی + مگر ایک دن شام کے وقت جو نہ دن تھا نہ رات اِندر نے موقع پاکر سمندر کے جھاگ سے جو نہ خشک تھا نہ تر۔ نہ لکڑی نہ پتھر۔ نہ شستر نہ استر ورِتر کو مار ڈالا + ساری دِشائیں اندھیرے سے پاک ہوگئیں اور اندھیرا مٹ گیا + مگر اب اِندر کو دو دوش لگ گئے۔ ایک برہم ہتیا کا جو توشٹری کے پُتر تری شرش کو مارنے سے لگا اور دوسرا جھوٹ اور دھوکہ کا جو ورِتر کو مارنے سے لگا + اِس لئے اِندر کا تیج گھٹ گیا اور وہ شرم کے مارے پانی میں جا چھپا + دیوتاؤں کا اب کوئی راجا نہ رہا۔ صلاح ہوئی کہ پرتھوی کا راجا نہش جو بڑا دھرماتما اور تیجسوی ہے اُس کو اندر لوک کا راجا بنایا جاوے چنانچہ دیوتا نہش کے پاس گئے اور اُس کو راجا بنانا چاہا نہش نے کہا کہ مجھ میں یہ شکتی کہاں ہے کہ تمہارا راجا بنوں + دیوتاؤں نے کہا کہ تم اس کا سوچ مت کرو۔ جس پر تم درشٹی ڈالوگے اُس کی شکتی تم میں آجائے گی + نہش اس پر راضی ہوگیا اور اُن کا راجا بن گیا + مگر پربھتا پاکر نہش کو مد ہوگیا اور وہ دھرم کرم سب بھول گیا + ایک دن اُس نے اِندرانی کو دیکھا اور دیکھتے ہی اُس پر موہت ہوگیا + دیوتاؤں سے کہا کہ اِندرانی کو میرے پاس لاؤ + دیوتاؤں نے اُس کو روکا تو وہ بہت بگڑا اور بولا کہ جب اِندر نے ایک رشی (گوتم) کی استری اہلیا کا ست ہرا تھا تب تم کچھ نہ بولے اب مجھ کو روکتے ہو + دیوتا اندرانی کے پاس گئے اور اُس کو یہ سندیسہ سنایا + اندرانی ڈری اور گورو برہسپتی کی شرن میں گئی +

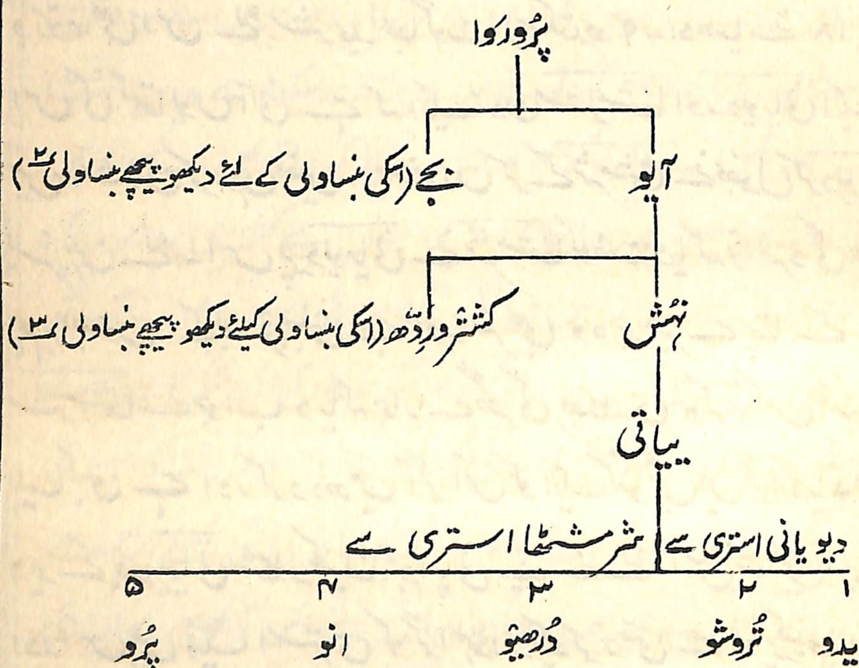
گورو نے کہا کہ ڈرمت اور نیتی سے کام لے۔ نہُش کے پاس جا اور کچھ دن کی مہلت مانگ لے۔ اور اندر کی تلاش کر کہ وہ کہاں ہے میں اُس کو پھر اندر آسن دلا دونگا + چنانچہ اندرانی نہُش کے پاس گئی اور اُس سے کچھ دنوں کی مہلت مانگ لائی۔ اور ان دنوں کے اندر اندر کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے اُوتر کی دِشا (قطب شمالی) میں ایک جھیل کے اندر ایک کمل کی ڈنڈی میں چھپا ہوا پا لیا اور اُس کو یہ سب برتانت سُنایا + اندر نے کہا کہ ایک چال چل اور وہ یہ ہے کہ نہُش سے کہہ کہ "اگر تجھ میں اندر سے زیادہ سامرتھ ہے تو ایک ایسے واہن میں سوار ہو کر میرے پاس آ جس میں براہمن جُتے ہوں"۔ اور پھر تماشا دیکھ + اندرانی نے کہا کہ اچھی بات ہے + چنانچہ وہ اندر کے پاس سے گئی اور برہسپتی کو یہ خبر سُنائی اور اُسکی سمتی سے جو کچھ اندر نے کہا تھا وہ نہُش کو کہلا بھیجا + نہُش اندرانی کے لئے دیوانہ ہو ہی رہا تھا بولا کہ یہ کیا بڑی بات ہے میں ابھی ساتوں برھم رشیوں کو پالکی میں جوتتا ہوں اور اُس میں بیٹھ کر اندرانی کے پاس جاتا ہوں + چنانچہ اُس نے اگستیہ آدک ساتوں برھم رشیوں کو ایک پالکی میں جوتا اور اُس میں سوار ہو کر اندرانی کے بھون کی طرف چلا + راستہ میں اُس کا رشیوں سے ایک وشے میں وِواد ہو گیا اور اُس نے کرودھ میں آ کر اگستیہ رشی کے سر پر ایک لات ماری + لات کا مارنا تھا کہ نہُش کا نیچ جاتا رہا اور وہ اگستیہ رشی کے شاپ سے اجگر بن کر پرتھوی پر گر پڑا اور دس ہزار برس تک اسی دشا میں پڑا رہا + اندر کو اگنی ڈھونڈ

کرلایا اور گورو برہسپتی نے اُس کو اِندر آسن پر بٹھایا + انجام دس ہزار برس کے بعد جب مہابھارت کا سمے آیا اور یُدھِشٹھر آدک پانچوں پانڈووں کو جوئے کی ہار میں بن باس ملا تو ایک دن بن باس میں پھرتے پھرتے بھیم اس اژدگر کے مُنہ میں جا پھنسا۔ اور اژدگر یُدھشٹھر کے گیان سے مُکت ہو کر پھر نہُش بنا اور بھیم کو چھوڑ کر سورگ کو سدھارا۔ اِتی (دیکھو مہابھارت = بن پرو - ادھیائے ۱۷۸ تا ۱۸۱ + اور اُدیوگ پرو - ادھیائے ۹ تا ۱۸) +

اس کتھا میں ایک فقرہ (جو اُدیوگ پرو کے ادھیائے ۱۷ کا شلوک ۷ ہے) اتہاس سے خاص تعلق رکھتا ہے اور اسی فقرہ کے لئے ہی ہم نے یہ ساری کتھا درج کی ہے اور وہ فقرہ یہ ہے کہ نہُش سے مہابھارت کے زمانہ تک دس ہزار برس ہوئے + نہُش پُرُوروا سے صرف تین پیڑھی پیچھے ہے تو گویا پُرُوروا سے اور اُس کے سمکالین اکشواکو سے مہابھارت کے زمانہ تک دس ہزار برس ہوئے اور مہابھارت سے اس وقت تک پانچ ہزار برس ہوئے جیسا کہ ہم آگے بھاگ ۲ کے ادھیائے ۳ میں اچھی طرح ثابت کر کے دکھائیں گے تو اس حساب سے پُرُوروا اور اکشواکو سے جو چندر بنس اور سورج بنس کے بانی ہیں اور جن سے اس منونتر کے آخری طوفان کے بعد بھارت ورش کا اتہاس شروع ہوتا ہے اسوقت تک اندازاً پندرہ ہزار برس ہوئے + ہم نے اس کال کا مان پیچھے ادھیائے ۲ میں چودہ ہزار برس لگایا ہے اور وہ مان اس کتھا سے بھی ٹھیک بیٹھتا ہے (دیکھو آگے صفحہ ۲۹۸) +

نہش کا بیٹا یایاتی ہوُا اور یایاتی کے یدو آدک پانچ پُتر ہوئے جیساکہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہے :-

بنساولی نمبر ۴



۱ یدو — جو یادو بنس کا بانی ہوا اور شری کرشن جی اسی بنس میں ہوئے (دیکھو بنساولیاں ۷ و ۸) ۔

۲ تُروشو — اس کا بنس چین اور ترکستان میں پھیلا ۔

۳ دُرھیُو — اس سے چوتھی پیڑھی میں گندھار ہوُا جس نے گندھار (قندھار) بسایا ۔

۴ انو — انگ بنگ آدک دیس اسی کے بنس کے بسائے ہوئے ہیں (دیکھو بنساولی نمبر ۵) ۔

۵ پُورو — جو یایاتی کی گدی پر بیٹھا - پانڈو اور کورو اس کے ہی بنس میں ہوئے تھے (دیکھو بنساولی نمبر ۹) ۔

بیاتی نے دَیتوں کے راجا ورِش پروا کی بیٹی شرمشٹھا کو اور دَیتوں کے گرو شُکر آچارج کی بیٹی دیویانی کو بیاہا تھا۔ شُکر آچارج براہمن تھے چاہے وہ دَیتوں کے گرو ہی کیوں نہ تھے اور براہمن کی کنیا کا چھتری کو بیاہا جانا ایک اُلٹی بات تھی اور بنا کسی وشیش کارن کے دھرم سے وِرُدّھ تھی اس لئے شریمد بھاگوت (سکندھ ۹ - ادھیائے ۱۸) میں اس کی کتھا یوں آئی ہے کہ ایک دن شرمشٹھا اور دیویانی ایک تالاب میں اشنان کر رہی تھیں۔ اشنان کر کے شرمشٹھا نے بھول کر دیویانی کے بستر پہن لئے۔ اس پر دیویانی نے شرمشٹھا کو طعنہ دیا کہ تو اسُر کی بیٹی ہو کر ہم براہمنوں کے بستر پہنتی ہے اور اسُر بھی وہ جو میرے پتا کے چیلے ۔ شرمشٹھا نے جواب دیا کہ ہمارے گھر کی بھکاری ہو کر تو کس مُنہ سے ایسا کہتی ہے اور کرودھ میں آ کر اُس کو ایک کنوئیں میں گرا دیا ۔ تھوڑی دیر کے بعد بیاتی شکار کھیلتا ہوا پانی پینے کے لئے اُسی کنوئیں پر آیا اور اُس میں ایک استری کو گرا ہوا دیکھ کر رسّی سے اوپر کھینچا اور ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا ۔ دیویانی نے باہر نکل کر کہا کہ اب جو آپ میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے چکے ہیں تو یہ ہاتھ آپ کا ہو چکا اور دوسرا کوئی اس ہاتھ کو نہیں گرہن کر سکتا۔ اگرچہ یہ دھرم وِرُدّھ ہے کہ براہمنی چھتری کو بیاہی جائے پر یہ سمبندھ اب ایشور کی طرف سے ہو گیا اور اس کو سویکار کرنا چاہیئے۔ اس کے اوپرانت مجھ کو ایک شاپ بھی ہے کہ میں کسی براہمن کو نہ بیاہی جاؤں اور وہ اس طرح سے ہے کہ جب دیوتاؤں اور دَیتوں کے سنگرام میں دَیتیہ میرے پتا شُکر آچارج کی سنجیونی وِدیا سے مر مر کر اُٹھتے رہے اور دیوتاؤں کو یہ سامرتھ نہ ہوئی کہ وہ اپنوں میں

سے کسی مرے ہوئے کو جِلا کر اُٹھا سکیں تو دیوتاؤں نے اپنے گرو برہسپتی کے بیٹے کچھ کو میرے پتا کے پاس سنجیونی ودیا سیکھنے کے لئے بھیجا اور میں نے اپنے پتا سے اُس کو یہ ودیا سِکھوائی + جب وہ وِدیا سیکھ کر چلنے لگا تو میں نے اُس سے بیاہ کی کامنا پرگٹ کی - پرنتو اُس نے مجھ کو اپنے گرو کی پُتری اور اس لئے اپنی بہن سمجھ کر سویکار نہ کیا + اس پر میں نے کرودھ میں آکر اُس کو شاپ دیا کہ جا جو کچھ تو نے میرے پتا سے سیکھا ہے وہ سب نشٹ ہو جاوے اور اُس نے اُلٹ کر مجھ کو شاپ دیا کہ جا تو بھی اب کسی براہمن کو نہ بیاہی جائے + پھر اے راجا ییاتی [۲۱] براہمنوں سے کشتری پیدا ہو چکے ہیں اور کشتریوں کے ساتھ براہمن مل جُل گئے ہیں"۔ اس لئے اب آپ کو چاہیئے کہ مجھ کو سویکار ہی کریں + ییاتی نے اُسکو سویکار کیا اور شُکر آچارج نے بھی اسکو ایشور کرِت سمجھ کر دیویانی کو ییاتی کیساتھ بیاہ دیا اور شرمِشٹھا کو اُس کی اس کرتُوت کے دنڈ میں جو اُس نے دیویانی کے ساتھ کی تھی اُسکے پتا سے داسی بنوا کر دیویانی کے جہیز میں دلوا دیا + ییاتی نے اُس کو بھی بیاہ لیا اور ایشور کی کرنی ایسی ہوئی کہ دیویانی سے تو ییاتی کے دو پُتر ہی ہوئے ایک یدو اور دُوسرا دُروسو یا تُروشو - مگر شرمِشٹھا سے تین پُتر ہوئے - پُرو - دُرھیو اور انو - اور گدّی کا وارث بھی شرمِشٹھا کا پُتر پُرو ہی ہوُا [۲۱] +

[۲۱] یہ کتھائیں مہابھارت (آدی پرو - ادھیائے ۷۶ تا ۸۵) میں آئی ہیں - اور یہ شبد کہ "براہمنوں سے کشتری پیدا ہو چکے ہیں اور کشتریوں کیساتھ براہمن مل جُل گئے ہیں" ادھیائے ۸۱ کے شلوک ۱۹ کے پد ہیں + ان شبدوں سے جاتیوں کا خلط ملط ہونا صاف ظاہر ہے + اور اس سے پہلے ادھیائے ۶۴ میں اور اس سے پیچھے ادھیائے [illegible] میں تو صاف لکھدیا گیا ہے کہ جب پرشورام جی نے ۲۱ بار کشتریوں کو مار کر پرتھوی کو کشتریوں سے خالی کر دیا تو کشترانیوں نے براہمنوں سے اولاد پیدا کی اور اس طرح سے کشتریوں کے بنس کا سلسلہ پھر جاری ہوُا +

پُرو کا گدّی پر بیٹھنا بھی یوں بیان کیا گیا ہے کہ جب دیویانی نے
دیکھا کہ راجا (ییاتی) شرمِشٹھا سے سنتان پیدا کر رہا ہے تو
اُس نے اپنے پتا سے جا کر اس کی شکایت کی اور اُس کے پتا نے
ییاتی کو شاپ دیا کہ تیری جوانی نشٹ ہو اور تو انت کا بُڈّھا ہو جائے +
چنانچہ ییاتی جوانی میں ہی بُڈّھا ہو گیا اور گھبرا کر شُکر آچارج کی
منّت سماجت کرنے لگا + آچارج نے کہا کہ اگر کوئی تجھ کو اپنی
جوانی دے دے تو تُو اُس کی جوانی لے کر پھر جوان ہو سکتا
ہے + ییاتی نے اپنے پانچوں بیٹوں سے جوانی مانگی مگر پُرو کے
سوائے اور کسی نے باپ کی بات نہ مانی + اس پر ییاتی نے
پُرو کو اپنی جگہ گدّی پر بٹھایا اور آپ اُس کی جوانی لے کر بان
پرستھیوں کا جیون بتیت کرنے لگا +

ہم ابھی نہُش کے حال میں دیکھ چکے ہیں کہ نہُش سے
مہابھارت کے زمانہ تک دس ہزار برس ہوئے۔ نہُش پُرورواسے تیسری
پیڑھی میں ہے اور پُرورَوا کے سمکالین اکشواکو سے مہابھارت تک
۹۵ پیڑھیاں ہوئیں تو نہُش سے مہابھارت تک ۹۲ پیڑھیاں
دس ہزار برس میں ہوئیں گویا فی پیڑھی $\frac{10000}{92}$ یعنی تقریباً ۱۰۸ برس
ہوئے ہم نے فی پیڑھی سو برس قرار دئیے ہیں + یہ بھی نتیجہ نہُش
کے بیٹے ییاتی کی کتھا سے نکلتا ہے + لکھا ہے کہ جب ییاتی
کو پُرو کی جوانی مل گئی تو وہ بان پرستھ آشرم میں ایک ہزار برس
تک پرتھوی کا آنند بھوگ کر اپنے اچھے کرموں کے پرتاپ سے
سورگ کو سدھارا۔ مگر سورگ میں پہنچ کر اس کو ابھمان ہو گیا اور

اس ابھمان کے کارن وہ پھر پرتھوی پر گر پڑا + پرتھوی پر اس وقت ان چار راجاؤں کا راج تھا:-

(۱) وسومان (۲) شِبی (۳) پرتردن (۴) اشٹک + وسومان کا ٹھیک پتہ نہیں - کہیں (آدی پرو - ادھیائے ۹۲ شلوک ۱ میں) اس کو اوشد اشو کا پُتر لکھا ہے - کہیں (اُدیوگ پرو - ادھیائے ۱۱۶ - شلوک ۱۵/۱۷ میں) اس کو اکشواکو بنسی ہری اشو کا پُتر وسومنا لکھا ہے + پرنتو شِبی اُشی نر کا بیٹا ہے جو یاتی کے بیٹے انو کے بنس میں انو سے دسویں پیڑھی پر ہے (دیکھو آگے بنساولی ۵) - پرتردن دِوداس کا پُتر ہے جو پیچھے بنساولی ۳ میں پرُوروا سے تیرھویں پیڑھی پر گویا یاتی سے دسویں پیڑھی پر ہے - اشٹک وِشوامتر کا پُتر ہے اور بنساولی ۲ میں پرُوروا سے چودھویں پیڑھی پر گویا یاتی سے وہی دسویں گیارھویں پیڑھی پر ہے + پس یہ سب راجا جو یاتی کے ایک ہزار برس بعد پرتھوی پر بھارت ورش میں راج کرتے تھے یاتی سے دسویں پیڑھی میں تھے اور فی پیڑھی وہی ایک سو برس کا پتہ دیتے ہیں +

نہش اور یاتی دونوں رگویدک رشی ہوئے ہیں اور منڈل ۹ کے سوکت ۱۰۱ کے رشی ہیں + رگوید کے اندر بھی ان کے نام آئے ہیں - چنانچہ منتر (۱۰-۶۳-۱) میں آیا ہے کہ "جو دیوتا دُور دُور سے آکر وِئیوشوت منو کی سنتان کے ساتھ پریتی کرتے ہیں - جو دیوتا کہ نہش کے پُتر یاتی کے یگیہ میں

آکر شریک ہوتے ہیں۔ وہ ہمارے اوپر بھی کرپا کریں“ + اور ییاتی کے پانچوں پُتروں یدو۔ تُروشو۔ پُرو۔ دُرھیو اور انو کے نام رگوید (۱-۱۰۸-۸) میں اس پرکار سے آئے ہیں :-” اے اِندر اور اگنی تم چاہے یدو کے پاس ہو۔ چاہے تُروشو کے۔ چاہے پُرو کے۔ چاہے درھیو اور انو کے جہاں کہیں بھی ہو تم وہاں سے ہمارے پاس آؤ اور ہمارے سوم کو پیو“ +

ییاتی کے ان پانچوں پُتروں میں سے پُرو جیسا کہ پیچھے بیان کیا جا چکا ہے ییاتی کی راجگدی کا مالک ہوا۔ اور اُس کا بنس مہابھارت تک برابر راج کرتا چلا آیا۔ چنانچہ یُدھشٹھر آدک پانڈو اور دُریودھن آدک کَورَو جن کے درمیان مہابھارت کا مہاسنگرام کھڑا تھا دونو اسی پُرو کے بنس میں تھے اور اسی نسبت سے پَورَو تھے + یدو کا بنس بھی بہت پھیلا اور شری کرشن جی نے اسی بنس میں جنم لے کر چندربنس کے اس بنس کو چار چاند لگائے + مگر ہم ان دونوں کا بنس پیچھے لکھیں گے کیونکہ ان کا وِستار بہت ہے پہلے باقی تینوں کے بنس کا حال لکھتے ہیں اور وہ اس طرح پر ہے :-

(۱) دُرھیو

اس کا بنس افغانستان کی طرف چلا گیا اور اس سے چوتھی پیڑھی میں گندھار ہوا جس نے گندھار (حالیہ قندھار) دیس بسایا + دُریودھن کی ماں گاندھاری اس گندھار دیس کی تھی

اور اس وجہ سے گاندھاری کہلاتی تھی +

[گندھار کی قدامت اس سے ظاہر ہے کہ اس کا ذکر ویدوں میں ہے۔ چنانچہ رگوید (۱-۱۲۶-۷) میں راجا بھوّیہ کی رانی لومشا کہتی ہے کہ میرے شریر کے رونگٹے گندھاریوں کے مینڈھوں کے بالوں کے سمان ہیں + اتھروید میں گندھار کا نام مُجوان اور انگ اور مگدھ کے ساتھ آیا ہے + ایتریے براہمن (۷-۳۴) میں گندھار کے ایک راجا نگن جِیت کا ذکر ہے + شت پتھ براہمن (۸-۱-۴-۱۰) میں گندھار کے ایک اور راجا سُودجِت (سُورگ جِت) کا ذکر ہے جو نگن جِت یعنی نگن جِت کے بنس کا تھا + شرُوت سُوتروں میں بھی گندھار کے لوگوں کا ذکر آتا ہے۔ مثال کے لئے دیکھو بودھاین ۲۱-۱۳ + آپستمب ۲۲-۶-۱۸ + ہر نیہ کیشی ۱۷-۶ + گندھار دیس پیچھے پشاور تک پھیل گیا تھا۔ چنانچہ چینی سیاح ہیون سانگ کے زمانہ میں اس کی راجدھانی پُرش پُور (پشاور) میں ہی تھی + اس سے پہلے یونانیوں کے زمانہ میں اس کی راجدھانی پُشکراوتی اور تکش شِلا میں تھی] +

گندھار سے پانچ پیڑھی پیچھے شت دھرم ہوا۔ وہ اور آگے بڑھا اور اوتر کے ملیچھوں کا راجا ہوُا +

[رگوید (۷-۱۸-۱۴) میں آیا ہے کہ انو اور دُرھیو کے ساٹھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ بیروں کی ایک راجا سُداس کے ساتھ لڑائی ہوئی + انو اور دُرھیو تو راج بنساولیوں میں ییاتی کے پُتروں کے نام ہیں۔ مگر ان کا سمکالین کوئی سُداس بنساولیوں میں نہیں دیکھتا ہے۔ اگرچہ ان سے بہت پیچھے جاکر ایک سُداس راماین کال سے کچھ پہلے اور

ایک سُدا اس مہابھارت کال سے کچھ پہلے دیکھتے ہیں اس لئیے یہ درہیو اور انو اور تُسدا اس جو یُجون کا پُتر ہے کوئی اور ہستیاں ہیں جو ورتمان ویدک کال سے پہلے کسی پُوروکال کی ہیں + دیکھو پیچھے صفحہ ۸۸ اور صفحہ ۲۰۷] +

(۲) تُروشو

اس کی اولاد چین اور تُرکستان میں پھیلی - چنانچہ میکس مولر صاحب کہتے ہیں کہ تورانی جو ترکستان اور سنٹرل ایشیا میں پھیلے ہوئے تھے تُروشو کی اولاد ہیں (دیکھو کتاب ہندو سپیریوریٹی یعنی ہندوؤں کی فوقیت مصنفۂ ہربلاس سارڈا) + ترکوں کا مورخ ابوالغازی ترکوں کو آئے یعنی چاند کی اولاد بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ آئے کا بیٹا جلدو اور جلدو کا بیٹا ہیو تھا اور اسی ہیو سے چین کے راجاؤں کی پہلی نسل چلی (دیکھو کتاب راجستھان مصنفہ کرنیل ٹاڈ) اور ابوالغازی کے آئے اور جلدو اور ہیو اسی تُروشو کا پُوروج آیو اور تروشو کا بھائی جدو (یدو) اور جدو کا بنسج ہے + دیکھو پیچھے بنساولی ۱۲ اور آگے بنساولی ۷) + یَوَن لوگ جنکو فرنگی مورخ غلطی سے یونانی اور خاص کر باختر کے وہ یونانی سمجھتے ہیں جو سنہ عیسوی کے آغاز کے لگ بھگ ہوئے ہیں وہ بھی اسی تُروشو کی اولاد ہیں چنانچہ مہابھارت (آدی پرو - ادھیائے ۸۵ شلوک ۳۴) میں صاف لکھا ہے کہ یدو کی سنتان یادو - تُروشو کی یَوَن - درہیو کی بھوج - اور انو کی ملیچھ کہلاتی ہے + اور بھارت ورش کے اتہاس میں انکا ذکر ابتدا سے چلا آتا ہے - جیسا کہ ہم آگے بھاگ ۲ کے ادھیائے ۱ میں راجا سگر کے حال میں اور خاص کر بھاگ ۴ کے ادھیائے ۵ میں چندر گپت اور اشوک کے حالات میں جہاں فرنگی مورخ اس جاتی کا ذکر کرتے ہیں پوری تفصیل کیساتھ دکھلائینگے +

جزیرہ یا وا (جاوا) بھی غالباً ان ہی ترُوشو بنسی یوَن لوگوں کا بسایا ہوُا ہے جیساکہ اس کے ساتھ لگتا ہوُا جزیرہ بالی ترُوشو کے بھائی انو کے بنسج بلی کا بسایا ہوا ہے جس کا حال آگے بنساولی ۵ میں آتا ہے ۔ جاوا کا نام رامائن میں یَو (دویپ) آیا ہے اور یونانی مورخ ٹولیمی نے بھی جو دوسری صدی عیسوی میں ہوُا ہے اس کا یہ ہی نام اپنے جغرافیہ میں دیا ہے ۔ سنسکرت کے کئی کتبے بھی جاوا میں نکلے ہیں جن میں اس کا نام یَو (دویپ) اور یَو (بھومی) لکھا ہوا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہاں یَو یعنی جَو بہت ہوتے ہونگے ۔ اور جائفل (یَو پھل) کی بہتات کی تصدیق تو ابن بطوطہ ہی اپنے زمانہ میں کرتا ہے ۔ اور اس سے اس کا نام یَو (دویپ) پڑ گیا ہوگا اور پھر اس یَو (دویپ) کے رہنے والے یوَن کہلانے لگے ہونگے (مفصّل تشریح کے لئے دیکھو اس گرنتھ کا بھاگ ۲ - ادھیائے ۵) ۔ مہابھارت کے زمانہ میں یدھشٹھر کا بھائی سہدیو دکھن کی دگ بجے میں سورپھی اور آٹوی پُری کو فتح کرتا ہوُا اور یوَنوں کے نگر سے کر لیتا ہوا وبھیشن کے دیس (لنکا) میں پہونچا تھا ۔ سورپھی اور آٹوی (حالیہ بٹاویہ) اب بھی جاوا کے بڑے شہر ہیں اور اسلئے مہابھارت کے یوَنوں کے نگر سے مُراد صاف جاوا سے ہے ۔ جاوا کے وسطی صوبہ کا نام کلنگ ہے اور الفنسٹن صاحب گورنر بمبئی اپنی تاریخ ہند میں لکھتے ہیں کہ جاوا کی تواریخ بتاتی ہیں کہ اسکو ہندوستان کے صوبہ کلنگ کے ہندوؤں نے بسایا تھا ۔ اور ہندوستان کا صوبہ کلنگ اُسی بلی کے بیٹے کلنگ کا بسایا ہوا ہے جس نے جزیرہ بالی بسایا ہے اور جس کا ذکر ابھی اوپر آچکا ہے ۔

جاوا میں اگستیہ کی بڑی مانتا ہے اور اس کی مورتیاں جگہ جگہ ملتی ہیں سنسکرت کے ایک کتبہ میں جو آریا چھند میں ہے اسکو کلسج لکھا ہے۔ کلسج کا ارتھ ہے وہ جو کلس کے اندر پیدا ہوا۔ ایک اور کتبہ میں جس پر اگستیہ شک آند یعنی اگستیہ سمت نین[2] وشو رس[6] ارتھات ۶۸۲ کھدا ہوا ہے اس کو کمبھ یونی لکھا ہے۔ اور ان وشیشنوں سے صاف ظاہر ہے کہ اگستیہ سے مُراد اُس ویدک رشی سے ہی ہے جس کا نام ادھیائے (۳) کے اندر رشیوں کے نقشے میں سنکھیانک [۱۷] پر آیا ہے۔ فرنگی مورخ جہاں کہیں شک لکھا دیکھتے ہیں اس کا ارتھ شک سالواہن کرتے ہیں اور اس لئے یہاں بھی اگستیہ شک آند کو شک سالواہن سمجھ کر اس کتبہ کو ۶۸۲ + ۷۸ = ۷۶۰ عیسوی کا سمجھتے ہیں۔ مگر یہ ٹھیک نہیں ہے۔ شک کے ارتھ کیول سمت کے ہیں چاہے وہ سمت کسی کا ہو۔ یہاں صاف طور پر اگستیہ کا نام شک کے ساتھ پڑا ہوا ہے۔ پس یہ سمت سالواہن کا نہیں بلکہ اگستیہ کا ہے اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ اگستیہ کے سمت سے کیا مُراد ہے۔ اسی طرح جاوا کے اکثر کتبوں میں آدی شک کا ذکر آتا ہے اور وہاں بھی یہ لوگ شک سالواہن کا ارتھ ہی کرتے ہیں۔ مگر یہاں شک کے ساتھ جو آدی یعنی ابتدائی کا لفظ پڑا ہوا ہے وہ صاف چغلی کھاتا ہے کہ اس شک سے کوئی اور شک مراد ہے جو شک سالواہن سے پہلے ہے۔

چینی سیاح فاہیان کے زمانہ (۴۱۴ عیسوی) تک جاوا میں برہمنی دھرم کا پرچار تھا۔ اس کے بعد بُدھ دھرم کا پرچار ہوا۔ اور ان دونوں دھرموں کی شاندار یادگاریں جاوا میں موجود ہیں۔

بُودھوں کی یادگار میں بورو بدر (بہو بُدھ) کا مندر بڑا عالیشان کھڑا ہے جس میں مہاتما بُدھ کے پُورو جنموں کے چرِتروں کے چِتر نہایت کاریگری اور صفائی کے ساتھ کُھدے ہُوئے ہیں اور اس کثرت سے کُھدے ہُوئے ہیں کہ اگر ان کو ایک سیدھ میں پھیلایا جائے تو اُن کا پھیلاؤ تین میل سے بھی زیادہ ہوتا ہے ہندوؤں کی یادگار اس کے مقابلہ میں پرم بن کا مندر ہے۔ یہ ایک راجا دکشن کا بنایا ہوا ہے اور اس میں مہاتما بُدھ کے چرِتروں کے جواب میں شری کرشن جی اور شری رام چندر جی کے جیون چرِتر کُھدے ہُوئے ہیں یہ دونوں مندر وسطی جاوا میں ہیں اور شیلیندر بنس کے راجاؤں کے زمانہ کے ہیں جو ہندوستان کے گپت بنس کی ایک شاخ تھی اور جس کی راجدھانی جزیرہ سوماترا کے شہر شری بجے میں تھی ۔ سوماترا اور جاوا کو ملا کر سووَرن دوبیپ کہتے تھے ۔

جاوا کے لوگ اپنے آپ کو پانڈوون کی اولاد میں سے سمجھتے ہیں۔ اور انہوں نے انکے نام پر ایک مندر بنائے ہوئے ہیں۔ ان مندروں کو چنڈی کہتے ہیں اور ارجن۔ سوبھدرا۔ پنتھ دیو (دھرم راج = یدھشٹھر) بھیم۔ شکھنڈی۔ اور گھٹوت کچ کی چنڈیاں مشہور ہیں ۔

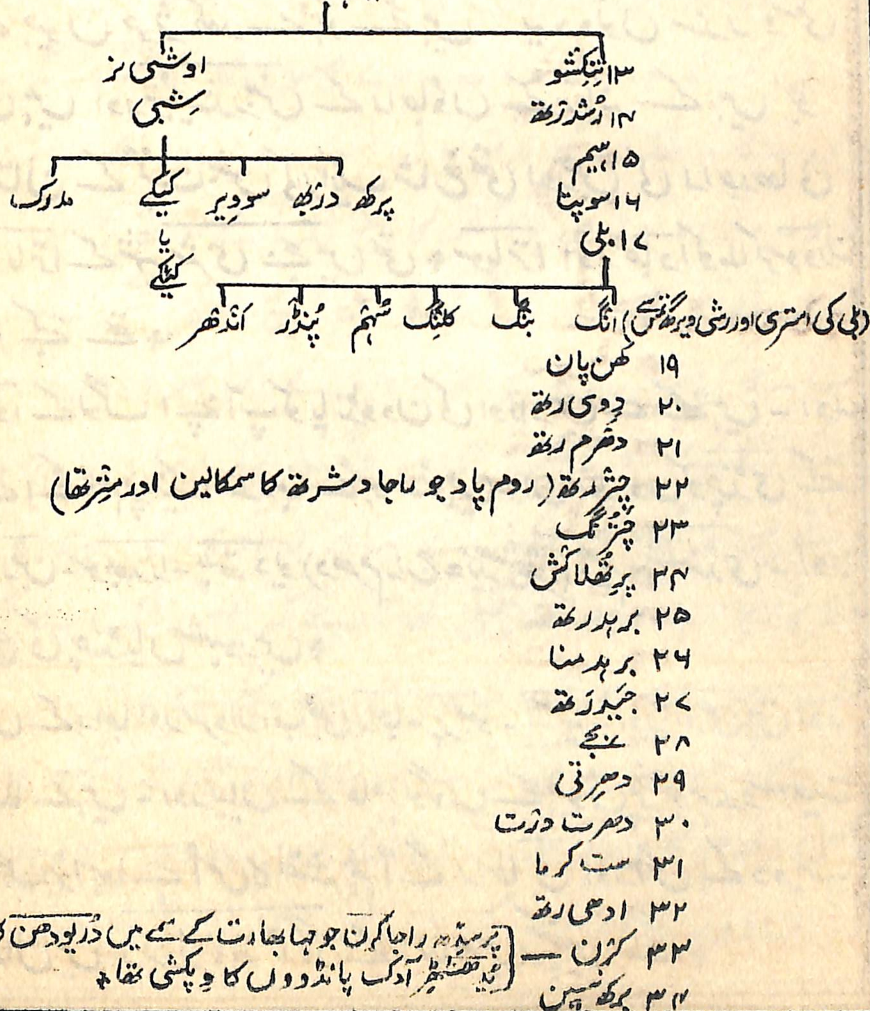
یہاں کے راجا اور سردار اب بھی راجا۔ پربھو۔ آریہ۔ اور ادھی پتی اور بھوپتی کہلاتے ہیں۔ اور یہاں کے عام لوگوں کے جیون پر جو ہندو سبھیتا کا اثر اب تک پڑا ہوا ہے اُس کا نقشہ ہم آگے راجا بلی اور اُس کے دوبیپ بالی کے حال میں ربندر ناتھ ٹاگور کے الفاظ میں کھینچیں گے ۔

(۳۲) انو

انو کے بنس کا سلسلہ پُرانوں میں اس طرح سے آیا ہے :-

بنساولی نمبر ۵

۵ انو [جو پُرورَوا سے پانچواں ہے (دیکھو بنساولی نمبر ۲)]
۶ سبھانَل (سبھانَر)
۷ کالانَل (کال نَر)
۸ سرنجے
۹ پُرنجے (یہ نام بھاگوت میں نہیں ہے وِشنو پُران میں ہے)
۱۰ جنمے جے
۱۱ مہاشال (یہ نام بھاگوت میں نہیں ہے وِشنو پُران میں ہے)
۱۲ مہامنا



یہ بنساولی بالکل نامکمل ہے کیونکہ چِترَرتھ (روم پاد) جو اس بنساولی میں اکشواکو کے سمکالین پُرُدرُوا سے ۲۲ پر درج ہے وہ شری رامچندر جی کے پتا راجا دشرتھ کا سمکالین تھا اور شری رام چندر جی کا نام اکشواکو کے بنس میں ۶۱ پر آتا ہے۔ اسی طرح جہاں اس بنساولی میں مہا بھارت کے پرسدّھ جودھا کرن کا نام ۳۳ پر آتا ہے وہاں اکشوا کی بنساولی میں کرن کے سمکالین راجا بر ہد بل کا نام ۹۵ پر آتا ہے +
اور اسی بنساولی میں جہاں شریمد بھاگوت کے اندر پرتھُلاکشش اور بر ہد منا کے بیچ میں صرف ایک نام بر ہد رتھ آتا ہے وہاں وشنو پُران میں چھ نام آتے ہیں اور وہ نام یہ ہیں :-

پرِتھُلاکشش

چمپ (جس نے چمپا[22] نگری بسائی) +

ہری انگ

بھدر رتھ

برہد رتھ

بر ہت کرما

بر ہد بھانو

بر ہد منا

---

۲۲ بالمیکی رامائن میں چمپانگری کو راجا دشرتھ کے سمکالین لومپاد یا روم پاد کی راجدھانی لکھا ہے۔ مگر روم پاد جو چِترَرتھ کا دوسرا نام ہے اس چمپ سے تین پیڑھی پہلے ہؤا ہے۔ پھر یہ چمپ چمپانگری کا بانی کس طرح ہو سکتا ہے + بھاگوت میں اس چمپ کا نام ہی نہیں ہے۔ مگر سورج بنس میں راجا ہرشچندر سے تیسری پیڑھی میں ایک چمپ

اب رہی یہ بات کہ ان مہاپرشوں میں سے کون ویدک کال کے اندر ہیں اور کون ویدک کال سے باہر ہیں سو اس کے لئے ہمارے پاس ایک پرمان ہے اور وہ یہ ہے کہ پُرانوں میں اس بات کا حوالہ ہے اور مہابھارت (آدی پرو۔ ادھیائے ۱۰۴) میں مفصل لکھا ہے کہ اس ناماولی میں جو ۶۲ پر بلی کا نام آیا ہے اُس بلی کے سنتان نہیں ہوتی تھی اور اس لئے بلی نے اپنی رانی سودیشنا

کا نام لکھا ہے اور اس کو چمپاپوری کا بانی لکھا ہے اور یہ ٹھیک ہوسکتا ہے + وشنو پُران میں بھاگوت کے اس چمپ کی جگہ چنچو کا نام آیا ہے +

سنسکرت گرنتھوں میں انگ دیس کو جس کی راجدھانی یہ چمپاتھی مگدھ دیس کے پورب اور متھلا دیس کے پورب اوتّر میں لکھا ہے۔ دنڈی کبی نے اس کو گنگا کے کنارے لکھا ہے۔ اور چینی سیّاح ہون سانگ نے اس کو ایک پہاڑی دویپ سے ۴۲ میل پچھم میں لکھا ہے کننگھم صاحب نے تحقیقات سے معلوم کیا ہے کہ بھاگلپور سے ۴۲ میل پورب کی طرف ایک ایسی ہی پہاڑی پتھر گھٹا کے سامنے ہے اور بھاگلپور کے متصل ایک دو گاؤں چمپاپور اور چمپانگر کے نام سے اب تک آباد بھی ہیں +

انڈوچائینا کی بستی چمپا انگ دیس کی اسی چمپا کی کسی زمانہ کی نوآبادی ہے +

انڈوچائینا میں اس کا حالیہ نام اومان ہے مگر یونانی جغرافیہ دان ٹولیمی نے جو اپنا جغرافیہ ۱۵۰ء عیسوی کے قریب لکھا ہے اُس میں اِس کا پُرانا نام چمپا ہی دیا ہوا ہے۔ اور اب بھی عوام میں اس کا نام چمپا ہی ہے۔ اس کے تین صوبہ ہیں:۔ امراوتی وجئی اور پانڈورنگ اور یہ تینوں نام بھی ہندوانی ہیں + چمپا کی وسعت اس سے اور ظاہر ہوگی کہ یہ مُلکِ انام کا سارا جنوبی حصّہ ہے +

میں رشی دیرگھ تمس کے نیوگ سے سنتان پیدا کرائی ÷ دیرگھ تمس
رشی اُتتھیہ کا اندھا پُتر تھا اس لئے سودیشنا نے اس کے پاس
جانا نہ چاہا اور اپنی جگہ اپنی ایک شودرا داسی کو بھیج دیا اور اُس
داسی کے دیرگھ تمس سے ایک پُتر ہُوا جس کا نام ککشی وان ہُوا ÷
پھر راجا کے سمجھانے سے سودیشنا آپ دیرگھ تمس کے پاس گئی اور
اس نیوگ سے اس کے انگ بنگ آدک پُتر اُتپن ہوئے ÷
اُتتھیہ ۔ دیرگھ تمس اور ککشی وان تینوں ویدک رشی ہوئے ہیں اور
رشیوں کے نقشہ میں جو اس سے پچھلے ادھیائے میں دیا گیا ہے
ان کے نام سنکھیا انک ۱۷۷ و ۱۶ اور ۱۷ پر آئے ہیں ÷ پس راجا بلی
جس کی رانی نے دیرگھ تمس سے نیوگ کرایا اور انگ بنگ آدک
جو اس نیوگ سے اُتپن ہوئے اور اُن سے پہلے اور جتنے راجا انو کے
بنس میں ہوئے وہ سب ویدک کال میں ہوئے ÷ ان سے تین نام آگے
چل کر ہی چتررتھ کا نام آجاتا ہے جو شری رام چندر جی کے پتا راجا دشرتھ
کا سمکالین ہے ÷ یہ رامائن کا زمانہ ہے اور ویدک کال سے
باہر ہے اور ہم نے اُس کا نام اور اس سے آگے کرن تک جو
مہابھارت کے زمانہ میں ہوا دوسرے راجاؤں کے نام صرف اس
بنساولی کی نامکمل حالت دکھانے کے لئے اور اس کو یہاں
ہی ختم کر دینے کے لئے لکھ دئے ہیں ÷
دیرگھ تمس کی جو کتھا اس جگہ مہابھارت میں آئی ہے اُس
سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ استریاں پہلے ایک پتی کی
پابند نہیں ہوتی تھیں جس کے ساتھ چاہتی تھیں رہنے لگتی

تھیں ۔ اس واسطے جب دیرگھ تمس کی استری دیرگھ تمس
کے اندھے پن سے دُکھی ہو کر اس کو چھوڑنے لگی تو دیرگھ تمس
نے کہا کہ اچھا تو میں آج سے یہ مریادا باندھتا ہوں کہ استری
عمر بھر ایک پتی کی پابند رہے ۔ اور پتی مر جائے تو بھی وہ دوسرے
پُرش کو پراپت نہ کرے (آدی پرو ۔ ادھیائے ۱۰۴ ۔ اشلوک ۳۴-۳۵) ✦
اور اُس وقت سے یہ مریادا اب تک اسی طرح چلی آتی ہے ✦
دیرگھ تمس رگوید کے پہلے منڈل کے ۱۴۰ تا ۱۶۴ سوکتوں کا رشی
ہے ✦ ان میں سے سوکت ۱۵۸ کے منتر ۶ میں ملتے (ارتھات ممتا کے
بیٹے) دیرگھ تمس کا نام آیا ہے ۔ اور اس منتر کے پوُرو آردھ کا اکثر ارتھ
یہ ہے کہ ماتتے دیرگھ تمس دسویں جگ میں بڈھا ہوا ✦ لوکمانیہ
تلک نے اپنی کتاب آرکٹک ہوم میں دیرگھ تمس کا ارتھ سورج
کیا ہے اور اس منتر کا ارتھ اپنے قطبی خیال کی تائید میں یہ
کیا ہے کہ سورج دائرہ شمالی میں دس مہینہ تک جوان یعنی
روشنی دینے والا رہ کر دائرہ جنوبی کے اندر ڈوب گیا ✦ مگر یہ
نہیں بتایا کہ پھر ملتے کا ارتھ کیا ہوا ✦ ویاکرن کی رو سے اس
کا ارتھ ہے کہ ممتا کا بیٹا جیسے وینتے وِنتا کا بیٹا (گرُڑ) اور
کنتے کنتی کا بیٹا (ارجن) اور اسی لئے مہابھارت آدک گرنتھوں
نے اس دیرگھ تمس کو اُتتھیہ کی استری ممتا کا بیٹا قرار دیا ہے ✦
اتہاس بتاتا ہے کہ راجا بلی کی استری سے نیوگ کرنے سے پہلے
دیرگھ تمس کے خود اپنی استری سے کئی بیٹا بیٹی ہو چکے تھے اور اس
عرصہ میں یہ اندھا تو پہلے ہی تھا بڈھا بھی ہو گیا تھا اور اس کی

استری اس سے نفرت کرنے لگی تھی اور اس سے اپنا پیچھا چھوڑانے کے
لئے اس کو ندی میں بہا آئی تھی + مگر پرمیشور کی کرنی ایسی ہوئی کہ
اُس کو ایک ٹوٹی ہوئی کشتی کا تختہ ہاتھ لگ گیا اور یہ بہتے بہتے
راجا بلی کے دویپ میں جا نکلا اور بلی کے ہاتھ لگا اور وید کا منتر
مذکور اس تمام اتہاس کا خلاصہ ہے + چنانچہ منتر کے پُورو آردھ کا
ارتھ ہے کہ دیرگھ تمس دسویں جُگ میں ارتھات دسویں سنتان
پیدا کرنے کے پشچات بڑھا ہو گیا (کیونکہ وید کے اُس کوش میں
جو یورپ میں چھپا ہے اور پیٹرسبرگ کا کوش کہلاتا ہے
جُگ کا ارتھ نسل اور سنتان کا بھی کیا ہے اور جرمن ودوان یہ
ہی ارتھ کرتے ہیں) اور منتر کے اوتر آردھ کا ارتھ ہے کہ برھما
ان بہتے ہوئے جلوں کا سارتھی یعنی رتھبان ہو گیا۔ اور یہ صاف
دیرگھ تمس کی اِس سرگذشت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ صحیح
سلامت راجا بلی کے دویپ میں جا نکلا +

راجا بلی کا یہ دویپ وہ جزیرہ بالی یا بلی ہے جو بحر ہند میں جزیرہ
جاوا کے مشرق میں اسی راجا بلی کا بسایا ہوا اب تک آباد ہے +
ہندو سبھیتا کا پربھاو اب تک اس میں موجود ہے اور اس کا نقشہ
ڈاکٹر ربندر ناتھ ٹاگور نے یوں کھینچا ہے :-

"میں نے ہندوستان کے آچار بچار کا پرچار جیسا ان دو
جزیروں (جاوا اور بالی) اور خاص کر بالی کی چِتر کلا میں دیکھا ایسا
کہیں نہیں دیکھا + اور ایک اور بات جو یہاں پر دیکھی وہ یہ تھی کہ
جدھر دیکھو زندگی کے سارے ناٹک کی تہ میں رامائن اور

مہا بھارت نظر آتی ہیں ✤ روزمرہ کی بول چال کے لفظ تک ان ہی دونوں اتہاسوں سے لئے ہوئے ہیں اور جتنا عام اور گہرا اثر ان اتہاسوں کا ہے اُتنا آج کل کی مذہبی باتوں کا بھی نہیں ہے ✤ ہندوستان تک میں لوگوں کے جیون پر خاص ان اتہاسوں کا پربھاو اتنا دکھائی نہیں دیتا ہے جتنا کہ جاوا اور بلی میں ہے ✤ پربھاو کا ایک پرواہ لگاتار ان میں سے بہلا چلا آرہا ہے ✤ عکسی تصویروں سے - گانے بجانے سے - نرت کرت سے ان کے نقشے روز لوگوں کے سامنے کھینچے جاتے ہیں ✤ اس طرح سے ہندوستان اب بھی عروج پر ہے اور اس کا یہ عروج اُس کی فلسفہ کے ذریعہ اتنا نہیں ہے جتنا کہ اُس کی کبتا کے ذریعہ ہے ✤ یہ جاندار فضا جو ہزاروں برس کے طوفان اور تغیر کا سامنا کر چکی ہے ان اتہاسوں کی دایمی تازگی ظاہر کرتی ہے اور ان کو منشیہ جاتی کی زندہ میراث ٹھیراتی ہے" ✤

بلی کی اولاد میں سے انگ نے انگ دیس (حالیہ صوبہ بہار) بسایا - کسی زمانہ میں یہ دیس معلوم ہوتا ہے کہ چین اور تبت کی حدود تک پھیلا ہؤا تھا کیونکہ ٹاڈ صاحب لکھتے ہیں کہ تبت کا وہ حصہ جو چینی تاتار کی سرحد سے ملتا ہے اب تک اندیس کہلاتا ہے ✤ کلنگ نے کلنگ دیس (حالیہ اڑیسہ اور اندھرا کا درمیانی حصہ) اور اندھر نے اندھر دیس (دریائے گوداوری اور کرشنا کا درمیانی حصہ) بسایا ✤ بنگ نے بنگ دیس (مشرقی بنگال) اور پُنڈر نے پُنڈر دیس (شمالی بنگال) بسایا - اور سُہم نے وہ

دیس بسایا جہاں اب مغربی بنگال واقع ہے ؛ سُہم کی راجدھانی کسی زمانہ میں تامرلپت تھی اور مہا بھارت کے سبھا پرو میں ادھیائے (۳۰) کے اندر بنگ - پُنڈر - اور سُہم کے ساتھ تامرلپت کا ذکر آیا ہے ؛ چینی سیّاح فاہیان کے زمانہ تک جو ۴۱۰ء عیسوی میں ہندوستان آیا تھا اس کا نام تامرلپت ہی تھا - اب اس کو تملوک کہتے ہیں اور یہ تملوک اب ضلع میدنا پور کا صدر مقام ہے ؛ سُہم کو بعد میں راشٹ یا راڈھ بھی کہنے لگے تھے اور اُس وقت حالیہ بنگال کے ضلع ہُگلی کا مقام مہا ند اُس کی راجدھانی تھا ؛ راڈھی براھمن اسی دیس کے براھمن ہیں ؛ کلنگ - اندھرا اور پُنڈر کے دیس چینی سیّاح ہیون سانگ کے زمانہ تک انہی ناموں سے قایم تھے اور یہ سیّاح ہندوستان کی جاترا کو ۶۳۰ء عیسوی میں آیا تھا اور پندرہ برس تک یہاں رہا ؛ اندھر کا نام اب تک قایم ہے اور اندھرا یونیورسٹی حال میں ہی قایم ہوئی ہے ؛ بنگ کا نام بنگال میں موجود ہے - انگ - مگدھ میں جذب ہو کر رہ گیا ؛

یہ سب اتہاس مہا منا کے اُس بیٹے تِتکشو کے بنس کے ہیں جو انو کے بنس میں نمبر (۱۳) پر درج ہے ؛ اب مہا منا کے دوسرے بیٹے اوشی نر کا اتہاس سُنئے کہ اوشی نر کا بیٹا شبی تو رگوید (منڈل ۱۰ - سوکت ۱۷۹) کا رشی ہے اور رشیوں کے نقشہ میں اس کا نام سنکھیا نک ۲۵۹ پر آیا ہے اور اوشی نر خود ایک بڑا دھرماتما راجا ہوا ہے ؛ مہا بھارت (بن پرو-

ادھیائے ۱۳۱) میں اس کی ایک کتھا اس طرح آئی ہے کہ
اوشی نر ایک دفعہ جمنا جی کے کنارے یگیہ کر رہا تھا کہ اندر اور
اگنی دیوتا دونوں اُس کے دھرم کی پریکشا کرنے کے لئے باز
اور کبوتر بن کر آئے۔ باز کبوتر کے پیچھے پڑا ہوا تھا اور کبوتر اپنا
پیچھا چھڑانے اور اپنے پران بچانے کے لئے جھٹ اوشی نر
کی گود میں آپڑا۔ اوشی نر نے اُس کو اُٹھا کر باز سے بچا لیا۔
باز نے کہا کہ راجن آپ یہ کیا انیائے کرتے ہیں جو میرا
کھانا مجھ سے چھینتے ہیں۔ اوشی نر نے کہا کہ شرناگت کو بچانا
انیائے نہیں ہے۔ باز نے کہا کہ ایک کو بچانے کے لئے دوسرے
کو بھوکا مار دینا انیائے نہیں تو کیا ہے۔ وہ دھرم جو کسی
دوسرے دھرم کا بادھک ہو دھرم نہیں ہے۔ دھرم وہی
ہے جس سے کسی دوسرے دھرم میں ورودھ نہ پڑے۔
اوشی نر نے کہا کہ تم کو پیٹ بھر کر کھانا ہی چاہئیے پس جو کھانا
چاہو لے لو۔ باز نے کہا کہ ہمارا کھاجا تو بِدھاتا نے یہ کبوتر
ہی بنائے ہیں لیکن خیر اگر آپ کو یہ کبوتر ایسا ہی پیارا ہے
تو اس کے برابر اپنا مانس تول دو۔ اوشی نر نے کہا کہ یہ
مانا اور اپنے مانس کا ایک ٹکڑا کاٹ کر کبوتر کے برابر تولنے
کے لئے ترازو میں ڈال دیا۔ لیکن وہ وزن میں کم اترا۔ اوشی نر
نے ایک اور ٹکڑا کاٹ کر ڈال دیا لیکن وہ بھی کم رہا۔ اسی طرح
راجا اوشی نر نے اپنے شریر کا تمام مانس کاٹ کاٹ کر ڈال
دیا مگر وہ پھر بھی وزن میں کبوتر سے کم رہا۔ انجام اوشی نر خود

ترازو میں بیٹھ گیا اور بولا کہ میری ہڈی اور مانس جو کچھ ہے
وہ سب تول لو ÷ اس پر باز نے کہا کہ راجن دھنیہ ہے
دھنیہ ہے - بس کرو بس کرو - نہ یہ کبوتر ہے - نہ میں
باز ہوں - یہ اگنی ہے اور میں اِندر ہوں - ہم دونوں تمہارے
دھرم کی پریکشا کے لئے آئے تھے اور تم پریکشا میں پورے اُترے -
تمہارا بڑا جس ہوگا اور دیو لوک میں تمہارا باس ہوگا ÷ اِتی ÷
اس کتھا سے اوشی نر کا ایک بڑا دھرما تما راجا ہونا ظاہر
ہے اور ایسی ایسی کتھاؤں سے اُس کا جس آج تک
پرسِدّھ ہے ÷

بُودّھوں کے ایک جاتک میں یہ کتھا یوں ڈھالی گئی ہے
کہ کسی زمانہ میں ایک راجا تھا اوشی نر اُس کا نام تھا - اُس کی
پرجا کے لوگ بڑے دُر آچاری تھے اور ست پر نہیں چلتے تھے -
اس کے راج میں بُدّھ کا دھرم مِٹنے لگا ÷ شک (شکر = اندر)
نے لوگوں کی یہ دشا دیکھی اور وہ دھرم کا اُدّھار کرنے
کے لئے اپنے سارتھی ماتلی کو ایک بڑا کالا کُتّا بنا کر نگری
میں داخل ہوا ÷ لوگ کُتّے کی آواز سے ڈر گئے ÷ راجا نے
کہا کہ کُتا کیوں بھونکتا ہے ÷ اِندر نے کہا کہ یہ بہت بھوکا ہے ÷
طرح طرح کے کھانے اُس کو کھلائے گئے یہاں تک کہ نگری
کا سارا ان راجا کے حکم سے اُس کو دیدیا گیا لیکن وہ کُتّا بھونکنے
سے بند نہ ہوا ÷ راجا نے کہا کہ یہ کُتّا ہے کہ جِنّ ہے ÷ اندر نے
کہا کہ میں اس کُتّے کو لے کر بُدّھ کا دھرم اُدّھرت کرنے اور

لوگوں کو دھرم کا مارگ بتانے آیا ہوں + یہ کہہ کر اندر نے دھرم کا اُپدیش کیا اور پھر اپنے استھان کا راستہ لیا + (جاتک مُصنّفہ کوِل Cowell صاحب- جلد ۴- صفحہ ۱۱۴ - ۱۵۱) +

اوشی نر کی نسل اور جس جن پد اِرتھات دیس میں کہ یہ نسل پھیلی وہ جنپد بھی اوشی نر کے نام سے ہی منسوب ہے اور یہ نام ویدک کال سے چلا آتا ہے - چنانچہ رگوید (۱۰-۵۹-۱۰) میں اوشی نرانی کا پد آیا ہے - اور اُس کے اَیتریے براہمن (۸-۱۴) میں اوشی نروں کا نام مذھیہ دیشی کورو پنچال اور وَش لوگوں کے ساتھ آیا ہے - اور کَوشیتکی اُپنشد (۴-۱) میں بھی یہ نام اسی طرح آیا ہے + گوپتھ براہمن (۲-۹) میں اِن لوگوں کو اوتر دیس کا رہنے والا بتایا گیا ہے - اور پانِنی (۲-۴-۲۰) اور (۴-۲-۱۱۸) میں بھی اوشی نر دیس کا ذکر آیا ہے +

اوشی نر کا پُتر شِبی تھا - اور اُس کے وشے میں مہابھارت (بن پرو- ادھیائے ۱۹۴) میں یہ کتھا آئی ہے کہ کَورو بنس کا ایک راجا سوہوتر مہرشیوں کے درشن کر کے آ رہا تھا - سامنے سے اوشی نر کا بیٹا شِبی آ رہا تھا - دونوں ایک دوسرے کا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے - کسی نے کسی کو راستہ نہیں دیا کیونکہ دونوں ایک دوسرے کی برابری کا دعوے رکھتے تھے +

ناردجی بھی وہاں آ پہونچے - بولے کہ یہ کیا بات ہے + دونوں نے بات بتائی اور کہا کہ آپ ہی ہمارا نیائے کر دیجئے +

نارد جی نے کہا کہ رشبی تم دونوں میں بڑا ہے - جو گُن اُس میں ہیں دوسرے میں نہیں ہیں + یہ سُنتے ہی سوہوتر نے رشبی کی پرکما (پریکرما) کی اور اُس کے گنوں کی استتی کر کے اُس کو راستہ دیا + اس کتھا سے ظاہر ہے کہ رشبی سوہوتر کا سمکالین تھا - ایک سوہوتر جیسا کہ ہم آگے (بنساولی نمبر ۹ میں) دیکھیں گے انو کے بھائی پُرو کے بنس میں پرو سے بیسویں پیڑھی میں تھا اور اگر یہ سوہوتر وہی ہے جس کا ذکر اس کتھا میں آیا ہے تو رشبی بھی جو انو کی بنساولی میں دسویں نمبر پر آیا ہے انو سے بیسویں پیڑھی کے ہی لگ بھگ ہوگا اور اس بات سے ہمارے اس خیال کی جو ہم پیچھے ظاہر کر آئے ہیں اور تائید ہوتی ہے کہ انو کی بنساولی جو پرانوں میں درج ہے پیڑھی در پیڑھی نہیں ہے بلکہ مکھیہ مکھیہ پُرشوں کی ناماولی ہے +

مہابھارت کی کتھا میں جو رشبی اور سوہوتر کی برابری کا ذکر ہے وہ برابری جہاں اور باتوں میں تھی وہاں اس بات میں بھی تھی کہ یہ دونوں ویدک رشی تھے - چنانچہ رشبی تو منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۷۹ کا رشی ہے اور سوہوتر منڈل ۶ کے سوکت ۳۱-۳۲ کا رشی ہے - اور رشیوں کے نقشہ میں ان دونوں کے نام سنکھیا نک ۳۵۹ اور ۸۲ پر آئے ہیں + ایک سوہوتر پیچھے بنساولی ۳ میں بھی پرورواسے چار پیڑھی نیچے آیا ہے مگر وہ رشبی سے پہلے ہو لیا +

مہابھارت میں جہاں اور جودھا اکٹھے ہوئے تھے وہاں ایک جودھا

اس رِشبی کے بنس کا بھی تھا اور اس بنس کی نسبت سے شیئبیہ کہلاتا
تھا (دیکھو شریمد بھگوت گیتا - ادھیائے ۱ - شلوک ۵) + سکندر اعظم
کے ہمراہی مورخوں نے سبوئی نام کی ایک قوم کو دریائے سندھ
اور چناب کے درمیان پایا تھا اور وہ لفظ سبوئی غالباً اسی
شیئبیہ یا سیئبیہ کی ہی بگڑی ہوئی شکل ہے + بلوچستان میں
ایک شہر سبی اب بھی آباد ہے اور اسی اوشی نر کے بیٹے رِشبی
کی یاد دلاتا ہے +

رِشبی کے چار بیٹے ہوئے - پرِکھ دڑبھ یا ورِکھ دڑبھ - سوویر -
کیکیے یا کیکئے - اور مدر یا مدرک +

ورِکھ دڑبھ کی ایک کتھا مہابھارت (بن پرو - ادھیائے ۱۹۶)
میں آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک براہمن وید آدھین کر کے
اپنے گورو کی دکشنا کے لئے ایک ہزار گھوڑے مانگنے ایک راجا
سیدُک کے پاس آیا + راجا نے کہا کہ میری سامرتھیہ تو اتنی
ہے نہیں کہ تم کو یہ دکشنا دے سکوں مگر تم راجا ورِکھ دڑبھ کے
پاس جاؤ وہ تم کو دیدیں گے + براہمن ورِکھ دڑبھ کے پاس گیا
اور اس سے ایک ہزار گھوڑوں کا سوال کیا تو ورِکھ دڑبھ نے
اُس کے ایک کوڑا لگایا + براہمن کرودھ میں آیا اور راجا کو شاپ
دینے لگا + راجا نے کہا کہ بس تمہاری براہمنتا اتنی ہی ہے کہ جو
تم کو بھِکشا نہ دے اُس کو تم شاپ دو - بھکشا تو میں تم کو پہلے بھی
دیتا اور اب کوڑا مارنے کے پشچات تو اوشیہ ہی دُونگا - مگر تمہاری
پرِیکشا کرنی تھی - اچھا آج دن بھر کی جو آمدنی راجبیہ کی ہوگی وہ پرانتہ

کال تم کو دی جائیگی ۔ چنانچہ یہ آمدنی ورِدھ دِرِبھ نے اُس براہمن کو دلادی اور وہ ایک ہزار گھوڑوں کے مول سے کہیں زیادہ تھی ۔

سوویر نے وہ دیس بسایا جو اس کے نام پر سئوویر کہلایا ۔ یہ دیس سندھ دیس کے ساتھ لگتا تھا ۔ اور مہابھارت کے زمانہ میں سندھ کے راجا جَیدرتھ نے جو دُریودھن کا بہنوئی تھا اس کو جیت کر سندھ میں شامل کر لیا تھا (دیکھو مہابھارت بن پرو ۔ ادھیائے ۲۶۴ ۔ دروپدی ہرن کے وشئے میں) ۔ رامائن میں بھی سِندھو اور سئوویر کے دیسوں کا ذکر آیا ہے اور راجا دشرتھ کے یگیہ میں جہاں اور راجا آئے تھے وہاں یہاں کے راجا بھی شریک ہوئے تھے ۔

کیکیے کا دیس بھی اُس کے نام پر کیکیے کہلایا اور شری رامچندر جی کی سوتیلی ماں اور بھرت کی سگی ماں کیکئی اسی کیکیے دیس کی تھی ۔ بالمیکی رامائن (کانڈ ۲ ۔ سرگ ۶۸) میں جہاں اُن دُوتوں کے سفر کا ذکر آتا ہے جو رامچندر جی کے بن باس اور اُنکے پتا راجا دشرتھ کے دیہانت کے پشچات بھرت جی کو لانے کے لئے اجودھیا سے کیکیے دیس کو گئے تھے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیکیے دیس دریائے بیاس کے پار پنجاب کا کوئی حصہ تھا ۔ مہابھارت میں بھی اس دیس کا ذکر آتا ہے کیونکہ مہا راجا یُدھشٹھر کی ماں اور شری کرشن جی کی پھوپھی کُنتی کی ایک بہن شرت کیرتی اس دیس کے راجا دھرشٹ کیتو کو بیاہی گئی تھی ۔ اور اس دیس کے پانچ راجکمار کوروکشیتر کے مہا سنگرام میں پانڈوں کے ساتھ شامل تھے ۔

مدر کا دیس مدر بھی ہندوستان کے اسی شمالی حصہ میں تھا ۔ اور راجا یُدھشٹھر کی سوتیلی ماں مادری اسی مدر دیس کی تھی ۔ مادری کو باھیکی بھی کہتے ہیں اور اس سے ظاہر ہے کہ مدر باھیک (حالیہ بلخ) کا ہی دوسرا نام تھا ۔ مہابھارت کے زمانہ میں مدر دیس کا

راجا شلیہ تھا اور وہ اگرچہ مادری کا بھائی ہونے سے پانڈوؤں کا ماما تھا مگر کورکشیتر کے مہاسنگرام میں دُریودھن کی طرف سے لڑا تھا ÷ ساوِتری جسکے پتی ورت پالن کرنے کی کتھا جگت میں پرسدّھ ہے وہ بھی اسی مدر دیس کے ایک راجا اشوپتی کی بیٹی تھی (دیکھو مہابھارت بن پرو - ادھیائے ۲۹۸-۲۹۱) ÷ (رامائن میں) سیتاجی نے رامچندرجی کے بن باس جانیکے سمے ساوتری کا ذکر کیا ہے (دیکھو اجودھیا کانڈ سرگ ۳۰) ÷ اور سگریو نے جب بانروں کو سیتاجی کی تلاش میں ادھر اُدھر بھیجا تھا تو مدر دیس میں بھی بھیجا تھا ÷

اَیتریہ براہمن (۸-۱۴-۳) میں اوتّر مدر دیس والوں کا ذکر آیا ہے کہ وہ اوتّر کورو دیس والوں کی طرح ہِمونت سے پرے اوتّر کے دیسوں میں رہتے تھے ÷ شت پتھ براہمن میں آیا ہے کہ اوتّر دیس کے لوگ ویدودیا پراپتی کے لئے مدر دیس میں جایا کرتے تھے ÷ برہد آرنیک اُپنشد (ادھیائے ۳-براہمن ۷) میں اُددالک آرونی یاگیہ ولکیہ سے کہتا ہے کہ ہم مدر دیس میں پتنچل کا پیہ کے گھر یگیہ سیکھتے ہیں ÷ پراشر اور وراہ مِہر آدک جیوتش کے گرنتھ کاروں کی رو سے بھارت ورش کے نو کھنڈ تھے اور اُن میں سے مدر اوتر کھنڈ کا ایک بڑا بھاگ تھا ÷ یونانیوں کے زمانہ میں شاکل یا شاگل اس دیس کی راجدھانی تھی اور سکندر کو راجا پورس (پَوَرو ارتھات پورو بنس کا کوئی راجا) اسی شاکل میں ملا تھا ÷ چینی جاتری ہیون سانگ کے زمانہ تک شاکل آباد تھا ÷ بنگالی مہاشے این۔ ایل۔ ڈے کی جیوگرافیکل ڈکشنری میں مدر کو راوی اور چناب کے درمیان لکھا ہے اور ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ کیکے دیس رامائن کی رو سے بیاس کے پار پنجاب کا کوئی حصہ تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کیکے اور مدر دو ہمسایہ دیس تھے اور ہونے ہی تھے کیونکہ وہ دو سگے بھائیوں کے بسائے ہوئے دیس تھے ÷ بُدھوں کے ایک گرنتھ مہاوستو اَودان میں لکھا ہے کہ بنارس کے ایک راجا کُش کی شادی کانیہ کُبج (قنوج) کے مدر راجا مہندر کی بیٹی سودرشنا سے ہوئی تھی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مدر بنسی بعد میں مدھیہ دیس میں بھی پھیل گئے تھے ÷

[ٹاڈ صاحب نے جو بنساولیاں ییاتی کے بنس کی اپنی کتاب راجستھان میں دی ہیں اُن میں اُنہوں نے ییاتی کے ان تینوں بیٹوں (دُرھیو۔ ترَوشو اور انو) کے بنسوں کو ایک بنس میں خلط ملط کر دیا ہے۔ اور اُس بنس کو اس طرح دیا ہے:۔

بنساولی نمبر ۶

(۱) اُورو یا اُوروشو (ترُوشو)
(۲) واہن
(۳) سوواہن
(۴) ترِیسن
(۵) کتھندن
(۶) مرتھا
(۷) یش منتھ
(۸) وِراُوتھ

(۹) ببھرو
(۱۰) پُوردیس
(۱۱) گمبیدھر
(۱۲) گندھو
(۱۳) دھرم
(۱۴) دھرم ورت
(۱۵) پرِی ہیت
(۱۶) شمبھانگ
(۱۷) کلمل
(۱۸) سنجے
(۱۹) پُرنجے
(۲۰) جنمیجے
(۲۱) مہابھاگ
(۲۲) بھامان
(۲۳) اوشی نر
(۲۴) نرگ
(۲۵) کومی
(۲۶) درشن
(۲۷) شبی
(۲۸) پرتھودر

(۲۹) انگ
(۳۰) اناوا
(۳۱) دیورتھ
(۳۲) دھرم رتھ
(۳۳) چترَرتھ
(۳۴) ست رتھ
(۳۵) اوم پاد
(۳۶) پرتھلاکش
(۳۷) وِیا
(۳۸) دیدرا
(۳۹) بھدرلیتھ
(۴۰) برہت کرما
(۴۱) برہد بھانو
(۴۲) برہت
(۴۳) جیدرتھ
(۴۴) برہد رتھ
(۴۵) وِشوجت
(۴۶) کرن
(۴۷) برکھسین
(۴۸) پرتھوسین

دُرجا (اس سے غالباً درھیو مراد ہے)
سیٹھ
اُر {میسوپوٹیمیا کا پُرانا شہر اُر شاید اسی کا بسایا ہوا ہو اور اس شہر کے لئے دیکھو پیچھے صفحہ ۱۵}
کندھار (یہ شاید گندھار ہے)
دھرم سین
دراڑھ سین
پرچیت
کالِن
گوبان
ترشان (ترشان یا تکھان شاید اسی سے نکلے ہیں)
کرندم
میرو
ماروتی
دُشمنت (دُشینت)

دُشمنت — شکُنتلا
گرشن

چول — پانڈ — کیرل — کالنجر

اس بنساولی میں نمـ۱ سے نمـ۱۷ تک کے نام دھاری معلوم نہیں کون ہیں
شاید ترُوشو کی سنتان میں سے ہوں جن کو ہم نے یہ کہکر چھوڑ دیا ہے کہ اس کی
اولاد چین اور تُرکستان میں پھیلی + نمـ۱۸ سے نمـ۴۸ تک کچھ وہ ہیں جو انو کی اُس
بنساولی نمـ۵ میں جو ہم نے پیچھے دی ہے نمـ۶ سے نمـ۱۲ تک اور پھر نمـ۱۸ سے نمـ۳۴
تک آئے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو وشنو پُران میں پرتھلاکش اور برہدمنا کے
درمیان آئے ہیں + وِرُوتھ (نمـ۳) کا دوسرا بیٹا دُرجا ظاہر ہے کہ انو کا
بھائی درھیو ہے اور اُس کی سنتان میں اُر شاید میسوپوٹیمیا (صُوبہ
ایشیائی روم) کے پُرانے شہر اُر کا بانی ہے - کندھار گندھارہ ہے -
ترشان شاید فرقہ تکھان کا بنس داتا ہو اور میروا اور ماروتی معلوم نہیں
کون ہیں - چول - پانڈ - کیرل دکھن کے چولا اور پانڈیہ اور کیرل
دیسوں کے بانی ہونگے اور کالنجر نے بُندیلکھنڈ کا کالنجر[23] بسایا ہوگا اور ٹاڈ صاحب
کی یہ بنساولی ہم نے صرف اسی واسطے دی ہے کہ اس سے ان دیسوں کے
بانیوں کا کچھ پتا چلتا ہے + مگر یہ بنساولی ایسی ہے کہ قابل اعتبار نہیں ہے -
اور نہ جانے اس میں آخر کے یہ چول آدک نام کس زمانہ تک پہونچے ہوئے
ہیں + خود انو کی بنساولی جو ہم نے پیچھے دی ہے مہابھارت کے راجا کرن
تک پہونچی ہوئی ہے - ٹاڈ صاحب کی دی ہوئی یہ بنساولی شاید مہابھارت

[23] ریل کے راستہ سے کالنجر کا پتہ یہ ہے کہ الہ آباد سے جو ریلوے لائین
جبلپور سے ہوتی ہوئی بمبئی کو جاتی ہے اس پر ایک سٹیشن مانک پور ہے - اور
مانک پور سے جو لاین جھانسی کو پھٹتی ہے اس پر ایک سٹیشن بدوسا ہے - اس بدوسا
سے ۱۸ میل ریلوے لاین سے الگ کالنجر ہے + کالنجر بہت پُرانا شہر ہے - مہابھارت
کے بن پرو میں پانڈووں کی تیرتھ یاترا کے سلسلہ میں اس کا ذکر آیا ہے +

سے بھی بہت آگے تک پہونچی ہوئی معلوم ہوتی ہے کیونکہ مہابھارت کے مہا سنگرام
میں چول آدک دیسوں کے راجا شامل نہیں تھے ÷ دُشمنت (دُشینت) کا حال
عجیب ہے - بنساولی کے برنن میں ٹاڈ صاحب نے چیپٹر (۴) میں لکھا ہے کہ یہ
بنس دُشینت پر ختم ہوا جو بھرت کا باپ تھا - مگر بھرت کا باپ دُشینت تو پُرو کے بنس
میں ہے جیسا کہ آگے بنساولی ۹ سے ظاہر ہو گا - پھر وہ یہاں تُروشو یا دُرھیو کے
بنس میں کیسے آیا - معلوم ہوتا ہے کہ ٹاڈ صاحب نے جس طرح اس بنساولی میں یاتی کے
تین بیٹوں دُرھیو - انو اور تُروشو کی بنساولیوں کو گڈمڈ کر دیا ہے اُسی طرح اُس کے
چوتھے بیٹے پُرو کی بنساولی کا پیوند بھی اسمیں لگا دیا ہے ÷ ٹاڈ صاحب نے اور بہت سی
غلطیاں بھی ان بنساولیوں کے دشئے میں کی ہیں - اور یہ غلطیاں یا تو ان کے سمجھانے
والے جین پنڈتوں کی ہیں یا خود ان کی اپنی ہی سمجھ کی ہیں ÷

(۴) یدو

(الف) یدو کے بیٹے سہسترجت کا ہیئ ہے بنس ÷

یدو یاتی کا سب سے بڑا بیٹا تھا مگر یاتی کے اُس شاپ کے کارن
جس کا ذکر پہلے آچکا ہے باپ کی گدی سے محروم رہا ÷ اس پر بھی اس کے
بنس کی مہما اور بنسوں سے بڑی ہے کیونکہ شری کرشن جی نے اسی بنس میں
اوتار لیا تھا اور پُرانوں میں لکھا ہے کہ "یدو کے بنس کو سُنکر نر سارے پاپوں
سے چھُٹ جاتا ہے کیونکہ نرآکار پرم برہم کرشن نے اسی بنس میں اوتار لیا تھا"
(دیکھو وشنو پُران انش ۴ - ادھیائے ۱۱ - شلوک ۴ ÷ اور شریمد بھاگوت
اسکندھ ۹ - ادھیائے ۲۳ - شلوک $\frac{19}{20}$) ÷ یدو کے چار بیٹے ہوئے جن میں سے
دو سہسترجت اور کروشٹو بنس وردھک ہوئے ÷

سہسترجت کی بنساولی یہ ہے ÷

بنساولی نمبر ۷

[جو پُرورواسے پانچویں پیڑھی میں ہے
(دیکھو بنساولی ۲)]

یدو

کروشٹو (اسکی بنساولی کیلئے دیکھو آگے بنساولی ۸)

(۶) سہسرجت
(۷) شت جت

ہیاہے — وینوہے — (۸) ہیئی ہے

دھرم
دھرم نیتر
کنتی
سہجت
(۱۳) مہشمان
بھدرسین
درمد
دھنک
(۱۷) کرت ویریہ
(۱۸) سہسرارجن

(۱۹) شور — شورسین — جے دھوج — ورکھسین — مدھو

(۲۰) تال جنگھ

ویتی ہوتر
(ایک ویتی ہوتر بنساولی ۳ میں بھی آچکا ہے)

بھرت
ورکھ
مدھو
(۲۴) ورشنی

پیچھے (ترُوشو کے حال میں) بتایا جا چکا ہے کہ تُرکون کا مورخ
ابوالغازی تُرکون کو آیے یعنی چاند کی اولاد بتاتا ہے اور کہتا ہے
کہ آئے کا بیٹا جلدو تھا اور جلدو کا بیٹا ہیو تھا اور اس ہیو سے
شاہانِ چین کی سب سے پہلی نسل چلی + یہ بیان ہندو اتہاس
میں اُس بنساولی سے ملتا ہے جو ہم نے ابھی اوپر دی ہے + اس
بنساولی میں آیو پُرورَوا کا بیٹا اور چاند کا پوتا ہے (دیکھو بنساولی نمبر۲)
اور تُرکی آیے یہی آیو ہے + یدو یا جدو آیو کا پڑوتا ہے اور تُرکی
جلدو یہی جدو ہے + ہیے جو اپنی بزرگی کی وجہ سے ہیا ہیے کہلایا
کیونکہ اُس کے دو اور بھائی بھی ہیے ہی کہلاتے تھے جدو کا پڑوتا
ہے اور تُرکی ہیو یہی ہیے ہے + اسی ہیے کی سنتان چین میں جاکر
بسی اور وہاں کے راجاؤں کی سب سے پہلی نسل اسی سے چلی -
اور بھارت کی راج بنساولی میں اسی لئے اس کی جگہ خالی ہے +
یہی حال وینو ہے کی سنتان کا معلوم دیتا ہے کہ وہ بھی بھارت
سے کہیں باہر جا کر ہی بسی - یونانی مورخ سٹریبو شک جاتی کی
ایک شاخ کو اَسی کا نام دیتا ہے - اَسی مخفف ہے اشوی کا اور
اشو اور ہیے دونوں سنسکرت میں ہم معنی ہیں اور گھوڑے کے معنی
دیتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ اَسی جاتی ان ہی دونوں ہے
میں سے کسی ایک ہیے کی سنتان تھی + ہیے یعنی گھوڑا اس جاتی کا
کوئی چہنہ ہوگا اور اُس سے اس جاتی کا یہ نام پڑ گیا ہوگا + کیونکہ جیسا
کہ کرنیل ٹاڈ صاحب اپنی کتاب راجستھان میں لکھتے ہیں وہ پُرانے زمانوں
میں مختلف قوموں کو اُن کے مختلف چہنوں کے نام دئے جاتے تھے -

چنانچہ بائیبل میں لکھی - بھونرا - اور مینڈھا مصر - اسیریا اور مقدونیہ کے
بادشاہوں کو ظاہر کرتے تھے یہاں (ہندوستان میں) سانپ - گھوڑا
اور بندر استعمال کیا جاتا ہے" ؛ ہئی ہے کی اولاد بھارت وَنش
میں رہی اور اسی لیئے اس کی بنساولی یہاں دی گئی ہے ؛

ہئی ہے بڑا وکھیات ہوا اور وہ وِیت ہوئیہ کے نام سے رگوید
کے منڈل ۲ - سوکت ۵ اکا رشی ہوا ؛ شونک اور شئونک اسی کی
گوتر میں ہوئے اور یہ چھتری راجا سے براھمن گوتر کرتا جس طرح
ہوا اُس کی کتھا مہا بھارت (انو شاسن پرو - ادھیائے ۳۰) میں
جس طرح آئی ہے اُس کا خلاصہ نیچے ادھیائے ۳ میں صفحہ ۱۰۵
پر دیا جا چکا ہے ؛

ہش[۱۳] مان نے ماہش[۲۷] متی نگری دریائے نربدا کے کنارے بسائی ؛
کِرت[۱۷] وِیریہ کا بیٹا سہسرارجن[۱۸] دتاترے کی آرادھنا سے ایسا
بلوان ہوا کہ راون کو بھی جو دگ بجے کرتا ہوا نربدا کے کنارے
نکل آیا تھا پکڑ کر ماہش متی میں لے گیا اور پھر اُس کو نیچا دکھا کر
چھوڑ دیا ؛ مگر سہسرارجن نے بھی پرشورام جی کے ہاتھوں سے نیچا
دیکھا اور اس کی کتھا نیچے پرشورام جی کے سمبندھ میں بنساولی ۲ کے

[۲۷] ماہش متی بندھیا اور رِکش پربتوں کے بیچ میں اس جگہ کے قریب تھی
جہاں اب بھیرہ گھاٹ اور جبلپور واقع ہیں ؛ ٹاڈ صاحب لکھتے ہیں کہ اس
جگہ کو اب جبیشور کہتے ہیں اور عوام اس کو اب تک سہسر باہو کی بستی کہتے ہیں ؛
سہسر باہو سہسرارجن (نمبری ۱۸) کا دُوسرا نام ہے ؛

بیان میں دی جا چکی ہے + کرت وِیریہ کا بیٹا ہونے کی نسبت سے
سہسرارجن کو کارتّ وِیریہ بھی کہتے ہیں (دتّاترے کے لئے دیکھو پیچھے صفحہ ۹۸)
یہاں یہ دیکھنا ہوگا کہ یہ راون اور پرشورام جن کے ساتھ
سہسرارجن کے یہ چرتر ہوئے تھے کون تھے اگر شری رام چندر جی
کے سمکالین تھے تو شری رام چندر جی تو اکشواکو سے ساٹھ ۶۰ پیڑھی پیچھے
ہوئے تھے مگر سہسرارجن یہاں اکشواکو کے سمکالین پرُوروا سے
اٹھارہ ۱۸ نام ہی پیچھے ہے + پھر سہسرارجن کے بعد جو تال ۲۰ جنگھ ہوا
ہے اُس کے وشے میں شریمد بھاگوت (۹-۸-۳/۴ اور ۹-۲۳-۲۸)
میں لکھا ہے کہ تال جنگھ کے کشتر تیج کو راجہ سگر نے (جو اوُرو
رشی کے تیج کی رکھشا سے پیدا ہوا تھا) ہر لیا تھا + اور راجا سگر
رام چندر جی سے چوبیس ۲۴ پیڑھی پہلے ہوا ہے + اس لئے سہسرارجن
کا سمکالین راون رام چندر جی کا سمکالین نہیں ہے بلکہ کوئی اور
راون ہے اور غالباً وہ راون ہے جس کی مٹھ بھیڑ اکشواکو بنسی
انرنیہ کے ساتھ ہوئی تھی + کیونکہ انرنیہ اکشواکو سے ۲۱ پیڑھی
پیچھے ہے اور سہسرارجن اکشواکو کے سمکالین پرُوروا سے ۱۸
پیڑھی پیچھے ہے اور یہ حساب پیڑھیوں کے حساب سے قریب قریب
برابر ہے + انرنیہ کا حال ہم پیچھے بنساولی ۱ کے سلسلہ میں بیان
کر آئے ہیں اور راون کے نام کی تشریح بھی وہاں ہی کر آئے ہیں
اور بتا آئے ہیں کہ راون کسی ایک ویکتی کا نام نہیں ہے بلکہ راون
گوتر کی ہر ایک ویکتی کا نام ہے مگر چونکہ ان سب میں وہ راون پرسدھ ہے
جو رام چندر جی کے زمانہ میں تھا اس لئے ہر ایک راون کے چرتر

اسی راون کے چرتر سمجھے جانے لگے ہیں - چنانچہ ایک راون نے سائین آچارج کی طرح سے ویدوں پر بھاشیہ بھی لکھا ہے اور عوام اس کو بھی اسی پرسدھ راون کا کارنامہ سمجھتے ہیں +

رہے پرشو رام جی سو وہ بھی اصل میں رام چندر جی سے بہت پہلے ہی ہوئے ہیں کیونکہ وہ بنساولی ۲ میں پرورواسے پندرہ[۱۵] نمبر پر ہی آئے ہیں + رام چندر جی کے زمانہ میں وہ کیول لیلا دکھانے کو پرگٹ ہوئے تھے کیونکہ وہ ہنومان اور وبھیشن آدک کی طرح سے اُن سات ہستیوں[۲۵] میں شامل ہیں جو چرجیوی یا امر ہیں + سہسر ارجن کے زمانہ میں اُن کا ہونا ویسے بھی ممکن ہے +

شوُر اور شوُرسین[۱۹] + وہ دیس جس میں متھرا کا علاقہ شامل ہے کسی زمانہ میں شورسینی کہلاتا تھا + اور سکندر اعظم تک اسکا یہ ہی نام تھا کیونکہ اُسکے زمانہ کے یونانی مورخ اسکا اور اس میں شہر متھرا کا ذکر کرتے ہیں + معلوم ہوتا ہے کہ یہ شورسینی دیس ان ہی شوُر اور شوُرسین کا بسایا ہوا ہوگا - اگرچہ کرنیل ٹاڈ صاحب اپنی کتاب راجستھان میں اُس بنساولی میں جو یدو کے دوسرے بیٹے کروشٹو سے چلی ہے اور جس میں شری کرشن جی کا جنم ہوا ہے شری کرشن جی سے چند پیڑھی پہلے شوُر اور سین دو راجاؤں کے نام اور دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شورسینی دیس کو ان راجاؤں نے بسایا تھا (تشریح کے لئے دیکھو اس گرنتھ کا بھاگ ۳ - اور اُس میں مہابھارت کے سبھا پرو کے ساتھ شری کرشن جی کی بنساولی) + منوسمرتی میں بھی شوُرسین دیس کا ذکر آیا ہے (دیکھو آگے صفحہ ۳۸۹) +

[۲۵] یہ ساتوں چرجیوی ہستیاں یہ ہیں :- اشوتھاما[۱] - بلی[۲] - ویاس[۳] - ہنومان[۴] وبھیشن[۵] - کرپاچارج[۶] اور پرشو رام[۷] (دیکھو آپٹے کی سنسکرت ڈکشنری) +

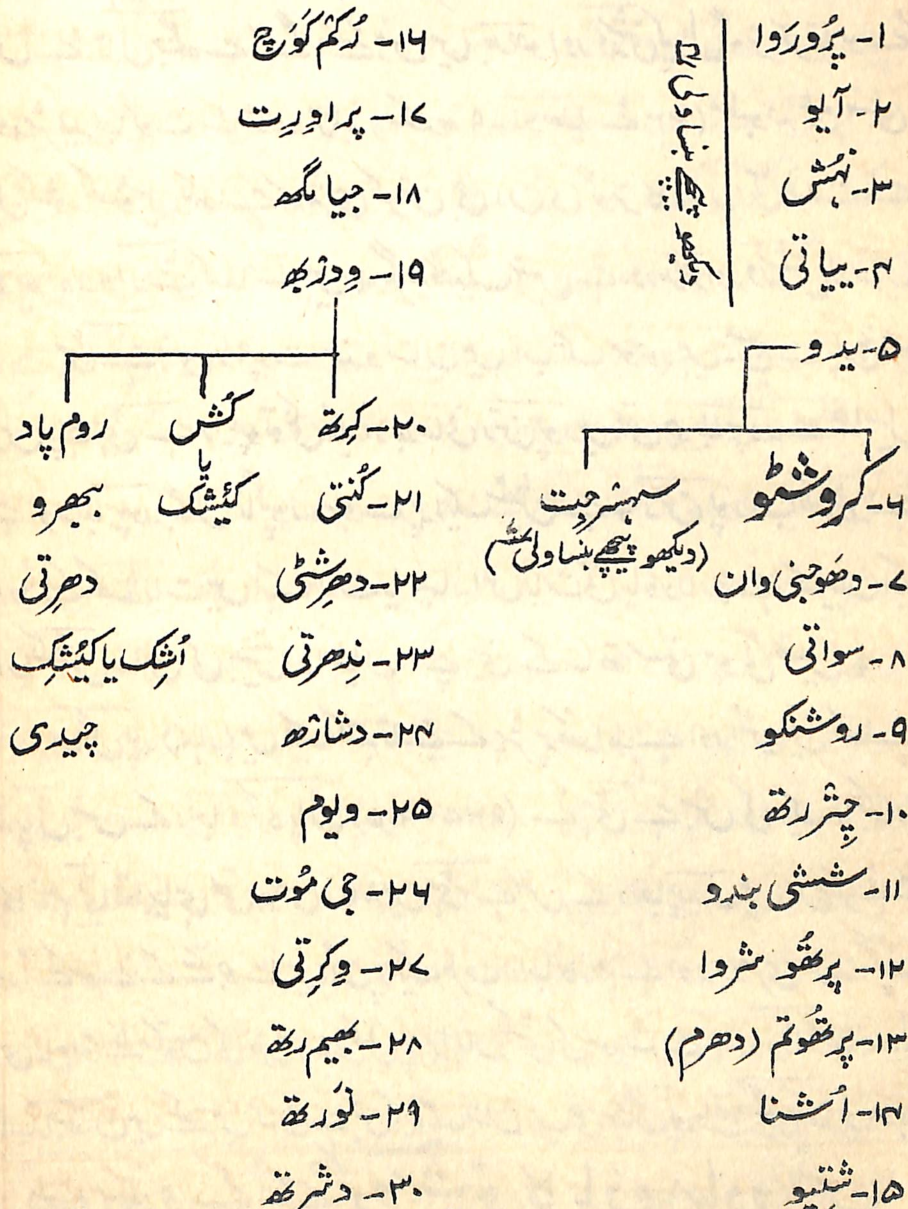
تال جنگھ راجا سگر کا سمکالین تھا اور سگر اکشواکو سے ۳۶ پیڑھی پیچھے اور
رشی کال سے باہر ہے اس لئے تال جنگھ بھی رشی کال سے باہر ہے اور تال جنگھ
اور سہسرارجن کے بیچ میں جو اکشواکو کے سمکالین پرورواسے ۱۸ نمبر پہ ہے کوئی ۱۸ ہی
پیڑھیاں گُم ہیں + سگر نے تال جنگھ کا کشتر بنیج ہرلیا (دیکھو آگے بھاگ ۲۔ ادھیائے ۱)
اس لئے تال جنگھ سے آگے اُسکے بنس میں مدھو اور ورشنی کیول گوتر کرتا ہوئے
اور شریمد بھاگوت کے اُردو ترجمہ (سکندھ ۹۔ ادھیائے ۲۳) مطبوعہ مطبع منشی
نول کشور لکھنؤ میں لکھا ہے کہ شری کرشن جی ان ہی گوتر کاروں کی نسبت سے
مادھو اور وارشنے کہلاتے ہیں + مگر یہ ٹھیک نہیں ہے۔ وہ مدھو اور ورشنی اور ہیں +
ہیئی ہے بنسی راجپوت ہندوستان میں اب تک موجود ہیں۔ مسیح سے پانچ سو
برس پہلے ہیئی ہے راجپوتوں کی ایک راجدھانی رتن پور میں تھی جو بلاسپور سے ۱۵ میل
ہے اور بلاسپور بنگال ناگپور ریلوے پر ایک سٹیشن ہے + رتن پور اب کھنڈر ہے
اور اُسکے کھنڈرات میں ایک لاٹ یا مینار اس بات کی یاد دلا رہا ہے کہ یہاں ایک
راجا لکشمن ساہی کی بیس رانیاں اپنے پتی کے ساتھ ستی ہوئی تھیں +
بھاگل پور (بہار) میں ایک کتبہ تانبے کے پتر پر کھُدا ملا ہے اور اُس میں لکھا ہے
کہ پال بنس کے راجا وِگرہ پال (۹۱۵-۹۳۵) نے ہیئی ہے بنس کی ایک راجکماری
جسکا نام لجّا تھا بیاہی تھی + اسی زمانہ میں ہیئی ہے بنس کے راجا چیدی میں راج کرتے تھے
اور اُنکے سونے کے سکّے جو ملے ہیں اُن پر ایک طرف راجا کا نام ہے اور دوسری طرف گپت
بنسی راجاؤں کے سکّوں کی طرح سے کمل پر براجمان لکشمی کی مورت ہے + اور ٹاڈ صاحب اپنی
کتاب راجستھان میں لکھتے ہیں کہ ہیئی ہے بنس کی ایک شاخ اب بھی سہاگ پور واقع بھگیل کھنڈ میں موجود ہے

(ب) یدو کے بیٹے کروشٹو کا یادو (جادو) بنس

یدو کے دوسرے بیٹے کروشٹو کا بنس بہت چلا اور مہا بھارت کے زمانہ

تک برابر چلا گیا - شری کرشن جی یدو کی اسی شاخ میں ہوئے اور یہ ہی شاخ جادو بنس کے نام سے پرسدھ ہے ۔ اس بنس کی تیس۳۰ لڑیاں پُروروا سے لے کر اس طرح پروئی ہوئی ہیں :-

بنساولی نمبر ۸



(نوٹ :- دشرتھ سے آگے سلسلہ کے لئے دیکھو اس گرنتھ کا بھاگ ۳ اور اس میں (مہابھارت کے سبھا پرو کے شروع میں شری کرشن جی کی بنساولی ۔

ان میں سے پہلے پانچ مہا پرشوں کا ذکر تو پہلے ہی آچکا ہے۔
کروشٹو سے یہ شاخ شروع ہوتی ہے۔ بھاگوت اور مہابھارت میں
اس کا نام کروشٹرہی یا کروشٹا لکھا ہے مگر وشنو پُران میں کروشٹو لکھا ہے +
چِتر رتھ کا نام رگوید کے منتر (۴-۳۰-۱۷/۱۸) میں آیا ہے
اور اس منتر کا ارتھ یہ ہے:- "اے اِندر تو نے ترؔوشو اور یدو کو
پار کیا اور اے اِندر تو نے اَرنا اور چِتر رتھ کو سرجو ندی کے پار مار دیا"+
معلوم نہیں یہ چتر رتھ کون ہے مگر ایک چِتر رتھ وشوامتر اور پرشورام
کے زمانہ میں مارتکاوت کا راجا ہوا ہے۔ اور اُس کا برتانت ہم
پیچھے پرشورام کی ماتا کے پرسنگ میں صفحہ ۲۸۱ پر دے چکے ہیں۔
اور وہ چِتر رتھ غالباً یہ ہی چِتر رتھ ہے کیونکہ اِن دونوں کے زمانے
ایک ہیں۔ اس طرح سے کہ یہ چِتر رتھ جو ر وشنکو کا بیٹا ہے یہاں
بنساولی ۵ میں پُروروا سے دسویں پیڑھی میں ہے اور وہ
چِتر رتھ جو وشوامتر کے زمانے میں تھا پُروروا سے تیرھویں پیڑھی میں ہوا
کیونکہ وِشوامتر بنساولی ۲ میں پُروروا سے تیرھویں پیڑھی میں ہے +
شبد کلپدرُم نامی ایک پرسدّھ کوش ہے اُس کے بھاگ ۲
کے کانڈ ۲ میں کشتری شبد کی ویاکھیا کے پرسنگ میں آپستمب
شاکھا کا ایک بچن نقل کیا ہوا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ جگت
میں ہنس سے باہوجا (ارتھات برھما کی بھجا سے پیدا ہوئے) کشتری
کا ئیستھ ہوئے ہیں۔ چِترگپت سوؔرگ میں اور وِچِتر (یا چِتر)[26]

[26] سکند پُران کی ایک کتھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب دھرم راج کو
اس بات کی ضرورت معلوم دی کہ کوئی شخص لوگوں کے کرموں کا حال لکھتا

بھُومی منڈل میں۔ اس کا پُتر چیئتر رتھ بڑا جس والا اور کُلدیپک ہوُا اور چیتر کوٹ کا (جو الہ آباد کے پاس ایک پہاڑی استھان ہے اور اس کارن سے کہ رام چندر جی نے بن باس کی دشا میں کچھ کال یہاں باس کیا تھا ایک بڑا تیرتھ ہے) راجا ہوا + اِنی ویاکرن کی رُو سے چیئتر رتھ کے باپ کا پورا نام چیتر رتھ ہونا چاہیئے اس لیئے کوش کے اس وِچیتر یا چِیتر کا پورا نام چیتر رتھ ہی ہوگا اور یہ چِیتر رتھ بھی شاید وہ ہی ہو جس کا نام وید میں آیا ہے اور جو بنساولی میں روشنگو کا پُتر ہے +

رہے تاکہ اس کے انوسار لوگوں کو کرموں کا پھل دیا جایا کرے تو وہ پرتھوی پر سے راجا چیتر کو لے گئے اور پرتھوی پر سے اُس کے گُپت ہو جانے کے کارن اُس کا نام چیتر گُپت ہوا (دیکھو فیصلہ ہائیکورٹ پٹنہ بھگت ۲ منڈ ایڑہ سنہ ۱۹۲۲ عیسوی) + معلوم نہیں یہ راجا چِیتر کون ہے مگر رگوید کے ایک منتر (۸-۲۱-$\frac{17}{18}$) میں ایک راجا چیتر کا ذکر اس طرح سے آیا ہے کہ وہ مجھکو اننا دھن یا سرسوتی دے گی یا اِندر اور یا اسے راجا چیتر تو۔ سرسوتی کے کنارے راجا ہے تو ایک چیتر ہے اور سب راجک (ارتھات نام کے راجا) ہیں + چِیتر بادل کی سمان ہزاروں لاکھوں پرکار کے دھن کی برکھا سے سب کو بڑھاتا رہتا ہے" اور شاید یہ ہی چِیتر وہ چِیتر ہو جس کا ذکر سکند پُران میں آیا ہے +

یم سنگھتا کی کتھا ہے کہ جب دھرم راج (یم) نے برھما سے اپنی مشکل بیان کی یا جب خود برھما جی کو ہی خیال آیا تب اُنہوں نے سمادھی لگائی اور ان کی کایا سے ایک ہستی اُتپن ہوئی اور

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ شری کرشن جی یدو بنس کی اسی شاخ
میں جو کروشٹو سے چلی ہے پیدا ہوئے تھے - ان کے پتا کا نام
بسدیو اور پتامہ کا نام شور تھا - یہ شور یدو سے چوالیس [۴۴] پیڑھی پیچھے
ہوا ہے - مگر مہابھارت (انوشاسن پرو - ادھیائے ۱۴۷ - شلوک ۳۰/۳۱)
میں شری کرشن جی کا بنس برنن کرتے ہوئے اس شور کو ایک دم
اسی چتررتھ کے بعد لکھدیا ہے اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ اُس
کو اس چتررتھ کا پتر لکھا ہے جو یدو سے کل پانچ نام ہی پیچھے
ہے + اس سے اس بات کی اور تائید ہوتی ہے کہ جیسا کہ ہم
پیچھے جگہ جگہ دکھاتے آئے ہیں پرانوں کی بنساولیوں میں جو نام
ایک کے پیچھے ایک آئے ہیں وہ ہمیشہ باپ کے پیچھے بیٹے کی طرح
نہیں آئے ہیں بلکہ وہ بنس کے مکھیہ مکھیہ پرشوں کے نام ہیں جو کہیں
کہیں باپ کے پیچھے بیٹوں کے بھی نام ہیں مگر اکثر جگہ کئی کئی پیڑھیاں

برھماجی نے اُس سے کہا کہ چونکہ تم میری کایا سے اُتپن ہوئے ہو اس
لئے تم کایستھ کہلاؤ گے اور چونکہ تم اب تک میری کایا میں ایک گپت
چتر تھے اس لئے تمہارا نام چترگپت ہوگا + یہ چترگپت دھرم راج
کا منتری اور لیکھک ہوا اور کایستھ لوگ اپنے آپ کو اسی چترگپت
کی سنتان مانتے ہیں + (دیکھو فیصلہ ہائیکورٹ پٹنہ مذکور الصدر) +
مہابھارت (انوشاسن پرو - ادھیائے ۱۳۰) میں یم چترگپت کے
بچن دھرم اور کرم کے وشے میں رشیوں کو سناتا ہے اور واراہ
پران (ادھیائے ۲۰۲ - ۲۰۶) میں چترگپت کے پربھاو آدک کا
برنن ہے +

چھوڑ کر ہیں ÷ اور پُتر کا ارتھ بھی ہر جگہ بیٹا ہی نہیں ہے بلکہ اکثر جگہ کیول سنتان ہی ہے اور شوُر کو چِیترَرتھ کا پُتر کہنا شاید یہ ہی معنی رکھتا ہے کہ وہ اُس کی سنتان تھا ÷

۱۱
ششِی بِندو یا ششِ بِندو جو چِیترَرتھ کا بیٹا تھا چکرورتی راجا ہوا۔ اور چکرورتی اُس کو کہتے ہیں جس کے پاس یہ چودہ رتن مہا جاتی کے یعنی سب سے اعلےٰ قسم کے ہوں :۔

چکر۔ رتھ۔ منی۔ کھڑگ۔ چرم۔ کیتو۔ نِدھی۔ بھاریا۔ پُروہِت۔ سینانی۔ رتھ کرت۔ پتّی۔ اشو۔ گلبھ (ہاتھی) ÷ (دیکھو وشنو پُران ۴-۱۲-۳- اور اُس کی ویاکھیا) ÷ بھاریا یعنی استری رتن بھی اُس کے پاس اور رتنوں کی طرح بہت تھا۔ مگر وہ اس رتن کو ٹیکت رِیتی سے بھوگتا تھا اور اسی ٹیکت بھوگ کے کارن وہ مہا یوگی مہا بھوج کہلاتا تھا (دیکھو شریمد بھاگوت ۹-۲۳-۳۱) ÷ اس کی بیٹی سورج بنسی راجا ماندھاتا کو بیاہی گئی تھی اور اس کا ذکر ہم پیچھے بنساولی ۱ کے سلسلہ میں ماندھاتا کے حال میں کر چکے ہیں ÷

۱۷
جیامگھ اپنی استری کے بس میں اتنا تھا کہ اُس کے ڈر کے مارے سنتان نہ ہوتے ہوئے بھی وہ کسی دوسری استری سے بیاہ نہیں کرتا تھا ÷ انجام اسی استری سے اُس کے ایک پُتر ہوا جس کا نام وِدَربھ ہوا ÷

۱۹
وِدَربھ نے وہ دیس بسایا جو اس وجہ سے کہ اس میں دَربھ یعنی کُشا جو ایک قسم کی بڑی پَوِتر گھاس ہے نہیں ہوتی تھی وِدَربھ (دَربھ ہِین) کہلایا اور پھر اس دیس کے نام پر اُس کے بسانے والے

کا نام بھی وِدَربھ[۲۷] پڑ گیا + ائیتریے براہمن (۷ - ۳۴) میں وِدَربھ کے راجا ویدربھ کا ذکر آیا ہے + حالیہ صوبہ برار اس وِدَربھ دیس کا ہی ایک حصّہ ہے +

راجا نل کے زمانہ میں جو شری رام چندر جی سے پندرہ[۱۵] پیڑھی پہلے ہوا ہے کُنڈِن پور اس دیس کی راجدھانی تھی اور شری کرشن جی کے زمانہ میں بھی اُن کی مہارانی رُکمنی جی کے پتا بھیشمک کی راجدھانی اسی کُنڈِن پور میں تھی (دیکھو بھاگ ۲ کے ادھیائے ۱ میں راجا نل کا اُپاکھیان - اور بھاگ ۳ کے سبھا پَرو میں شری کرشن جی کا جیون چرتر) + حالیہ صوبجات متوسط اور برار کے شہر امراوتی اور بدنیرا کی نواح میں دو چھوٹے چھوٹے قصبے جو ایک دوسرے سے کوئی ۲۰ میل کے فاصلے پر ہیں کُنڈِن پور کے نام سے اب بھی موجود ہیں اور اسی پرانے کُنڈِن پور کے دو کھنڈر ہیں + کُنڈِن ایک رشی ہوئے ہیں (دیکھو نیچے صفحہ ۱۰۳) اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ کُنڈِن پور یا کُنڈِن ان ہی رشی کُنڈِن کا نام لیوا ہے + اگنی مِتر نے (جو موریہ بنس کے بعد شُنگ بنس میں پُشیہ مِتر کا بیٹا تھا اور مسیح سے کوئی بارہ سو برس پہلے ہوا ہے) وِدَربھ کے دیس کو دو حصوں پر بانٹا اور دریائے وردا (یا واردھا) کو ان کی حد فاصل قرار دیا -

[۲۷] شریمد بھاگوت (اسکندھ ۵) میں لکھا ہے کہ بھارت ورش کے نام داتا بھرت کے نو بھائی تھے اور اُن میں سے ایک ایک بھارت ورش کے نو کھنڈوں میں سے ایک ایک کھنڈ کا نام داتا ہُوا - اور وِدَربھ ان نو بھائیوں میں سے ایک بھائی تھا (دیکھو آگے ادھیائے ۵ - فٹ نوٹ ۳) +

شمالی حصّہ کی راجدھانی اَمراوتی بنی اور جنوبی حصہ کی راجدھانی دریائے گوداوری کے کنارے بنی اور پُوروا کی پُرانی راجدھانی کے نام پر پرتشٹھان (حالیہ پیٹھان) کہلائی ÷

وِدَربھ کے تین بیٹے ہوئے۔ کرتھ۔ کُشِ (یا کیئشِک) اور روم پاد ÷ کرتھ سے وِدربھ کا راج بنس آگے چلا مگر اس کی کُچھ اولاد کُشِ کی اولاد کے ساتھ وِدربھ دیس میں جا بسی اور یہ دونوں اولادیں مل کر کرتھ کَیُوشِک یا کرتھ کیئشِک کہلائیں ÷ کالیداس نے رگھوونش (سرگ ۵۔ شلوک ۳۹) میں ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان لوگوں کے راجا بھوج نے اپنی بہن اندومتی کے سویمبر میں رام چندر جی کے پُوروج رگھو کے بیٹے اج کو بھی وِدربھ میں بُلایا تھا اور اس سویمبر میں اندومتی نے اج کو برا تھا ÷ کرتھ کَیُوشِکا وِدربھ دیس میں ان ہی لوگوں کا نواس استھان تھا ÷

وِدربھ کا تیسرا بیٹا روم پاد تھا۔ اس سے کئی پیڑھی پیچھے جیسا کہ پیچھے بنساولی میں دکھایا گیا ہے چیدی ہوا۔ اس نے اپنے نام پر چیدی کا دیس بسایا ÷ شِشُپال جو مہابھارت کے زمانہ میں شری کرشن جی کا سمکالین تھا اور اُن ہی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اس ہی چیدی بنس اور چیدی دیس کا راجا تھا ÷ رگوید (۸-۵-۳۷) میں چَیدْیہ (ارتھات چیدی کے ایک راجا) کَشُو کا ذکر آیا ہے کہ اُس نے سَو اُونٹ اور دس ہزار گائیں دان کی تھیں ÷ اس منتر کا رِشی کَنْو گوتر کا برھما تتھی ہے اور

اور اس سے ظاہر ہے کہ کم سے کم راجا چیدی تک چندر بنس کے راجا رشی کال میں ضرور تھے + چیدی (حالیہ چندیری) بندیلکھنڈ میں واقع ہے اور اب سنٹرل انڈیا کے ضلع جھانسی کی تحصیل للت پور سے ۱۸ میل پچھم کی طرف ریاست گوالیار میں شامل ہے +

دشارہ [۲۷] کے بعد سے یادو بنسی اس کے نام پر داشارہ بھی کہلاتے ہیں +

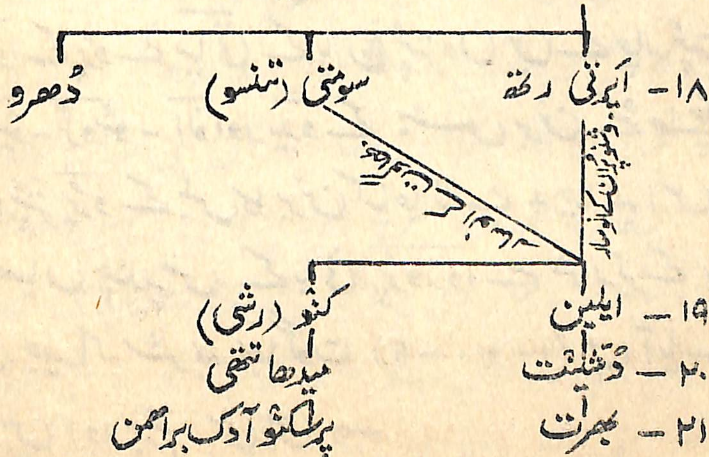
دنسرتھ [۳۰] سے کئی پیڑھی پیچھے مدھو اور مدھو سے کئی پیڑھی پیچھے ستوت ہوا اور ان دونوں کے بعد یادو بنسی ان دونوں کے نام پر مادھو اور ساتوت کہلاتے ہیں + ستوت کا بیٹا اندھک ہوا اور اندھک کے ایک بیٹے کی اولاد میں کنس اور دوسرے بیٹے کی اولاد میں شری کرشن جی ہوئے (مفصل حال کے لئے دیکھو اس گرنتھ کا بھاگ ۳ اور اُس میں مہا بھارت کے سبھا پرو کے شروع میں شری کرشن جی کا جیون چرتر) +

(۵) پُرو

پُرورَوا کے پڑوتے یَیاتی کے پانچ پُتروں میں سے چار پُتروں انھات دُرھیو- ترُوشو- انو اور یدو کے بنس برنن کئے جا چکے ہیں- اب پانچویں پُتر پُرو کے بنس کا برنن کیا جاتا ہے + چنانچہ اس بنس کی تیس [۳۰] پیڑھیاں چندر بنس کے بانی پُرورَوا سے شمار کر کے یہ ہیں اور ان میں جیسا کہ شریمد بھاگوت (۹-۲۰-۱) میں آیا ہے راج رشی بھی ہیں اور برہم رشی بھی :-

بنساولی نمبر ۹

۱- پُرُوروا
۲- آیو
۳- نہش
۴- ییاتی
۵- پُرُو (یدُو کا بھائی)
۶- جنمے جے
۷- پرچنوان
۸- پرُویر
۹- منسّیو
۱۰- ابھے دیے
۱۱- سُدّیو
۱۲- بہُوگت
۱۳- سنیاتی
۱۴- اہنیاتی
۱۵- رُدر آشو
۱۶- رتیشو (ارنھات رِت یعنی ستیہ ہے اِشو یعنی بان جسکا)
۱۷- انتی نار - یا انتی بھار - یا متی نار



۲۲- بھردّواج (وِتتھ)

۲۳- منیو

۲۴- برہت کشتر مہاویریہ نگر (نر) گرگ

۲۵- سوہوتر دُرکشئے سنکرِتی شِنی

۲۶- ہستی تری آرونی پشکرن کپی گورو رنتی دیو

۲۷- اجمیڑھ دوِج میڈھ پُرومیڈھ (اپچشر مرا)

۲۸- رِکش کنُو پریہ میدھ برہداشو نیل

(پنچال یعنی جس میں دروپدی کا باپ دروپد پیدا ہوا اسی نیل کی نسل کا سلسلہ ہے)

۲۹- سموَرن سندھو کشِت

۳۰- کورو

اس سے آگے کے لئے دیکھو اس گرنتھ کا تیسرا بھاگ اور اس میں مہابھارت کا آدی پَروہ

پُروؔ جو پُرورواؔ سے پانچویں پیڑھی میں ہے ییاتی کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا مگر سب سے چھوٹا ہوتا ہوا بھی ییاتی کی راج گدی کا مالک ہوا اور جس طرح سے مالک ہوا اُس کی کتھا پیچھے بنساولی[۲۱] کے سلسلہ میں ییاتی کے حال میں بیان کی جا چکی ہے ٭ مہابھارت میں یہ کتھا آدی پرو کے ادھیائے ۸۴-۸۵ میں آئی ہے ٭

مہابھارت میں اس بنس کی بنساولی بھی برنن کی گئی ہے کیونکہ کورو اور پانڈو جن کے وِچتر چرتر مہابھارت میں بیان کیئے گئے ہیں اسی بنس میں کوروؔ کی سنتان ہیں جس کا نام اوپر کی بنساولی میں نمبر ۳۱ پر آیا ہے ٭ مگر مہابھارت کی بنساولی میں اور اس بنساولی میں جو ہم نے پُرانوں کی رو سے دی ہے بہت فرق ہے ٭ چنانچہ مہابھارت میں ہماری بنساولی کے نمبر ۸ سے نمبر ۱۲ تک کے پانچ نام نہیں ہیں پھر اہنیاتی اور ایلین کے بیچ میں جو ہماری بنساولی میں نمبر ۱۷ اور نمبر ۱۹ پر درج ہیں چار ناموں کی بجائے بارہ نام درج ہیں مگر آخر میں نتیجہ قریب قریب وہی رہتا ہے یعنی آخری راجا کوروؔ جو ہماری بنساولی میں نمبر ۳۱ پر بیٹھتا ہے مہابھارت کی بنساولی میں نمبر ۳۱ پر آتا ہے ٭ اس سلسلہ میں آدی پرو کے ادھیائے ۹۴ کا آخری شلوک[۱۳۳] خاص توجہ کے لایق ہے جس کا ارتھ یہ ہے کہ اس بنس کے جن راجاؤں کی کیرتی برنن کی گئی ہے وہ اس بنس کے مکھیہ راجا ہیں سارے نہیں ہیں کیونکہ ساروں کا حال لکھنے کے لئے ایک علیحدہ دفتر چاہیئے ٭

پرُو سے سنیاتی تک کے راجاؤں کا برتانت کچھ معلوم نہیں +
سنیاتی[۱۳] نے درِشدوت کی بیٹی بیاہی (دیکھو مہابھارت آدی پرو۔
ادھیائے ۹۵ ۔ شلوک ۱۴) + یہ درِشدوت نہ جانے کون ہے۔
مگر معلوم ہوتا ہے کہ ندی درشدوتی اسی درِشدوت کے نام پہ
ہے اور ندی درِشدوتی (حالیہ گھگر) وہ ندی ہے جس کے اور
سرسوتی کے درمیان کا حصۂ پنجاب برھماورت کا دیس کہلاتا
ہے + اور یہ دیس دیو نرمِت (ارتھات دیوتاؤں کا رچا ہوا) اور
اس کا آچار سب ورنوں کے لئے سد آچار ما نا جاتا ہے (دیکھو منوسمرتی
ادھیائے ۲ ۔ شلوک ۱۷-۱۸ + اور مہابھارت = پرو ۱۴ -
ادھیائے ۱۱ ۔ شلوک ۴۴-۴۵) + رگوید کے منڈل ۳ کے
سوکت ۲۳ میں درِشدوتی کا ذکر اس طرح آیا ہے۔ کہ بھرت
بنسی دیو وات اور دیو سترو ا نے اگنی کو سرسوتی اور درِشدوتی
کے دیس میں منتھن کر نکالا تھا +

اہنیاتی[۱۶] نے جو سنیاتی کا پُتر تھا کرت ویریہ کی بیٹی بھانومتی
بیاہی + کرت وِیریہ سہسر ارجن کا باپ تھا اور بنساولی میں
میں پرُو ورُوا سے ۱۷ نام پیچھے آیا ہے +

اپرتی رتھ[۱۸] رگوید کے منڈل ۱۰ کے سوکت ۳۰۔ اکا رشی ہے اگرچہ
رگوید کی انوکرمنکا میں اس کو اِندر کا پُتر لکھا ہے ۔ مگر جب اس سے
آگے کنو اور میدھا تتھی اور پرسکنو جو اس کے بیٹے پوتے اور پڑپوتے
ہیں ویدک رشی ہوئے ہیں تو خود اس کا ہی ویدک رشی ہونا کیا
آشچرج کی بات ہے + کنو پہلے منڈل کے سوکت ۳۶ تا ۴۳ اور

نویں منڈل کے سوکت ۹۴ کا رشی ہے - میدھا تتھی آٹھویں منڈل کے دوسرے اور نویں منڈل کے بھی دُوسرے سوکت کا رشی ہے - اور پرسکنو پہلے منڈل کے سوکت ۴۴ تا ۵۰ اور آٹھویں منڈل کے سوکت ۴۹ اور نویں منڈل کے سوکت ۹۵ کا رشی ہے +

۲۰. دُشینت نے شکُنتلا بیاہی اور اس سے بھرت پیدا ہوُا + مہابھارت (آدی پرو - ادھیائے ۶۹ - ۷۴) میں اس کا اتہاس آیا ہے اور اُس کا خلاصہ یہ ہے :-

دُشینت ایک دن شکار کھیلتا ہوا ہمالہ پربت کی گھاٹیوں کے اندر اُس بن میں جا نکلا جہاں ندی مالنی[۲۸] کے کنارے رشی کنو کا آشرم تھا - آشرم میں جہاں تہاں رِگ - سام - یجُر اور اتھرو وید کے جاننے والے رشی سور سہت منتروں کا اوچارن کر رہے تھے اور منتر سہت یگیوں کے کرم رچ رہے تھے - ویدانگ کے وِشارد - نیائے کے پربین - آتم گیان کے گیانی - درویہ اور اُن کے گُن کرم کے جاننے والے وِگیانی - بڑے بڑے گرنتھوں کے کرتا - انیک

---

۲۸. یہ ندی اجودھیا سے پچاس میل پر اجودھیا کی پہ سدھ ندی سرجو سے ملتی ہے - اور رشی کنو کا آشرم مالنی اور سرجو کے اسی سنگم کے پاس تھا + ہردوار سے ۳۰ میل جنوب میں ایک استھان ہے - اس کا نام کنیا آشرم ہے اور لوگ اسکو شکنتلا کا جنم استھان کہتے ہیں - مگر یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ شکنتلا کا جنم استھان کنو رشی کا آشرم ہے اور یہ آشرم جیسا کہ مہابھارت میں لکھا ہے مالنی ندی کے کنارے تھا +

شاستروں کے مکھیا اپنے اپنے پاٹھ کر رہے تھے - دیو آیتنوں
میں پوجا اور سیوا ہو رہی تھیں اور جگہ جگہ جپ اور ہوم ہو رہے
تھے + دُشینت جدھر جاتا رشی اُس کا سنمان کرتے مگر دُشینت کو
رشی کنو سے وشیش لگاؤ تھا کیونکہ جیسا بنساولی سے ظاہر ہوگا
کنو دُشینت کا چاچا تھا - اس لئے وہ رشی کنو سے ہی ملنا چاہتا
تھا اور پوچھتا پوچھتا اُن کے آشرم میں جا پہونچا - وہاں پہونچ کر
اُس نے آواز دی کہ کوئی ہے تو اندر سے ایک کنیا نکلی اور اُس
نے کہا کہ پتاجی باہر گئے ہوئے ہیں تھوڑی دیر میں آتے ہونگے
اور اتنے وہ آئیں آپ ٹھیریں میں آپ کی سیوا کروں گی +
دُشینت نے کہا کہ تم کون ہو اور تمہارے پِتا کون ہیں + کنیا
نے کہا کہ رشی کنو میرے پتا ہیں اور میں اُن کی دھرم کی پُتری
ہوں + دُشینت نے پوچھا کہ کنو جیسا جتی اور ستی رشی اور تم
اُس کی پُتری یہ کیونکر ہو سکتا ہے + کنیا نے کہا کہ یہ ہی پرشن
ایک بار ایک رشی نے کنو سے کیا تھا اور اُس کے اُتّر
میں کنو نے کہا تھا کہ جب وِشوامتر گھور تپ کر رہے تھے اور
اِندر نے اس بھے سے کہ کہیں وِشوامتر اس تپ سے اِندر
آسن پر ہی ہاتھ نہ ماریں مینکا اپسرا کو اُن کا تپ بھنگ کرنے
کے لئے بھیجا تو وشوامتر مینکا کے اِندر جال میں پھنس گئے
اور مینکا کو اپنے پاس رکھ لیا جس کا انت یہ ہوا کہ مینکا کو
وشوامتر سے گربھ رہ گیا اور میں اُس گربھ سے اُتپن ہوئی - مینکا
اپنا کام کر مجھکو جنگل میں چھوڑ کر چلی گئی - رشی کنو نے مجھ کو

جنگل میں پڑا دیکھا۔ اُن کو دیا آئی اور وہ مجھ کو اُٹھا کر اپنے اس آشرم میں لے آئے اور پال پوس کر اتنا بڑا کر دیا۔ اور چونکہ جنگل میں کنّو کے آنے سے پہلے شکنت (پرندے) میری رکھشا کر رہے تھے اس لئے کنّو نے میرا نام شکُنتلا رکھا۔

یہ سُن کر دُشینت نے کہا کہ تب تو تم وِشوامتر کی بیٹی اور ایک اچھے راج بنس کی کشترانی ہو۔ میں راجا دُشینت ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تم کو اپنی رانی بنا سکتا ہوں۔ شکُنتلا نے کہا کہ یہ بات رشی کے ہاتھ ہے وہ ابھی آتے ہونگے اور اگر چاہیں گے تو مجھے آپ کو دے دینگے۔ دُشینت نے کہا کہ سُنو سمرتی (دھرم شاستر) کے انوسار وِواہ آٹھ پرکار کے ہیں ان میں سے ایک وِواہ گندھرو وِواہ ہے جو کامی استری کا کامی پُرش کے ساتھ ایکانت میں بنا منتر وِواہ ہے کشتریوں کے لئے یہ وِواہ شریشٹھ مانا گیا ہے اور منو نے اسی پرکار سے وِدھان کیا ہے[۲۹]۔ میرے ہردے میں تمہارے لئے کام اُتپن ہے

[۲۹] یہاں یہ بات دیکھنے کی ہے کہ وِواہ کے اس وشے میں جو یہاں آدی پرو کے ادھیائے ۷۳ میں شلوک ۸ تا ۱۳ آئے ہیں وہ منو سمرتی کے ادھیائے ۳ کے شلوک ۲۱ تا ۲۲ کی قریب قریب لفظ بلفظ نقل ہیں۔ اور شلوک ۹ میں تو منو کا نام بھی صاف آیا ہے۔ اسی طرح سے آگے ادھیائے ۷۴ کے شلوک ۹۸ میں بھی پُتروں کی قسمیں بیان کرنے میں منو کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ منو کا دھرم شاستر مہابھارت سے بھی پہلے پرچلت تھا اور اس ہی شلوک بدّھ روپ میں پرچلت تھا کہ جو روپ اس کا آج کل ہے۔

اور یدی تمہارے ہردے میں بھی میرے لئے کام ہو تو تم اس
ریتی سے رشی کنو کی آگیا کے بنا دھرم پوُربک میرے ساتھ ابھی
بیاہ کر سکتی ہو + شکُنتلا نے کہا کہ یدی ایسا ہی ہے تو اس
سمے (شرط) پر میرا سنگم آپ کے ساتھ ہو سکتا ہے کہ مجھ سے
جو پُتر آپ کے اُتپن ہو وہ آپ کا یووراج (ولیعہد) ہو اور کوئی نہ ہو +
دُشینت نے اس شرط کو مان لیا اور اُن دونوں کا سنگم ہو گیا[۳۰] +
جب یہ سنگم ہو لیا تو دُشینت شکُنتلا سے رُخصت ہو کر چلا گیا اور
چلتے ہوئے اس کو وِشواس دلا گیا کہ وہ اپنی راجدھانی میں جاتے
ہی اُس کو بُلا بھیجیگا + مگر پھر کس نے بُلانا تھا +

دُشینت کے چلے جانے کے تھوڑی دیر بعد رشی کنو اپنے
آشرم میں آئے تو شکُنتلا شرم کے مارے اُن کے سامنے نہیں
آئی + رشی نے اپنے تپوبل سے جو کچھ کہ ہوا تھا وہ سب
جان لیا اور شکُنتلا سے کہا کہ تو نے جو کچھ کیا ہے وہ دھرم
کا اُلنگھا تک نہیں ہے۔ گندھرو وِواہ کی یہ ہی ریتی ہے اور
وہ چھتریوں کے لئے شریشٹھ ہے۔ دُشینت دھرماتما ہے۔
مہاتما ہے۔ اُوتّم پُرش ہے۔ اس سے جو پُتر تیرے ہوگا
وہ بھی ایسا ہی مہاتما اور مہابلی ہوگا اور چکرورتی راجا ہوگا +

---

[۳۰] شکُنتلا کے ساتھ دُشینت کا گندھرو وواہ کرنا ایک مناسبت یہ بھی
رکھ سکتا ہے کہ شکُنتلا مینکا اپسرا کی بیٹی تھی اور اپسرائیں گندھرو جاتی سے
سمبندھ رکھتی ہیں +

انجام شکنتلا کے لڑکا پیدا ہوا اور رشی کنو نے اُس کا جات کرم
آدِک سب سنسکار کیا۔ لڑکا بڑا ہوا تو ایسا بلوان ہوا کہ چھ برس
کی آیو میں شیر اور چیتوں۔ ہاتھیوں اور ارنہ بھینسوں کو پکڑ لاتا اور
آشرم کے برکشوں سے لاکر باندھ دیتا + اُس کا یہ حال دیکھ کر
آشرم کے رہنے والوں نے اُس کا نام سرو دمن رکھا اور رشی
کنو نے یہ دیکھ کر کہ اب لڑکا بڑا ہو گیا ہے اور یوو راج ہونے
کے یوگیہ ہو گیا ہے اُس کو اور اُس کی ماں کو اپنے شِشیوں
کے ساتھ دُشینت کے پاس بھیجدیا + شِشیہ شکنتلا کو اور اُس
کے پُتر کو دُشینت کے پاس چھوڑ آئے اور اُس کو سارا
برتانت سُنا آئے + مگر جب پیچھے شکنتلا نے دُشینت سے
کہا کہ راجن یہ آپ کا پُتر ہے جو میرے پیٹ سے اُتپن ہوا ہے
اب اُس سمے (شرط) کے انوسار جو آپ نے رشی کنو کے آشرم
میں مجھ سے کیا تھا اس کو اپنا یوو راج بنائیے تو راجا بولا کہ اے
دُشٹ تاپسی میں نہیں جانتا کہ تو کون ہے مجھے کچھ یاد نہیں کہ دھرم
ارتھ یا کام کے وشئے میں میرا کوئی سمبندھ کبھی تیرے ساتھ ہوا
ہو۔ تو چاہے ٹھیر چاہے جا۔ مجھے تجھ سے کچھ کام نہیں + یہ
سُنکر شکنتلا سُن ہو گئی۔ تھوڑی دیر میں سنبھلی اور بولی کہ راجن
آپ جان بوجھ کر ایسا کیوں کہتے ہیں۔ آپ کا دل جانتا ہے
کہ میں سچی ہوں یا جھوٹی پھر آپ اپنی آتما کا اپمان کیوں کرتے
ہیں۔ شاید آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے کرم کو کوئی اور نہیں جانتا۔
مگر انتریامی نارائن سب کے کرموں کو جانتے ہیں۔ آپ جو کچھ

کرتے ہیں اُس کے سامنے کرتے ہیں - نارائن ساکشی ہیں -
کہ میرا اور آپ کا دھرم کا سماگم ہوا - اور یہ پُتّر اُس سماگم کا
پھل ہے - پھر آپ بھری سبھا میں میرا اپمان اور اپناؤمان
کیوں کرتے ہیں - استری پُرش کی اردھانگنی ہے - استری
دھرم - ارتھ - کام اور موکش کی مُول ہے - استری سے ہی
گرہستھ اور استری سے ہی یگیہ ہے - استری سے ہی آنند
اور استری سے ہی سمپتّی ہے - استری اس لوک میں اور اُس
لوک میں پتی کی ساتھی ہے اور اسی لیئے پُرش استری کا پانی
گرہن کرتے ہیں ✤ پھر پُتّر جو پیدا ہوتا ہے وہ بھی پتا کا اُدّھار
کرنے والا ہوتا ہے اور "اُس کو پُتّر کہتے ہی اس لیئے ہیں کہ وہ
پتا کو پُت نامی نرک سے ترانا ہے[۱۳۱]" ✤ جات کرم میں جو وید منتر
پڑھتے ہیں وہ آپ جانتے ہی ہیں :- "تو انگ انگ سے اُتپن
ہوا ہے - ہردے سے نکلا ہے - اس لیئے پُتّر کے نام
سے تو میری ہی آتما ہے - سو برس جی ✤ میرا جیون اور میری
اکشے سنتان تیرے ہی آدھین ہے - اس لیئے اے میرے
پُتّر تو سُکھی رہے اور سو برس جیئے" ✤ اور ویسے بھی پُتّر کے
برابر دنیا میں کوئی وستو نہیں ہے ✤ آپ کو استری اور پُتّر دونوں
مل رہے ہیں اور آپ اُن کو تیاگ رہے ہیں اور اُن کے ساتھ

---

[۱۳۱] مہابھارت کا یہ شلوک، جو آدی پرو کے ادھیائے (۷۴) کا شلوک ۳۹
ہے منوسمرتی کے ادھیائے (۹) کا شلوک ۱۳۸ ہے ✤

ستیہ کو بھی تیاگ رہے ہیں ÷ سنو کنووں سے ایک باوڑی اچھی - سنو
باوڑیوں سے ایک کرتو (یگیہ) اچھا - سو یگیوں سے ایک پُتر اچھا اور
سو پُتروں سے ستیہ اچھا ÷ ستیہ کی برابر کوئی دھرم نہیں - ستیہ سے بڑھ
کر کوئی پُن نہیں اور نہ استیہ سے بڑا کوئی پاپ ÷ سار انش یہ
کہ راجن ستیہ پرم دھرم ہے - اس کو مت تیاگ اس کے ساتھ سنگم کر -
اور یدی تیرا پرسنگ استیہ سے ہی ہے تو میری تیری سنگت نہیں
ہو سکتی - میں جاتی ہوں پر سنو یاد رہے کہ میرا پُتر ساری پرتھوی کا
چکرورتی راجا ہوگا تو اُس کو اپنا یوو راج بنائے یا نہ بنائے[۳۲] ÷

اتنا کہکر شکنتلا نے پیٹھ موڑی مگر اُس کے ساتھ ہی آکاش بانی
ہوئی کہ "ماتا تو ایک جھولی ہے - پُتر پتا کا ہی ہے - جو جس سے پیدا
ہوا وہ وہی ہے - اس لئے اے دُشینت پُتر کو بھر (پال) اور
شکنتلا کا اپمان مت کر[۳۳] ÷ اور اس کارن سے کہ تو ہمارے کہنے سے

---

[۳۲] شکنتلا کی اس تقریر میں جس وید منتر کا حوالہ آیا ہے وہ سام وید کے براہمن کے بچن
ہیں اور مہابھارت میں آدی پرو کے ادھیائے ۷۴ کے شلوک ۶۳ میں آئے ہیں ÷

[۳۳] یہ بچن جو آدی پرو میں ادھیائے ۷۴ کا شلوک ۱۰۹/۱۱۰ اور ادھیائے ۹۵ کا شلوک ۳۰ ہے
وشنو پُران میں ۴-۹-۱۲ پر اور شریمد بھاگوت میں ۹-۲۰-۲۱ پر آیا ہے - اور اس سے
ظاہر ہے کہ یہ شلوک ان پستکوں میں ایک دوسرے سے نقل کیا گیا ہے - اب رہی یہ بات
کہ کس نے کس سے نقل کیا - یہ اس سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ مہابھارت میں شکنتلا
اور دُشینت کے چرتروں کا برنن وستار کے ساتھ ہے اور وشنو پُران اور بھاگوت
میں اس کا صرف اشارہ ہے ÷

اس کا بھرن (پالن) کریگا یہ تیرا پُتر بھرت کہلائیگا“ ✤
یہ سُنکر راجا بڑا پرسن ہوا اور اپنے پروہت اور منتریوں سے بولا کہ آپ دیو دُوت کی یہ بانی سُنتے ہیں ✤ میں تو پہلے ہی جانتا تھا کہ شکُنتلا میری پتنی اور یہ لڑکا میرا پُتر ہے پرنتو یدی میں یونہی شکُنتلا کے کہنے سے ان کو اپنا مان لیتا تو لوگوں کو شنکا رہتی اور وہ میرے پُتر کو شُدھ نہ سمجھتے ✤ یہ کہ کر راجا نے اپنے پُتر کی مُوردھا کو سونگھا اور پیار کے ساتھ اُس کو گود میں لیا۔ اور شکُنتلا کو اپنی مہارانی اور بھرت کو اپنا یوو راج بنایا ✤
کبی کالیداس نے دُشینت کے اس اتہاس کا ناٹک بنا دیا ہے اور اُس کا نام شکُنتلا رکھا ہے ✤ یہ ناٹک بڑا پرسِدھ ہے اس لئے ہم اس کا خلاصہ بھی نیچے درج کرتے ہیں ✤ اس سے یہ بھی معلوم ہو جاوے گا کہ کبی لوگ اپنے مطلب کے لئے اصل اتہاس پر کیا رنگ چڑھا دیتے ہیں ✤ اس ناٹک کے سات انک ہیں اور اُن کا خلاصہ انک وار یہ ہے :-

انک (۱)

ایک ہرن چوکڑیاں بھرتا چلا جا رہا ہے اور اُس کے پیچھے راجا دُشینت کا سارتھی رتھ کے گھوڑوں کو اُڑائے لئے جا رہا ہے۔ دُشینت دھنش بان ہاتھ میں لئے ہوئے ہے اور

ہرن پر بان مارنے کو ہی ہے کہ سامنے سے ایک ویئی کھانس (تپسوی) ہاتھ اُٹھا کر کہتا ہے کہ ٹھیرو ٹھیرو یہ ہرن ہمارے آشرم کا ہے اس کو نہ مارو۔ تمہارے شستر پیڑت جنوں کی رکھشا کے لئے ہیں نہ کہ اِن اپرادھیوں کا سنگھار کرنے کے لئے + یہ سُنکر دُشینت اپنا ہاتھ روک لیتا ہے اور تپسوی پرسن ہو کر آشیرواد دیتا ہے کہ تمہارے ایسا پُتر اُتپن ہو جو جگت کا چکرورتی راجا ہو اور کہتا ہے کہ راجن ہمارا آشرم پاس ہی ہے اور رشی کنو اُس کے کُل پتی[۳۱] ہیں۔ تم چاہو تو اُن کا درشن کرتے جاؤ۔ رشی تو اس سمے آشرم میں نہیں ہیں تیرتھ جاترا کو گئے ہوئے ہیں پر اُن کی پُتری شکُنتلا وہاں ہے اور وہ تمہارا یتھا یوگیہ ستکار کرے گی + یہ سُنکر دُشینت رتھ سے اُترتا ہے اور راجائی شرنگار اُتار بڑی آدھینتا کے ساتھ آشرم میں جاتا ہے + شکُنتلا اور اُس کی سکھیاں راجا کو سادھارن اتتھی سمجھتی ہیں اور اُس کا اتتھی ستکار کرتی ہیں + راجا شکُنتلا کو دیکھ کر موہت ہو جاتا ہے۔ سکھیوں سے پوچھتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ شکُنتلا اصل میں رشی کنو کی پُتری نہیں ہے بلکہ اپسرا مینکا کے پیٹ سے وِشوامتر کی پُتری ہے اور اس طرح سے رشی پُتری نہیں بلکہ راج پُتری ہے + باتوں باتوں میں یہ بھی معلوم ہوا کہ رشی شکُنتلا کا وِواہ بھی کرنا چاہتے ہیں اور کسی یوگیہ بر کی تلاش میں ہیں +

[۳۱] کُل پتی کے ارتھ کے لئے دیکھو پیچھے ادھیائے ۳ کا نوٹ ۸ +

یہ معلوم کر کے دُشینت لوٹ پڑا مگر اس طرح لوٹا کہ اُس کا شریر جھنڈے کے ڈنڈے کی طرح آگے کو جاتا تھا مگر اُس کا دِل پھریرے کی طرح پیچھے کو لہراتا تھا[۳۵] +

انک (۲)

راجا شکار گاہ میں ٹھیرا ہوا ہے۔ مگر نہ شکار کر سکتا ہے کیونکہ رشی کا آشرم پاس ہے نہ شکار گاہ کو چھوڑ کر جا سکتا ہے کیونکہ دل شکنتلا میں اُلجھا ہوا ہے کہ دو رشی کُمار اُس کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ راجن جب سے کُل پتی جی آشرم سے باہر گئے ہیں تب سے راچھس ہم کو ستانے لگے ہیں اس لئے کرپا کر کے جب تک وہ لوٹ کر نہ آویں تب تک آپ ہی آشرم کی رکھشا کریں + دُشینت تو بھگوان سے چاہتا تھا کہ کوئی ایسی بات پیدا ہو جس سے اُس کا آشرم میں رہنا ہو جائے جھٹ رشی کُماروں کی پرارتھنا کو مان جاتا ہے اور اپنے ساتھیوں کو راجدھانی روانہ کر کے آپ آشرم میں جا رہتا ہے +

۳۵ پھریرے کو اس جگہ کالیداس نے چین انشک یعنی چین کے کپڑے کا بنا ہوا لکھا ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ کالیداس کے زمانہ میں یعنی مسیح سے پہلے سے چین اور ہندوستان کے درمیان کپڑے کی تجارت جاری تھی + اور یہ بات ہم پیچھے بنساولی کے سلسلہ میں دکھا ہی آئے ہیں کہ چین بھارت ورش کے راجاؤں کا ہی بسایا ہوا ہے +

انک (۳)

شکُنتلا بھی دُشینت کو دیکھتے ہی اپنا دِل اُس پر نوچھاور کر چکی تھی اور برہ کی اگنی میں دن بدن گھُلتی جاتی تھی۔ اُس کو اب اس بات کا گیان بھی ہو گیا تھا کہ دُشینت کوئی سادھارن انتھی نہیں ہے جیسا کہ وہ پہلے دن سمجھی تھی بلکہ بھارت ورش کا چکرورتی راجا ہے اور اس گیان سے اُس کے اُوپر اُداسی بھی چھائی ہوئی تھی + اُس کی سکھیوں نے اُس کی یہ دشا دیکھی اور اُس سے پوچھا تو اُس نے شرماتے شرماتے اُن سے اپنا دُکھ کہہ دیا + سکھیوں نے کہا کہ اگر تو کہے تو ہم راجا کو جو اسی آشرم میں ٹھیرا ہوا ہے تیری یہ دشا سُنا دیں اور دیکھیں کہ وہ کیا کہتا ہے + شکُنتلا نے کہا کہ میں ڈرتی ہوں کہ وہ مجھ کو سویکار نہیں کرے گا کیونکہ کہاں میں ایک تاپسی کنیا اور کہاں وہ چکرورتی راجا + دُشینت جو آشرم کی رکھشا کے بہانہ سے شکُنتلا کی کُٹیا کے اِردگرد دن رات اس طرح منڈلاتا رہتا تھا جس طرح کوئی بھونرا کسی پھُول پر منڈلاتا ہے اِس وقت بھی وہاں موجود تھا اور برکشوں کے اندر چھپا ہوا یہ سب باتیں سُن رہا تھا + شکُنتلا کے یہ شبد سن کر کہ "میں ڈرتی ہوں کہ وہ مجھ کو سویکار نہ کرے گا" نہ رہ سکا۔ اور جھٹ سامنے آ کر بولا کہ پیاری اگر تم میری ابھلا کھا میں تپ رہی ہو تو میں تمہاری ابھلا کھا میں جل رہا ہوں پھر یہ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ میں

تم کو سویکار نہ کروں۔ آؤ اپنا ہاتھ بڑھاؤ تاکہ میں ابھی تمہارا ہاتھ
گرہن کروں اور اپنی اور تمہاری دونوں کی پیاس بجھاؤں+
سکھیاں تو یہ دیکھ کر کھسک گئیں اور شکُنتلا اور دُشینت اکیلے
رہ گئے۔ اور "مِتھے سمے" ارتھات باہمی قول و قرار کے ساتھ اُن
کا گندھرو وِواہ ہو گیا اور دُشینت نے اپنے نام کی انگوٹھی اپنی
اُنگلی میں سے اُتار شکُنتلا کی اُنگلی میں پہنا دی اور اس طرح
سے گویا اپنے قول و قرار پر اپنی مہر لگا دی + کچھ دنوں بعد
دُشینت آشرم سے بدا ہو کر اپنی راجدھانی کو لوٹ گیا اور
شکُنتلا سے کہتا گیا کہ میں جلدی ہی تجھ کو بُلا لونگا +

انک (۴)

شکُنتلا اپنی کُٹیا کے باہر بیٹھی ہے اور دُشینت کے دھیان
میں ڈوبی ہوئی ہے + دُرباسا رشی آتے ہیں اور پکارتے ہیں
کہ بھئی میں آیا ہوں + شکُنتلا کوئی اوتر نہیں دیتی ہے اور رشی
کرودھ میں آکر کہتے ہیں کہ اے اَتِتھی کے ترسکار کرنے والی جس
کی چنتا میں تو اپنا من لگائے بیٹھی ہے وہ تجھ کو بھول جائیگا
اور تیرے یاد کرانے پر بھی تجھ کو یاد نہیں کرے گا + شکُنتلا
نے یہ بھی نہیں سُنا اور اُسی طرح بُت بنی بیٹھی رہی + مگر اُس
کی سکھیاں سامنے کھڑی پھول چُگ رہی تھیں اُنہوں نے یہ سب دیکھا
اور سُنا۔ گھبرائیں کہ ہائے بڑا انرتھ ہوا جو رشی پیاری شکُنتلا کو
یہ شاپ دے گئے + دوڑیں رشی کے چرنوں میں گریں اور

اور شکُنتلا کی اور سے چھما مانگی + رشی نے کہا کہ اب تو جو مُکھ
سے نکل گیا وہ ہو کر رہے گا - ہاں اتنا ہو سکتا ہے کہ ابھگّیان
آبھرن (نشانی کی انگوٹھی) دیکھ کر دُشینت کو بھُولی ہوئی بات
یاد آجائے اور وہ شکُنتلا کو پہچان لے +
کچھ دن پیچھے کنُو رشی بھی آشرم میں لوٹ آئے اور شکُنتلا
کی چیشٹا بدلی دیکھ کر گھبرائے + مگر نہ وہ کسی سے پوچھتے تھے اور
نہ کوئی اُن سے کچھ کہتا تھا + انجام ایک دن جب وہ ہون کر رہے
تھے تو اگنی میں سے یہ چھندو مئی (چھند روپی) بانی نکلی کہ "اے
براھمن یہ کنیا سنسار کے کلیان کے لئے دُشینت کا تیج دھارن
کئے ہوئے اگنی گربھا شمی کی سمان ہے اس کی رکھشا کر" + رشی
کی سمجھ میں اب سارا برتانت آگیا اور اُنہوں نے شکُنتلا کو دُشینت
کے پاس بھیجدینے کا ارادہ کر لیا + مگر ساتھ ہی شکُنتلا کی
جُدائی کے خیال سے اُن کو دُکھ ہوا اور وہ بچارنے لگے کہ جب
مجھ تپسوی کو شکُنتلا کی جُدائی کے خیال سے ایسا دُکھ ہوتا ہے
تو گرھستیوں کو اپنی کنیا بدا کرتے سمے کیسا کچھ دُکھ ہوتا ہوگا +
آخر شکُنتلا کے بدا ہونے کا دن آیا اور رشی نے اُس کو
وِدواہ کے یوگیہ بستر اور بھُوشن پہنا اور اگنی کی پردکشنا کرا
اپنے دو شِشیوں اور ایک اِستری کے ساتھ دُشینت کے
پاس روانہ کر دیا + روانگی کے وقت شکُنتلا اپنی سکھیوں
کے چمٹ گئی سکھیاں بھی اُس کے پپٹ گئیں اور روتے
روتے بولیں کہ شکُنتلا دیکھیو اگر راجا تجھے دیکھ کر نہ پہچانے

اور بھولی بھولی باتیں کرنے لگے تو تُو اُس کی دی ہوئی انگوٹھی اُس کو دِکھا دیجو اُس کو دیکھ کر وہ تجھے پہچان لے گا ⁘

انک (۵)

راجا دُشینت ابھی دھرم آسن سے اُٹھے ہی ہیں کہ کنچکی (بُڈھا دوارپال) آتا ہے اور کہتا ہے کہ دیو کنو رشی کے پاس سے کچھ تپسوی استریوں سمیت آئے ہیں اور کچھ کہنا چاہتے ہیں ⁘ راجا کنچکی سے کہتا ہے کہ اُن کو پروہت جی کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ اُن کا شرُوت (شاستر) وِدھی سے ستکار کریں اور پھر اُن کو اگنی شرن میں اپنے ساتھ لے کر آئیں ⁘ اور اپنے من میں کہتا ہے کہ راجا کا جیون بھی بچِتر ہے ۔ اور سب تو اپنے اپنے پراارتھِت ارتھ پراپت کر کے نِشچِنت ہو چلے جاتے ہیں پر راجا کو کوئی نہ کوئی چِنتا بنی ہی رہتی ہے ۔ سچ ہے چھتر ہاتھ میں ہے تو اُس سے رکھشا کا تو سُکھ ہے پر اُس کے بھار کا بھی دُکھ ہے ⁘ غرض اُدھر سے پروہت جی اُن سب کو لے کر اگنی شرن میں پہونچے اور اِدھر سے راجا بھی وہاں جا پہونچا ⁘ تپسویوں نے کہا کہ راجن کُل پتی بھگوان کاشیپ (کنو) نے کہلا کر بھیجا ہے کہ تم نے جو آپس میں سمے کر کے میری اِس پُتری کے ساتھ اُپیمن (وِواہ) کر لیا ہے میں اُس کی انوگیا (منظوری) دیتا ہوں کیونکہ جیسے تم پُوجنیہ پُرشوں میں مُکھیا ہو ویسے شکنتلا مورتی متی (مُجسّم) ست کریا ہے اور پرجا پتی نے

وِدھوا ور وَر کی ایسی جوڑی کوئی ہی بنائی ہے۔ شکُنتلا اب گربھ وتی ہے اس لئے میں اس کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں کہ تم دھرم چرن کے لئے اس کو اپنے پاس رکھو + دُشینت نے کہا کہ کون ودھوا اور کون ور۔ گربھ وتی اور پرائی استری کے ساتھ دھرم چرن کیسا + تپسویوں نے کہا کہ شکُنتلا ودھوا اور آپ ور۔ شکُنتلا آپ کی گربھ وتی استری اور آپ اُس کے گربھ داتا پُرش + دُشینت نے کانوں پر ہاتھ دھرا اور کہا کہ نہ شکُنتلا میری ودھوا اور نہ میں اُس کا ور اور نہ میرا اور اُس کا اس پرکار کا کوئی سمبندھ کبھی ہوا + اس پر تپسویوں نے شکُنتلا سے کہا کہ اب تو جواب دے اور شکُنتلا نے کہا کہ سوامی یہ اُچت نہیں ہے کہ تپوبن میں مجھ بھولی بھالی کو وِشواس دِلا کر اب آپ ایسی باتیں بناتے ہیں + دُشینت نے کہا کہ تو یونہی مجھے دوش دیتی ہے + شکُنتلا نے کہا کہ سوامی آپ بھولتے ہیں اچھا یہ اپنی دی ہوئی انگوٹھی دیکھو اور یاد کرو + یہ کہہ کر جو شکُنتلا نے اپنی اُنگلی اُٹھائی تو انگوٹھی اُس میں نہ پائی۔ گھبرائی اور چلائی کہ ہائے انگوٹھی کہاں گئی + دُشینت یہ دیکھ کر ہنسا اور بولا کہ واہ رے تِریا چرِتر + اس پر تپسویوں کو کرودھ آیا اور وہ بولے کہ راجن یہ تِریا چرِتر نہیں راج چرِتر ہے پر اس چرِتر سے تیرا کلیان نہیں اکلیان ہوگا + اب تو راجا گھبرایا کہ یہ کیا اُپنیاس (قصّہ) کھڑا ہوا اور پروہت جی کی طرف دیکھ کر بولا کہ پروہت جی بتائیے میں کیا کروں + پروہت جی نے کہا کہ آپ ایسا کریں

کہ شکنتلا کو پرسو (جننے) کے سمے تک میرے گھر رہنے دیں۔ سادھوؤں کا بچن ہے کہ آپ کے چکرورتی پُتر اُتپن ہوگا پس اگر شکنتلا کے پُتر اُتپن ہوا اور اُس میں یہ لکشن اُتپن ہوئے تو شکنتلا آپ کی دھرم پتنی ہے اور آپ کے شدّھانت (محل) میں پرویش کرے گی۔ نہیں تو وہ کوئی اور استری ہے اور رشی کے آشرم میں لوٹا دی جائے گی + راجا نے اس بات کو مان لیا اور پروہت جی اُس کو اپنے گھر لے چلے مگر تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ آکاش میں سے ایک جیوتی بجلی کی سمان اُتری اور شکنتلا کو اُڑا کر لے گئی + پروہت جی دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے اور راجا کی حیرانی اور پریشانی کا تو کوئی ٹھکانا نہیں رہا +

انک (۶)

کچھ دن نہیں بیتے تھے کہ ایک دھیور نے ایک مچھلی پکڑی اور اُس کے پیٹ میں سے ایک انگوٹھی نکلی + دھیور انگوٹھی کو بازار میں لے گیا تو لوگوں نے اُس پر دُشینت کا نام کھُدا دیکھا اور اُس کو پکڑ لیا + معاملہ راجا تک پہونچا + راجا نے انگوٹھی منگوائی + انگوٹھی کا آنا تھا کہ اُس کو دیکھتے ہی دُرواسا رشی کا شاپ جو راجا کے سر پر سوار تھا دُور ہو گیا اور شکنتلا کا سارا برتانت ایکدم یاد آگیا + دھیور کو تو دنڈ کے بدلے دان مل گیا مگر راجا کا سُکھ دُکھ سے بدل گیا۔ بہت پچھتایا کہ

ہائے میں نے شکُنتلا کیوں بساری اور آئی لچھمی کے لات کیوں
ماری + بسنت کی رُت آئی مگر اُس کو نہ بھائی - بسنت کا
اُتسو نہ منایا اور سارے نگر کو منانے سے روک دیا +
شکُنتلا کے پریم نے جُدا ستایا اور پشچات تاپ کی اگنی نے
جُدا تپایا + بہت دُکھی ہوا - گھُل گیا اور اپنی سُدھ بھُول گیا +
اسی حالت میں ایک دن اِندر کا سارتھی ماتلی رتھ لے کر آیا
اور راجا سے بولا کہ آیُشمن (اے بڑی عمر والے) مجھ کو اِندر نے
آپ کے پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ دانوگن آج کل بہت کچھ
اُپدرو کرنے لگے ہیں اور اُن کو دمن کرنے کے لیئے آپ کے تیج
کی آوشیکتا ہے کیونکہ راتری کے اُس اندھیرے کو جس کو سورج
دور نہیں کر سکتا چندرماں ہی دُور کرتا ہے + اس لیئے آپ
ساودھان ہو جائیں اور میرے ساتھ رتھ میں بیٹھ کر چلیں +
دُشینت یہ سُنکر ساودھان ہو گیا اور راج کا کاج منتریوں کو
سونپ ماتلی کے ساتھ رتھ میں سوار ہوا اور اُڑ گیا +

انک (۷)

اِندر کا کاج سنوار کر راجا دُشینت اِندر لوک سے پرتھوی
کی اور اُڑا آ رہا تھا کہ راستہ میں گندھروؤں کے پربت ہیم کوٹ
کی شوبھا دیکھ کر اُس کا جی چاہا کہ اس کی سیر کرتے چلیں +
چنانچہ ماتلی نے رتھ وہاں اُتار دیا + دُشینت رتھ سے اُترا
تو دیکھا کہ ایک بالک ایک شیر کے بچے کو شیرنی کا دُودھ

پیتے پیتے گھسیٹ کر لے آیا ہے اور دو تاپسیاں بچے کو
چھڑا رہی ہیں مگر چھوڑا نہیں سکتیں + ایک تاپسی نے دُشینت
کو دیکھا اور کہا کہ بھدر مُکھ تم ہی کچھ جتن کرو جس سے یہ
بال اس بال سنگھ کو چھوڑ دے + دُشینت آگے
بڑھا اور بالک سے بولا کہ رشی پُتر تمہارا یہ آچرن اس
آشرم کے وِرُدھ ہے اس لئے تم اس سنگھ کو چھوڑ دو +
بالک نے جھٹ سنگھ کو چھوڑ دیا اور تاپسیاں چکت رہ گئیں
کہ یہ بالک جو ہم سے کسی طرح نہیں مانتا تھا اِس بھدر پُرش
کے کہنے سے کیسا سیدھا ہو گیا + اُدھر دُشینت کا دِل بھی
بالک کو دیکھ کر گُدگُدایا اور بات چلی تو معلوم ہوا کہ یہ بالک
رشی پُتر نہیں بلکہ شکُنتلا کے پیٹ سے راجا دُشینت کا پُتر ہے +
دُشینت نے کہا کہ دُشینت تو میں ہی ہوں پر شکُنتلا کہاں ہے +
تاپسیاں دوڑی گئیں اور شکُنتلا کو بُلا لائیں + شکُنتلا نے
دُشینت کو دیکھا تو آنکھوں میں آنسو بھر لائی ۔ دُشینت اُس
کے چرنوں میں گر پڑا اور بولا کہ سُندری چھما کر جو میں نے تجھ
کو نیاگا پر نہ جانے مجھ کو ایسا کیا سمّوہ ہو گیا جو میں نے تجھ کو
نہیں پہچانا اور ایسا اندھا ہو گیا کہ گلے کے ہار کو سانپ سمجھا
اور اُتار کر پھینکدیا + کشیپ رشی اسی پربت پر رہتے تھے وہ
آئے اور بولے کہ راجن دھیرج دھرو ۔ تمہارا کوئی اپرادھ نہیں
ہے یہ جو کچھ ہُوا دُرواسا رشی کے شاپ سے ہوا ہے + شکُنتلا
اب ان سب باتوں کو جانتی ہے ۔ جب تم نے اُس کو نیاگ

دیا تھا تب اُس کی ماں مینکا اُس کو یہاں اُڑا لائی تھی اور یہاں
آکر اُس کے یہ پُتر ہوا ہے جو تمہارا پُتر ہے میں نے اس کا جنم
سنسکار کیا ہے۔ پُتر بڑا بھاگیہ وان ہے چکرورتی راجا ہوگا۔
یہاں اس کا نام سِنگھ آدِک سب جنتوؤں کو دمن کرنے کے کارن
سَروَدمن تھا۔ راجا ہو کر اس کا نام لوک بھرتا ہونے کے کارن
بھرت ہوگا۔ اس لئے اب تم اپنی اس پتنی شکُنتلا اور اپنے اس
پُتر سروَدمن کے ساتھ اپنی راجدھانی کو جاؤ اور سُکھ سے رہو ÷ اِتی ÷

۲۰
دُشینت کے بعد بھرت گدی پر بیٹھا اور ساری بھومی کا
چکرورتی راجا ہوا۔ کنو رشی نے اُس سے سینکڑوں یگیہ کرائے
اور کروڑوں اشرفیاں دکشنا میں پائیں ÷

۲۱
بھرت کا نام رگوید میں کئی جگہ آیا ہے چنانچہ ٦-١٦-٤ میں آیا ہے کہ
"اے اگنی۔ بھرت واج (ارتھات منتروں) سے تیری اُستتی کرتا ہے تُو اُس
کو سُکھ دے" ÷ اور ساین آچارج نے یہاں بھرت کو
دُشینت کا پُتر ہی مانا ہے ÷

شریمد بھگوت گیتا میں سنجے دھرتراشٹر کو جو کَورو تھا
اور شری کرشن جی ارجن کو جو پانڈو تھا بھارت[۳۵] اسی بھرت کی

۳۵ مہابھارت کے بن پَرو میں مارکنڈے سماسیا پَرو کے آنگرس اُپاکھیان
میں ادھیائے ۲۱۹ کے اندر جہاں انگرس (اگنی) کی سنتان برنن کی گئی ہے بھرت
اور بھردواج دو اگنیوں کے نام بھی ہیں جو برھسپتی کے پُتر شنیو کے پُتر ہیں ÷ اور
جو لوگ بھارتی کہلاتے ہیں وہ شاید اس بھرت کی نسبت سے کہلاتے ہوں ÷

نسبت سے کہتے ہیں کیونکہ یہ دونوں کوروؤں کے بنس میں تھے اور کورو بھرت کے بنس میں ہے +

بھرت کا پُتر وِتتھ ہوا جو بھرت کا واج ادھات دھن ہونیکے کارن بھردواج کہلایا اور پھر برھسپتی کے پُتر رشی بھردواج سے جو ہپت رشیوں میں شامل ہیں ملا دیا گیا اور اس کی کتھا یوں رچی گئی کہ جب بھرت کے پُتر ہو ہو کر مر جاتے رہے تو اس نے ایک یگیہ رچا اور دیوتاؤں نے اُس یگیہ سے پرسن ہو کر برھسپتی کا پُتر بھردواج ہی لا کر اُس کو دے دیا کہ اُس کو اپنا پُتر بنا اور اُس نے اُس کو اپنا پُتر بنا لیا۔ (دیکھو وشنو پُران ۔ انش ۴ ۔ ادھیائے ۱۹ ۔ شلوک ۱۶ تا ۱۹) +

وِتتھ (بھردواج) کا پُتر منیو ہوا اور منیو کے کئی پُتر ہوئے ۔ ایک برہت کشتر جس سے بھرت کا اصل بنس چلتا رہا اور دوسرا مہاوِیریہ جس کی سنتان دُرکشئے کے پشچات براھمن گتی کو پراپت ہوئی + [ویدک رشیوں میں ایک رشی اُرُکشئے رگوید کے منڈل دس کے سوکت ۱۱۸ کا رشی ہوا ہے اور شاید وہ اُرُکشئے یہ ہی دُرُکشئے ہو] + دُرُکشئے کے پُتر جو براھمن گتی کو پراپت ہوئے اُن میں ایک ترئی آرونی ہے [اور ویدک رشیوں میں ایک رشی ترئی ارُن ہے جو پانچویں منڈل کے سوکت ۲۷ اور نویں منڈل کے سوکت ۱۱۰ کا رشی ہے اور شاید یہ ترئی آرونی اور ترئی ارُن دونوں ایک ہی رشی کے نام ہوں] + ترئی آرونی کا ایک بھائی کپی ہے اور

شنوٗنک کاپے جس کا ذکر چھاندوگیہ اُپنشد (۴-۳-۵) میں آیا ہے اور پتنچل کا پتیہ جس کا ذکر برہد آرنیک اُپنشد (ادھیائے ۳- براہمن ۷) میں آیا ہے شاید اسی کپی کے گوترج ہوں گے + تانڈیہ براہمن (۲۰-۱۲-۵) میں آیا ہے کہ کپی گوتر کے رشیوں نے چیتر رتھ کو یگیہ کرایا تھا + کوروکشیتر کی بھومی میں ایک مقام کیتھل ہے اس کا اصلی نام کپشتھل یعنی کپی کا ستھل ہے اور وہ نام شاید اسی کپی کے نام پر ہے + مہابھارت کے بن پرو میں کوروکشیتر کے تیرتھوں میں کپشتھل کا ذکر بھی آیا ہے +

منّیو کا تیسرا پُتر نگر تھا + ناگر کھنڈ میں جو سکند پُران کا ایک کھنڈ کہلاتا ہے ناگر براہمنوں کی ایک کتھا آئی ہے کہ چمتکار پُر میں کسی نے ناگ پنچمی کے دن ایک ناگ کو مار ڈالا۔ ناگوں نے کرودھ میں آکر چمتکار پُر پر حملہ کیا۔ وہاں کے براہمن بھاگ نکلے مگر ایک تری جات براہمن نے شوجی سے ناگ ہر منتر پراپت کیا اور اُس منتر سے ناگوں کو چمتکار پُر سے نکال دیا + اُس دن سے چمتکار پُر کا نام ناگ ہر ہوا جو بگڑ کر ناگر ہو گیا اور ناگر براہمن اس نگر کے براہمن ہیں + مگر شاید یہ ناگر براہمن اصل میں منّیو کے اسی پُتر نگر کی اولاد ہیں + اسی نگر کا پُتر سنکرتی تھا اور وشنو پُران میں صاف لکھا ہے کہ وِشوامتر۔ ماندھاتا سنکرتی کپی آدک راجا سب کشتروپتیا دوِج تھے جو اپنے تپ سے رشی پدوی کو پہونچے (دیکھو وشنو پُران۔ انش ۴۔ ادھیائے ۲-

واکیہ ۱۰ پر وشنو چِتّی ٹیکا) ✤ ایک سنکرِتی کا ذکر پیچھے صفحہ ۲۹۰
پر بھی آچکا ہے ✤ سنکرِتی کا بیٹا رنتی دیو بڑا دانی ہوا ہے ✤
مہا بھارت (انوشاسن پرّو - ادھیائے ۶۶) میں لکھا ہے کہ
وہ اُس نے گئوؤں کو بھی پشو سمجھ کر یگیہ میں قربان کر دیا مگر
گئوویں پشو نہیں ہیں - دان کرنے کے لئے ہیں قربان کرنے
کے لئے نہیں" ✤ پھر اشومیدھ پرّو کے ادھیائے ۹۰ - شلوک ۹۷
میں لکھا ہے کہ جب رنتی دیو سب کچھ دان کر چکا اور اُس
کے پاس کچھ نہیں رہا تو اُس نے مُٹّھی من سے جل کا دان
دیا اور اس دان سے اُس کو سوَرگ ملا ✤ رنتی دیو اُس
دیس کا راجا تھا جہاں ندی چرمن وتی (حالیہ چمبل) بہتی ہے
اور دش پور جو شاید حالیہ دھولپور ہے اس دیس کی
راجدھانی تھی ✤

منیو کا چوتھا بیٹا گرگ[۴۷] تھا اور اس سے گرگ گوتری
گا ڑگیہ براہمن ہوئے ✤ گرگ منڈل ۶ کے سوکت ۴۷ کا
رشی ہے ✤

برہت کشتر[۴۸] جو منیو کا سب سے بڑا بیٹا تھا اس سے بھرت
کے بنس کی اصل شاخ جاری رہی - جیسا کہ اوپر بیان کیا
جا چکا ہے ✤

سوہوتر[۴۹] جو برہت کشتر کا بیٹا تھا منڈل ۶ کے سوکت ۳۱ اور ۳۲
کا رشی ہوا ✤

ہستی[۵۰] نے جو سوہوتر کا پُتر تھا اپنے نام پر ہستناپور بسایا اور

اُس وقت سے یہ ہستنا پور پُرو بنسی راجاؤں کی راجدھانی بنا۔ مہابھارت کے زمانہ میں یہ ہی ہستنا پور کوروؤں کی راجدھانی تھا۔ اور گنگا کے کنارے آباد تھا۔ بعد میں یہ دریا بُرد ہوگیا اور اب اس کا صرف ایک تھوڑا سا حصہ اسی نام کے ایک گاؤں کی شکل میں باقی ہے جو میرٹھ سے ۲۲ میل ہے اور میرٹھ دہلی سے ریل کے راستے ۴۰ میل ہے۔

اجمیڈھ[۲۷] جو ہستی کا بیٹا تھا اپنے بھائی پُرو میڈھ کے ساتھ منڈل ۴ کے سوکت ۴۳ اور ۴۴ کا رشی ہوا۔ پُرو میڈھ اُپُتر یعنی لاولد مرا مگر اس کا دوسرا بھائی دوِج میڈھ سنتان والا ہوا اور اس کی کئی پیڑھیاں چلیں[۳۶]۔

اجمیڈھ کے کئی بیٹے ہوئے۔ ایک بیٹا پریہ میدھ تھا۔ (دیکھو شریمد بھاگوت ۹-۲۱-۲۱) جس کا بیٹا سِندھو کشت

---

[۳۶] دوِج میڈھ کے بنس میں سنتی مان کے پُتر کرتی نے سام وید کی کئی پراچی سنگھتائیں رچیں اور نیپ اُگر آیُدھ ارتھات بڑا بھاری جودھا ہوا۔ ایک اور نیپ اجمیڈھ کے ایک بیٹے برہداشو کے بنس میں بھی ہوا ہے اور اُس کے سو پُتر لکھے ہیں اور شاید مُلک نیپال (نیپ آل) ان دونوں میں سے کسی ایک نیپ کی آل اولاد کا بسایا ہوا ہو۔ برہداشو بنسی نیپ دیاس جی کے زمانہ میں ہوا اور اس نے ویاس جی کے پُتر شُک کی پُتری سے بواہ کیا اور اس بواہ سے برہم دت پیدا ہوا جس نے جیگیشویہ کے اُپدیش سے یوگ تنتر بنایا۔

رگوید کے منڈل ۱۰ کے سوکت کے ۷۵ کا رشی ہوا ۔ اس
سوکت کے منتر (۵) اور (۶) میں گنگا ۔ جمنا اور سرسوتی ۔ اور دریائے
سندھ اور اُس کے مشرقی معاون دریائے ستلج آدک
اور مغربی معاون دریائے کابل آدک کا ذکر آیا ہے[۳۷] ۔
اجمیڈھ کا ایک اور بیٹا نیل تھا ۔ اور دریائے نیل جو
مصر (سنسکرت مشر) کے ملک کو سیراب کرتا ہے ہمارا خیال
ہے کہ ہندوستان کے اسی راجا نیل کی یاد میں لہریں مار
رہا ہے ۔ اور ہمارا یہ خیال بے بنیاد نہیں ہے ۔ پوکوک
(Pococke) صاحب نے ایک کتاب "انڈیا اِن گریس"
(India in Greece) (یعنی یونان میں ہندوستان) کے
نام سے لکھی ہے اور اُس میں اُنہوں نے دکھایا ہے کہ
یونان ہندوستان کے اُن لوگوں کا بسایا ہوا ہے جو
دریائے سندھ کے دہانے پر رہتے تھے اور جو وہاں سے
پہلے مصر میں پہنچے اور پھر مصر سے یونان میں وارد ہوئے ۔
مُلک ابی سینیا جو مصر کے جنوب میں واقعہ ہے اور جس کو
یوروپ کے مُلک اٹلی نے فتح کر کے ابھی اپنی سلطنت
میں شامل کیا ہے اُس کی نسبت بھی بعض کا خیال ہے کہ
ابی سینیا کا نام ابو سندھ کا بگڑا ہوا ہے اور ابو (یعنی پتا)
سندھ یعنی پِتری بھومی سندھ کی یاد دلاتا ہے ۔ ٹاڈ
صاحب مصنفِ راجستھان ریاست جیسلمیر کے حال میں لکھتے ہیں کہ

[۳۷] مفصل حال کے لئے دیکھو اس سے اگلا ادھیائے ۔

فرشتہ اپنے سے پہلے مورخوں کے حوالہ سے بیان کرتا ہے کہ مکّہ
اور مصر ہندوستان کے پُرانے تیرتھ تھے * فرانسیسی وِدوان
کنٹونٹ جورنس جیرن (Bjorns tjerna) اپنی کتاب تھیوگنی اوف
دی ہندوز (Theogony of the Hindus) (ہندوؤں کی دیوکتھا)
میں لکھتے ہیں کہ "آریاورت نہ صرف برھمنی دھرم کا جنم استھان ہے
بلکہ ہندوؤں کی اُس اعلےٰ تہذیب کا بھی جنم استھان ہے جو رفتہ
رفتہ مغرب میں اتھیوپیا - مصر - اور فینشیا تک - مشرق میں سیام -
چین اور جاپان تک جنوب میں سیلون - جاوا - اور سوماٹرا
تک - اور شمال میں ایران - کلڈیہ اور کولچس تک پھیل گئی تھی اور
یہاں سے یہ یونان اور روم میں اور آخیرکار انتہائی شمال کے
ممالک میں آئی" * کرنیل آلکٹ صاحب (Olcott) تھیوصوفی
کے بانی لکھتے ہیں کہ" ماہران علم اللسان حالیہ زبانوں کا سنسکرت
کے ساتھ مقابلہ کرنے سے اس بات کا کھوج لگاتے ہیں کہ
یوروپ کی تہذیب آریا تہذیب ہے - اور ہمارے پاس آریا
خیال کا مغرب کی طرف بہاؤ ظاہر کرنے کا ایک اور ایسا ہی
حیرت انگیز ذریعہ بیبیلونیا (بابل) - مصر - یونان - روم اور شمالی
یوروپ کی فلسفہ اور اُن کے تہذیب ہیں * ان کو ہندوستان
کی فلسفہ اور تہذیب کے برابر رکھو اور دیکھو کہ ان میں کتنی
مشابہت ہے اور اس مشابہت کے لئے معجزہ سے علاوہ اگر
کوئی وجہ ہو سکتی ہے تو یہ ہی ہو سکتی ہے کہ مغرب کی صغیر سِن
فلسفہ مشرق کی کبیر سِن فلسفہ سے نکلی * زمانہ قدیم کے عام

مشہور فلسفہ دان - یہودی موسےؔ سے لے کر یونانی افلاطون تک - سب مصرؔ سے وِدیا سیکھ کر آئے اور مصر والے ہندوستانی تھے کہ مصر میں آکر بسے تھے (دیکھو رسالہ تھیوسوفسٹ بابتہ مارچ ۱۸۸۱ء) *

سر ولیم جونز (Jones) صاحب کہتے ہیں کہ "ہندوؤں پر سرسری نظر ڈالنے سے (اور اس کی شرح اور بسط کے لئے جلدیں کی جلدیں چاہئیں) یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اُن کا ابتدائی زمانہ سے جس کی کوئی یاد نہیں ایرانؔ - اتھیوپیا - مصر - فنیشیا - یونان - ٹسکنی اور سِتھیا کی پُرانی قوموں سے - گوتھ اور کیلٹ لوگوں سے اور چینیوں - جاپانیوں اور اہل پیروؔ سے میل جول تھا" * سکندر اعظم کے ساتھ جو یونانی ہندوستان تک آئے اور اُس کے بعد جن یونانی مورخوں نے ہندوستان کا حال لکھا ہے اُنہوں نے شمالی ہندوستان کے لوگوں کو رنگ کا گورا اور شکل و مشابہت میں مصر والوں کی طرح لکھا ہے اور الفنسٹن صاحب گورنر بمبئی اپنی تاریخ ہندوستان میں لکھتے ہیں کہ یہ مشابہت اب تک اُن کی اُن تصویروں میں نظر آتی ہے جو دریائے نیل کے کنارے مقبروں میں کھچی ہوئی ہیں *

غرض وِدوانوں کی ایسی ایسی تحریروں کے مقابلہ میں ہمارا یہ خیال کہ مصر کا دریائے نیل ہندوستان کے چَندر بنسی راجا نیل کا نام لیوا اور پانی دیوا ہے ایسا نہیں ہے کہ جس پہ یونہی پانی پھیر دیا جاوے * خود مصر کا اتہاس کہتا ہے کہ اُن کا

سب سے پہلا بادشاہ فرعون منا یا منیس تھا۔ اور اُس نے دریائے نیل کا بندھا باندھا تھا + اس منا یا منیس کا زمانہ مصر والے مسیح سے تقریباً پانچ ہزار برس پہلے یعنی اب سے کوئی سات ہزار برس پہلے بتاتے ہیں۔ اس سے پہلے کا کوئی پتہ اُن کے ہاں نہیں چلتا۔ مگر بھارت ورش (ہندوستان) کے اتہاس سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے کوئی چار ہزار اور اب سے کوئی گیارہ ہزار برس پہلے ہندوستان کا پُرووبنسی راجا نیل جو سنو کی سنتان تھا وہاں گیا اور اُس دیس کو آباد کیا اور اُس کے سب سے بڑے دریا کو اپنا نام دیا[۳۸] اور پھر وہ دیس اس کارن سے کہ ہندوستان

---

[۳۸] لالہ دھنپت رائے بی اے ایل ایل بی ساکن جگراؤں (پنجاب) نے ایک کتاب انگریزی زبان میں ارلی ہسٹری اوف مینکائنڈ کے نام سے نکالی ہے۔ اس نام کا ترجمہ ہے کہ بنی نوع انسان کی ابتدائی تاریخ + اس کتاب میں مصنف نے وہی غلطی کھائی ہے جس کی طرف ہم پیچھے ادھیائے ۲ کے انوواک ۲ میں توجہ دلا چکے ہیں۔ یعنی پچھلے منونتروں کی باتوں کو جو اُن سرشٹیوں کی باتیں ہیں جو ہو ہو کر لے ہو چکی ہیں اس منونتر کی اس سرشٹی کی تاریخ قرار دیا ہے + مگر اس کتاب میں ہم کو ایک بات اُس مضمون کی تائید میں جو ہم اوپر لکھ رہے ہیں ملی ہے اور اُس کو ہم وہاں سے یہاں نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ فرنگیوں کو اس بات کا پتا بھی کہ دریائے نیل کہاں سے نکلتا ہے ہندوؤں کے پُرانوں کی ہی مدد سے لگا ہے اور وہ اس طرح سے کہ ایک برٹش ملیٹری افسر کرنیل ولفرڈ صاحب (Wilfred) بنارس میں رہتے تھے انہوں نے ۱۷۹۱ء میں پُرانوں کی مدد سے ایک نقشہ دریائے نیل کے منبع کا تیار کیا اور یہ نقشہ لندن کی ایشیاٹک ریسرچ سوسائٹی کے جرنل یعنی رسالہ میں چھپا + یہ نقشہ کپتان سپیک (Speke) صاحب کے ہاتھ لگا جو انگلستان کی ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں ہندوستان کی انگریزی فوج میں ملازم تھے اور انہوں نے اس نقشہ کی مدد سے مصر کا دورہ کر کے ۱۸۶۰ء میں اُس جھیل کا پتا لگایا جہاں سے دریائے نیل نکلتا ہے اور جس کو اُنہوں نے ملکہ وکٹوریہ کے نام پر وکٹوریا نینزا کا نام دیا +

کے مِشتر[۳۹] لوگ وہاں جاکر بسے مِشتر دیس[۴۰] کہلایا اور اب یہ نام بگڑ کر مصر کہلاتا ہے + منا یا منیس یا تو یہ ہی نیل تھا جس کا زمانہ مصر میں اب غلطی سے مسیح سے پانچ ہزار برس پہلے سمجھا جاتا ہے یا اس نیل کا کوئی پچھلا بنسج تھا۔ اور جو کوئی بھی تھا وہ اسی راجا نیل کے بنس دا تا منو (ویوسوت) کی نسبت سے منا اور منیس کہلایا +

رِکش[۲۸] اجمیڈھ کا سب سے بڑا بیٹا تھا جو اجمیڈھ کے بعد پورو بنس کی راج گدی پر بیٹھا اور بنس وردھک ہوا +

سموَرن[۲۹] کا حال عجیب ہے + پُرانوں کی بنساولی میں وہ رِکش کا بیٹا اور اجمیڈھ کا پوتا ہے۔ رگوید کی انوکرمنکا میں وہ منڈل ۵ کے سوکت ۳۳ اور ۳۴ کا رشی ہے اور پرجاپتی کا پُتر ہے + سِری مد بھاگوت (۸-۱۳-۱۰) میں لکھا ہے کہ سورج کی پُتری تپتی جو

---

[۳۹] بھوشیہ پُران کے پرتی سرگ پَروِیں کھنڈ ۱ کے ادھیائے ۶ میں اور کھنڈ ۴ کے ادھیائے ۲۱ میں ذکر آتا ہے کہ کاشیپ (کنو) کے آریاوتی پتنی سے دس پُتر ہوئے اور اُن کے نام اُن کے گُنوں کے انوسار یہ ہوئے :۔ اُپادھیائے ۔ دِکشِت ۔ پاٹھک ۔ شُکل ۔ اگنی ہوتری ۔ دوی ویدی ۔ تری ویدی ۔ چتُر ویدی ۔ پانڈیہ ۔ اور مِشتر + اور ان کی اولاد اب تک اپنے ذاتی ناموں کے ساتھ یہ توصیفی نام بھی امتیاز کے طور پر استعمال کرتی ہے +

بھوشیہ پُران میں اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ کنو براہمن نے جو کاشیپ یعنی کشیپ گوتر کا تھا مِشتر دیس میں جاکر آریہ سبھیتا کو پھیلایا ۔ اور یہ کنو غالباً وہ ہیں جو بنساولی میں اسی راجا نیل کے بھائی ہیں +

[۴۰] مِشتر آیوروید میں اُس دیس کو بھی کہتے ہیں جس کی آب و ہوا معتدل ہو جس طرح انوپ مرطوب دیس کو اور جنگل خُشک دیس کو کہتے ہیں +

چھایا استری سے تھی اور ساورنی منو کی بہن تھی پرجاپتی کے پتر سموَرن کو بیاہی گئی تھی ✤ اور مہابھارت (آدی پرو - ادھیائے ۱۷۱ - ۱۷۳) میں بھاگوت کی اس کتھا کو ایک گندھرو کی زبانی پروبنسی سموَرن کے ساتھ جوڑ کر لکھا گیا ہے کہ یہ تپتی رکشِ کے بیٹے سموَرن کو بیاہی گئی تھی اور اُس سے کورو پیدا ہوا ✤ ان سب باتوں کو ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ رگوید کے رشی سموَرن یہ ہی پروبنسی سموَرن ہے جو رکشِ کا بیٹا اور اجمیڈھ کا پوتا ہے ✤ اور یہ کوئی آشچرج کی بات نہیں ہے کیونکہ اس کا دادا اجمیڈھ بھی جیسا کہ ہم ابھی اوپر دیکھ چکے ہیں ویدک رشی تھا ✤ تپتی ایک ندی ہے جس کو دریائے تاپتی بھی کہتے ہیں اور جو نربدا ندی کے دکھن میں دکھن دیس کی اوتّر کی سیما پر بہتی ہے ✤ یہ تپتی تپن (سورج) کی پُتری ہے ویسے ہی جیسے جمنا وِوسوان (سورج) کی پُتری ہے ✤ اور سموَرن کے ساتھ تپتی کی شادی کا ہونا وہی شاعرانہ مضمون ہے جو سورج بنسی راجا ماندھاتا کے پُتر پُروکتس کے ساتھ نربدا کے بیاہ ہونے کا مضمون ہے اور جس کا ذکر پیچھے بنساولی ۱۰ میں ماندھاتا کے حال کے ساتھ کیا جا چکا ہے ✤

مطلب ان کتھاؤں کا صاف ہے اور یہ ہے کہ اُدھر سورج بنسی راجا پُروکتس اپنے راج کو پھیلاتے پھیلاتے دریائے نربدا تک لے گیا۔ اور اِدھر چندر بنسی راجا سموَرن اپنے راج کو بڑھاتے بڑھاتے نربدا سے بھی آگے تپتی تک لے گیا اور اس طرح سے ویدک کال میں تمام شمالی ہندوستان ہمالہ کی تلیٹی سے دکھن کے سرے

تک ان سورج بنسی اور چندربنسی راجاؤں کے بل اور پراکرم سے آباد اور شاداب ہوگیا تھا +

کورو[۳] کو بنساولیوں میں سموَرن کا پُتر لکھا ہے - مگر یہ بنساولیوں میں سموَرن کا پُتر اسی طرح پر ہے جس طرح شری کرشن جی کا دادا شور جو پُرانوں کی بنساولیوں میں یدو سے چوالیس پیڑھی پیچھے ہے مہابھارت میں چتررتھ کا پُتر لکھا ہوا ہے جو بنساولیوں میں یدو سے کُل پانچ پیڑھی ہی پیچھے ہے جیسا کہ پیچھے بنساولی ۸ میں دکھایا گیا ہے یعنی جس طرح وہاں شور چتررتھ کا آتمج نہیں بلکہ بنسج ہے اسی طرح یہاں کورو بھی سموَرن کا آتمج نہیں بلکہ بنسج ہے جو سموَرن سے کوئی ۴۸ پیڑھی پیچھے ہے - اور اسی لئے وید میں کورو کا نام کہیں نہیں ملتا ہے اور نہ ویدک رشیوں میں اسکا نام کہیں آیا ہے - سموَرن تک رشی کال برابر چلا آتا ہے جیسا کہ اس بنساولی سے جو پیچھے صفحہ ۲۰۰ پر دی گئی ہے ظاہر ہے مگر سموَرن کے بعد یہ سلسلہ ٹوٹتا ہے - اور انجام مہابھارت میں سورج بنسی راجا برہدبل کے مقابلہ میں جو اکشواکو سے ۹۵ پیڑھی پیچھے ہے چندربنسی راجا یُدھشٹھر نکلتا ہے جو پُرورَوا سے ۴۷ پیڑھی پیچھے ہے اور یہ ۹۵ - ۴۷ = ۴۸ پیڑھی کی کمی سموَرن کے بعد اور کورو سے پہلے ہونی معلوم ہوتی ہے کیونکہ کورو سے سلسلہ پھر ٹھیک ہے + کشمیر کی تاریخ راج ترنگنی میں جو مہابھارت سے شروع ہوتی ہے شروع کی چار پیڑھیوں کے بعد ۳۵ پیڑھیاں گُم ہیں پھر کیا تعجب ہے جو چندربنس کے اس اتہاس میں جو مہابھارت سے بھی ہزاروں برس پہلے کا اتہاس ہے ۴۸ پیڑھیوں کا پتہ نہ لگتا ہو + مگر چونکہ ادھر کورو جیسے مہاپُرش کے بنس میں جو پُرو سے چلا اور ادھر شری کرشن جی کے بنس میں جو یدو سے چلا اتنی پیڑھیوں کا پتہ کا نہ لگنا پُران کا روں

کی درشٹی میں ان بنسوں کے لئے ہانی کارک تھا اس لئے اس ہانی کو چھپانے
کے لئے اور اس کھانچے کو بھرنے کے لئے پُرورَوا اور اُروشی کی وہ کتھا رچی
گئی ہے جس کا ذکر ہم چندر بنس کے شروع میں ہی کر آئے ہیں * پر چندر بنس
کے شروع میں تو یہ کھانچہ پڑا نہیں کیونکہ پرسین جت نے جو سورج بنس میں
اکشواکو سے ۱۶ پیڑھی پیچھے ہے اپنی بیٹی رینکا کو جمدگنی کے ساتھ جو چندر بنس
کی بنساولی ۲۷ میں پُرورَوا سے ۱۴ پیڑھی پیچھے ہے بیاہا تھا اور
ماندھاتا نے جو سورج بنس میں اکشواکو سے ۱۸ پیڑھی پیچھے ہے
ششش بندو کی بیٹی کو جو چندر بنس کی بنساولی ۲۵ میں پرُورَوا سے
۱۱ پیڑھی پیچھے ہے بیاہا تھا (جیسا کہ ہم پیچھے تفصیل کے ساتھ بیان کر
آئے ہیں) اس لئے یہ کھانچا چندر بنس کے شروع میں تو پڑا نہیں
بیچ میں ہی کہیں پڑا ہے - اور سموَرن اور کورو کے بیچ میں پڑا ہے
کیونکہ اِدھر سموَرن تک رشی کال برابر جاری ہے اور اُدھر کورو
سے بنساولی کا سلسلہ جاری ہے * بہر حال کورو کشیتر جو ویدک
رشیوں اور راج رشیوں کی سب سے پیاری ندی سرسوتی کا گذرگاہ
ہے اور جس کے میدان میں مہا بھارت کا مہا سنگرام کھڑا کا تھا اِسی کورو کا
کشیتر ہے اور دُریودھن آدک کَورو اور یُدھشٹھر آدک پانڈو جن
کے درمیان یہ سنگرام ہوا تھا دونوں اسی کے بنس میں اُتپن ہوئے تھے
اور اس نسبت سے یہ دونوں ہی کَورو تھے اگرچہ دونوں کو ایک
دوسرے سے الگ کرنے کے لئے دُریودھن آدک خصوصیت سے
کَورَو اور یُدھشٹھر آدک خصوصیت سے پانڈو کہلاتے ہیں *

پانچواں ادھیائے

ویدک کال کی سبھیتا

ویدک سبھیتا کا وِستار

پچھلے ادھیائے میں ہم نے دیکھا کہ ویدک کال میں پرتشٹھان (حالیہ الہ آباد) سے پورب کی طرف انگ (بہار)۔ بنگ (مغربی بنگال) اور پُنڈر (مشرقی بنگال) تک اور سمندر کے ساحل پر اُتکل (اُڑیسہ) اور اُس سے نیچے کلنگ اور آندھر تک۔ اور پچھم اور اوتر کی طرف شاوستی اور ویشالی۔ کاشی اور وارانسی (بنارس)۔ ہستنا پور (ضلع میرٹھ)۔ کیکیے (واقع پنجاب)۔ سندھو (سندھ)۔ شِبی (واقع بلوچستان)۔ گندھار (قندھار)۔ مدر (باھلیک یا بلخ) تک۔ اور جنوب میں چندیری (واقع بندھیلکھنڈ) مرودیس (راجپوتانہ) اور وِدربھ (برار) تک وہ تمام شمالی ہندوستان جس کو منوسمرتی (ادھیائے ۲۔ شلوک ۲۲) میں شمالاً جنوباً ہمالیہ سے بندھیاچل تک اور شرقاً غرباً سمندر سے سمندر تک آریاورت کا نام دیا ہے ویدک ہندوؤں کے پُرشارتھ سے جو آریہ نسل کے ہیں آباد ہو چکا تھا اور وہاں اُن کی بڑی بڑی راجدھانیاں استھاپت ہو چکی تھیں۔

ویدمیں ان دیسوں کا نام نہیں ملتا ہے کیونکہ وید کوئی تاریخ

یا جغرافیہ کی کتاب نہیں ہے پھر بھی وید اور طرح سے اِس کی
پُشٹی کرتا ہے۔ مثلاً رگوید (منڈل ۱۰ - سوکت ۷۵ - منتر ۵ اور ۶)
میں گنگا[۱] - جمنا - درِشدوتی (حالیہ گھگر) - سرسوتی - اور سندھ -
اور سندھ کے مشرقی معاون [شُتُدری (ستلج) - ارجیکیا (وپاٹ
یا وِپاش[۲] یا بیاس) - پرُشنی (اراوتی یا راوی) - اَسِکنی (چناب) -
وِتستا (جہلم)] - اور سندھ کے مغربی معاون [سُسرتو - رسا -

۱؎ فرنگی وِدوان جس کسی بات کا ذکر رگوید میں نہیں بلکہ دوسرے ویدوں میں دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ وہ بات رگوید کے زمانہ میں نہیں تھی۔ مگر گنگا کا ذکر رگوید کے سوائے دوسرے ویدوں میں نہیں ہے تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکالیں کہ گنگا رگوید کے زمانہ میں ہی تھی اُس کے بعد نہیں تھی۔ یہ منطق کیسی لغو تھی اور بودی ہے اس کو وِدوان خود دیکھ سکتے ہیں۔

۲؎ رگوید ۳ - ۳۳ - $\frac{۱}{۲}$ میں شُتُدری (ستلج) کے ساتھ وپاش کا شبد سپشٹ آیا ہے اور اس طرح سے آیا ہے کہ ہم (شُتُدری اور وِپاش) جل سے بھرے ہوئے دیوکرت یونی (ارتھات دیو (برھما) کے پیدا کرنے والی یونی یعنی سمندر) کی طرف بہے چلے جا رہے ہیں۔ ادریاسک نے سوکت ۷۵ کے ارجیکیا کو اسی لئے وِپاش (بیاس) سے تعبیر کیا ہے۔ شُتُدری کا دیس چینی سیاح ہون سانگ کے زمانہ تک شتدرو کے نام سے دِکھیات تھا اور چار سو میل کے گھیرے میں تھا۔

شویتی (شویت یا سویت یا سوات) کُبھا (کابُل) - گومتی (گومل) اور کُرم (کُرّم یا قُرّم)] کا ذکر آیا ہے - اور یاسک نے اپنے نرکت (دیوت کانڈ - ادھیائے ۳ - پاد ۳ - نرکتی ۵) میں ان سب کی ویاکھیا ندی روپ سے ہی کی ہے - اور یہ سب دریا ان ہی دیسوں کو سیراب کرتے ہیں جن کا ذکر اوپر آیا ہے - سوائے بُندیلکھنڈ - راجپوتانہ - اور برار کے جو الہ آباد کے دکھن میں گنگا اور نربدا کے درمیان واقع ہیں اور جن کے لئے ایک طرف گنگا کا نام تو وید میں آیا ہے مگر دوسری طرف نربدا کا نام وید میں نہیں ہے ÷ مگر وید میں نربدا کا نام نہیں ہے تو راجا پُروکُتس کا نام موجود ہے (دیکھو رگوید ۱ - ۱۱۲ - ۷) اور نربدا راجا پُروکُتس کے ساتھ منسوب ہے جو اکشواکو کے بنس میں ۱۹ پر آیا ہے اور جس کا حال ہم اس سے پچھلے ادھیائے میں لکھ چُکے ہیں ÷ اور بندیلکھنڈ کے لئے تو چیدی یعنی چندیری واقع بُندیلکھنڈ کا نام رگوید (۸ - ۵ - ۳۷) کے اندر ان شبدوں میں سپشٹ آیا ہے کہ چیدی یہ (ارتھات چیدی کے) راجا کشو نے شتو اونٹ اور دس ہزار گائیں پُن کیں ÷ سندھو - سَوویرا اور گندھارا آدک دیسوں کے نام وید میں کئی جگہ آئے ہیں ÷ کیکٹ دیس کا نام رگوید (۳ - ۵۳ - ۱۴) میں آیا ہے اور فرنگی ودوان خود اس کو جنوبی بہار کا نام سمجھتے ہیں[۵۳] ÷

---

۵۳ یاسک آچاریہ نے کیکٹ کو اناریہ لوگ یعنی اناریہ جاتیوں کا دیس لکھا ہے (دیکھو نرکت ۶ - ۳۳) ÷ پُران کی رو سے کیکٹ بھارت ورش (باقی بر صفحہ ۳۷۶)

انگ اور مگدھ بہار کے اور نام ہیں اور یہ نام اتھروید میں آئے ہیں۔ اور جس طرح گنگا کا نام رگوید کے سوائے اور ویدوں میں نہ ہونے سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ گنگا اُن ویدوں کے زمانہ میں نہیں تھی اسی طرح سے انگ اور مگدھ کا نام اتھروید کے سوائے رگوید آدک اور ویدوں میں نہ ہونے سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ یہ دیس اُن ویدوں کے زمانہ میں نہیں تھے ٭ سرجو ندی کا نام بھی ۱۰-۶۴-۹ میں آیا ہے اگرچہ جو لوگ ویدک کال کے آریا ہندوؤں کو پنجاب میں ہی محدود کرنا چاہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ سرجو وہ نہیں ہے جس پر اجودھیا واقع ہے اور جو کوشل دیس کو سیراب کرتی ہے بلکہ کوئی اور سرجو ہے جو افغانستان وغیرہ میں ہوگی ٭ مگر جب گنگا تک کا نام وید میں ہے تو اس سرجو کا کوشل دیس کی سرجو ہونا کیا تعجب کی بات ہے ٭

کیکٹ والے سوکت کے منتر ۱۶ (اتھروید ۳-۵۳-۱۶) میں پانچ جنیا کرشٹی اتھوات : پنچ جن یا پانچ قوموں کی سرزمین

(بقیہ صفحہ ۳۷۵) کے نام داتا بھرت کے اُن نو بھائیوں میں سے ایک بھائی تھا جو بھارت ورش کے نو کھنڈوں کے نام داتا اپنے اپنے نام پر ہوئے۔ ان سب بھائیوں کے نام یہ تھے :- کشاورت۔ اِلاورت۔ برھماورت۔ ملے۔ کیتو۔ بھدرسین۔ اِندرسپرگ۔ وِدربھ۔ اور کیکٹ (سشریمد بھاگوت۔ اسکندھ ۵) ٭ بھرت کے لئے دیکھو آگے کاگ پاد یعنی فٹ نوٹ ۱۱ ٭

کا ذکر بھی آیا ہے اور اس سے شاید پنجاب کے پانچ دوآبوں کی
پانچ قوموں کی سرزمین مُراد ہو + رگوید ۱۰-۵۳-۴ میں پنچ جنا
کا پد آیا ہے اور اُس کی ویاکھیا کرتے ہوئے یاشک نے لکھا
ہے کہ کوئی اس سے گندھرو - پتری - دیو - اسُر اور راکشس
یہ پانچ جن سمجھتے ہیں اور اوپمنیو (اُپمنیو گونزی) کہتا ہے کہ اس
سے چاروں ورن اور پانچویں جاتی نِکھاد مُراد ہیں - (دیکھو نرکت
۳-۸) + مگر رگوید ۸-۶۳-۷ میں پانچ جنیا وشا کا ذکر آیا
ہے جس سے ظاہر ہے کہ یہ پانچوں جن وِش اد انفان ولُشیہ
آدک تھے جو بستی کے اندر بستے تھے (دیکھو آگے فٹ نوٹ ۳۶)
گندھرو آدک نہیں تھے + رگوید ۶-۶۱-۱۲ میں سرسوتی کو
پنچ جاتا (پانچ جاتیوں) کی وِردھی کرنے والا لکھا ہے اور اُس
سے ٹپکتا ہے کہ یہ پانچوں قومیں سرسوتی ندی کے علاقہ میں
رہتی تھیں + مگر لوکمانیہ تلک اپنی کتاب آرکٹِک ہوم میں لکھتے
ہیں کہ وید میں سرسوتی سے مُراد آکاش میں بہنے والی سرسوتی
کے اُن جلوں سے بھی ہے جو میگھ بن کر پرتھوی پر برستے ہیں
اور جن کو اُوپر سے نیچے بُلانے کے لئے رشی یگیہ کیا کرتے تھے
(دیکھو رگوید ۵-۴۳-۱۱) - اور اگر یہ خیال ٹھیک ہے تو رگوید
کا یہ منتر ۶-۶۱-۱۲ ان پانچ جاتیوں کو دریائے سرسوتی تک
ہی محدود نہیں کرتا ہے +

غرض وید کے پرمانوں سے بھی ظاہر ہے کہ اس ویدک
کال میں جس کا زمانہ ہم نے اب سے چودہ ہزار برس پہلے سے

گیارہ ہزار برس پہلے تک قرار دیا ہے آریا ہندو اُس تمام شمالی ہند کو آباد کر چکے تھے جس کو منو نے آریا ورت کا نام دیا ہے[۷۴] + اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ اُس زمانہ میں آریا ہندو آریا ورت سے باہر نکل کر اور اور ملکوں کو بھی آباد اور شاداب کر چکے تھے + چنانچہ ایک راجا یپاتی کے ہی پانچ پُتروں میں دُرھیو[۱] کی اولاد گندھار یا قندھار کی راہ سے افغانستان اور ترکستان میں پھیلی - تُروشو[۲] کی اولاد نے تُنک اور یون جاتیوں کا بانی ہو کر سینٹرل ایشیا کو بسایا - یدو[۳] کی اولاد میں سے ہے کے بنس نے چین میں اپنا راج قائم کیا - پورو[۴] کی اولاد میں سے ہستنا پور کے بانی ہستی کے پوتے نیل نے دریائے نیل کا مُلک مصر آباد

---

[۷۴] ایتریہ براہمن میں جو رگوید کا براہمن ہے اور سب سے پُرانا براہمن مانا جاتا ہے مختلف دیسوں کے راجاؤں کے مختلف القاب بھی دیئے ہوئے ہیں چنانچہ اُس میں لکھا ہے کہ مدھیہ دیش کے کورو پنچال اور وش اور اُشی نر راجا کہلاتے تھے - اوتر میں ہمالہ پار اوتر کورو اور اوتر مدر وراج (وِراٹ) کہلاتے تھے (کیونکہ اُن کا کوئی راجا نہیں تھا) + دکشن دیس کے ستوت راجا بھوج کہلاتے تھے - (اور اس دکشن دیش سے غالباً وہی دیس مُراد ہے جہاں بعد میں مالوہ کا پرسدھ راجا بھوج ہوا) + پورب کے پراچیہ راجا سمراج (سمراٹ) اور پچھم کے اپاچیہ سوے راج (سوے راٹ) کہلاتے تھے (دیکھو ایتریہ براہمن ۸-۱۴-۲-۳) +

اگرچہ یہ باتیں اُس زمانہ سے جس کا ذکر ہم اوپر کر رہے ہیں بہت پیچھے کی ہیں +

کیا۔ اور انُو[۵] کی اولاد میں سے راجا بلی نے سمندر کے بیچ میں جزیرہ بلی اور اُس کے آس پاس کے جزیروں کو بسایا (اور بعض کا خیال ہے کہ ویدمیں جو پنچ جن کا ذکر آتا ہے اُس سے ییاتی کے ان ہی پانچوں بیٹوں کی پانچ نسلوں سے مُراد ہے[۵]) ✦

پس ویدک سبھیتا کا ایک لکشن تو اُس کا یہ ہی وِستار ہے کہ وہ اس کال میں کیول آریاورت میں ہی نہیں بلکہ آریاورت سے باہر اُن تمام ملکوں میں بھی پھیل گئی تھی جو شمال مشرق میں چین کی طرف واقع ہیں۔ جنوب مشرق میں جزیرہ بلی کی طرح

---

[۵] میکس مولر صاحب کہتے ہیں کہ آریا نسل کی قوموں کی دو شاخیں ہیں۔ ایک شاخ وہ جو ایشیا میں پھیلی اور ایک شاخ وہ جو یوروپ میں پھیلی۔ اور جو شاخ یوروپ میں پھیلی اُس میں بھی پانچ قومیں شامل ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) کیلٹ (Celt) جو یوروپ کے پچھم میں آباد ہوئے مثلاً انگریز وغیرہ ✦

(۲) ٹیوٹن (Teuton) جو یوروپ کے وسط میں آباد ہوئے مثلاً جرمن وغیرہ ✦

(۳) سلیو (Slav) جو مشرق میں آباد ہوئے مثلاً روسی ✦

(۴) وہ جو اٹلی میں اور (۵) وہ جو یونان میں آباد ہوئے ✦

(دیکھو آر۔ سی۔ دت کی تاریخ ہند۔ جلد ۱۔ جگ ۱ چیپٹر ۱) ✦

اُس مجمع الجزائر میں شامل ہیں جو برھما اور سیام کے جنوب میں بحر ہند میں واقع ہیں اور جن کو ملا کر اب سلنڈیا یا انڈونیشیا بھی کہتے ہیں۔ شمال مغرب میں افغانستان ترکستان اور ایران کی طرح سنٹرل ایشیا میں اور مغرب میں مصر کی طرح حالیہ بر اعظم افریقہ میں واقع ہیں + اور اس ایک لکشن سے ہی ظاہر ہے کہ ویدک سبھیتا کیسی وسیع اور شاندار تھی اور اُس کے ساتھ ہی پائیدار بھی ایسی تھی کہ ہندوستان میں تو اب تک جوں کی توں قائم ہے ہی جیسا کہ ہم آگے اسی ادھیائے میں دکھائیں گے پر دوسرے ملکوں میں بھی اس کے کچھ نہ کچھ آثار اب تک موجود ہیں جیسا کہ ہم اس سے پہلے ادھیائے میں مختصر طور پر دکھا آئے ہیں +

ویدک سبھیتا کا پالنا

کچھ سجّن کہیں گے کہ یہ تو اُلٹی گنگا بہا دی۔ ہم تو اب تک یہ پڑھتے پڑھاتے آئے ہیں کہ آریا ہندو وسط ایشیا سے ہندوستان میں آئے تم نے لکھ مارا کہ وہ ہندوستان سے وسط ایشیا میں گئے۔ یہ کیا بات ہے + اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک فرنگی وِدوان ہم کو اب تک یہ ہی پڑھاتے رہے اور ہم طوطے کی طرح اُن سے یہ ہی پڑھتے رہے کہ ہندو بھی اُن کی طرح ہندوستان کے اصلی رہنے والے نہیں ہیں بلکہ وسط ایشیا کی راہ کہیں باہر سے یہاں آئے ہیں + مگر اول تو فرنگی اور خصوصاً انگریزی وِدوانوں کی اِس

تحقیقات کی تہ میں اُن کی یہ خواہش ظاہر ہوتی ہے کہ ہندوستان کے لوگ جو ہم کو ہندوستان میں پردیسی بتاتے ہیں تو ہم بھی اُنکو تحقیقات کی رو سے دکھا دیں کہ تم بھی اس ملک میں ایسے ہی پردیسی ہو جیسے کہ ہم ہیں - اور چرچل (Churchill) صاحب نے تو انگلستان کی پارلیمنٹ میں حالیہ انڈیا رفورم بِل کی بحث کے دوران میں صاف ہی اوگل دیا ہے کہ

"We were no more aliens in India than Muhammadans or Hindus themselves, and have as good a right to be in India as anyone there except perhaps the depressed classes, who were the original stock."

یعنی

"ہم ہندوستان میں اس سے زیادہ پردیسی نہیں ہیں جتنے کہ مسلمان یا خود ہندو ہی ہیں - اور ہمارا ہندوستان میں رہنے کا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ وہاں کے کسی اور لوگوں کا - سوائے شاید دِلت جاتیوں کے جو وہاں کے اصلی باشندے ہیں" +

دوسرے اب فرنگی وِدوان ہی آپس میں پھوٹ پڑے ہیں + پہلے پہل جب فرنگیوں کو سنسکرت زبان سے واقفیت ہوئی اور اس واقفیت سے اُنہوں نے دیکھا کہ سنسکرت رنگ اور روپ میں یوروپ کی بہت سی زبانوں سے مِلتی جُلتی ہے اور نہ صرف مِلتی جُلتی ہے بلکہ ان سب کی ماں ہے

تو اُنہوں نے یہ رائے قایم کی کہ ہندوستان کے ہندو اور یوروپ کے انگریز اور فرانسیسی اور جرمن اور یونانی اور اطالی وغیرہ سب ایک قوم کی اولاد ہیں جو کسی زمانہ میں ایک جگہ رہتے تھے اور ایک زبان بولتے تھے اور وہ ایک وسطی جگہ وسط ایشیا میں تھی جہاں سے کچھ مشرق کی طرف ہندوستان اور ایران کو روانہ ہوئے اور کچھ مغرب کی طرف یوروپ کو روانہ ہوئے*

میکس مولر صاحب جن کا نام ہندوستان میں سب پڑھے لکھے جانتے ہیں ان ہی فرنگیوں کے ذیل میں شامل ہیں چنانچہ اُنہوں نے اس خیال کو اول اپنی کتاب "ہسٹری اوف انیشینٹ سنسکرت لٹریچر" (پُرانی سنسکرت ساھتیہ کی تاریخ) مطبوعہ ۱۸۵۹ئہ میں ظاہر کیا اور برسوں کے بحث مُباحثہ کے بعد جس کے دوران میں دوسرے وِدوان دوسرے خیالات ظاہر کرتے رہے پھر اپنی اسی رائے کو اپنی ایک اور کتاب گوڈ ورڈز (اچھے الفاظ) مطبوعہ ۱۸۸۷ئہ میں اس طرح دوہرایا کہ "اگر اس بات کا جواب دیا جانا ضروری ہی ہے کہ ہمارے آریا بُزرگ جُدا ہونے سے پہلے کس جگہ رہتے تھے تو میں پھر یہ ہی کہونگا جیسا کہ میں نے چالیس برس پہلے کہا تھا کہ کسی جگہ ایشیا میں اور بس"*

ہندو وِدوان اُن دِنوں میں اپنی وِدوتّا اسی میں سمجھتے تھے کہ جہاں تک ہو سکے فرنگی وِدوانوں کی پیروی کریں کیونکہ

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گُفت اینک ماہ و پروین

چنانچہ ایک ہندوستانی پنڈت رام ناتھ سرسوتی نے اس وشئے میں کمال کر دکھایا + رگوید میں دو منتر (۱-۲۲-$\frac{16}{17}$) آئے ہیں جن کا شبدارتھ یہ ہے :-

۱۶- دیوتا ہماری اُس سے رکھشا کریں جس سے وِشنو نے پرتھوی کے ساتوں دھاموں کو ناپ لیا +

۱۷- وِشنو نے اس سارے جگت کو تین پرکار سے پیر رکھ کر ناپ لیا اور اُس کے پیروں کے نشان نہیں دِکھتے +

پُرانوں نے اِن منتروں کی ویاکھیا وامن اوتار کی کتھا سے کی ہے اور یاشک نے اپنے نرکت (دیوت کانڈ- ادھیائے ۶- پاد ۳- نرکتی ۱۹) میں اس طرح کی ہے کہ وشنو کے تین پیروں کو شاک پُونی کے انوسار پرتھوی- انترکش اور آکاش سے اور اوُرن نابھ کے انوسار صبح- دوپہر اور شام سے تعبیر کیا گیا ہے + مگر پنڈت جی نے جو رگوید کا ترجمہ بنگالی میں کیا اُس میں اُنہوں نے ان منتروں کا ارتھ فرنگیوں کے خیال کی تائید میں یوں کر دیا کہ گویا آریا لوگوں کی سات قومیں اپنے دیوتا وِشنو کی سرپرستی میں تین منزلیں طے کر کر کہیں باہر سے ہندوستان میں آئیں مگر اُن تین منزلوں کے نشان نہیں دِکھتے + فرنگی وِدوان ایک منزل کو وسط ایشیا میں دریائے جیحون اور سیحون کے مابین بتاتے تھے اور دریائے جیحون کو فرنگی

اوکسس (Oxus) کہتے ہیں اس لئے اس کی تائید میں بھی یاروں نے رگوید (۷-۱۸-۶) سے یکشو کا لفظ نکال کر پیش کر دیا ✤

مگر دوسرے فرنگیوں نے دیکھا کہ اس طرح سے تو یوروپین (فرنگی) ایشیائی بن جائیں گے اور یہ دیکھکر اُن کو غیرت آئی اور وہ کہنے لگے کہ اگر زبانوں کی تحقیقات کا نتیجہ یہ ہی نکلتا ہے کہ یہ سب قومیں جو سنسکرت اور سنسکرت سے مِلتی جُلتی زبانیں بولتی ہیں کبھی ایک ہی جگہ رہتی تھیں تو وہ ایک جگہ کہیں یوروپ میں ہی کیوں نہ ٹھیرائی جائے ✤ چنانچہ آئیزک ٹیلر (Isac Taylor) صاحب نے اپنی کتاب اوریجن اوف دی ایرئینز (Origin of the Aryans) مطبوعہ ۱۸۹۲ء میں اُن وِدوانوں کے بچنوں کو جو آریہ جاتیوں کا نکاس وسط ایشیا سے مانتے تھے "شرارت سے بھرے ہوئے الفاظ" اور "تھوتھی دلیلیں" اور "علمی دھوکہ" سے تعبیر کر کے اس بات کو ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ یہ نکاس وسط ایشیا سے نہیں بلکہ وسط یوروپ سے ہے ✤

ڈاکٹر وارن (Dr. Warren) صاحب جو امریکہ کی بوسٹن یونیورسٹی کے پریسیڈنٹ تھے اس سے بھی اونچے اوڑے اور اُنہوں نے ۱۸۹۳ء میں ایک کتاب پیبریڈائیز فئونڈ (Paradise Found) نکالی اور پُکار کر کہا کہ بہشت کا پتہ لگ گیا اور یہ لگا کہ نسل انسان کا پالنا قطب شمالی میں جھُولا اور

اس لئے ساری قومیں کیا آریہ اور کیا اناریہ قطب شمالی سے
نکلیں ÷ اس پر لوکمانیہ تلک نے اپنی پرسدّھ کتاب
آرکٹک ہوم اِن دی وید (ویدمیں قطبی وطن) ۱۹۰۳ء میں نکالی اور اُسمیں وید
کے حوالوں سے ظاہر کیا کہ اگر ساری نسل انسان نہیں تو ویدک
آریا تو ضرور پہلے قطب شمالی میں رہتے تھے اور وہاں سے ہی
ہندوستان میں آئے ÷ اس کے جواب میں پُونا کے ایک وِدوان
نارائن بھون راؤ نے ۱۹۱۵ء میں ایک کتاب آریا ورتِک ہوم
چھاپی اور اُس میں ظاہر کیا کہ ہندو آریاؤں کا وطن سدا سے
آریا ورت ہی رہا ہے اور بابو اِبناش چندر داس نے اپنی
کتاب رگویدک انڈیا میں جو کلکتہ یونیورسٹی کی طرف سے
۱۹۲۱ء میں چھپی ہے اس کی تائید کی کہ آریا ہندو سدا سے
ہندوستان میں ہی رہتے سہتے آئے ہیں اور کہیں باہر سے
نہیں آئے ÷

اور فرنگی وِدوان بھی اب یہ ہی کہتے ہیں ÷ چنانچہ :-

(ا) الفنسٹن (Elphinston) صاحب جو بمبئی کے گورنر تھے
اپنی کتاب ہسٹری اوف انڈیا (تاریخ ہند) میں لکھتے ہیں کہ
"سنسکرت زبان کا اور مغرب کی زبانوں کا ایک مشترکہ ماخذ
ہونا اس بات میں تو کوئی شک نہیں چھوڑتا کہ کسی زمانہ میں
اُن سب قوموں میں جو یہ زبانیں بولتی تھیں کوئی تعلق تھا۔
لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ تعلق کس جگہ پر اور کس
وقت میں پیدا ہوا تھا ÷ یہ کہنا کہ یہ تعلق ایک مرکزی مقام سے

پھیلا محض ایک خیالی بات کا فرض کر لینا ہے اور اس قسم کی دیگر مثالوں کے واقعات کے خلاف بھی ہے۔ کیونکہ قومیں اور تہذیبیں دائرہ کی شکل میں نہیں پھیلی ہیں بلکہ مشرق سے مغرب کو پھیلی ہیں ٭ اور ایسا مرکزی مقام ہو ہی کہاں سکتا تھا کہ جہاں سے کوئی زبان ہندوستان یونان اور اٹلی میں تو پھیل سکتی مگر چیلڈیہ سیریا اور عرب کو خالی چھوڑ جاتی" (صفحہ ۵ ایڈیشن ۶) ٭

(۲) کرزن (Curzon) صاحب نے روایل ایشیاٹک سوسائٹی کے جرنیل مورخہ ماہ مئی ۱۸۵۴ء میں اس مضمون پر بڑی لمبی چوڑی بحث کر کے نتیجہ نکالا ہے کہ ہندو آریا ہندوستان میں کہیں باہر سے نہیں آئے کیونکہ ہندوستان سے باہر چاروں طرف کوئی پُرانی قوم ایسی نہیں ہے جو ہندوؤں سے زیادہ پُرانی ہو اور اُن سے زیادہ مہذّب ہو ٭ اور نہ تمام سنسکرت ساہتیہ میں نوین ہو یا پراچین کوئی ایسی روایت پائی جاتی ہے۔ اور جو کچھ کہ پایا جاتا ہے اُس سے یہ ہی ثابت ہوتا ہے کہ ہندوؤں کی بھینتر سبھیتا اور ودیا سب اُن کے اپنے ہی دیس میں پیدا ہوئی۔ جگوں تک یہاں ہی رہی۔ اور یہاں سے ہی اور قوموں میں جو کچھ اُن سے اور کچھ دوسری ابتدائی قوموں سے بنیں پھیلی ٭

(۳) پوکوک (Pococke) صاحب نے ایک کتاب اِنڈیا اِن گریس (India in Greece) لکھی ہے۔ اُس میں اُنہوں

نے دکھایا ہے کہ یونان کی ساری تہذیب میں ہندوستان
کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے - اور لکھا ہے کہ "وہ زبردست
انسانی رَو جو پنجاب کی سرحد سے گذری دنیا کی اخلاقی
سیرابی میں اپنا فیض رساں فرض پورا کرنے کے لئے یوروپ
اور ایشیا میں جہاں جہاں مُقدّرنے اُسے پہونچانا تھا وہاں
وہاں بہتی چلی گئی" (صفحہ ۲۶ - ایڈیشن ۲) +

(۴) لوئیس جیکولیٹ (Louise Jacolliot) صاحب ایک
فرانسیسی وِدوان ہیں اُنہوں نے ایک کتاب اس نام سے
لکھی ہے کہ "بائیبل (کی جڑھ) ہندوستان میں - یعنی عبرانی اور
عیسائی الہام کا ہندوانی منبع" + اس کتاب میں اُنہوں نے لکھا
ہے کہ "ہندوستان دنیا کا گھوارہ ہے - یہاں سے ہی سب کی
ایک ماتا نے اپنے بچوں کو مغرب کے آخری سرے تک بھیجکر
ہمارے ماخذ کی لازوال شہادت کے لئے ہم کو اپنی زبان - اپنے
قانون - اپنے اخلاق اپنے علم ادب اور اپنے مذہب کی
میراث عطا کی" +

(۵) کروزر (Cruiser) صاحب کہ وہ بھی ایک فرانسیسی
وِدوان ہیں یہ ہی کہتے ہیں کہ ہندوستان نہ صرف آرّیہ جاتی
کا پالنا یا گھوارہ ہے بلکہ تمام نسل انسان کا پالنا ہے + وہ لکھتے
ہیں کہ "اگر دنیا میں کوئی ملک ایسا ہے جو اس بات کا دعوے
کر سکتا ہے کہ وہ نسل انسان کا پالنا ہے یا اُس ابتدائی تہذیب
کا استھان ہے جس کی سلسلہ وار ترقیاں پُرانی دنیا کے

تمام حصّوں میں بلکہ اُن سے بھی پرے علم کی برکتوں کو جو انسان کی ایک دوسری زندگی ہیں لے گئیں تو وہ ملک یقیناً ہندوستان ہے"۔

(۶) کئونٹ جورنس جرن (Count Bjornstjerna) نے ایک کتاب تھیوگونی اوف دی ہندوز (Theogony of the Hindus) ہندوؤں کے پُرانوں کے وشے میں لکھی ہے اور اس میں وہ لکھتے ہیں کہ "ہم کو یہاں (آریاورت میں) ہی اُس پالنے کی تلاش کرنی لازمی ہے کہ جو نہ صرف برھمنی مذہب کا پالنا تھا بلکہ ہندوؤں کی اُس اعلےٰ تہذیب کا پالنا تھا جو رفتہ رفتہ مغرب میں اتھیوپیا۔ ایجیپٹ (مصر) اور فینشیا تک پھیلی۔ مشرق میں سیام چین اور جاپان تک۔ جنوب میں سیلون (لنکا) جاوا اور سوماٹرا تک۔ اور شمال میں ایران۔ کیلڈیہ اور کولچس تک پھیلی اور وہاں سے یونان۔ روم اور آخرکار شمال کے آخری سرے کے دور دراز ملکوں تک پہونچی"۔ (صفحہ ۱۶۸)۔

(۷) ڈلبوس (Monsieur Delbos) صاحب کہ وہ بھی فرانسیسی ہیں (اور فرانسیسی وِدوان اکثر اُن تعصبات سے پاک ہیں کہ جو انگریز لوگ حاکم اور محکوم کے خیالوں سے ہندوستانیوں کی نسبت رکھتے ہیں) کہتے ہیں کہ "اُس تہذیب کا اثر جو ہزاروں برس ہوئے ہندوستان میں رچی گئی ہماری زندگی میں ہر روز ہمارے چاروں طرف دکھائی دیتا

دیتا ہے۔ وہ تہذیب دُنیا کے ہر گوشہ میں ویاپک ہے۔ امریکہ میں جاؤ
چاہے یوروپ میں جاؤ اُس تہذیب کا اثر جو اصل میں گنگا کے کنارے
سے آئی ہے تم کو ہر جگہ نظر آئیگا“[۵۶]۔

پس اگر فرنگیوں کے کہنے پر ہی جانا ہے تو اب تو فرنگی بھی یہ ہی
کہتے ہیں کہ ہندو ہندوستان میں کہیں باہر سے اُٹھ کر نہیں آئے بلکہ
ہندوستان میں سے ہی اُٹھ کر باہر پھیلے اور جہاں جہاں گئے اپنی
تہذیب سے دنیا کو مہذب کرتے چلے گئے۔ اسی لئے منّو نے پُکار کر
کہا کہ ”سد آچار وہی ہے جو اس دیش (برھماورت[۵۷]) میں پرم پرا سے

[۵۶] ونسنٹ سمتھ صاحب سی آئی ای نے جو انڈین سول سروس کے ایک
برگزیدہ ممبر تھے ایک کتاب تاریخ ہند پر حال میں ہی لکھی ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن
۱۹۲۰ء میں اور دوسرا ۱۹۲۳ء میں نکلا ہے۔ اور اس کتاب میں انہوں نے
اس بحث کو اُڑا ہی دیا ہے کیونکہ اُن کے نزدیک اس بحث سے اب تک
کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ہے۔ مگر ہمارے خیال میں انہوں نے اس بحث
کو یوں اُڑا دیا کہ اب اُن کو اس کا نتیجہ اپنے خلاف جاتا دِیکھنا تھا۔

[۵۷] منو نے دیسوں کی تقسیم اس طرح کی ہے:-
(۱) سرسوتی اور درشدوتی (حالیہ گھگر) کے بیچ میں جو دیس ہے وہ برھماورت ہے۔
(منو نے اس دیس کو دیو نرمِت یعنی دیوتاؤں سے رچا ہوا دیس کہا ہے)۔
(۲) کورو کشیتر اور متسیہ۔ پنچال اور شورسین کے دیس جو برھماورت
سے متصل ہیں برھم رشی دیس کہلاتے ہیں۔
(۳) ہمالہ اور بندھیاچل کے بیچ میں وِنشن (دہانہ سرسوتی) سے پورب اور
پریاگ سے پچھم کی طرف جو دیس ہے وہ مدھیہ دیس ہے۔
(۴) شمالاً جنوباً ہمالہ اور بندھیاچل کے بیچ میں اور شرقاً غرباً مشرقی سمندر
اور مغربی سمندر کے بیچ میں جو دیس ہے یعنی تمام شمالی ہندوستان
وہ آریاورت ہے۔
(دیکھو منو کا دھرم شاستر۔ ادھیائے ۲۔ شلوک ۱۸ تا ۲۲)۔

سے چلا آیا ہے اور چاہیئے کہ اس دیس کے پیدا ہوئے براہمنوں سے پرتھوی کے سارے منشیہ اپنے اپنے کرموں کی سیکشا گرہن کریں" (ادھیائے ۲۔ شلوک ۲۰) + اور پھر ہمارا یہ اتہاس تو ہندوؤں کی کوئی ابتدا کا اتہاس نہیں ہے۔ جو اس پر یہ سوال اُٹھایا جاوے کہ ہندو ابتدا سے ہندوستان میں ہی رہتے آئے ہیں یا ابتدا میں کہیں باہر سے اُٹھ کر یہاں آئے ہیں۔ بلکہ یہ اتہاس تو صرف اُس آخری طوفان سے شروع ہوتا ہے جو یہاں ہندوستان میں رہتے ہوئے اُن کے اوپر نازل ہوا اور جس کے فرو ہو جانے کے بعد اُنہوں نے ہوش سنبھالا اور پھر نئے سرے سے یہاں کا راج کاج سمیٹا + اسی لئے ہم نے اس اتہاس کے آرمبھ کو اب سے چودہ پندرہ ہزار برس پہلے قرار دیا ہے ورنہ ہندوؤں کی ابتدا کا اتہاس تو سرشٹی کی ابتدا سے ملا ہوا ہے اور وید جو نہ صرف ہندوؤں کی بلکہ دنیا کی تمام قوموں کی سب سے پُرانی کتاب ہے اس کا پتہ دیتا ہے +

وید اور ژند اوستا

وید کے بعد اگر کوئی اور کتاب دنیا میں سب سے پُرانی ہے تو وہ پارسیوں کی ژند اوستا ہے + مگر ژند اوستا بھی چھند اوستھا یعنی وید کی ہی ایک اوستھا ہے کیونکہ پارسی لوگ خود اِنڈو ایرین یعنی ہندوستان کی ہی آریا جاتی کی ایک شاخ ہیں جو کسی زمانہ قدیم میں ہندوستان سے نکل کر اُس دیس میں آباد ہوئے جو اُن

کے ایرین نام پر ایران کہلایا[۵۹] اور جس کے ایک صوبہ پارس کے نام پر یہ اب پارسی کہلاتے ہیں + ہندوستان سے جاتے وقت ظاہر ہے کہ وہ یہاں کی زبان (سنسکرت) اور یہاں کا مذہب (ویدک) اپنے ساتھ لیتے گئے۔ اور اگرچہ ہزاروں برس گذر جانے کے بعد اُس زبان اور اُس مذہب میں بہت کچھ فرق پڑ گیا مگر اُس کی اصلیت گم نہیں ہوئی۔ چنانچہ زبان کی بابتہ سر ولیم جونز (Sir William Jones) صاحب کہتے ہیں کہ "میں یہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا کہ پیرون (Perron) صاحب نے جو زند کی ڈکشنری مرتب کی ہے اُس میں دس لفظوں میں سے چھ یا سات خالص سنسکرت ہیں" + اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ وید کی سنسکرت اور اوستا کی زند دونوں چھند یعنی نظم میں ہیں اور ایک ہی شکل کی نظم میں ہیں۔ یعنی جس طرح کہ وید کے چھند زیادہ تر گیارہ گیارہ ماترا کے چار چار پاد والے (ترِشٹُپ) اور آٹھ آٹھ ماترا کے چار چار پاد والے (انُشٹُپ) اور تین تین پاد والے (گایتری) ہیں اسی طرح اوستا کے چھند ہیں + مذہب کے بارے میں بھی ان دونوں کے اکثر دیوتاؤں کے نام ایک ہی ہیں

---

۵۹ ایران کا بادشاہ دارا جسکو شکست دے کر سکندر اعظم نے ایران کا ملک فتح کیا تھا کہتا تھا کہ میں آرْیہ ہوں اور آریوں کی اولاد سے ہوں کیونکہ اس کے پردادا کا نام آریارمین (آرْیہ ارْمین) تھا + ارْمین کیلئے دیکھو گیتا ۲۹/۱۰ +

اگرچہ اُن کے بھاو میں آپس کی کشمکش کے باعث بہت کچھ بھید پڑگیا ہے ÷ چنانچہ وید کا متر (سورج) اوستھا کا مثھر ہے۔ یَم یِم ہے اور یَم کا باپ وِوسّوت یِم کا باپ وِوِھنونت ہے ÷ سوم ہوم ہے۔ گندھرو گندریو ہے اور ورِترہن (اِندر) وِترگھن ہے ÷

ہاگ[9] صاحب نے ایک کتاب پارسیوں کے مذہب پر لکھی ہے اور اُس میں اُنہوں نے بھی یہ ہی لکھا ہے کہ ویدوں سے اور زند اوستا کے پُرانے بھاگوں سے جو گاتھا[10] کہلاتے ہیں ظاہر ہوتا ہے کہ پارسیوں کا مت برھمنی مت سے نکلا ہے اور ساتھ ہی ان سے اُس زمانہ پر بھی کچھ روشنی پڑتی ہے جبکہ وہ بڑی مذہبی کشمکش شروع ہوئی جس کی وجہ سے قدیم ایرانی انجام براھمنوں سے بالکل الگ ہوگئے اور

---

[9] ان صاحب کا پورا نام ڈاکٹر مارٹن ہاگ (Doctor Martin Haug) ہے۔ اور انکی کتاب کا نام ریلجن اوف دی پارسیز (Religion of the Parsees) یعنی پارسیوں کا مذہب ہے ÷

[10] گاتھا خود سنسکرت کا لفظ ہے اور اُویدک دھارمک پد کے ارتھ میں آتا ہے چنانچہ بودھوں کے ترپٹک کے گرنتھوں میں سے دو گرنتھ تھیرا گاتھا اور تھیری گاتھا یعنی بھکشوؤں کے پد اور بھکشونیوں کے پد کہلاتے ہیں ÷ گاتھا آریا چھند کو بھی کہتے ہیں ÷

زرتشت[۱] کے مذہب کی بنیاد پڑی ۔ ہگ صاحب کا خیال ہے کہ یہ کشمکش اُس وقت واقع ہوئی ہوگی جبکہ اِندر ابھی براہمنوں کا مُکھیہ دیوتا تھا ۔ اور یہ زمانہ ظاہر ہے کہ ویدک زمانہ تھا ۔

چنانچہ اس کشمکش میں اول تو ویدک رشی سمجھاتے رہے کہ "جسکے وشے میں لوگ پوچھتے ہیں کہ وہ کہاں ہے اور کہتے ہیں کہ وہ نہیں ہے وہ اے لوگوں ہے اور وہ اِنڈر ہے" (دیکھو رگوید منڈل ۲ - سوکت ۱۲ - اور خاص کر اُس کا منتر ۵) ۔ اور جب لوگ نہ مانے اور الگ ہی ہو گئے تو اُنہوں نے کہدیا کہ "وہ اے اِنڈر وہ تیرے نہیں ہیں جو ہم سے اَیگیت (الگ) ہو گئے ہیں" (رگوید ۵-۳۳-۳) ۔ اور جو دُکھ کہ رشیوں کو اس بات سے ہوا ہوگا اُس کی دُھنی مانو رگوید کے اس منتر میں گونج رہی ہے

---

[۱] زرتشت کا اصلی نام زند میں زرت اُشٹر ہے اور یہ شاید سنسکرت کے شبد جرت اُشٹر یعنی بُڈھے اونٹ کی بگڑی ہوئی شکل ہے ۔ اور یہ نام اسی طرح پڑ گیا ہوگا جس طرح شویت اَشوتر (سفید خچر) آدک نام ہندو رشیوں کے پڑ گئے ہیں ۔ حالیہ فارسی میں اسی اُشٹر کا شُتر بن گیا ہے ۔

سنسکرت کے نہ جاننے والے زرتشت کی وجہ تسمیہ یوں قرار دیتے ہیں ۔ کہ یہ شخص زر یعنی روپیہ پیسہ کو دشت (سنسکرت دُشٹ) یعنی بُرا سمجھتا تھا ۔ اور اس لئے زر دشت کہلاتا تھا ۔

زرتشت کا مفصل حال ہم نے آگے اس گرنتھ کے بھاگ (۴) کے ادھیائے (۸) میں تاریخ ایران کے سلسلہ میں دیا ہے ۔ اُس کو دیکھنا چاہیئے ۔

کہ "اے اِندر اِن بھرت[۱۲] کے پُتروں نے جُدائی کو جانا۔ ایکتا کو نہ جانا" (۳-۵۳-۲۴) ۔ اُدھر اُن لوگوں نے پہلے تو وِرِتر گھن (وِرِترہن = اِندر) کو دیبتیہ ٹھیرا کر اس کی جگہ اہُرمزد (اَسُر جہت) کو اپنا مہا دیو مانا اور پھر جب زرتشت نے پیدا ہو کر اس مت کو باقاعدہ طور پر ایک نئے سانچے میں ڈھالا تو اس نے اَوستا (یَسن ۱۲) میں پُکار کر کہدیا کہ "میں اب دیو اُپاسک نہیں رہا۔ میں زردشت کا پیرو اور مزدیسن (اہُرمزد کا اُپاسک) ہوں۔ دیووں کا دشمن اور اہُر کا بھگت ہوں" ۔

اس واد وِواد میں ہندوؤں کے دیو (دیوتا) ایرانیوں کے دیو (جِنّ) ہوگئے اور ایرانیوں کا اہُر ہندوؤں کا اَسُر[۱۳] ادھات مُر (یعنی دیو)

---

[۱۲] یہاں بھرت سے ظاہر ہے کہ شکنتلا کا بیٹا بھرت مراد نہیں ہے بلکہ وہ بھرت مراد ہے جو سب سے پہلے منو [ادھات سوئمبھو (برہما) کے بیٹے سوائمبھو منو] کے پُتر پریہ ورت کے بنس میں رِکھب دیو کا بیٹا تھا اور جس کے نام پر ہندوستان کا نام بھارت ورش پڑا (دیکھو شریمد بھاگوت - اسکندھ ۵ - ادھیائے ۴ کا شلوک ۹ اور ادھیائے ۷ کا شلوک ۳) ۔

[۱۳] واضح ہو کہ اَسُر کا شبد ویدمیں پہلے دیوتا کے ارتھ میں ہی آتا تھا چنانچہ رگوید (۱-۲۴-۱۴) میں ورُن دیوتا کو اَسُر ہی کہا گیا ہے۔ اور ۳-۵۵-۱ اور ۱۰-۵۵-۴ میں دیوتاؤں کے جہت اَسُرتوم ادھات مہان دیوبل کا ذکر کیا گیا ہے۔ مگر جب اَوستا والوں نے اپنے اُپاسیہ کا نام اسُر جہت رکھا جو بعد میں بگڑ کر اہُرمزد ہوگیا تو وید والوں نے اسُر کا پدچھید اَ-سُر کر کے اس کے ارتھ کو سُر یعنی دیوتا کے مُنافی دیبتیہ میں پلٹ دیا ۔ اہُر یا اہُرمزد اَویکت نِراکار پرماتما کا ویکت ساکار روپ تھا اور اس روپ میں وہ ہندو ترِی مورتی کے برہما کے سمان داتار (سرِشٹا) تھا ۔ باقی دو انگ جو وشنو اور شو کی جگہ تھے بہومان - اور آتش (جو شاید سنسکرت کی اَش دھاتو سے کھانے والے یا سنگھار کرنے والے کا واچک ہے) کہلاتے تھے ۔

اہُرمزد کے لغوی معنی جو ژند میں آتے ہیں اُنکے لئے دیکھو پیچھے ادھیائے (۲) کا نوٹ ۲۵ ۔

کا منافی دیئنیہ ہوگیا ٭ مگر اگنی کی اُپاسنا ہندوؤں اور ایرانیوں دونوں میں قائم رہی اور دونوں نے اپنا نام آریہ قایم رکھ کر اپنے اپنے دلیسوں کو اِدہر آریا ورت کا اور اُدھر آریانہ = اریانہ = ایران کا نام دیا ٭

اوستنا کے ساتھ اِن قدیم ایرانیوں لیعنی پارسیوں کی ایک اور کتاب ہے جس کا نام بندیداد ہے اور جس کا سمبندھ اوستنا سے قریب قریب ایسا ہی ہے جیسا کہ وید کے منتر بھاگ کے ساتھ اُس کے براھمن بھاگ کا ہے ٭ اس کے پہلے فرگرڈ یعنی پہلی فصل میں سولہ مُلکوں کے نام آئے ہیں جن کو اہُرمزد کہتا ہے کہ میں ایک کے بعد ایک بناتا رہا ہوں مگر جن کو انگرِ امنیو (شیطان) اُجاڑتا رہا ہے ٭ اِن مُلکوں میں پہلا مُلک ایرین بیجو ہے اور پندرھواں مُلک ہپت ہندو اور سولھواں رنگھا ہے ٭ ان ملکوں میں سے پہلے مُلک ایرین بیجو میں لفظ بیجو کا ارتھ بیج کر کر اور ایرین بیجو کا ارتھ آریاؤں کا بیج یا آریاؤں کا ماخذ کر کر فرنگی وِدوان ایرین بیجو سے ایران اور لوکمانیہ تِلک اُس سے قطب شمالی سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آریا ہندو ہندوستان میں ایران یا قطب شمالی سے سگدھ (سوگڈیانہ یا سمرقند) - مئورو (مرجیانہ یا مرو) - باکھدھی (باختر یا بلخ) وغیرہ ملکوں میں سے (جن کے نام ایرین بیجو اور ہپت ہندو کے مابین لکھے ہوئے ہیں) ہوتے ہوئے

ہپت ہندو[17] (سپت سندھو) یعنی پنجاب (واقع ہندوستان) میں آئے ÷

مگر اگر ایسا ہوتا تو اوستا سے وید - زند سے سنسکرت اور پارسیوں سے ہندو بنے ہوتے - لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ÷ پس ویدک ہندو ایرین بیجو سے ہپت ہندو (ہندوستان) میں نہیں آئے بلکہ ہپت ہندو سے ایرین بیجو میں گئے - اور ایرین بیجو آریاؤں کا بیج نہیں بلکہ آریاؤں کی نجے ہے جو آریا ہندوؤں کی اُس شاخ کو جو ہندوستان سے نکلی اور ان تمام ملکوں میں سے گذری آخرکار ایران میں (یا قطب شمالی میں) پراپت ہوئی ÷ ملکوں کا شمار بندیداد میں اگر سلسلہ وار ہے اور جغرافیہ کی بجائے تاریخ کا بیان ہے تو شروع سے آخر کو نہیں ہے بلکہ آخری منزل سے جہاں یہ انجام کار پہنچے پہلی منزل کو ہے جہاں سے یہ

[17] دیکھو یہاں سندھو سے بنا ہوا ہندو کا لفظ پارسیوں کی کتاب میں جو وید کے بعد دنیا میں سب سے پرانی کتاب ہے آیا ہوا ہے - پس ہندو کا نام کوئی نیا نہیں ہے جیسا کہ بعض صاحبان خیال کرتے ہیں بلکہ بہت پرانا ہے جو زمانہ کے لحاظ سے ویدک کال سے ملتا ہوا ہے ÷

سپت سندھو کا لفظ وید میں کئی جگہ مثلاً رگوید ۱-۳۲-۱۲ میں آیا ہے اور اسی سپت سندھو کا بگڑ کر زند اوستا میں ہپت ہندو ہو گیا ہے ÷

شروع میں روانہ ہوئے - چنانچہ خود میکس مولر صاحب جو اس خیال کے حامی ہیں کہ ہندو آریا سنٹرل ایشیا سے ہندوستان میں آئے ایرانیوں کے وشئے میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ زرتشت کے ماننے والے (ایرانی) ہندوستان سے ہی نکل کر شمال مغرب کی طرف روانہ ہوئے اور وہ شمالی ہندوستان کی ہی ایک نئی بستی تھے (دیکھو کتاب سائنس اوف لینگویج (علم اللسان) مصنفہ میکس مولر صاحب صفحہ ۲۴۲-۲۵۳) +

اور دوسرے وِدوانوں کے بچار جو اس بارے میں ہیں کہ ہندو ہندوستان سے اُٹھ کر ایک ایران میں ہی گیا بلکہ دُنیا کے تمام ملکوں میں پھیلے اور اپنی تہذیب کو پھیلاتے چلے گئے وہ ہم پہلے ہی تفصیل کے ساتھ لکھ آئے ہیں +

آریہ اور دسیو اور اُنکی باہمی کشمکش

آریہ جاتی کے سوائے اس کال میں کچھ لوگ اناریہ جاتی کے بھی ہندوستان میں آباد تھے اور اُن کو یہ آریہ[۵] لوگ

---

[۵] یاسک نے اپنے نِرُکت میں آریہ کو ایشور کی ایک صفت بلکہ خود ایشور ہی مانا ہے (۵-۹)- اور آریہ کو ایشور پُتر ٹھیرایا ہے (۶-۲۶) + مہابھارت میں آریہ کے لکشن ایک مقام پر یہ بتائے گئے ہیں:-

(جو) شانت ہو- تپسوی ہو- اور دانت ہو- ستیہ وادی اور جِتیندری ہو + داتا ہو- دیالو ہو اور نمر ہو + (وہ) آریہ ہووے (اِن) آٹھ گنوں سے

دسیو یا داس[۱۶] کہتے تھے + ان لوگوں سے آریوں کی اکثر لڑائیاں رہتی تھیں اور وید منتروں میں ان لڑائیوں کا ذکر آتا ہے + مثلاً رگوید ۱۰-۲۲-۸ میں آیا ہے کہ "دسیو کرم ہین ہیں - وہ کسی کو نہیں مانتے - اُن کے ورت اور ہی ہیں - وہ منشیہ ہی نہیں ہیں + اے شتروؤں کے مارنے والے (اندر) تو ان داسوں کو مار" + اور ۱۰-۴۹-۳ میں آیا ہے کہ "میں نے (یعنی اندر نے) اَتک کو کوی کے لئے مارا - میں نے گنگس کی رکھشا کی اور شُشن کو مارا - میں نے دسیو کا نام آریہ ہر لیا" + ۱۰-۸۳-۳ میں آیا کہ "اے اندر دیو آپ ایسی کرپا کریں کہ ہمارے شترو - چاہے وہ داس ہوں چاہے آریہ یُدھ میں ہم سے آسانی سے جیتے جاسکیں" + ۱-۵۱-۸ میں آیا کہ "(اے اندر) تو آریہ اور دسیو کو پہچان اور ورت ہین (دسیو)

---

[۱۶] دسیو اور داس یہ دونوں شبد دس دھاتو سے ڈسنے والے کے ارتھ میں بنے ہیں - جو بعد میں اسی ارتھ کے انوسار ناگ اور سانپ کے واچک ہوئے (ڈانش جو ایک بڑے مچھر کی قسم ہے اُس کا نام بھی اصل میں اسی دھاتو سے داس ہی ہے) پھر یہ ہی داس سیوک یا غلام کے معنی دینے لگا +

منوسمرتی میں ادھیائے ۱۰ کے شلوک ۴۵ میں دسیو کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ "براھمن - کشتری - ویشیہ اور شودر سے باہر جو جاتیاں ہیں وہ سب چاہے ملیچھ بھاشا بولتی ہوں چاہے آریہ بھاشا دسیو کہلاتی ہیں" + مثال کے لئے دیکھو ادھیائے ۸ کی بنشاولی ۱۷ میں ترشد سیو کا حال +

کو بجمان (آرّیہ) کے بس میں کر" اور ۱۰-۸۶-۱۹ میں آیا کہ "میں (اِندر) یہ دیکھ رہا ہوں کہ کون داس ہے اور کون آرّیہ ہے" + اس پرکار سے دسیّو اور داس لوگوں کے خلاف انیک منتر وید میں پائے جاتے ہیں اور ان سے وِدت ہوتا ہے کہ ویدک کال میں آریوں کا جیون لڑائی بھڑائی سے خالی نہ تھا +

رنگ روپ کے اعتبار سے دسیّو اور داس کالے بیان کئے گئے ہیں - چنانچہ ۲-۲۰-۷ میں داس کو کرشن یونی ارتھات کالی جُون کا اور ۴-۱۶-۱۳ میں دسیّو کو کرشن ارتھات کالے رنگ کا بیان کیا گیا ہے + اور معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کبھی ویدک آریا اَویدک آریاؤں کو بھی استعارہ سے کالا کہہ دیتے تھے اور شاید اسی کے جواب میں زردشت نے گاتھا اشٹ وتی میں یہ کہا ہے کہ " اے زندہ خدا - میں تجُھ سے پوچھتا ہوں - سچ بتا کہ دھرماتما کون ہے اور اَدھرمی کون ہے - کس کا دِل کالا ہے اور کس کا روشن - کیا اُس اَدھرمی کو کالا کہنا ٹھیک نہیں ہے جو مجھ پر اور تجھ پر آکشیپ کرتا ہے" + کبھی کبھی آریا لوگ آپس میں بھی لڑتے تھے اور کئی کئی راجا مل کر ایک طرف ہو جاتے تھے اور دسیّو لوگوں سے بھی مدد لیتے تھے - چنانچہ ایک سوکت (۷-۸۳) میں رشی وسِشٹھ کہتے ہیں کہ :-

(۱) اے اِندر اور ورُن - لوگ آپ کا دھیان کرتے ہوئے

پشوؤں کے لئے پُورب کی دِشا میں گئے۔ آپ نے شترُوؤں کو مارا۔ چاہے وہ داس تھے۔ چاہے آریہ۔ اور (راجا) سُداس[1] کی رکھشا کی ؞

(۲) جہاں لوگوں نے دھوج (جھنڈے) کھڑے کئے ہوئے تھے۔ جہاں لڑائی ہو رہی تھی اور کوئی سہایتا نہیں تھی۔ جہاں انت میں لوگ بھے سے آکاش کی اور دیکھتے تھے۔ وہاں اے اِندر اور ورُن آپ نے اپنی بانی سے ہمارا دل بڑھایا ؞

(۳) اے اِندر اور ورُن۔ دھُور کے مارے بھُومی کے انت دکھائی دینے سے رہ گئے تھے۔ گھوش (شور) آکاش تک پہنچ گیا تھا۔ شترُو کی سینا چلی آ رہی تھی۔ آپ نے ہماری پرارتھنا سُنی اور سہایتا کی ؞

(۴) اے اِندر اور ورُن۔ آپ نے بھید کو مار دیا اور سُداس کو بچا لیا۔ میری ترتسوؤں کی پروہتائی سپھل ہو گئی۔ آپ نے یُدھ میں اُن کی پرارتھنا سُن لی ؞

(۶) اے اِندر اور ورُن (سُداس اور اُس کے سہایک ترتسوؤں نے) دونوں نے اُس لڑائی میں آپ کی شرن لی تھی جس میں دس راجاؤں سے دبائے ہوئے سُداس کی آپ نے رکھشا

[1] یہ سُداس کون تھا اور کون نہیں تھا اس کا مفصل ذکر ہم نیچے ادھیائے (۳) کے شروع میں صفحہ ۸۰ پر وشوامتر کے پرسنگ میں کر آئے ہیں ؞

کی نفی ؛

(۷) اے اِندر اور وُرن - دس راجا مل کر بھی سُداس سے نہیں لڑ سکے کیونکہ وہ یگیہ نہیں کرتے تھے ؛ یگیہ کرنے والوں کی استُتیاں شبھ ہوگئیں۔ سارے دیوتا اُن کے یگیہ میں آ گئے ؛

مگر ان منتروں سے کیول لڑائی جھگڑوں کا ہی حال معلوم نہیں ہوتا ہے بلکہ اُس کال کی دھنُر وِدیا کا بھی کچھ حال معلوم ہوتا ہے ؛ مثلاً منڈل ۶ کے آخری سُوکت (۷۵) سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لڑائیوں میں ویدک آریا دھنُش (کمان) - اِشو (تیر) - اِشودھی (ترکش) اور کئی قسم کے بان (استر) اور طرح طرح کے آیُدھ (ششتر) استعمال کرتے تھے اور اپنی حفاظت کے لئے ورمن (زرہ بکتر) پہنتے تھے - رتھ اور سارتھی (رتھبان) - اَشو اور واجی (گھوڑے) اُن کے ساتھ ہوتے تھے اور اُن کے تیر سوپَرن (پردار) اور ایومکھ (لوہے کے مُنہ والے) ہوتے تھے ؛

لوہے کا استعمال

اس سُوکت میں ایو یعنی اَیس بمعنی لوہے کا شبد خاص توجہ کے قابل ہے ؛ فرنگی وِدوان اپنی تحقیقات سے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ مسیح سے پانچ ہزار برس پہلے انسان دھاتوں سے واقف نہیں تھا۔ اُس کے اوزار اور ہتھیار اور بھانڈے اور برتن سب پتھر کے ہوتے تھے اور جب انسان ترقی کرتے کرتے اس درجہ پر پہونچا کہ اُس کو دھاتوں کی خبر ہوئی تو پہلے اس

نے کانسے پیتل سے کام لیا اور پھر جب ترقی کے میدان میں
اور آگے بڑھا تب لوہے سے آشنا ہوا۔ انسان کی ترقی کے
اِن تین زمانوں کو یہ وِدوان پتھر اور پیتل اور لوہے کے زمانے
کہتے ہیں۔ اور جب پتھر کا زمانہ ہی ان کے نزدیک مسیح سے
کوئی پانچ ہزار برس پہلے ہوا تو لوہے کا زمانہ تو اُنکے نزدیک
مسیح سے کوئی ایک ہزار برس پہلے ہی ہوا ہوگا۔ اس لئے
جب یہ وِدوان وید میں اَیَس یعنی لوہے کا ذکر دیکھتے ہیں
تو چکرا تے ہیں کیونکہ ویدک کال جس کو ہم نے تو خیراب سے
چودہ ہزار برس پہلے سے گیارہ ہزار برس پہلے تک مانا ہے
ان وِدوانوں کے نزدیک بھی مسیح سے کم سے کم دو ہزار برس
پہلے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ رومیش چندر دت جی فرنگیوں
کے اعتبار پر اس کو مسیح سے دو ہزار برس پہلے ہی مانتے ہیں۔
اگرچہ لوکمانیہ تلک نے اپنی کتاب اوراین میں ویدک کال کو
مسیح سے پانچ ہزار برس پہلے تک اور اپنی دوسری کتاب
آرکٹک ہوم میں اس کو مسیح سے آٹھ ہزار برس پہلے تک
لے جانے کا حوصلہ کیا ہے۔ (دیکھو دیباچہ کتاب آرکٹک ہوم)۔
پروفیسر میکڈونل **(Prof: Macdonell)** صاحب نے جب یہ
اَیَس کا شبد رگوید میں دیکھا تو اُن کو اِن ہی خیالات سے
اس کو لوہے کا واچک ماننے میں پس و پیش ہوا اور اُنہوں
نے اپنی کتاب تاریخ سنسکرت لٹریچر میں درج فرمایا کہ چاندی
اور لوہے کا آپس میں ایک خاص تعلق ہے کیونکہ یہ دونوں

دھاتیں قدرتی طور پر ایک ہی پتھر میں ملی جُلی ملتی ہیں۔ وید میں
چاندی کا ذکر کہیں نہیں ہے اس لیئے آیَس کا ارتھ لوہا نہیں
بلکہ وہی پیتل (انگریزی برونز = فارسی برنج) ہے جس سے
پتھر کے جُگ کے بعد انسان کی ترقی کا دوسرا جُگ شروع
ہوا۔ مگر پتھر۔ پیتل اور لوہے کے یہ جُگ یوروپ کی تہذیب
کے جُگ ہیں اور یہ ضرور نہیں کہ اور ملکوں کی تہذیب کے
جُگ بھی زمانہ کے لحاظ سے یوروپ کے ہی جُگوں کے
مطابق ہوں۔ چنانچہ یوروپ ابھی پتھر کے ہی جُگ میں تھا کہ
مصر لوہے کے جُگ سے بھی نکل کر تہذیب کے ایک اعلےٰ
درجہ پر پہونچ چکا تھا اور تھورنٹن (Thornton) صاحب
اپنی کتاب ہسٹری اوف انڈیا (تاریخ ہندوستان) میں
لکھتے ہیں کہ "مصر کے مینارے ابھی دریائے نیل کے
کنارے کھڑے بھی نہیں ہوئے تھے اور یونان اور اٹلی
میں جو حالیہ تہذیب کے گہوارے ہیں ابھی جنگل کے جانور
ہی بستے تھے کہ ہندوستان دولت اور ثروت کا استھان
بن چکا تھا"۔ پس ویدک کال میں جو مسیح سے چودہ ہزار
برس پہلے سے گیارہ ہزار برس پہلے تک کا زمانہ ہے لوہے
کا استعمال ہندوستان میں ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں ہے
اگر میکڈونل صاحب کی دلیل کو مانیں تو پیتل بھی تانبے اور
ٹین سے مل کر بنتا ہے اور وید میں ٹین کا ذکر کہیں نہیں ہے
تو آیَس پیتل بھی نہیں رہا۔ پھر اسی سُوکت (۶-۷۵) کے منتروں

میں درس یعنی زرہ بکتر کا شبد آیا ہے تو کیا زرہ بکتر بھی لوہے
کے سوائے کسی اور دھات کے بنتے تھے + اور میکڈونل صاحب
بھول گئے کہ وہ خود اپنی کتاب کے صفحہ ۱۵۱ پر یہ مضمون لکھنے
سے پہلے صفحہ ۹۲ پر رگوید (۱-۱۱۶-۱۵) میں آئے ہوئے
آیسی جنگھا کا ترجمہ لوہے کی ٹانگ کر کر وید کا لوہا مان چکے
ہیں + (مزید حالات کے لئے آگے زراعت کا بیان دیکھو +)۔

ویدک سبھیتا فلسفہ کی سبھیتا تھی

مگر وید کی سبھیتا لوہے کی سبھیتا سے بھی کہیں آگے بڑھی ہوئی تھی + وہ فلسفہ کی سبھیتا تھی (جیسا کہ ہم ابھی دکھاتے ہیں) اور "فلسفہ والے" بقول میکس مولر صاحب "اُسوقت
پیدا ہوتے ہیں جب انتظام سلطنت قائم ہو چکتا ہے۔ جب
دولت حاصل ہو چکتی ہے۔ جب مدرسے اور یونیورسٹیاں قائم
ہو چکتی ہیں اور جب اُن علمی مشاغل کے لئے مذاق پیدا ہو چکتا
ہے جو تہذیب کی سب سے زیادہ ترقی کی حالت میں بھی مستعد
قوموں کے ہی صرف ایک خفیف حصہ تک محدود رہنے لازم ہیں"+
[دیکھو کتاب انیشینٹ سنسکرت لٹریچر (پرانی سنسکرت ودیا) مصنفہ
میکس مولر صاحب صفحہ ۵۶۴] +

اس سبھیتا کے لکشن

اس سبھیتا کے لکشن ہم کو خود وید سے ہی دکھائی دیتے ہیں اور ہم اُن کو نیچے بیان کرتے ہیں + مگر واضح ہو کہ یہ لکشن کیول اُدیش
ماتر ہیں یعنی مشتے نمونہ از خروارے ہیں کیونکہ وید کا وِشے

سنجھیتا کا برنن نہیں ہے ÷ اُس کا وِشے تو پرمارتھ ہے جو فلسفہ کا وِشے ہے اور الئوکِک ہے جو اس لوک سے چنداں تعلق نہیں رکھتا ہے۔ ہاں اس کے برنن میں کہیں کہیں کچھ جھلک لئوکِک سنجھیتا کی بھی مارتی ہے اور اس جھلک سے ہی جو لکشن جھلکتے ہیں اُن کو ہم یہاں جھلکاتے ہیں (اور یاد رہے کہ یہ سب جھلک کیول ایک رگوید کی ہی جھلک ہے) اور سب سے پہلے ہم اس وید کی فلسفہ کو ہی لیتے ہیں ÷

فلسفہ

وید کے مت اور اُس کی فلسفہ کے بارے میں ہم اس گرنتھ کے چھٹے بھاگ میں سنسکرت لٹریچر کے سلسلہ میں مفصل بحث چھیڑیں گے ÷ یہاں صرف خلاصہ کے طور پر لکھتے ہیں کہ وید کا مت یہ ہے کہ "ایکم ست۔ وِپرا بہودھا ودنتی" رگوید۔ ۱۔ ۱۶۴۔ ۴۶) ÷ ارتھات ایک ہے ذات حقیقی۔ وِدوان انیک پرکار سے اُس کا برنن کرتے ہیں ÷ اور اُس کی فلسفہ یہ ہے کہ "آنیت اواتم سودھیا ندایکم" (رگوید ۱۰۔ ۱۲۹۔ ۲) ÷ ارتھات "سانس لے رہا تھا بنا وایو کے اپنی شکتی سے وہ ایک ÷ اور اس مت اور اس فلسفہ سے بڑھ کر کوئی مت اور کوئی فلسفہ اس وقت تک پیدا نہیں ہوئی ہے ÷ چنانچہ میکس مولر صاحب ایک غیر مذہب کے پیرو ہوتے ہوئے بھی اپنی کتاب ہندو فلسفہ کے چھ سسٹم (چیپٹر ۲۔ صفحہ ۶۳ تا ۶۸) میں ان منتروں کی سمالوچنا بدیں خلاصہ کرتے ہیں:۔

"ایکم ست نے اُس ایک ذات کو ساکار اور سگن ایشور

مانا اور اُس کو کُل مخلوق کا خالق - ساری سرِشٹی کا سرِشٹا - پرجا پتی ٹھہرایا - اور یہ خیال مذہب میں مونوتھی ازم (Monotheism) یعنی وحدانیت پر پہونچا * آنیت اداتم نے اُس ایک ذات کو اصل میں نِراکار اور نِرگُن برہم مانا اور یہ خیال مونوتھی ازم یعنی وحدانیت سے بھی بڑھ کر فلسفہ میں مونِزم (Monism) یعنی اَدوَئیت کے درجہ پر جا پہونچا * اور وحدانیت کا یہ درجہ جہاں خالق اور مخلُوق - سرِشٹا اور سرِشٹی - پرجا اور پتی کی دوئی بھی نہیں رہی اور جہاں تذکیر اور تانیث سے پاک اور اوصاف سے صاف نِدایکم کے سوائے اور کچھ نہیں رہا ایک ایسا اعلےٰ اور بالا خیال ہے جس کی تہ کو اسکندریا کے بعض عیسائی تو پہلے کچھ پہونچے لیکن جو آج کل کے بہت سے عیسائیوں کی پہونچ سے بھی باہر ہے" * اِتی * مگر ویدک فلسفہ اس سُوکت ۱۲۹ کی مُول سِکشا پر ہی ختم ہو کر نہیں رہ گئی بلکہ اُس میں فلسفہ کی وہ باریک باتیں بھی موجود ہیں جن کو بعد میں اُپنشدوں نے اِس خوبی کے ساتھ بکھانا ہے کہ اِدھر اُن کے فارسی ترجمہ کو دیکھ کر شاہجہاں کے بیٹے اور اورنگ زیب کے بھائی دارا شکوہ نے اُن کو " اولین کُتب سماوی و سرچشمۂ تحقیق و بحرِ توحید و مطابقِ قُران مجید بلکہ تفسیرِ آن "۔ یعنی سب سے پہلی آسمانی کتاب اور تحقیق کا سرچشمہ اور توحید کا سمندر اور قُران کے مطابق بلکہ اُس کی تشریح قرار دیا - اور اُدھر جرمنی کے مشہور و معروف فلسفہ دان شوپن ہور (Schopenhauer) نے

اُن کا لاطینی ترجمہ دیکھ کر اقرار کیا کہ "ان کے مطالعہ سے دماغ
اُن تمام یہودی توہمات سے جو اُس میں پہلے بھر گئے تھے
اور اُس تمام فلسفہ سے جو اُن توہمات کے سامنے جھکی جاتی
ہے دُھل کر صاف ہو گیا۔ اصل اُپنکھد کا تو کچھ کہنا نہیں مگر اُس
کے بعد اور کوئی مطالعہ ایسا مفید اور ایسا اعلےٰ نہیں ہے جیسا
کہ یہ ترجمۂ اُپنکھد۔ یہ زندگی میں میری شانتی کا کارن ہوا ہے
اور موت میں بھی مجھ کو اسی سے شانتی ملے گی"۔

چنانچہ جیو آتما اور پرماتما کے بھید ابھید کے وشے میں
جو دو پکشیوں کا درشٹانت شویت آشوتر اُپنشد (۴-۶) میں
اور مُنڈک اُپنشد (۳-۱-۱) میں آیا ہے وہ رگوید کا منتر ۱-۱۶۴-۲۰
ہے۔ جیو کا امر ہونا مگر پُنر جنم دھارن کرنا اور پُنر جنم میں پُورو جنم
کے کرموں کا پھل بھوگنا جو سانکھیہ درشن کا مت ہے رگوید
کے منڈل (۱۰) کے سُوکت (۱۶) سے پرگٹ ہے۔ کٹھ
اُپنشد کا شلوک ۲-۵-۱ اس وشے میں کہ یہ جو کچھ
ہے سب برھم ہے رگوید کا منتر ۴-۴۰-۵ ہے۔
ویدانت کا مہا واکیہ اہم برھم رگوید کے منتر
۱۰-۴۹-۱ کا واکیہ ہے۔ اور مُکتی کا وشے
جس کو یجُروید (۳۱-۱۸) میں اَتی مرتیو کہا گیا ہے
اور جو اُپنشدوں کا اَنتیشٹ پُرشارتھ ہے رگوید کے
منتر ۷-۵۹-۱۲ کی اُس پرارتھنا سے جھلک رہا ہے
کہ اے پرماتما مجھ کو مرتیو کے بندھن سے چھوڑا امرت

سے نہیں[۱۸]" ٭

اب میکس مولر صاحب کے اُس میعار سے جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جس ویدک کال میں یہ گہری فلسفہ پرچلت تھی اُس کال میں انتظام سلطنت۔ دولت و ثروت۔ علوم و فنون اور صنعت و حرفت کا کیا حال ہوگا۔ اور اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ہمیں اس میعار کے بموجب کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں ہے ٭ پھر بھی ہم چند باتیں جو وید کے منتروں میں سے اس کی تائید میں ملتی ہیں نیچے لکھتے ہیں "تاکہ کسی کو کوئی شک اس بارہ میں نہ رہے ٭

کبتا

پس پہلا ہی لکشن جو ویدک کال کی سبھیتا کا ویدوں میں جھلکتا ہے وہ اس کی کبتا ہے ٭ وید کے منتر چھند[۱۹] میں ہیں یعنی نظم میں ہیں۔ اور نظم کا درجہ ہمیشہ نثر سے اعلےٰ ہے اور پھر یہ نظم بھی ایسی ہے کہ میکڈونل صاحب

---

[۱۸] اسی طرح سے شویت آشوتر اُپنشد کا شلوک ۴-۸ کہ "جس نے اُس پرماتما کو نہ جانا جسکے آسرے سارے دیوتا اور سارے وید ہیں وہ وید سے کیا بنائیگا" رگوید کا منتر ۱-۱۶۴-۳۹ ہے ٭ اور کٹھ اُپنشد کا شلوک ۱-۲-۲۲ کہ "کوئی وید بانی کو دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے ہیں اور سُنتے ہوئے بھی نہیں سُنتے ہیں کیونکہ یہ (بانی) جسکو چاہے اُسکو اپنا بھید دکھاتی ہے۔ جیسے کہ کوئی سُندر کامنی استری اپنے پتی کو ہی اپنا انگ دکھاتی ہے" رگوید کا منتر ۱۰-۷۱-۴ ہے ٭

[۱۹] چھند کے وشے میں دیکھو اس گرنتھ کا بھاگ (۲) ادھیائے ۱ ٭

اُشا یعنی صبح کی استُتی کے منتروں کی پرشنسا کرتے ہوتے لکھتے ہیں کہ اس کے روپ کو وید میں ایسی سُندر ریتی سے برنن کیا گیا ہے کہ اس کا آنند کسی اور زبان کی دھارمک پُستک میں نہیں ملتا۔ مثال کے لئے وہ منڈل (۱) کا سُوکت (۱۱۳) پیش کرتے ہیں۔ جس کا منتر ۱۶ یہ ہے :-

"اوٹھو۔ ہماری جان اور پران آ پہونچی ہے۔ اندھیرا گیا اور روشنی آرہی ہے۔ سورج کی جاترا کے لئے اُشا رستہ دیتی چلی آرہی ہے۔ اوٹھو۔ یہ آیو کے بڑھانے کا سمے ہے"۔

وید کی اس زبان کو دیکھ کر پروفیسر بلوُم فیلڈ نے لوکمانیہ تلک کی کتاب اوراین (Orion) پر ریویو کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "وید کی زبان اور اُس کا ساہتیہ ایسا نہیں ہے کہ اُس کو آریوں کی زندگی کی اصلی شروعات کا مقام قرار دیا جاوے۔ اغلب ہے اور ایسا کہنا جادۂ اعتدال کے اندر ہے کہ یہ شروعات ویدوں سے بھی ہزاروں برس پہلے ہیں اور اس لئے یہ جتانا غیر ضروری ہے کہ یہ پردہ جو ہماری نظر کو ۴۵۰۰ برس قبل مسیح پر بند کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے شاید آخر میں ایک باریک جالی کا پردہ ثابت ہو"۔ (دیکھو دیباچہ کتاب آرکٹک ہوم مصنفہ تلک) اور ہم پچھلے ادھیاؤں میں دکھا آئے ہیں کہ ہماری نظر کے لئے یہ پردہ اصل میں ایک باریک جالی کا پردہ ہی ثابت ہوا۔

ناٹک سنسکرت ساہتیہ کا ناٹک پرسدّھ ہے (اور اُس کا مفصل حال ہم آگے بھاگ ۶ میں ساہتیہ کے پرکرن میں دکھائیں گے) اور اس ناٹک کی تمہید بھی ویدک سُوکتوں کے سمواددوں میں پائی جاتی ہے جیسے :-

اِندر اور ورُن کا سمواد (۴ - ۴۲)

یَم اور یمی کا سمواد (۱۰ - ۱۰)

ورُن اور اگنی کا سمواد (۱۰ — ۱۵)

اگنی اور دیوتاؤں کا سمواد (۱۰ - ۵۲)

اِندر اور اِندرانی کا سمواد (۱۰ - ۸۶)

پُرورواا اور اُروشی کا سمواد (۱۰ — ۹۵)

اور کبی کالیداس کا پرسدّھ ناٹک وِکرم اُروشی نوصاف ہی پُرورَوا اور اُروشی کے اِس سمواد کے آدھار پر ہے جو رگوید (۱۰ - ۹۵) میں آیا ہے ؛ گویا سنسکرت ناٹک کا بیج بھی اسی ویدک کال میں بویا جا چکا تھا - اور پروفیسر میکڈونل صاحب کا تو خیال ہے کہ جن باتوں کا اِن سمواددوں میں ذکر ہے اُن کے مفصل قصّہ کہانیاں اور ناٹک بھی اس ویدک کال میں بنے ہوئے ہوں گے ؛

نیتی نیتی کی باتیں بھی وید منتروں میں اکثر ملتی ہیں مثلاً یہ کہ استریوں کا من شاسن کے یوگیہ نہیں ہے - اُن کی متی دُربل ہے (۸ - ۳۳ - ۱۷) ؛ بہ ایسے پُرش سے جو کنٹک ہو اور دیو پراین نہ ہو استری ہی اچھی ہے (۵ - ۶۱ - ۶)

پُرش کی بیوفائی میں کہا ہے کہ اکثر استریاں لوگوں کو اپنے دھن کے کارن ہی پیاری ہوتی ہیں (۱۰-۲۷-۱۲) اور استریوں کے وشے میں خود اُروشی پُرورَوا کو سمجھاتی ہے کہ استریاں مِتّرتا (آشنائی) کے یوگیہ نہیں ہیں اُن کے ہردے کٹھور ہوتے ہیں (۱۰-۹۵-۱۵) +

برہسپتی (جو واچسپتی انگھات بانی کے پتی ہیں اور دیوتاؤں کے گورو ہیں) کہتے ہیں کہ جہاں دھیر پُرش سوچ وچار کر بات کرتے ہیں جیسے ستّو کو چھاج میں پھٹکتے ہیں وہاں مِتروں کی مِترتا جُڑتی ہے اُن کی بانی میں لکشمی گپت ہے + جو اپنے مِتر کو تیاگتا ہے اُس کی بانی میں لکشمی کا بھاگ نہیں ہے۔ اُس نے جو سُنا برتھا سُنا اُس نے دھرم کا پنتھ نہ جانا (۱۰-۷۱-۵/۶) +

بھکشو رشی دان کے وِشے میں کہتے ہیں کہ دان کرو۔ دولت کسی کے پاس نہیں ٹکتی ہے + جیسا بوؤ گے ویسا پھل پاؤ گے + وِدّیا دینے والا آچاریہ نہ دینے والے سے بہتر ہے اسی طرح دان دینے والا پُرش نہ دینے والے سے اچھا ہے (۱۰-۱۱۷) +

غرض وید کے ایسے ایسے بچنوں سے ہی سنسکرت ساہتیہ میں نیتی کے شاستروں کی بنیاد پڑی اور اُن کا ذکر ہم آگے بھاگ ۲ میں ساہتیہ کے پرکرن میں کرینگے +

پُران اور اِتہاس

پُران اور اِتہاس بھی ویدک کال میں پرچلت تھے + پُران کے وشے میں تو

رگوید (۳-۵۴-۹) میں رشی کہتا ہے کہ پُرانم ادھی ایمی ادتھات میں پُران پڑھتا ہوں + اور اِتہاس کا برنن وید میں جگہ جگہ ہے + چنانچہ اکشواکو کا حال جو ۱۰-۶۰-۴ میں آیا ہے - پُرورَوا اور اُروشی کا حال جو ۱۰-۹۵ میں آیا ہے - یباتی کے پانچوں پُتروں (یدو - پُرو - تُروشو - درھیُو - اور انو) کا حال جو ۱-۱۰۸-۸ میں آیا ہے - اور رشیوں کی دان استتیاں اور آریوں کی لڑائیاں جو اناریہ وسیوؤں سے یا دوسرے آریوں ہی سے ہوتی رہیں وغیرہ جن کا وید میں جگہ جگہ ذکر آیا ہے اور جن کی مثالیں ہم نیچے کچھ اسی ادھیائے میں اور کچھ اس سے پہلے ادھیاؤں میں دیتے رہے ہیں یہ سب اِتہاس کا ہی برنن ہے + چنانچہ دیوآپی اور شنتنو کا حال جو رگوید (۱۰-۹۸) میں آیا ہے اور جس کی مفصل کیفیت ہم نے اس بھاگ کے ادھیائے (۳) کے آخر میں دی ہے اُس کے وشے میں یاسک آچارج نے نِرکت (۲-۱۰ تا ۱۲) میں خاص اِتہاس کا ہی شبد استعمال کیا ہے +

جیوتش

وید میں دُھرو کا شبد جگہ جگہ آیا ہے اور اگرچہ وہ اچل اور اٹل کے بھوگ ارتھ میں آیا ہے مگر اس سے خیال کیا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ دُھرو تارے

یعنی قُطب سے بھی واقف تھے جو اچل اور اٹل ہے اور جس
کو دیکھ کر ہی دھرو شبد کے ارتھ سنسکرت میں اچل اور اٹل
کے بنے + اور اس خیال کو اس بات سے تقویت ہوتی
ہے کہ رگوید (۱۰-۸۲-۲) میں سپت رشی کا شبد بھی
آیا ہے اور سپت رشی وہ سات تارے ہیں جو دھرو کے
اردگرد پھرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور جن کو انگریزی
میں گریٹ بیر (بڑا ریچھ) کہتے ہیں + اور یہ بات بھی ہم پیچھے
تیسرے ادھیائے میں بتا آئے ہیں کہ انگریزی میں اِن کو
ریچھ کیوں کہتے ہیں +

رگوید (۱۰-۱۹-۱) میں پُنر وسو کا نام آتا ہے جو ستائیں
نکشتروں میں سے ایک نکشتر کا نام ہے اور ۱۰-۸۵-۲ میں
نکشتروں کا عام ذکر آکر (۱۰-۸۵-۱۳) میں اگھا اور ارجُنی کے
نام آئے ہیں جو مگھا اور پھلگنی نکشتروں کے دوسرے نام
ہیں - اور اس سے ظاہر ہے کہ ویدک کال میں ہندو
جیوتش کا نکشتر منڈل قایم ہو چکا تھا + اور ہم آگے دکھاتے
ہیں کہ نکشتر منڈل ہی نہیں بلکہ راشی منڈل بھی قایم ہو
چکا تھا +

رگوید (۱۰-۲۷-۱۷) میں میکھ اور دھنش کے نام آئے
ہیں اور یہ نام میکھ برکھ آدک بارہ راشیوں میں سے
دو راشیوں کے نام ہیں (بارہ راشیوں کے ناموں کے
لیے دیکھو پیچھے ادھیائے ۱- انو واک ۳۰) + پھر

رگوید (۵-۲-۱) میں یوؤتی کا نام آیا ہے اور بادرائین نے یہ نام کنّیا راشی کو دیا ہے (دیکھو تلک کی کتاب اورائین صفحہ ۲۰۴) ✤ ادھیائے ۱ کے انوواک ۳۰ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سورج قطب شمالی میں چھ مہینے تک برابر نکلتا رہتا ہے اور چھٹے مہینے میں کنّیا کی گود میں جاکر ڈوب جاتا ہے اور ایسا ڈوبتا ہے کہ پھر چھ مہینہ تک اپنا مُکھ نہیں دکھاتا۔ اور رگوید کا یہ منتر (۵-۲-۱) جس کا شبد ارتھ یہ ہے کہ۔

"ماتا یوؤتی نئے پیدا ہوئے کُمار (سورج) کو چھپ کر پالتی ہے اور پتا کو نہیں دیتی ہے"

جیوتش کے اسی وِشے کو جتاتا ہے ✤

لوگ کہتے ہیں کہ راشیوں کا حساب سب سے پہلے یونانیوں نے لگایا یونان سے عرب میں گیا اور عرب سے ہندوستان میں آیا مگر یہاں ویدمیں راشیوں کا ذکر موجود ہے اور ویدک کال کے ساتھ لگتے ہوئے رامائین کال میں تو بالمیکی جی راشی اور نکشتر کا حساب گِن گِن کر شری رام چندر جی کے جنم کال میں لگاتے ہیں ✤ اور لکھشم کے آگے بکھتم کی کیا پیش جاتی ہے (دیکھو اس گرنتھ کا دوسرا بھاگ - اوتّر آردھ - رامائین) ✤

[موہنجوداڑو (واقع سندھ) میں جو کھدائیاں ہوئی ہیں اُن کے وشے میں بمبئی کے ایک مشن کالج کے پروفیسر پادری

ہراس (Heras) نے جوائس کالج کی ریسرچ انسٹیٹیوٹ
کے ہیڈ بھی ہیں بیان کیا ہے کہ اُن کتبوں سے جو مصوّری
حروف میں لکھے ہوئے ان کھدائیوں میں سے ملے ہیں
ظاہر ہوتا ہے کہ موہنجوداڑو کے لوگ راشی منڈل کے
حالات سے واقف تھے اور مین اور میکھ ڈوراشیوں
کا نام بھی ان کتبوں میں ملتا ہے ۔ موہنجوداڑو کی تہذیب
کو فرنگی وِدوان ویدک کال سے پہلے کال کی تہذیب قرار
دیتے ہیں (اگرچہ اُن کا ایسا کہنا اُن کے اس خیال پر مبنی ہے
جو وہ پہلے ہی اپنے دلوں میں قائم کر چکے ہیں کہ ویدک کال
مسیح سے کُل ڈیڑھ دو ہزار برس پہلے ہے) مگر جب ویدک
کال سے پہلے ہندوستان میں راشی منڈل کا گیان تھا
تو ویدک کال کا تو کہنا ہی کیا ہے ۔

برس کے بارہ مہینے ۔ تین سو ساٹھ دن اور سات سو بیس
دن رات تو معمولی باتیں ہیں اور اُن کا ذکر شوکت (۱-۱۶۴)
کے منتر ۱۱ اور ۴۸ میں آیا ہے ۔ اور اس سوکت کے اور
منتر بھی غور سے پڑھنے کے قابل ہیں ۔ مگر رگوید کے
شوکت (۴-۳۳) کے منتر ۵ تا ۷ میں تو ساری جیوتش
کا ہی خلاصہ آگیا ہے ۔ ان منتروں کا ارتھ یہ ہے کہ :-
"رِبھوؤں نے (جو تین بھائی موسموں کے ادھشٹاتا دیوتا
ہیں) اُس ایک چمس (پیالہ) کے جو توشٹری نے دیوتاؤں
کے لیے بنایا تھا چار پیالے بنا دیئے ۔ وہ بارہ دن تک

سورج کے گھر میں انتھی (مہمان) بن کر رہے" + اور اس ارتھ کا گوڑھ ارتھ سمجھنے کے لئے جیوتش بتاتی ہے کہ راشی چکر جو سورج کی گردش کا دائرہ ہے خط اُستوا کو کاٹ کر گذرتا ہے اور اس کاٹ سے اُس کے چار ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ چار ٹکڑے جو چار اَین ہیں مانو ایک گول پیالہ کے چار ٹکڑے ہیں اور وہ چار اَین یہ ہیں :-

(۱) مکراین۔ جہاں مکر راشی میں دن سب سے چھوٹا ہو کر پھر بڑا ہونا شروع ہوتا ہے +

(۲) میکھاین۔ جہاں میکھ راشی میں دن بڑا ہوتے ہوتے رات کی برابر ہو جاتا ہے +

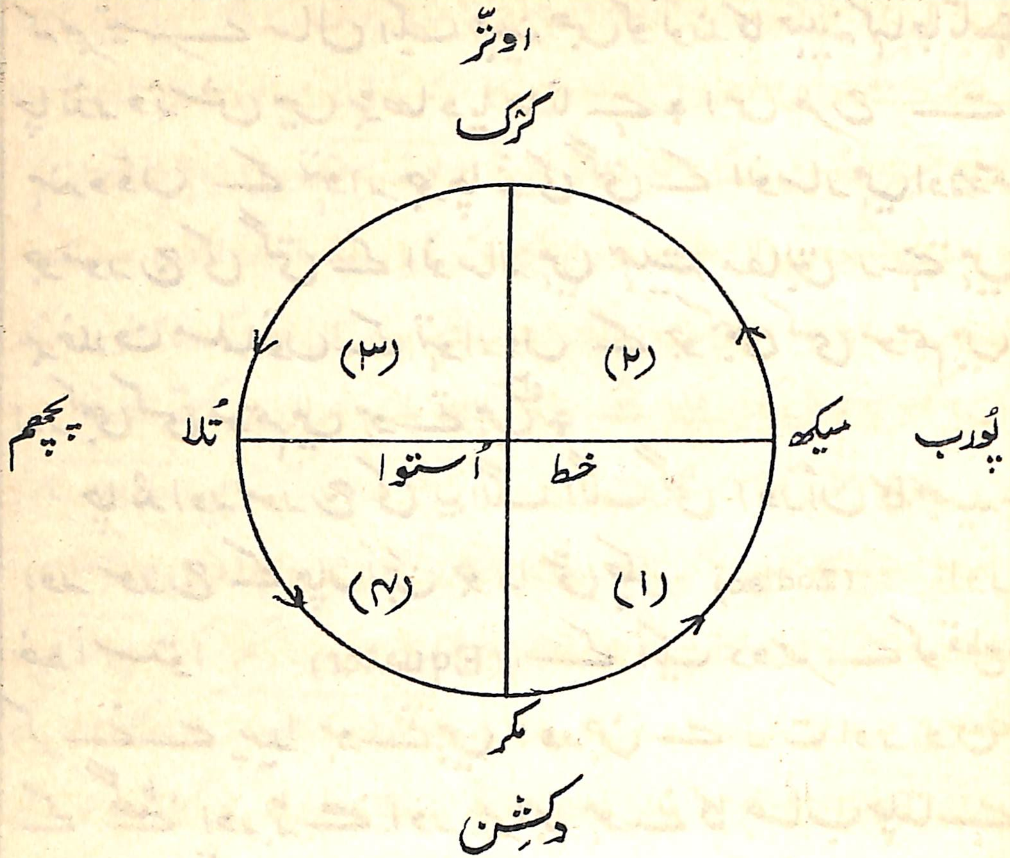
یہ دونوں اَین اُوتراین کہلاتے ہیں کیونکہ ان میں سورج کی گتی اوتّر کی اور رہتی ہے +

(۳) کرکاین۔ جہاں دن کرک راشی میں سب سے بڑا ہو کر پھر چھوٹا ہونا شروع ہوتا ہے +

(۴) تُلاین۔ جہاں دن تُلا راشی میں چھوٹا ہوتے ہوتے پھر رات کی برابر ہو جاتا ہے +

یہ دونوں اَین دکشنائن کہلاتے ہیں کیونکہ ان میں سورج کی گتی دکشن کی اور ہوتی ہے +

ایک پیالہ کے اِن چار ٹکڑوں کی موٹی کیفیت نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی +



اب رہی یہ بات کہ رِبھو بارہ دن تک جو سورج کے گھر میں مہمان بن کر ٹھیرے رہے وہ بارہ دن کیسے ہیں * سو اس بات کو سب جانتے ہیں کہ چاندرہ وَرش یعنی قمری سال اور سَوریہ وَرش یعنی شمسی سال میں بارہ دن کا فرق رہتا ہے اس طرح سے کہ چاندرہ وَرش تو تیس تیس تتھی کے بارہ مہینے کے حساب سے ۳۰ × ۱۲ = ۳۶۰ تتھی یعنی ۳۵۴ دن کا ہوتا ہے اور سَوریہ وَرش میکھ آدی بارہ راشیوں میں سورج کی سنکرانتی (داخلہ) کے حساب سے کوئی ۳۶۶ دن کا ہوتا ہے اور ان دونوں میں ۳۶۶ - ۳۵۴ = ۱۲ دن کا بل رہتا ہے اور یہ بل اس طرح نکال دیا جاتا ہے

کہ ہر تیسرے سال ایک مہینہ جس کو لوند کا مہینہ کہا جاتا ہے
چاندر ورش میں بڑھا دیا جاتا ہے ÷ اس طرح سے
ہندوؤں کے تہوار جو چاند کی گنتی کے انوسار ہیں اور موسم
جو سورج کی گتی کے انوسار ہیں ہمیشہ مطابق رہتے ہیں
برخلاف مسلمانوں کے تہواروں کے جو کبھی کسی موسم میں
اور کبھی کسی موسم میں ہوتے ہیں[۵۲] ÷

چاند اور سورج کی یہ الگ الگ گنتی اور اُن کا بھید۔
اور سورج کے چار اَین جو راشی چکر (Zodiac) اور
خط استوا (Equater) کے ایک دوسرے کو قطع
کرنے سے پیدا ہوتے ہیں اور جن سے رات اور دن
کے گھٹنے اور بڑھنے اور برابر ہونے کا حساب چلتا ہے
یہ سب جیوتش کے نچوڑ ہیں اور ان سب باتوں کا حال
ہم کو رگوید کے اسی ایک سوکت (۴-۳۳) کے منتروں
سے لگ جاتا ہے باقی باتیں الگ رہیں ÷ غرض ہندوؤں
کا وہ جیوتش بھی جس کی تعریف میں فرنگی ودوان
یک زبان ہیں (جیساکہ ہم اس گرنتھ کے چھٹے بھاگ میں
دکھائیں گے) اسی ویدک کال سے شروع ہوا اور جیوتش
سے پہلے ریاضی کا ہونا لازمی ہے ÷

---

[۵۲] رِبھوؤں کے ایک چمس کے چار چمس کر دینے کا ذکر منڈل ۱-
سوکت ۲۰- منتر ۶ میں بھی آیا ہے ÷

فن تعمیر

منتر ۷-۵۵-۶ میں ہرمیہ ارتھات محل یا محل جیسے عالیشان مکان کا ذکر آیا ہے اور منتر ۲-۴۱-۵ میں منترا ورُن کے سمبندھ میں سہشر ستھُون (ہزار ستون) والے سدس (سبھا مندر) کا ذکر آیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ عمارت کے وشے میں بھی ویدک کال کے آریا کتنی ترقی کر چکے تھے اور کیسے بلند خیال رکھتے تھے +

فن تعمیر کو سنسکرت میں واستو ودیا کہتے ہیں۔ مان سار اس ودیا کا ایک گرنتھ ہے اور اُس میں جہاں اور قسم کے منڈپوں کا برنن ہے وہاں ایک قسم کے دیو منڈپ کا بھی برنن ہے یہ منڈپ ایک ہزار ستھون کے ہوتے تھے اور ان میں دیو سبھا یا راج سبھا کے کارْیہ ہوتے تھے + اور وید میں جن سہشر ستھون والے سدسوں یعنی ہزار ستُون والے منڈپوں کا ذکر ہے اُن سے غالباً یہ ہی دیو منڈپ مُراد ہیں + دکّھن میں اب بھی کئی مندر ایسے موجود ہیں جن میں یہ ہزار ستھُون والے دیو منڈپ کھڑے ہوئے ہیں اور اُن کے سلئے دیکھو ہمارے اس گرنتھ کے بھاگ (۷) کا جو اُپو ید کے وشے میں ہے ادھیائے (۴) جو ارتھ وید کے وشے میں ہے +

آیور وید

اوشدھی (جڑی بوٹی) کا ذکر وید میں جگہ جگہ آتا ہے اور ایک سوکت (۱۰-۹۷) سارا ہی ان کی استتی سے بھرا ہوا ہے + رشی کہتا ہے کہ میں انکی ۱۰۷ قسمیں

جانتا ہوں اور پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ پھلدار ہیں یا اَپھلا اور پُشپ وتی ہیں یا اَپُشپا ہمارے روگوں کو دور کریں +
اس سے ظاہر ہے کہ آریا لوگ اُن دنوں میں بھی اوشدھیوں کے گُنوں سے خوب واقف تھے اور اُن کو دوا دارو کے کام میں لاتے تھے + پس ہندو آیور وید کی بنیاد بھی اسی ویدک کال میں پڑی +

[یاسک اوشدھی شبد کی نِرُکتی یوں کرتا ہے کہ یہ اصل میں دوشدھی (دوش دھی) ہے اور اُس کا ارتھ دوش دور کرنے والی ہے + یعنی پِت - وایو اور کف جو تین دوش شریر میں رہتے ہیں اوشدھی اُنکو دُور کرنے والی دوشدھی ہے (دیکھو نِرکت ۹-۲۷) + اور وید کے اُکت منتر میں اسی نِرُکتی کی دُھنی ہے] +

دوا دارو کے ساتھ جھاڑ پھونک بھی چلتی تھی[۵۵] جیسا کہ گربھ رکھشا کے وشے میں منڈل ۱۰ کے سُوکت ۱۶۲ سے ظاہر ہے جس کا پہلا منتر یہ ہے کہ "(اے استری) جو بیماری تیرے گربھ میں یا تیری یونی (رحم) میں ہے اُس کو منتروں سے سنجکت یہ رکشوہا (آسیب کو مارنے والی) اگنی یہاں سے دُور کردے" + یا جیسا کہ یکشم (تپ دق) کے وشے میں اسی سُوکت سے اگلے سُوکت ۱۶۳ سے ظاہر ہے جس کا پہلا منتر یہ ہے کہ "(اے روگی) میں تیرے یکشم کو تیری آنکھ ناک - کان - ٹھوڑی - سر - مستک - اور

[۵۵] دہلی کے انگریزی اخبار ہندوستان ٹائمز مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۳۱ء میں دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک ہندوستانی ڈاکٹر سنگھ یوگی آجکل بھی انگلستان میں جگہ جگہ بڑی بڑی بیماریوں کا علاج منتروں کے زور سے کر رہے ہیں +

زبان سے باہر نکالتا ہوں“ ؀

سُوکت (۱۰-۹۷) کے منتر ۵ میں اشونتھ (پیپل) کا ذکر بھی آیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ پیپل کی مہما ہندوستان میں آج سے نہیں بلکہ جب سے وید ہے تب سے ہی ہے اور رگوید (۱-۱۳۵-۸) میں آیا ہے کہ جو جالو ادھفات اوشدھیاں اشونتھ میں موجود ہیں وہ ہمارے لئے سُکھ دایک ہوں اور اس سے پیپل کی مہما کا کارن بھی پرنیت ہوتا ہے ؀ اتھروید میں بھی پیپل کی بہت پرشنسا ہے اور موہنجو دارو کی کھدائیوں میں سے ایسی مہریں بھی نکلی ہیں جس پر پیپل کے برکش کے چتر ٹھپے ہوئے ہیں ؀

جیولوجی اوشدھیوں کے وشے میں اسی سُوکت (۱۰-۹۷) کا پہلا منتر عجیب ہے۔ اُس کا ارتھ ہے کہ وہ اوشدھی دیوتاؤں سے تین جگ پہلے ہوئی“ ؀ اور اس ارتھ کی ویاکھیا وشنو پُران (انش ۱- ادھیائے ۵) کے اس بیان سے ہوتی ہے کہ جب پراکرت سرگ میں اویکت پرکرتی سے مہت اور اہنکار اور تن ماترا ویکت ہو چکے تو مکھیہ سرگ میں جس میں مورتیاں یعنی اجسام شروع ہوئے پہلے نباتات۔ پھر حیوانات۔ اور پھر دیو اور منشیہ ہوئے یعنی نباتات یا اوشدھی دیوتاؤں سے تین جگ پہلے ہوئی ؀ آج کل کی جیولوجی کی سائنس بھی یہ ہی بتاتی ہے کہ پہلے نباتات پھر حیوانات اور پھر انسان ہوئے اور

اس سے ظاہر ہے کہ ہندو آریا ویدک کال میں بھی جیولوجی یعنی بھوگربھ ودیا کے بھیدوں سے واقف تھے ۔ (اور اس بات کو ہم اسی بھاگ کے پہلے ادھیائے میں کھول کر بیان کر چکے ہیں) ۔

زراعت

پیشوں میں زراعت تو آریہ کا آریشو ہی تھا بمقابلہ اناریہ وسیو کے جو اس فن سے ناآشنا تھا اور ایک جگہ ٹِک کر کھیتی باڑی کرنے کی بجائے خانہ بدوش مارا مارا پھرتا تھا ۔ چنانچہ رگوید ۱-۱۱۷-۲۱ میں رشی کہتا ہے کہ "اے اشونی کماروں تم نے آریہ منش کو وِرِک (ہل) سے اناج بونا اور اُس سے اپنی خوراک حاصل کرنا سکھا کر اور دسیو کو بکرُ (بجلی) سے مار کر اپنا جیوتش (تیج) پرگٹ کیا" ۔

پیچھے اس مضمون پر بحث ہو چکی ہے کہ ویدک کال میں آریا ہندو لوہے کا کام بھی جانتے تھے ۔ اس جگہ اس سلسلہ میں اتنا کہہ دینا اور ضروری ہے کہ یہاں رگوید ۱-۱۱۷-۲۱ میں وِرِک (ہل) کا اور رگوید ۴-۵۷-۸ میں ہل کے پھالوں کا ذکر آتا ہے اور یہ ہل اور اُس کے پھالے لوہے کے ہی ہونگے ۔

[حال میں ہی (۱۹۳۶ء میں) ملکا میں جو جزیرہ نمائے ملایا کے مغربی ساحل پر ہندوؤں کی ایک پُرانی بستی ہے جو اب انگریزوں کے قبضہ میں ہے مُلک ہالینڈ کے ایک

آرکیولوجسٹ (ماہر علم آثار قدیمہ) کو لوہے کے کچھ اوزار ملے ہیں جن کو وہ اُس گلیشیل یعنی برفانی طوفان کے زمانہ کا سمجھتا ہے جس سے ہمارا یہ اتہاس شروع ہوتا ہے اور جس کا حال ہم پیچھے ادھیائے (۲) میں بیان کر آئے ہیں ÷ ملایا کے لوگ کہتے ہیں کہ کسی زمانہ میں ایک قسم کے بندر ہوتے تھے جن کی پسلیاں لوہے کی ہوتی تھیں اور یہ اوزار اُن ہی بندروں کی ہڈی پسلیاں ہیں۔ مگر ماہر مذکور ان کو کان کھودنے کے اوزار سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ ان کو ہندوستانی مزدور ہندوستان سے اپنے ساتھ لائے تھے ÷ ماہر مذکور نے یہ اوزار مزید تحقیقات کے لئے ہندوستان میں بھیجے ہیں اور اگر تحقیقات سے یہ بات اسی طرح ثابت ہوئی تو یہ ایک پرتیکش پرمان اس بات کا ہوگی کہ ویدک کال میں جو اسی گلیشیل یعنی برفانی زمانہ سے شروع ہوتا ہے آریا ہندو لوہے کا استعمال جانتے تھے ÷

گلیشیل زمانہ کے بعد سے جو زمانے انسان کی معاشرت کے شروع ہوتے ہیں وہ پتھر اور پیتل اور لوہے کے زمانے کہلاتے ہیں جیسا کہ ہم پیچھے اسی ادھیائے میں بیان کر آئے ہیں ÷ ان میں سب سے پہلا زمانہ پتھر کا کہلاتا ہے اور اس زمانہ کو فرنگی وِدوان اب تک مسیح سے پانچ ہزار برس پہلے شمار کرتے تھے مگر اب ڈنمارک کے مُلک میں اس کو

کم سے کم دس ہزار برس پہلے شمار کرنے لگے ہیں (دیکھو کتاب آرکٹک ہوم) + یہ زمانے یوروپ کی تہذیب کے زمانے ہیں + ہندوستان کی تہذیب سب مانتے ہیں کہ اس سے بہت پہلے شروع ہوئی۔ اور اس لئے اس کی تہذیب یوروپ کی پتھر کی تہذیب کے زمانہ میں لوہے کی تہذیب تھی + چنانچہ اسی سال ۱۹۳۷ء میں ہندوستان کے اندر ہی دکھن کی ریاست ٹراونکور میں راجدھانی سے ۳۸ میل کے فاصلہ پر ایک مقام میں کچھ مٹی کے برتن نکلے ہیں جن میں مُردوں کی سالم لاشوں کو یا لاشوں کے شیش بھاگوں کو رکھ کر زمین میں دفناتے تھے اور اور ان میں سے ایک برتن میں دو لوہے کے اوزار بھی رکھے ہوئے نکل آئے ہیں جو کلہاڑی کی شکل کے ہیں اور ماہران آثار قدیمہ ان کو اُس زمانہ کا قرار دیتے ہیں جس کو پتھر کا زمانہ کہتے ہیں] +

گائے بیل

ہل جس کا ذکر اوپر آیا ہے۔ بیل بھی چلاتے تھے اور گھوڑے بھی اور آبپاشی کے لئے کنوئیں بھی تھے اور نہریں بھی (دیکھو رگوید ۱-۱۰۵-۱۷ اور ۱۰-۹۹-۴) + کسان ہل چلاتے جاتے تھے اور اپنی محنت کو بہلانے کے لئے گیت گاتے جاتے تھے اور ویدک رشیوں نے ایسے کئی گیت چھند میں بند کئے ہیں (مثال کے لئے دیکھو منڈل ۴ کا سوکت ۵۷۔ اور منڈل ۱۰ کا سوکت ۱۰۱) +

گئووں چرانے کے لئے گوپ الگ ہوتے تھے اور ۱-۱۹-۵ میں ان گوپوں کا ذکر آیا ہے ۔ ۱۰-۲۷-۸ میں ایک رشی کہتے ہیں کہ میں جب گئوؤں کو گوپوں کے ساتھ جو چرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو بڑا پرسن ہوتا ہوں ۔

گئووں کی اتنی بہتات تھی کہ ایک ایک راجا دس دس ہزار گئوویں ایک ایک رشی کو پُن کر دیتا تھا۔ چنانچہ رگوید ۸-۵-۳۷ میں رشی برھما تیتھی کہتے ہیں کہ چیدی کے راجا نے اُس کو سَو اونٹ اور دس ہزار گائیں دیں ۔ ایک اور رشی ککشی وان ایک اور راجا کے دان کی استتی سوکت ۱-۱۲۶ میں یوں برنن کرتے ہیں :-

(۱) میں سچے دل سے راجا بھاویہ کی استتی کرتا ہوں جو سندھو دیس میں رہتا ہے ۔ اور جس جس کے چاہنے والے نے ہزار یگیہ میرے لئے رچے ۔

(۲) راجا نے بڑی نمرتا سے مجھ کو سو (یا سینکڑوں) نشک[۱۵۲] اور سو (یا سینکڑوں) گھوڑے دیئے اور میں نے یہ سب لئے ۔ ککشی وان نے سو (یا سینکڑوں) بیل بھی اُس بلوان سے لئے اور اُس کا امر جس سورگ میں پھیل گیا ۔

(۳) دس رتھ جن میں گھوڑے جُتے ہوئے تھے اور راجا

---

[۱۵۲] نشک کے لئے دیکھو آگے تجارت کا پرکرن ۔

کی بیٹیاں مجھ کو بیاہی ہوئی بیٹھی ہوئی تھیں میرے پاس آ کھڑے ہوئے اور ساٹھ ہزار گئوویں پیچھے کھڑی تھیں +

(۴) دشرتھ[۲۲] (دس رتھ یا دس رتھ والے) کے چالیس گھوڑے ہزاروں سے آگے قطار باندھے ہوئے تھے اور ککشی وان کے سمبندھی ان مشت اور کرشن[۲۳] (نذرین) گھوڑوں کو پچکار رہے تھے +

دودھ اور گھی

اس سوکت کے منتر (۳) میں ساٹھ ہزار گئووں کے جہیز میں دیئے جانے کا ذکر درج ہے اور اگر اس میں مبالغہ سمجھیں تو مبالغہ کو چھوڑ کر بھی گئووں کی بہتات ظاہر کرنے کے لئے بہت کچھ باقی رہتا ہے + اور جہاں گئووں کی اتنی بہتات ہو وہاں دودھ اور گھی کا کیا ٹھکانا ہے - چنانچہ رگوید میں گھرت (گھی) کی ندیاں بہتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں دودھ کا تو ذکر ہی کیا ہے +

---

۲۲ شری رام چندر جی کے پتا راجا دشرتھ کا نام معلوم ہوتا ہے کہ وید کے اسی یوگک اور گن واچک شبد سے روڑھی ہو گیا ہے - رام کا نام بھی اسی طرح سے رگوید کے منڈل ۱۰ میں سوکت ۳ کے منتر ۳ اور سوکت ۹۳ کے منتر ۱۴ میں آیا ہے + یوگک اور روڑھی کے وشے میں دیکھو اس گرنتھ کا چھٹا بھاگ نرکت کے پرکرن میں +

۲۳ یہ لفظ کرشن ہے کرشن نہیں ہے جس کے ارتھ کالے یا سانولے کے ہیں +

گئو کی مہما

گئو ویدک رشیوں کے لئے اَگھنیا تھی ارتھات ہنن کرنے یعنی مارنے کے یوگیہ نہیں تھی (۱-۱۶۴-۲۷)٭

اور گئو کی مہما جو ان رشیوں کی درِشٹی میں تھی وہ ان دو سوکتوں سے پرگٹ ہوگی:-

منڈل ۶- سوکت ۲۸

(۱) گئوویں آئیں ہمارا کلیان کریں- گئوشالہ میں ٹھیریں اور ہمارے ساتھ خوشی سے رہیں٭

رنگ برنگ کی گئوویں یہاں رہیں اور اِندر کیلئے سدا دودھ دینی رہیں٭

(۲) اِندر یگیہ کرنے والے اور پرارتھنا کرنے والے کو دھن دیتا ہے اور دیتا ہی ہے کچھ ہرتا نہیں ہے٭

وہ اس کے دھن کو بارم بار بڑھاتا ہے اور اُس دیوا اُپاسک کو اکھنڈ استھان میں رکھتا ہے٭

(۳) یہ گئوویں نشٹ نہ ہوں نہ کوئی چور اُن کی ہنسا کرے٭ اور نہ کوئی شترو اُن کو کوئی دُکھ دے٭

جن گئوؤں کی بدولت گوپتی دیوتاؤں کا یگیہ کرتا ہے اور دان دیتا ہے اُن گئوؤں کے ساتھ وہ چرکال سُکھ بھوگے٭

(۴) زمین کی خاک اُڑا دینے والا جنگی گھوڑا اُن کی گرد کو نہ پہونچے اور وہ ذبح نہ کی جاویں[۲۴]٭

---

۲۴ لفظی ترجمہ یہ ہے کہ وہ "سنسکرِ تنتر کو پراپت نہ ہوں"- اور سنسکرِ تنتر کا ارتھ ساین نے وِشسن آدی سنسکار کیا ہے- اور وِشسن کا ارتھ ذبح کرنا ہے٭ چنانچہ ۱۰-۸۹-۱۴ میں لوگوں کا پرتھوی کے شسن (مقتل) میں گئوؤں یعنی پشوؤں کی طرح سے مرے ہوئے پڑا ہونا استعارہ کے طور پر آیا ہے٭

یگیہ کرنے والے منشیہ کی گئووِیں بڑی بڑی چراگاہوں میں نڈر چرتی پھریں ۔

(۵) گئووِیں ایشورِیہ ہیں - اِندر مجھ کو گئووِیں دیں ۔ گئووِیں سوم کی شریشٹھ ہوی کے لئے اپنا انش (دُودھ) دیتی ہیں ۔

اے لوگوں یہ جو گئووِیں ہیں مانو اِندر ہی ہیں ایسے اِندر کی میں سچے دِل سے اِچھا کرتا ہوں ۔

(۶) اے گئووں - تم دُربل کو بلوان اور اَمنگل روپ کو منگل روپ بنا دیتی ہو ۔

اے گئووں جن کی دُھنی میں کلّیان ہے ہمارے گھروں کا کلّیان کرو سبھاؤں میں تمہاری بڑی مہما بکھانی جاتی ہے [یاگیوں میں (دودھ دہی آدک) تمہارا بڑا اَنّ دیا جاتا ہے - لبقول ساین] ۔

(۷) اے گئووں تم اپنی پرجا سہت سُندر گھاس کھاؤ اور سُندر پنگھٹوں میں شُدّھ جل پیو ۔

کوئی چور یا پاپی تمہارا سوامی نہ بنے اور (سنگھار کرنے والے) رُدر کے شستر تم سے بچ کر چلیں ۔

(۸) ان گئووں میں پُشٹی کرنے کی شکتی بڑھے اور اے اِندر تیرے ویریہ نمِتک سانڈوں کے بیچ میں بھی ورِدّھی ہو ۔

(منڈل ۱۰ - سوکت ۱۶۹)

(۱) گئووں کے لئے ہوا سُکھدایک ہو اور گئووِیں بل دینے والی اوشدھیاں چریں اور پران بڑھانے والے جل پئیں ۔

رُدّر اس پیروں والے دھن پر دیا کرے ٭

(۲) جو سمان روپ والی ہیں یا وِرُوپا ہیں یا ایک روپا ہیں۔ جن کے نام اگنی یگیہ کے دوارا جانتا ہے ٭

جن کو انگرس آدِک رشیوں نے تپ کے دوارا اس لوک میں پیدا کیا ہے اُن کو اسے پرجنیہ (بادل) بہت سُکھ دے ٭

(۳) جو یگیوں میں اپنا (دُودھ روپی) شریر دیتی ہیں۔ جن کے (دودھ آدک) سارے رُوپوں کو سوم جانتا ہے اُن بچّے والیوں کو اے اِندر دُودھ سے بھرا ہوا ہمارے لئے گئوشالہ میں پہونچا ٭

(۴) پرجاپتی نے سارے دیوتاؤں اور پتروں کی سم متی سے ان کو مجھے بخشا ہے ٭

اور ان کلیانیوں کو میری گئوشالہ میں بھیجا ہے۔ ہم ان کی سنتان کے ساتھ سُکھ بھوگیں[۲۵] ٭

---

[۲۵] گئوؤں کے اس ورنن کے سلسلہ میں ہمکو رگوید کے دو منتر عجیب معلوم ہوتے ہیں۔ اِن میں سے ایک ۱-۱۰۱-۵ ہے جسکا ارتھ یہ ہے کہ ہم اُس اِندر کا آٹھواں کرتے ہیں جس نے سب سے پہلے برھما کے لئے گا او ندن ارتھات گئو کو پایا ٭ اور دوسرا ۵-۲۳۷-۵ ہے جس کا ارتھ یہ ہے کہ گومتی ورج میں جو اِندر کی پوجا کرتا ہے اُس کی جے ہوتی ہے ٭ پہلے منتر میں گووِند (گوبند) کی جھلک پائی جاتی ہے۔ چاہے اُس میں گو کا ارتھ کچھ ہی ہو۔ اور دوسرے میں ورج (برج) کی گومتی ارتھات گئوؤں والی بھومی صاف ہی دیکھ رہی ہے اور آنے والے برج باسی گو بِند (کرشن بھگوان) کی خبر دیتی ہے ٭

گووَدھ کا نِشیدھ

ان منتروں سے صاف ظاہر ہے کہ ویدک رشیوں کی درِشٹی میں گئو اگھنیا ہی تھی اور اُس کے لئے صاف حکم تھا کہ وہ اور پشوؤں کی طرح قربان نہ کی جائے + ممکن ہے کہ دسیو آدک بعض لوگ اُس کال میں بھی گائے بیل کو اسی طرح قربان کرتے ہوں جس طرح کہ اب کرتے ہیں مگر جیسا کہ اب ہندو دھرم کی آگیا اس بات کے لئے نہیں ہے ویسا ہی اُس کال میں بھی ویدک دھرم کی آگیا گووَدھ کے لئے نہیں تھی بلکہ اُس کے سخت خلاف تھی +

گووَدھ کے وِشئے میں لوگوں کی بھرانتی

پر بعض منتر ویدوں میں ایسے آتے ہیں جن سے لوگوں کو اس وِشئے میں بھرانتی ہوتی ہے + مثلاً رگوید (۱-۱۱۴-۱۰) میں گوگھن کا شبد آیا ہے جس کا اکشر ارتھ ہے گوگھاتی یعنی گائے کو مارنے والا اور لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو یہاں وید میں گوگھاتیوں کا ذکر ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ ویدک کال میں گوگھات ہوتا تھا + مگر ویدک کال میں نہیں کیا ہوتا تھا + پیچھے بتایا جا چکا ہے کہ ویدک کال میں آریہ اور اناریہ سب طرح کے لوگ رہتے تھے اور یہ اناریہ سب طرح کے ککرم کرتے تھے + مگر دیکھنا یہ ہے کہ وید کی آگیا ان وِشئوں میں کیا تھی - چنانچہ اس منتر کے ہی ارتھ کو دیکھو جس میں

یہ گوگھن کا شبد آیا ہے + اس میں گوگھن کیساتھ پُرشگھن بمعنی پُرش گھاتی کا شبد بھی آیا ہے اور اس منتر کا ارتھ ہے کہ گوگھن اور پُرشگھن ارتھات گائے اور پُرش کے مارنے والے ہشیار رہے آدیپتے (دُور رہیں تجھ سے) + اور اس سے ظاہر ہے کہ اگر گائے اور پُرش کے مارنے والے لوگ ویدک کال میں ہوتے بھی تھے تو وہ چنڈال تھے جن کو ویدک آریا اپنے پاس پھٹکنے نہیں دیتے تھے + پانِنی کی اشٹا دھیائی (۳-۴-۷۳) کے انوسار گوگھن کا ارتھ ہوتا ہے " وہ شخص جس کے لئے گو ارتھات گئو گھن ارتھات ہنن کی جائے "- یعنی اَتِتھی یا مہمان + اور چونکہ ہنن کے ارتھ عام طور پر جان سے مارنے کے سمجھے جاتے ہیں اس لئے بعض لوگ اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ کم سے کم مہمانوں کے لئے تو گائے بیل ضرور ہی قربان کئے جاتے تھے + مگر ہنن کا ارتھ لازمی طور پر جان سے مارنا ہی نہیں ہے + منوسمرتی میں اکثر جرائم مثل سخت کلامی وغیرہ کی پاداش میں ہنن کرنے کی سزا لکھی ہے اور وہاں ہنن سے ظاہر ہے کہ جسمانی سزا کا دینا مُراد ہے نہ کہ جان سے ہلاک کردینا + چنانچہ ساین آچارج نے بھی رگوید کے ایک منتر ۱۰-۸۵-۱۳ میں گئووں کے ہنن کرنے کا ارتھ اُن کو ہانک کر لانے کا کیا ہے اور وِلسن (Wilson) صاحب نے بھی یہی

مانا ہے اور اس ارتھ کے انوسار گوگھن کا ارتھ یہ ہونا چاہیئے کہ وہ شخص جس کو تازہ دُودھ پلانے کے لئے یا جس کو بھینٹ میں دینے کے لئے گئو کو بن میں سے بھی ہانک کر لے آیا جائے ۔ نہ کہ جس کے لئے گئو کا وَدھ کر دیا جائے + گئو تو اگھنیا تھی اور نہ ایک مہمان کے لئے اتنے بڑے جانور کو وَدھ کرنے کی ضرورت تھی پھر اُس کا وَدھ کیوں ہوتا + ہاں مہمانوں یا اَتتھیوں کو اُپہار (بھینٹ) کی اور چیزوں کے ساتھ گئو کو بھی پیش کرنا ہندوؤں میں ایک پُرانی رسم تھی چنانچہ جب شری کرشن جی مہابھارت کے گھور سنگرام سے پہلے پانڈوں کی اور سے شانتی کا سندیسہ لے کر دھرتراشٹر کے پاس ہستنا پور پہونچے تھے تو دھرتراشٹر کے پروہت آدکوں نے شری کرشن جی کو مدھو پرک جل اور ایک گائے اُپہار ارتھات بھینٹ میں دے کر اُن کا اَتتھی ستکار کیا تھا (دیکھو مہابھارت اُدیوگ پرو - ادھیائے ۸۹ - شلوک ۱۹) + اس لئے جب کوئی اَتتھی کسی کے ہاں آتا تھا تو اُس کی بھینٹ کے لئے بن میں گئی ہوئی گائے کو بھی بن سے ہانک کر لے آیا جاتا تھا اور گائے کا اس طرح بے وقت بن سے لایا جانا ایک ایسی بڑی بات تھی کہ جو اَتتھی کے لئے ہی ہو سکتی تھی اور اس کارن سے اَتتھی کو گوگھن کے نام سے تعبیر کیا جاتا تھا +

بہر حال ویدمیں تو یہ گوگھن مہمان کے ارتھ میں آیا ہی نہیں کیونکہ ویدمیں تو یہ شبد صرف ایک ہی منتر میں آیا ہے جو اُوپر اُدھرت کیا گیا ہے اور اس کی پرارتھنا یہ ہے کہ گوگھن اور پُرشگھن ہمارے پاس نہ پھٹکیں۔ اور یہ پرارتھنا ظاہر ہے کہ گوگھاتی اور پُرش گھاتی کے وشے میں ہی ہو سکتی ہے۔ مہمان کے وشے میں نہیں ہو سکتی۔ پُران میں بھی گوگھن گوگھاتی کا واچک ہے (دیکھو سکند پُران۔ اُوتر کھنڈ۔ رامائن ماہاتمیہ۔ ادھیائے ۵۔ شلوک ۳۰)۔ اور منوسمرتی (ادھیائے ۱۱۔ شلوک ۱۰۹ اور ۱۱۶) میں بھی گوگھن کا شبد گوگھاتی کے ارتھ میں آیا ہے۔ انتھی کے ارتھ میں نہ جانے اس کا پریوگ کب سے ہوا ہے اور انتھی کے ارتھ میں بھی ہنن کا ارتھ ذبح کرنا اتھ کا اتھ کرنا ہے۔

رگوید ۱۰-۹۱-۱۴ میں آیا ہے کہ "جس اگنی میں اشو (گھوڑے) رشبھ (بیل)۔ وشا (بانجھ گائیں) اور میکھ (مینڈھے) اوسرشٹ (ارتھات تیاگے جاکر) آہوتی میں دئے جاتے ہیں۔ اس کیلال (امرت) کے پینے والے اور سوم کی پیٹھ والے اگنی کے لئے میں اپنے ہردے میں کلیانی متی کرتا ہوں"۔ اس منتر کے موٹے ارتھ یہ ہی دکھائی دیتے ہیں کہ گھوڑے اور بیل اور بانجھ گائیں اور مینڈھے اگنی میں آہت یعنی قربان کئے جاتے تھے۔ اور

شتن پتھ براہمن (۲-۴-۴-۱۴) سے بھی ظاہر یہ ہی
ظاہر ہوتا ہے کہ سوم یگیہ میں انو بندھیا ارتھات بانجھ
گائے کی قربانی ہوتی تھی + مگر اُوسرشٹ کے شبد پر
دھیان دیا جاوے اور دیکھا جاوے کہ اس کے اصلی
معنی تیاگنے یا آزاد کرنے کے ہیں تو معلوم ہوگا کہ اوسرشٹ
کا مطلب وہ تیاگ نہیں ہے جو جانوروں کو مارنے سے
پیدا ہو بلکہ وہ تیاگ ہے جو اُن کو آزاد کرنے سے
ہو + اور اصلی قربانی یہ ہی آزاد کرنا ہے چنانچہ بیل کی
اُوسرشٹی یا قربانی اب تک یہ ہی چلی آرہی ہے کہ اُس کو
کسی دیوتا کے نام پر سانڈ بنا کر آزاد کر دیا جاتا ہے +
اس خیال سے اوپر کے منتر میں جو اشو آدک کا اگنی کی
آہوتی میں دئے جانے کا ذکر ہے اُس سے اُن کا اگنی
دیوتا کے نمت آزاد کیا جانا ہی مُراد ہو سکتا ہے نہ کہ اگنی
کے اندر جھونکا جانا + کیونکہ میں کا ارتھ بھی ایسے منتروں
میں کہ اگنی میں آہُت کئے جاویں یہ نہیں ہے کہ اگنی
کے اندر آہت کئے جاویں۔ بلکہ یہ ہے کہ
اگنی کے نمت آہُت کئے جاویں۔ چنانچہ
سوکت ۱-۱۶۲ کے منتر (۸) اور (۹) میں جو گھوڑے کی
قربانی کے وشے میں ہم نے آگے دئے ہوئے ہیں
دیووں میں ہون کا ارتھ یہ نہیں ہے کہ گھوڑے کی وہ چیزیں
جن کا ذکر اُن منتروں میں آیا ہے دیوتاؤں کے اندر ہوں

بلکہ یہ ہے کہ دیوتاؤں کے نمّت ہوں ÷

بعض منتروں میں اِندر کے لئے سوم کے ساتھ رِکھب یا وِرِکھب کا بچن کرنا یا پکانا بھی آتا ہے مثلاً آیا ہے کہ:-

"(اے اِندر) جب میں اُن لوگوں سے سامنا کرتا ہوں جو یگیہ نہیں کرتے ہیں اور کیول اپنے پیٹ کو پالتے ہیں تب میں تیرے لئے بلوان وِرِکھب پکاتا ہوں اور تیوُر (تیز) پنچ دشش[۲۶] (سوم) سینچتا ہوں"۔ (۱۰-۲۷-۲) ÷

اور

"اے اِندر جب لوگ آن آدک سے تیرا آھوان کرتے ہیں تب تُو سوم کو جو وہ بناتے ہیں پیتا ہے اور وِرِکھب کو جو وہ پکاتے ہیں کھاتا ہے" (۱۰-۲۸-۳) ÷

اور

"اے اگنی۔جس رِک (منتر) روپی ہوی کا ہم تیرے لئے آہرن (آہرن) کرتے ہیں وہ ہوی تیرے لئے وشا اور بلوان رِکھب ہوں" (۶-۱۶-۴۷) ÷

---

[۲۶] سوم کو پنچ دشش اس لئے کہا ہے کہ کہتے ہیں کہ اس کے پنچدشش ارتھات پندرہ پتے ہوتے ہیں جو ایک ایک کرکے شُکل پکش کے پندرہ دن میں نکلتے آتے ہیں اور کرشن پکش کے پندرہ دن میں جھڑتے جاتے ہیں ÷

ان منتروں میں جو رِکھب اور ورِکھب کے شبد آتے
ہیں اُن کا ارتھ بیل بھی ہے اور ایک بلوان اوشدھی بھی[۲۷]
ہے - اور اسی طرح سے شاید وَشا کا ارتھ بھی کچھ
ایسا ہی اور ہو + پہلے دو منتروں میں رِکھب اور ورِکھب
کے ساتھ سوم کا جوڑ ملا یا گیا ہے اور سب سے پہلے منتر
میں سوم کے لئے پنچ دش کا شبد آیا ہے اس لئے
تیسرے منتر میں بھی ہو سکتا ہے کہ وَشا سوم کے ارتھ
میں ہی آیا ہو اور سوم کو وَشا اس لئے کہا گیا ہو کہ وہ
اپنے سرور سے پینے والوں کو اپنے وَش (بس) میں کر لیتا تھا +
مگر اس ارتھ کے لئے ہمارے پاس کوئی پرمان نہیں
ہے سوائے اس کے کہ نرُکت کی ریتی سے یہ ارتھ بھی
سِدھ ہو سکتے ہیں + پس اِن منتروں میں جو رِکھب آدک
کا سوم کے ساتھ پکانا آیا ہے تو اُس کا ارتھ گائے بیل
کا پکانا نہیں ہے بلکہ بلوان اوشدھیوں کا پکانا ہے جن
کو سوم کے رس میں پکاتے تھے اور معجون بنا کر کھاتے تھے +
رگوید ۵-۲۹-۸ میں اِندر کو تین سو مہش کا ماس

[۲۷] دیکھو نرُکت ۹-۲۲ + اور آپٹے کی سنسکرت انگلش ڈکشنری +
ورِکھب کے یَوگِک ارتھ ورکھا کرنے والے کے ہیں - چاہے وہ ورکھا یا
برکھا مینہ کی ہو چاہے امرت کی یا بل کی یا کسی اور کی ہو - اس لئے رگوید
۲-۱۶-۶ میں اِندر کو - اُسکے بجر کو - سوم کو - اور گھوڑوں کو - سب کو ہی ورِکھب
لکھا ہے + اور رِکھب ورِکھب کا ہم معنی ہے +

کھانے والا بیان کیا ہے - اور سائن آچارج نے اس میں ہَنش کا ارتھ بھینسا کیا ہے جو اس کے سادھارن ارتھ ہیں اور ماس کا ارتھ ماش کیا ہے ۔ مگر بعض کہتے ہیں کہ جس طرح مہشی کا ارتھ بھینسے کی مادہ بھی ہے اور راجا کی رانی بھی - اسی طرح ہَنش کا ارتھ بھی بھینسا اور راجا دونو ہونے چاہئیں اور یہاں منتر میں راجا ہی ہونا چاہیئے ۔ اور ماس کا ارتھ جو ماش کیا جاوے تو ماش ہی کیوں نہ کیا جاوے اور منتر کے ارتھ بجائے اس کے کہ یہ کئے جاویں کہ اِندر تین سو بھینسوں کا ماش کھاتا ہے یہ کیوں نہ کئے جاویں کہ وہ تین سو یعنی سینکڑوں راجاؤں کے پیش کئے ہوئے ماش کے بڑے کھاتا ہے ۔ اور واستو میں اب بھی اکثر یگیوں میں ماش کے بڑے پکائے اور کھلائے جاتے ہیں ۔

برہد آرنیک اُپنشد (۶ - ۴ - $\frac{17}{18}$) میں آیا ہے کہ جو چاہتا ہے کہ میری لڑکی پنڈِتا پیدا ہو وہ تلوں کا اودن پکائے اور جو چاہتا ہے کہ میرا لڑکا پنڈت پیدا ہو وہ ماش کا اودن پکائے اور کھائے ۔ اور ماش کے پکش والے کہتے ہیں کہ یہاں بھی اصل لفظ ماش ہی ہونا چاہیئے نہ کہ ماشں - کیونکہ تلوں کے مقابلہ میں ماش ہی زیادہ مناسب ہے نہ کہ ماشں ۔

مگر اس سے اگلے ہی فقرہ میں اُپنشد نے اس ماشں اودن

کی وِدھی یہ بتائی ہے کہ وہ اُکشن یا رِکھب سے تیار
کیا جاوے۔ اور اُکشن اور رکھب بیل کو کہتے ہیں اور
ماتس بھکشی اس سے نہ صرف ماتس کھانا بلکہ گائے اور
بیل کا ماتس کھانا سِدّھ کرتے ہیں + مگر اُن کو معلوم ہونا
چاہیئے کہ اُکشن اور رِکھب سوم کے ہی دوسرے نام ہیں
اس لحاظ سے کہ سوم کے وِدھی پوربک پریوگ سے پُرش
میں بیل یا سانڈ کا سا بل پیدا ہوتا ہے + رکھب کے لئے تو
ہم نرُکت کا پرمان نیچے دے چکے ہیں اُکشن یا اُکشن
جس کا بگڑ کر انگریزی میں اوکس بمعنی بیل ہو گیا ہے اُس
کے لئے آپ نے کی سنسکرت انگلش ڈکشنری کو دیکھ لو + اور
سوچنے کی بات ہے کہ اُپنشد اوپر سے یہ کہتا چلا آرہا ہے
کہ جو چاہتا ہے کہ میرے ایسا لڑکا پیدا ہو جو ایک وید پڑھ
جائے وہ دُودھ میں پکا ہوا اودن کھائے اور جو چاہتا ہے
کہ ایسا لڑکا پیدا ہو جو دو وید پڑھ جائے وہ دہی میں پکا ہوا
اودن کھائے جو چاہتا ہے کہ پنڈتا لڑکی پیدا ہو وہ تِلوں
کا اودن کھائے اور آخر میں کہتا ہے کہ جو چاہتا ہے کہ
ایسا پُتر پیدا ہو جو پورا وید ویتّا ہو اور سمتی ارتھات سماج
کا بھوشن ہو تو وہ رِکھب یا اُکشن میں پکایا ہوا اودن کھائے
تو کیا وہ یہاں دُودھ دہی اور تِلوں سے ایک دم بیل کے ماس
پر گر جاتا ہے یا اُسی ساتوِک بھوجن کے سلسلہ کو جاری رکھتا
ہوا انجام سوم میں پکائے ہوئے ماش پر آتا ہے + مگر بلّی کو

خواب میں چھیچھڑے ہی دیکھتے ہیں ÷

اشومیدھ یعنی گھوڑے کی قربانی

مگر گائے بیل کی قربانی ہوتی تھی یا نہیں ہوتی تھی (اور جہاں تک ہم دیکھتے ہیں نہیں ہوتی تھی) پر گھوڑے کی قربانی کا ہونا ضرور رگوید (منڈل ۱۔ سوکت ۱۶۲) سے ظاہر ہوتا ہے اور ہم اس سارے سوکت کا ترجمہ لفظ بلفظ وید کی اصل سنسکرت سے ساین آچارج کے بھاشیہ کے انوسار کر کے نیچے درج کرتے ہیں تاکہ پاٹھک گن خود دیکھ لیں کہ وید اس وشئے میں کیا کہتا ہے :۔

رگوید ۱۔ ۱۶۲

(۱) مِتر۔ ورُن۔ اَرْیما۔ آیو (وایو)۔ رِبھوؤں کا سوامی اِندر اور مرُت ہم کو برا بھلا نہ کہیں کیونکہ ہم اب یگیہ میں دیوجات واجی (گھوڑے) کے بیر کرموں کا برنن کرتے ہیں ÷

(۲) جبکہ سُندر سُنہری بھوشنوں سے بھوشِت گھوڑے کے سامنے سے وان کو ہاتھوں میں پکڑے ہوئے لے جاتے ہیں تو وہ وِشو روپ (سرو پرکار سے سُندر) بکرا چلتا ہوا ممیاتا ہے اور اِندر اور پُوشن کے پیارے پاتھ (رستے یا اَنّ) کو پراپت کرتا ہے ÷

(۳) سب سے پہلے یہ چھاگ (بکرا) جو سارے دیوتاؤں کے یوگیہ ہے اور اگنی کا بھاگ ہے لایا جاتا ہے ÷ اور تُوشٹا

(دیوتا) گھوڑے کے ساتھ اس پُروڈاش (پہلی آہوتی) کو پریتی کارک سُندر ان بنا دیتا ہے ٭

(۴) جبکہ منشیہ ہوی کے یوگیہ دیویان (سے جانے والے) گھوڑے کو رِتو رِتو پر تین دفعہ نکالتے ہیں تو یہ اگنی کا بھاگ اَج (بکرا) سب سے پہلے آکر دیوتاؤں کو یگیہ کی سُوچنا دیتا ہے ٭

(۵) ہوتا - ادھوریو - اُدگاتا اور برھما[۲۸] تم سب اس سُندر النکار اور سندر کرم والے یگیہ سے اگنی کُنڈوں کو بھر دو ٭

---

۲۸ یگیہ میں چاروں ویدوں کے کرم کرانے والے رِتوِجوں کا کام پڑتا ہے - اِن میں جو رِتوِج رگوید کو جاننے والے ہوتے ہیں اُن کو ہوتا کہتے ہیں اور جو یجُروید - سام وید - اور اتھروید کو جاننے والے ہوتے ہیں اُن کو کرم سے ادھوریو - اُدگاتا - اور برھما کہتے ہیں (دیکھو گوپتھ براھمن ۲-۲۴) ٭ وید کے اس منتر میں صرف پہلے دو رِتوِجوں کے نام آئے ہیں اُدگاتا اور برھما کے نام نہیں آئے ہیں منتر کے اور شبدوں سے ان کے ارتھ گرہن کئے گئے ہیں ٭ پر رگوید ۱۰-۷۱-۱۱ میں جات وِدیا کے جاننے والے برھما کا اور ۱۰-۱۰۷-۶ میں سام کے گاین کرنے والے سام گا کا نام آیا ہے ٭ وید کا ہوتا پارسیوں کی مقدس کتاب ژند اوشتا میں زوتا ہوگیا ہے اور رِتوِج کا رتھوی بن گیا ہے ٭

(۶) جو لوگ یُوپ (یگیہ ستمبھ) کے لئے لکڑی کاٹتے ہیں۔ جو اُس کو اُٹھا کر لاتے ہیں۔ جو گھوڑے کے یُوپ کے لئے چشال (چندوبا) بناتے ہیں۔ جو گھوڑے کے لئے پچن (پکانے کی چیزیں یا پکانے کے برتن) اکٹھے کرتے ہیں اُن سب کا سنکلپ ہمارے لئے پورا ہو +

(۷) سُندر پیٹھ والا گھوڑا جیسا کہ میں چاہتا تھا آگیا ہے یہ دیوتاؤں کی آشا پوری کرے گا + براھمن اور رشی اُس کا انومودن کرتے ہیں اور ہم دیوتاؤں کی پُشٹی کے لئے اس کو باندھتے ہیں [یا اس کو اپنا بندھو (مِتر) بناتے ہیں] +

(۸) گھوڑے کے گلے کی رسّی۔ پیروں کی رسّی۔ سر کی رسّی۔ باگ ڈور زیر بند وغیرہ یہاں تک کہ جو اُس کے منہ میں گھاس کے تنکے ہیں وہ سب دیووں میں ہوں (ارتھات دیوتاؤں کے نِمت ہوں) +

(۹) جو مکھیاں گھوڑے کے گوشت کو کھا رہی ہیں۔ جو گھوڑے کو قربان کرنے کے وقت) سواری (یگیہ ستمبھ کی لکڑی) اور سودِھتی (چھری) میں چمٹ رہی ہیں یا جو (جھٹکئی) کے ہاتھوں اور ناخنوں پر بیٹھی ہوئی ہیں وہ سب دیووں میں ہوں (ارتھات دیوتاؤں کے نمت ہوں) +

(۱۰) جو اس کے پیٹ میں سے ادھ کچرا (کھانا) نکلتا ہے اور جو کچّے مانس کی گندھ اُٹھتی ہے شُمِتا (جھٹکئی لوگ) اُس کو دور کر دیں اور جو کچھ میدھ (یگیہ) کے یوگیہ ہے اُس کو اچھی

طرح پکا دیں +

(۱۱) شوُل (سیخ) پر چڑھائے ہوئے تیرے گاتر سے اگنی سے پکتے ہوئے جو کچھ ٹپکے وہ بھُومی پر یا گھاس پر نہ گرے بلکہ وہ کامنا کرنے والے دیوتاؤں کو دیا جاوے +

(۱۲) جو پکتے ہوئے واجی (گھوڑے) کی نگرانی کرتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ اب اِس کی خوشبو ٹھیک ہوگئی اس کو لے جاؤ۔ جو اس کے مانس کی بھکشا کی اُپاسنا کرتے ہیں اُن سب کا اُدّیم ہمارے لئے پورا ہو +

(۱۳) مانس کے پکانے والی اُکھا (دیگچی) کی کرچھی اور اُس کے رس کے سینچنے کے پاتر (برتن)۔ اُس کے ٹھنڈا کرنے کے (برتن)۔ چروؤں کے ڈھکن۔ انک اور چھرے یہ سب اشو کے بھُوشن ہیں +

(۱۴) گھوڑے کے چلنے پھرنے بیٹھنے اور بندھنے کے استھان اور جو کچھ کہ اُس نے کھایا پیا ہے وہ سب (اے گھوڑے) دیوتاؤں کے لئے ہوں (ارتھات نِرارتھک نہ ہوں) +

(۱۵) دھوئیں کی گندھ والی اگنی تجھ میں سے آواز نہ نکلوائے تپی ہوئی دیگچی نہ اُچھلے اور نہ پھٹے + اس پرکار کے اُدّیم سے یگیہ میں ہوم کئے ہوئے اشو کو دیوتا سویکار کرتے ہیں +

(۱۶) جو جھول کہ گھوڑے پر ڈالتے ہیں۔ جو سونے کے زیور اُس کو پہناتے ہیں۔ اور اُس کے سر اور پیروں کے بندھن جو اُن کو پیارے ہیں وہ سب دیوتاؤں کو پراپت ہوں ✣

(۱۷) اگر کوئی تجھ کو بڑے زور سے سُوسُو کرتے ہوئے اور چلتے ہوئے اپنی ٹھوکر یا کوڑے سے دُکھ دیتا ہے تو میں اُس کو اپنے منتر سے شانت کر دیتا ہوں جیسے کہ یگیوں میں سرُچ سے ڈالی ہوئی ہویاں ✣

(۱۸) دیوتاؤں کے پیارے اس واجی (ویگ وان) اشو (گھوڑے) کی ۳۴ پسلیوں میں سوَدھِتی (چھری) گھُستی ہے۔ اس کے گاتروں میں چھدر (سوراخ) نہ پڑیں۔ اس کے ایک ایک جوڑ کو دیکھ بھال کر کاٹنا ✣

(۱۹) اس تُوشٹو (چمکدار یا تُوشٹری دیوتا کے) گھوڑے کا وِشستا (وِشسن یا قربانی کرنے والا) ایک ہے اور دو اُس کے پکڑنے والے ہیں ✣ اور وہ ایک رِتو ہے (اور وہ دو دن اور رات ہیں) ✣ جن جن تیرے گاتروں کو میں رِتو رِتو میں سنسکرت کرتا ہوں اُن کو پنڈوں کے روپ میں اگنی میں ہون کرتا ہوں ✣

(۲۰) تیری پیاری آتما تجھ کو دیوتاؤں کے پاس جاتے ہوئے نہ تپائے۔ سوَدھِتی (چھری) تیرے انگوں میں دیر تک نہ ٹھیرے ✣ اور لالچی اور اناڑی وِشستا اپنی اَسی (تلوار) سے تیرے

گا تّروں میں برتھا چھدر نہ کریں +

(۲۱) نہ تو مرتا ہے نہ تیری ہنسا ہوتی ہے ۔ تو آسان رستے سے دیوتاؤں کو پراپت ہوتا ہے + (اِندر کے واہن) ہری اور (مرت گن کے واہن) پرشتی تیرے لئے رتھ میں جتے ہوئے ہیں اور سورج کے رتھ میں بھی گھوڑا جُتا ہوا تیار ہے (تجھ کو لے جانے کے لئے) +

(۲۲) یہ واجی (گھوڑا) ہمکو گئوویں دے ۔ اور گھوڑے دے ۔ پُتر پوتر آدِک سنتان دے ۔ سب کو پالنے کے لئے دھن دے + اور یہ ہوِشمان اور اَدِتی (اَدین) اشوہم کو پاپ سے بچائے اور ہم میں کشتر بل پیدا کرے[۵۲۹] + اِتی +

یہ بیان صاف گھوڑے کی قربانی کا بیان ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویدِک کال میں گھوڑے کی قربانی کا یگیہ جس کو اشومیدھ کہتے ہیں ضرور ہوتا تھا اور شت پتھ آدِک براھمنوں میں اور آشولاین آدِک کے شرَوت اور سماڑت سُوتروں میں جو اِس کا وِدھان ہے اُس سے اس کی تصدیق ہوتی ہے + اور یہ قربانی راماین اور مہابھارت کے زمانوں تک بلکہ گپت بنسی راجاؤں کے زمانہ تک ہوتی چلی

---

۵۲۹ اس بیان سے جو کسی قدر گلانی پیدا کرنے والا ہے مقابلہ کرنے کے لئے دیکھو بائیبل کی کتاب لیویٹکس میں قربانی کا بیان جو اس سے بھی زیادہ گلانی پیدا کرنے والا ہے +

آئی جیسا کہ اس گرنتھ کے اگلے بھاگوں میں اُن زمانوں کے کے حالات دیکھنے سے معلوم ہوگا[۱۳۰]۔

رگوید کے ایک سوکت (۵-۲۷) میں اشومیدھ کا نام بھی آیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ اس یگیہ کا نام اشومیدھ بھی ویدک نام ہے۔ مگر براھمنوں کے ودھان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس یگیہ کے کرنے کا ادھیکاری کیول راجا ہی ہوتا تھا اور راجا بھی وہ جس کا راجیہ چاروں کھونٹ میں پھیلا ہوا ہوتا تھا۔ چنانچہ سوترکار آپستمب کا بچن ہے کہ اشومیدھ کا یگیہ وہ راجا کرے جو ساروبھوم ہو ارتھات جو ساری بھومی کا راجہ ہو نہ کہ وہ جو ساری بھومی کا راجا نہ ہو۔ اور گھوڑا بھی جو قربان کیا جاتا تھا وہ ہوتا تھا جو چاروں کھونٹ کے راجیوں میں سے بجے کی دھجی اُڑاتا ہوا واپس آتا تھا[۱۳۱]۔

---

[۱۳۰] گھوڑے کی قربانی وسط ایشیا کے اندر قوم سنتھیا کے لوگوں میں بھی جاری تھی (اور وہاں بھی یہ رسم ہندوستان سے ہی پہونچی ہوگی) اور جرمنی اور آسٹریا میں یہ قربانی بیاہ شادیوں کے موقعوں پر اب تک ہوتی ہے۔

[۱۳۱] انگلستان میں بادشاہوں کی تاجپوشی کے موقعوں پر گھوڑے کی قربانی کی رسم اب تک جاری ہے چنانچہ شہنشاہ جارج ششم کی تاجپوشی پر جو بماہ مئی ۱۹۳۷ء انگلستان میں بڑی دھوم دھام سے منائی گئی تھی گھوڑے کی قربانی بھی ہوئی تھی اور ہندوستان میں جگہ جگہ اس کے خلاف آواز اُٹھائی گئی تھی۔

اس پر بھی اشومیدھ یگیہ میں گھوڑے کا قربان کرنا چنداں لازمی نہیں تھا - چنانچہ مہابھارت (شانتی پرو - ادھیائے ۳۳۷) میں ایک کتھا آئی ہے کہ مگدھ کے راجا وسو (اوپرچر) نے اشومیدھ یگیہ کیا تھا مگر اس میں کوئی پشو قربان نہیں کیا تھا اور یگیہ کی ساری سامگری کے لئے کیول جنگل کی پیداوار (بناسپتی) سے ہی کام لیا تھا[۳۱]۔ پس اشومیدھ میں گھوڑے کی قربانی کا وِدھان تو رِگوید سے ظاہر ہے لیکن جو شرطیں کہ براہمنوں اور سُوتروں کے بچنوں سے اس کے ساتھ لگی ہوئی دکھائی دیتی ہیں اُن کو دیکھا جاوے تو گھوڑے کی قربانی نہ ہونے کے ہی برابر تھی۔

اس سلسلہ میں شت پتھ براہمن کا ایک بچن جس سے برہد آرنیک اُپنشد شروع ہوتا ہے یہ ہے:۔

وہ اُشا یگیہ کے گھوڑے کا سر ہے۔ سورج آنکھ ہے۔ ہوا پران ہے۔ ویشوانر اگنی مکھ ہے۔ سموتسر گھوڑے کا شریر ہے۔ آکاش پیٹھ ہے۔ انترکش پیٹ ہے۔ پرتھوی کھر ہے۔ دِشائیں پہلو ہیں۔ بیچ کی دِشائیں پسلیاں ہیں۔ رِتوئیں

۳۲ اس سے اگلے ادھیائے ۳۳۸ میں اس بات پر بحث ہے کہ یگیہ کے لئے اَج کے ارتھ بکرے کے ہیں یا اوشدھیوں کے بیج کے۔ اور رشیوں کی ویوستھا اس میں یہ ہے کہ اَج کے ارتھ یہاں بیج کے ہیں۔

انگ ہیں - مہینے اور پکش جوڑ ہیں - دن رات پیر ہیں - نکشتر ہڈیاں ہیں - بادل ماس ہیں - بالو کا ریت اُدھ پچا کھانا ہے - ندیاں ناڑیاں ہیں - پربت جگر اور تلی ہیں - اوشدھیاں اور بنسپتیاں لوم (بال) ہیں - پُورْو آدھن پُورْو آدھ ہے - اپر آدھن اپر آدھ ہے - اس کا جمائی لینا بجلی کا چمکنا ہے - اس کا لرزنا گرجنا ہے - اس کا مُوتنا برسنا ہے - اس کی بانی بانی ہے"۔

اس بچن میں اشومیدھ کے اشو کو وِراٹ سے تشبیہ دی ہے اور اشو کے ایک ایک انگ کو وِراٹ کے ایک ایک انگ سے ملایا ہے۔ مگر اس سے یہ نہیں کھلتا کہ اشومیدھ کا برنن جو نیچے رگوید (۱- ۱۶۲) میں آیا ہے وہ شت پتھ براھمن کے اس بچن کے انوسار ایک روپک ہی ہے یا واستو میں اصلی قربانی کا بیان ہے۔

ہمارے خیال میں اسی شت پتھ براھمن کا ایک اور بچن جو (کانڈ ۱- ادھیائے ۲- براھمن ۳- کنڈِکا ۶) میں آیا ہے وہ قربانی کے اِن سارے وِشوں کو صاف کر دیتا ہے اور اُس بچن کا سار یہ ہے کہ پُرش - گھوڑا بیل - بھیڑ - بکرا - چاول اور جو اپنے اپنے زمانہ میں یگیہ کے پشو ہوئے۔

تفصیل اس بچن کی یہ ہے کہ "پہلے دیوتا آدمی

کی قربانی کیا کرتے تھے۔ مگر قربانی کا انش آدمی میں سے
نکل کر گھوڑے میں داخل ہوگیا اور وہ گھوڑے کی قربانی
کرنے لگے۔ پھر یہ انش گھوڑے میں سے نکل کر بیل میں
داخل ہوگیا اور وہ بیل کی قربانی کرنے لگے۔ پھر یہ انش
بیل میں سے نکل کر بھیڑ میں داخل ہوگیا اور وہ بھیڑ کی
قربانی کرنے لگے۔ پھر یہ انش بھیڑ میں سے نکل کر بکرے
میں داخل ہوگیا اور وہ بکرے کی قربانی کرنے لگے۔ پھر
یہ انش بکرے میں سے نکل کر پرتھوی میں داخل ہوگیا
اور انہوں نے اُس کی تلاش میں پرتھوی کو کھودنا شروع کیا۔

۳۳ے اصل سنسکرت کا لفظ آلبھ ہے اور اس کا ارتھ چھُونا اور
قربان کرنا دونوں ہوتا ہے اس لئے بعض سجّن کہتے ہیں کہ یہاں
اس کا ارتھ چھُونا ہی ہے جیساکہ منوسمرتی (ادھیائے ۵۔شلوک ۸۷)
میں آیا ہے کہ اگر کوئی براھمن کسی ہڈی سے چھُو جاوے تو گائے کے
آلبھ ارتھات چھُونے سے یا سورج کے درشن کرنے سے شُدّھ ہو۔ اور
اب بھی جب کسی وستو کا دان کرتے ہیں اُس کو پہلے ہاتھ سے چھُوتے ہیں۔
اسی طرح سے جس لفظ کا ارتھ ہم نے انش کیا ہے وہ سنسکرت کا شبد
میدھا ہے اور اُس کا ارتھ بدّھی بھی ہے پس ان ارتھوں سے براھمن کے اس
بچن کا ارتھ یہ ہوگا کہ پہلے منشیوں کو دان میں دیتے تھے پھر دان کرنے کی یہ بدّھی
منشیہ میں سے نکل کر گھوڑے میں داخل ہوگئی اور لوگ گھوڑوں کو دان میں دینے
لگے وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ ارتھ دُور کے ہیں اور نتیجہ دونوں ارتھوں کا ایک ہی ہے۔

انجام اُنہوں نے قربانی کے اس انش کو چاول اور جو میں پایا۔
چنانچہ اب جانوروں کی قربانی کی جگہ چاول اور جو کے پنڈ
دیئے جاتے ہیں اور جو پھل اُس قربانی کا تھا وہی پھل ان
پنڈوں کا ہے"۔

پس اس بچن نے اس بات کا فیصلہ صاف کر دیا کہ
انسان تہذیب کے ابتدائی زمانہ میں پُرش یعنی انسان
تک کی قربانی کرتا تھا جیسا کہ ہندوستان میں اب بھی
کبھی کبھی وحشی اور غیر مہذب قوموں میں ایسی قربانیاں
سنائی دے جاتی ہیں۔ مگر جوں جوں انسان تہذیب
میں ترقی کرتا گیا قربانی کی شکل پُرش سے گھوڑے میں -
گھوڑے سے بیل میں - بیل سے بھیڑ بکرے میں اور بھیڑ
بکرے سے چاول اور جو میں پلٹتی رہی چنانچہ اب گیہوں میں
جو ہی چڑھائے جاتے ہیں۔

پُرش میدھ یعنی انسان کی قربانی

ویدمیں کسی ایک زمانہ کا حال برنن نہیں
ہے بلکہ مختلف زمانوں کا حال برنن ہے
اس لئے اس میں پُرش سے لے کر
بھیڑ بکرے تک کی قربانیوں کا ذکر ہے۔
چنانچہ دوسری قربانیوں کا حال تو اُس بیان سے دکھائی دیتا
ہے جو ہم ابھی اوپر کر چکے ہیں اور پُرش کی قربانی کا حال
شُنہہ شیپ کے اُس اتہاس سے ظاہر ہے جو رگوید (۱-۲۴)
میں آیا ہے اور جس کو ہم نے پیچھے ادھیائے ۳ میں وشوامتر

جی کے پرسنگ میں مفصل بیان کر دیا ہے + مگر شُنہہ شیپ
کا برنن ایک اتہاسک برنن ہے نہ کہ اس وشے میں وید
کی آگیا یا آدیش کا کتھن ہے + اور اتہاس بتاتا ہے
کہ تہذیب کے ابتدائی زمانوں میں انسان کی قربانی نہ
صرف ہندوستان میں رائج تھی بلکہ یوروپ کی مغربی
اقوام میں اس سے بھی زیادہ رائج تھی چنانچہ کرسچن لٹریچر
سوسائٹی[۳۷] کی ایک کتاب میں جو ویدوں کے وشے پر ہے
درج ہے کہ "ہم جانتے ہیں کہ ابتدائی زمانہ میں مغربی
آریا بھی انسان کی قربانی کرتے تھے۔ انگلستان میں
انسانوں کی بڑی بڑی تعداد میں لکڑی کی جالی دار موزنیوں
میں زندہ جلائی جاتی تھیں۔ ایتھنیز (دارالخلافہ یونان) میں
ایک مرد اور ایک عورت ہر سال قوم کے گُناہوں کے کفارے
کے لئے قربان کئے جاتے تھے۔ جرمن لوگ بعض اوقات
ایک ایک وقت میں کئی کئی سو آدمی قربان کرتے تھے" +
اور یہ حال یوروپ میں اُس زمانہ میں تھا جبکہ ہندوستان میں
انسان کی قربانی بھیڑ بکرے میں اور بھیڑ بکرے سے
چاول اور جو میں تبدیل ہو چُکی تھی +

یگیہ کا تتو یگیہ کا شبد یج دھاتو سے بنا ہے اور اس دھاتو
کے ارتھ دیو پوجا سنگتی کرن اور دان کے ہیں۔

[۳۷] اس سوسائٹی کے لئے دیکھو آگے فٹ نوٹ ۵۳ +

انگریزی میں اس کا ترجمہ غلطی سے سیکریفائس (Sacrifice)
کرتے ہیں اور چونکہ سیکریفائس کے معنی قربانی کے ہیں اس
لئے یگیہ کو بھی ایک قربانی ہی سمجھنے لگے ہیں۔ مگر یہ غلطی ہے
ہندوؤں کا یگیہ اور لوگوں کی قربانی نہیں ہے۔ اس میں
یگیہ کرنے والا یجمان آپ یگیہ کا پشو ہے جس طرح پرماتما
آپ اس سرشٹی روپی یگیہ کا پشو ہے۔ رگوید (۱۰-۹۰)
میں اس کا برنن اس طرح آیا ہے:-

(۱۵) وِراٹ پُرش (پرماتما) آپ اس یگیہ کا پشو ہوا۔
(۱۳) چندرما اُس کے من سے اُوتپن ہوا۔ چکشو سے
سورج اُوتپن ہوا۔

(۱۴) نابھی سے انترِکش ہوا۔ سر سے آسمان ہوا۔ پیروں
سے بھومی۔ کانوں سے دِشائیں اور اسی پرکار سے اور
لوک اوتپن ہوئے۔

(۶) بسنت رِتو اس یگیہ کا گھی بنی گرمی ایندھن اور
شرد ہوی ہوئی۔

(۱۶) اس پرکار دیوتاؤں نے یگیہ (آتم دان) سے یگیہ
رچا اور یگیہ کے یہ کرم پرتھم دھرم ہوئے۔

اس آدرش کے انوسار براھمنوں میں جگہ جگہ یہی
بچن دیکھنے میں آتے ہیں کہ یجمان خود پشو ہے کیونکہ
یگیہ یجمان کو ہی سورگ میں لے جاتا ہے (مثال کے لئے
دیکھو تیتری براھمن ۳-۱۲-۲-۳ اور شت پتھ براھمن ۱۱-۲-۸-۲)

جن کا انفط یہ ہے کہ آدمی بجائے اس کے کہ بے زبان
پشوؤں کی قربانی کرے اپنے نفس کی قربانی کرے
جس سے وہ سوَرگ میں پہونچے) + مگر بجائے اس کے
کہ یگیہ رچنے والا یجمان وِراٹ پُرش (پرماتما) کے
آتم دان (ایثار نفس) کا آدرش اپنے آگے رکھکر اپنے
نفس کو قربان کرتا دوسرے جیووں کو قربان کرنے
لگا اگرچہ جوں جوں سبھیتا ترقی پکڑتی گئی ہندو آریا
جیووں کو چھوڑکر چاول اور جو پر آگیا مگر اور قومیں وہاں
کی وہاں ہی رہیں +

اجناس

ہم زراعت کا ذکر کرتے کرتے پشوؤں پر جو زراعت
کا ایک انگ اور بڑا انگ ہیں جا پہونچے اور پشوؤں
کے ذکر میں پشوبلی کے وِدھان پر آن اُترے اور اس میں
ہمیں ذرا وِستار سے کام لینا پڑا + مگر اب ہم پھر زراعت
کی طرف لوٹتے ہیں اور زراعت کے اجناس کا ذکر کرتے
ہیں + پس معلوم ہو کہ زراعت کے اجناس ہیں یَوْ (جَو) اور
دھانیہ (چاول) کا ذکر اکثر آتا ہے۔ مگر اس کے معنی یہ نہیں
ہیں کہ جَو اور چاول کے سوائے اور کوئی اناج نہیں ہوتا
تھا۔ یا ناج کے سوائے اور کسی جنس کی کاشت نہیں ہوتی
تھی +

پارچہ بافی

رگوید کے ندی سوکت (۱۰-۷۵) کے منتر (۸)
میں سندھو (سندھ) کی اور چیزوں کے ساتھ

وہاں کے کپڑوں کی بھی تعریف آتی ہے اور ظاہر ہے کہ کپڑوں کے لئے کپاس یعنی روئی کی کاشت لازم ہے + اور جب ہم ایک منتر (۲-۲۸-۵) میں ایک رشی کو یہ کہتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ میرے دھرم اور کرم کے تانے اور بانے کا تنتو (تار) نہ ٹوٹے اور منتر (۹-۸۶-۳۲) میں تری ورت تنتو (تہرے بٹے ہوئے سُوت) کو دیکھتے ہیں تو ہم بھروسہ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ویدک کال میں کپاس کی کاشت ہوتی تھی اُس سے سُوت کاتا جاتا تھا اور اُس سُوت سے کپڑا بُنا جاتا تھا + اُون کا نام تو ندی سُوکت کے اسی منتر (۱۰-۸۵-۸) میں سپشٹ ہی آیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ سوتی کپڑوں کے ساتھ اُونی کپڑے بھی بُنے جاتے تھے +

موہنجو دارو کا شہر ابھی سندھ کے ضلع لڑکانہ میں جو حیدر آباد اور سکّر کے درمیان ہے زمین کے اندر سے دبا ہوا نکلا ہے اور گورنمنٹ ہند کے آرکیولوجکل ڈیپارٹمنٹ نے اس کو مسیح سے تین ہزار برس پہلے اور اب سے پانچ ہزار برس پہلے کا مانا ہے جیسا کہ اس ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے اُس ٹکڑے سے واضح ہوگا جو ہم نے اصل انگریزی میں اس بھاگ کے آخیر میں لگایا ہوا ہے + اس کے کھنڈروں میں سے جہاں اور عجیب عجیب چیزیں نکلی ہیں وہاں چاندی کا ایک بڑا ڈبّہ بھی نکلا

ہے جس میں سونے کے زیورات اور جواہرات رکھے ہوئے ہیں اور جس پر رُوئی کے تاروں کا بُنا ہوا کپڑا لپٹا ہوا ہے۔ پس آج سے پانچ ہزار برس پہلے تک کی تو مجسم تصدیق ہی اس بات کی نکل آئی کہ ہندوستان میں روئی کی کاشت ہوتی تھی اور اُس کے کتے ہوئے سُوت سے کپڑا بُنا جاتا تھا اور اس سے پہلے ویدک کال کی تصدیق جو خُود ویدسے ہی ہوتی ہے وہ بھی ایسی ہی زوردار ہے جیسی یہ مجسّم تصدیق۔ اسی طرح سے موہنجو دارو کے اِن کھنڈروں میں سے گیہوں بھی دبے ہوئے نکلے ہیں اور ان کو انگلینڈ لے جا کر جو بویا گیا تو حالانکہ یہ پانچ ہزار برس کے پُرانے تھے پھر بھی اس زور سے پھولے اور پھلے کہ انگلینڈ کے تازہ گیہوؤں کو پیچھے چھوڑ گئے[۳۵]۔ مگر ویدوں میں گیہوں کا ذکر نہیں پایا جاتا۔

دیگر مختلف پیشے

راجا لوگ نہ صرف سُوت اور اُون کے سادے کپڑے پہنتے تھے بلکہ زردوز بھی پہنتے تھے۔ سرگ (مالا) اور رُکم (سنہری سینہ بند) وغیرہ زیورات اور انمول رتن (جواہرات) سے مزین ہوتے تھے اور جلوس کے وقت

[۳۵] موہنجو دارو کے اور حالات ہم آگے جگہ جگہ بیان کرینگے۔

ہاتھیوں[۳۶] پر سوار ہوتے تھے (۴-۴-۱) + یُدھ میں رتھوں پر چڑھتے تھے زرہ بکتر سجاتے تھے اور مختلف ہتھیاروں سے مسلّح ہوتے تھے (۴-۷۵)- اور پیادے اور سوار ساتھ ہوتے تھے (۴-۴۲-۵) + اور اِن باتوں کے لئے جِن جِن دستکاریوں اور پیشوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب ظاہر ہے کہ اس ویدِک کال میں موجود تھے +

تجارت

خرید و فروخت باقاعدہ ہوتی تھی - چنانچہ رگوید (۴-۲۴-۹) میں کریی (خرید) اور وِکری (بِکری یا فروخت) کا ذکر آتا ہے + اور خرید اور فروخت کے لئے جو سکّہ رائج الوقت چاہیئے تو وہ بھی نِشک کی شکل میں موجود تھا + نِشک سونے کا سکّہ تھا اور چونکہ کبھی کبھی لوگ اس کے ہار بنوا کر بھی گلے میں ڈال لیتے تھے جیسے کہ اب بھی لوگ اشرفیوں کے ہار بنوا لیتے ہیں اس

---

[۳۶] ہندوستان میں ہاتھی ہمیشہ سے چلے آتے ہیں - چنانچہ حال میں ہی ضلع الٰہ آباد کی جاگیر دیّا میں ایک ندی کے کنارے ایک بہت بڑا پنجر نِکلا ہے - اور ماہرانِ علم جیالوجی نے اُس کو ہاتھی کا پنجر بتایا ہے + یہ پنجر موجودہ نسل کے ہاتھیوں کے جسم سے بہت بڑا ہے اور اس کے دانت بارہ فٹ لمبے ہونے پائے جاتے ہیں - اور جیالوجی کے حساب سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ یہ نسل آج سے ایک لاکھ برس پہلے ہوگی + یہ پنجر اب ہندو یونیورسٹی بنارس میں موجود ہے + (اخبار ہندوستان ٹائمز - مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۴ء) +

لئے نِشک سونے کے ہار کو بھی کہتے تھے (۱-۱۲۶-۲+۵-۱۹-۳)
رامائن کے زمانہ میں تو یہ نِشک عام طور پر رائج تھا (دیکھو
رامائن - سرگ ۷ - شلوک ۱۱)+

جہاز رانی

وید کے اکثر منتروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویدک
کال میں ہندو آریا فن جہاز رانی میں بھی ماہر تھے+
مثلاً رگوید (۱-۱۱۶-۵) میں ایک ایسی ناؤ کا ذکر آتا ہے جو
سو اَرِتر یعنی سو چپوؤں سے سمُدر میں چلتی تھی+ پروفیسر میکڈونل
صاحب کا خیال ہے کہ ویدِک کال کے ہندو آریا جو وسط ایشیا
سے پنجاب میں وارد ہوئے تھے ابھی سمندر تک نہیں
پہنچے تھے اس لئے سمندر کے حال سے واقف نہیں تھے
اور اس لئے وید میں جو سمُدر کا لفظ آیا ہے اُس سے
غالباً دریائے سندھ ہی مُراد ہے جو اُن کو سمندر جیسا جس کا اُنہوں
نے نام ہی نام سُنا ہوا تھا نظر آتا ہوگا+ مگر رگوید (۸-۶-۴)
میں یہ کہکر کہ سب لوگ اِندر کے لئے اِس پرکار سے نمسکار
کرتے ہیں جس پرکار سے کہ سب "سِندھو سمُدر کے لئے" سندھو
اور سمندر کی تمیز خود کر دی گئی ہے+ اور اسی طرح سے
۷-۴۹-۲ میں سمُدر کو اور جلوں سے الگ دکھاتے ہوئے
کہا ہے کہ "جو جل دِوّیہ (آسمانی) ہیں یا جو کھود کر نکالے گئے
ہیں (جیسے نہر یا کوئیں) یا جو خود پیدا ہو کر سمُدر آرتھ (سمندر
کی اور) جاتے ہیں (جیسے دریا) اور جو آپ پوتر ہیں اور دوسروں
کو پوتر کرتے ہیں وہ سب جل دیویاں یہاں میری رکھشا کریں"+

نہ ہندو آریا کہیں باہر سے ہندوستان میں آئے۔ وہ سدا سے
ہندوستان میں ہی رہتے تھے اور اس لئے ہندوستان کے
نقشے سے پورے واقف تھے ÷ چنانچہ رگوید (۱۰-۱۳۶-۵)
میں پُورُو اور اپر دو سمندروں کا ذکر ہے اور یہ دو سمندر ظاہر
ہے کہ ہندوستان کے مشرقی اور مغربی سمندر ہیں جن کے
ساحل پر اب مشرق میں مدراس اور مغرب میں بمبئی واقع ہیں÷
۷-۹۵-۲ میں سرسوتی کو گری (پہاڑوں) سے سمندر تک بہتے
ہوئے بیان کیا ہے اور یہاں سمندر سے ظاہر ہے کہ سمندر
ہی مراد ہے جس میں سرسوتی جا کر گرتی تھی نہ کہ دریائے سندھ÷
پس رگوید کے جس منتر (۱-۱۱۶-۵) میں سو چپوؤں والی ناؤ کا سمندر میں چلنا
اوپر بیان کیا گیا ہے۔ وہاں سمندر سے مراد سمندر ہی ہے۔ اور سو چپوؤں والی ناؤ سے ایک
خاصا بڑا جہاز مراد ہے جو سمندر میں چلتا تھا نہ کہ کوئی دریاؤں میں چلنے والی کشتی ÷ رگوید
(۱-۲۵-۷) میں ورُن کو جو سمندر کا دیوتا ہے سمندری
لکھا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ (ورُن) ناؤ کے رستے
جانتا ہے اور اُس سے بھی ویدک ہندوؤں کا سمندر سے
اور سمندری ناؤ یعنی جہاز سے آشنا ہونا ثابت ہوتا ہے ÷
اور اس سب سے ویدک کال میں ہندوؤں کی جہازرانی
سدھ ہے ÷ اور ویدک کال کے پشچات تو ہندوؤں کی
جہازرانی زمانہ قدیم میں تاریخ سے ہی ثابت ہے کیونکہ
بَبلونیا (بابل) واقعہ میسوپوٹیمیا جو ہندوستان سے باہر کے
ملکوں میں سب سے زیادہ پُرانا مُلک ہے وہاں پایا جاتا ہے

کہ ہندوستان سے سِندھ کی بنی ہوئی ململ جاتی تھی اور سِندھو کہلاتی تھی[۳۷]۔

چترُوَرن

آریہ جاتی اور آریہ سبھیتا کی بنیاد اُسی طرح چار ورنوں پر تھی کہ جس طرح اب ہے۔ اور اس بات کا پتا بھی رگوید کے ہی ایک منتر (۱۰-۹۰-۱۲) سے لگتا ہے۔ اس منتر کا ارتھ یہ ہے:-

براھمن اُس کا مکھ ہوا۔ کشتری بھُجا بنا
جو ویشیہ ہے وہ اُس کی جانگھ۔ شُوڈر پیر بنا

اس منتر کا آخری ٹکڑا جس کا ارتھ ہم نے یہ کیا ہے کہ شودر پیر بنا اصل سنسکرت میں اس طرح سے ہے کہ "پدبھیام شودرو اجایت"۔ اور اس میں پدبھیام کے پد میں جو بھیام لگا ہوا ہے اُس کو ویاکرن کی رو سے پانچویں وِبھکتی کا لکشن سمجھا جا کر منتر کا ارتھ اکثر یوں کیا جاتا ہے کہ پیروں سے شوُڈر پیدا ہوا۔ اور پھر اس آخری ٹکڑے کے آدھار پر پہلے تین ٹکڑوں کا ارتھ بھی یوں کیا جاتا ہے کہ براھمن اُس کے مکھ سے پیدا ہوئے کشتری اُس کی بھُجا سے اور ویشیہ اُس کی جانگھوں سے پیدا ہوئے۔ مگر ایک ٹکڑے کے آدھار پر جو تین ٹکڑوں کا ارتھ کیا جاوے تو تین ٹکڑوں کے آدھار

---

[۳۷] دیکھو ریگوزن (Ragozin) صاحب کی کتاب ویدک اِنڈیا۔ صفحہ ۳۰۶۔

پر ایک ٹکڑے کا ہی ارتھ کیوں نہ کیا جاوے جیسا ہم نے کیا ہے * پھر یہ منتر ۱۲ اس سے پہلے منتر ۱۱ کا جواب ہے جس کا ارتھ یہ ہے :-

"جس (وِراٹ) پُرش کا دھیان کیا اُس کی کلپنا کس پرکار سے کی اُس کا مکھ کون اُس کے باہو کون اور اُس کی جانگھیں اور پیر کون کہلاتے ہیں" * اور اس کا جواب ظاہر ہے کہ یہ ہی ہو سکتا ہے کہ براہمن اُس کا مکھ ہیں۔ کشتری اُس کے باہو۔ ویشیہ جانگھیں اور شُودر پیر ہیں۔ اس لئے جہاں ویدمیں اس سے اگلے منتروں (۱۳ اور ۱۴) میں اس سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے پنچمی وِبھکتی کا استعمال جاری رکھا ہے وہاں مُنڈک اُپنشد (۲-۱-۴) میں اس کا انوواد پرتھما وِبھکتی کے روپ میں ہی یوں کیا گیا ہے کہ اگنی اُس کی مُوردھا ہے۔ چاند اور سُورج آنکھیں ہیں۔ دِشائیں کان اور وایو پران ہے * اگرچہ یہاں بھی انت میں جب پد (پیروں) کا ذکر آیا تو پد کے ساتھ پنچمی کی ہی وِبھکتی لگا کر کہا گیا کہ پد بھیام پرتھوی * مگر یہاں صاف ظاہر ہے کہ اس کے ارتھ یہ ہی ہیں کہ (اور) پیر پرتھوی نہ کہ یہ کہ (اور) پیروں سے پرتھوی * پس جس طرح سے کہ یہاں پدبھیام کا ارتھ پانچویں وِبھکتی کی بجائے پرتھما وِبھکتی کا سا ہے اُسی طرح سے پدبھیام شودرو اجاینت میں بھی پدبھیام پنچمی وِبھکتی کی بجائے پرتھما وِبھکتی کا سا ارتھ دیتا ہے اور یہ ارتھ پید اکرتا

ہے کہ جس طرح سے براھمن کشتری اور ویشیہ اُس کے مکھ باہو اور جانگھ ہیں اُسی طرح سے شُوڈر اُس کے پیر ہیں + مگر شُوڈر اُس کے پیر ہیں یا اُس کے پیروں سے بنے ہیں بھاوارتھ دونوں کا ایک ہی ہے کہ جس طرح سے مُنشیہ اپنے پیروں کے بل کھڑا ہے اُسی طرح سے آریہ جاتی شُودروں کے بل پر کھڑی ہے +

سار آنش یہ کہ ہندو آریہ جاتی ویدک کال سے ہی اربھات آدی کال سے ہی چتر ورن کی بنیاد پر قائم ہے اور اسی بنیاد پر قائم رہتے ہوئے اس نے وہ اُنتی پراپت کی ہے جو اور قوموں کو پراپت نہیں ہوئی + اور اگر اب یہ کچھ زوال کی حالت میں ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اب اس چترُ ورن کی شکل بگڑ گئی ہے +

معلوم ہوتا ہے کہ یہ ورن پہلے گُن - کرم اور سوبھاو کے انوسار ہی تھے - جیسا کہ شریمد بھگوت گیتا (ادھیائے ۴ شلوک ۱۳) میں آیا ہے کہ " چاروں ورن میں نے گُن اور کرم کے وبھاگ سے بنائے ہیں " + یعنی جس کسی کا جیسا گُن اور سوبھاو ہوتا تھا ویسا ہی کرم وہ کرنے لگتا تھا اور جیسا کرم وہ کرنے لگتا تھا ویسا ہی ورن اُس کا سمجھا جاتا تھا +

پُرانوں میں صاف لکھا ہے کہ اکشواکو کے دس بھائی تھے اور اُن میں سے

(۱) کوئی پرم ہنس ہو کر مکت ہو گیا +

(۲) پرِشدھر گئووں چراتا تھا اور شودر ہو گیا +

(۳) کرُوش سے کارُوش چھتر یوں کا بنس چلا +

(۴) دھرِشٹ براھمن ہو گیا اور اُس سے دھارشٹ براھمن چلے +

(۵) نبھگ کا بنس بھی کچھ پیڑھی آگے چل کر براہمن ہو گیا اس طرح سے کہ آخری کشتری جو رتھی تر تھا اُس کی استری سے انگرا رشی نے سنتان پیدا کی اور وہ سنتان آنگرس ارتھات انگرس گوتری براھمن ہوئی +

(۶) نرِشیثت کا کشتر بنس اگنی ویشیہ پر ختم ہوا کیونکہ اگنی ویشیہ براھمن ہو گیا۔

(۷) نرِگ کا بنس بھی اوگھوان کے ساتھ براھمن ہو گیا +

(۸) دِشٹ کا پُتر نابھاگ ویشیہ ہو گیا +

اس سے ظاہر ہے کہ اکشواکو کے بھائیوں میں سے اپنے اپنے گُن اور کرم کے انوسار کوئی براھمن ہوا۔ کوئی کشتری کوئی ویشیہ اور کوئی شُودر ہوا +

[مفصل حالات کے لئے دیکھو پیچھے ادھیائے ۴ +]

راجا بھرگ تک جو پُوروا کے بیٹے آیو کے بنس میں تھا اور رگوید کے آٹھویں منڈل کے سُوکت ۶۰ اور ۶۱ کا رشی تھا یہ سلسلہ اسی طرح رہا مگر بھرگ کے بیٹے بھارگ بھُومی نے چیتر ورن کا نیم باندھ دیا (دیکھو وشنو پُران ۴-۸-۲۰) اور جب سے چیتر ورن جنم سے مانے جانے لگے +

بھاڑگ بھومی پرُوروا سے چوبیسویں نمبر پر ہے (دیکھو پیچھے ادھیائے ۴ کی بنساولی ۳) اور ویدک کال پرُوروا سے تیسویں پیڑھی تک ہے (دیکھو ادھیائے ۳ کی بنساولی صفحہ ۲۰۰ پر) اس لئے بھاڑگ بھومی کے جنم انوسار استھاپت کئے ہوئے چتُروَرن کا پرورتن ویدک کال کے انتم سمے میں ہوا ✦

ویدک رشیوں کا خیال جو اس وشے میں تھا وہ رگوید کے منڈل ۹ کے سُوکت ۱۱۲ سے پرگٹ ہوتا ہے ✦ اس سُوکت کے چار منتر ہیں اور ان میں سے پہلے تین یہ ہیں:-

۱- ہماری بُدھیاں نانا پرکار کی ہیں- اور لوگوں کے ورت (کرم) بھی انیک پرکار کے ہیں ✦

تکشا (نکھان) چاہتا ہے کہ کہیں لکڑی کٹے- بھشک (ویدیہ) چاہتا ہے کہیں روگ بڑھے- برھما (رِتوِج) چاہتا ہے کوئی یگیہ کرائے ✦

اے سوم تو اندر کے لئے چھن[۳۶]

۲- تیر بنانے والا کاریگر (کاریگر) تیر بنانے کے لئے لکڑی

[۳۶] وید کا اصل شبد پری سروَ ہے- اور اس ٹیک کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو کسی کی اور کسی کو کسی کی دُھن لگی ہوئی ہے پر مجھ (رشی) کو تو اندر کے لئے سوم کو چھاننے کی دُھن لگی ہوئی ہے ✦

اور پروُن (کی اچھّا) سے اور سان لگانے کے پتھروں (کی اچھّا) سے دھنوان کو چاہتا ہے +

اے سوم تو اِندر کے لئے چھن

(۳) میں کارُو (منتر کار) ہوں - تات وَیدیہ ہے - مات چکّی چلاتی ہے - ہم انیک کرموں سے گئوؤں کی سمان اُن کی فکر میں ہیں +

اے سوم تو اِندر کے لئے[۳۹] چھن

سوم

رگوید کے منڈل ۹ کے سوُکت ۱۱۲ کے منتر جو ہم نے اُوپر اُودھرت کئے ہیں اُن میں دیکھا گیا ہوگا کہ ان منتروں کی ٹیک یہ ہے کہ :-

اے سوم تو اِندر کے لئے چھن

اور اس سے اگلے سوُکت ۱۱۳ کے منتروں کی ٹیک بھی یہی ہے (دیکھو آگے پرلوک کے وِشے میں)

---

[۳۹] ان سب باتوں کا خیال کر کر میکس مولر صاحب اپنی کتاب (Chips from a German workshop) میں اِس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ ذات جیسی کہ منو میں اور زمانہ حال میں پائی جاتی ہے وید کی قدیم مذہبی تعلیم کا جزو نہیں تھی اور ویبر (Weber) صاحب اپنی کتاب اِنڈین لٹریچر (Indian Literature) میں کہتے ہیں کہ وید میں ذاتوں کی تمیز نہیں ہے - تمام قوم ایک متفق جسم تھا اور اُس سب کا ایک نام تھا اور وہ نام وِش تھا +

مگر وید میں ذاتوں کی تمیز تو بے شک نہیں تھی مگر ورن کی تمیز ضرور تھی جیسا کہ اوپر دکھایا گیا ہے +

اگرچہ اِن دونوں سُوکتوں کے رشی الگ الگ ہیں ۔ اس ٹیک سے خیال کیا جا سکتا ہے کہ رشی گن سوم کے کیسے عاشق تھے اور اِندر کو کس بھکتی سے اُس کا بھوگ لگاتے تھے ۔ ان یگیوں میں وہ اِندر آدک دیوتاؤں کی پتنیوں کو بھی سوم پینے کے لئے بُلاتے تھے چنانچہ ۱-۲۲-۱۲ میں آیا ہے کہ میں (اِندر کی پتنی) اِندرانی کو۔ (وُرن کی پتنی) وُرنانی کو اور (اگنی کی پتنی) اگنائی کو سوم پینے کے لئے اور اپنے کلیان کے لئے آھوان کرتا ہوں ۔ رگوید ۵-۴۶-۸ میں اسی طرح دیو پتنیوں کا ذکر آتا ہے اور یاشک نے بھی اِن کو دیو پتنی ہی مانا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں جو رودسی کا شبد آتا ہے اُس کا ارتھ بھی یاشک نے رُدر کی پتنی کیا ہے (دیکھو نرکت ۱۲-۴۶) اگرچہ اس سے پہلے ۱۲-۲۶ میں وہ رودسی کا ارتھ زمین و آسمان کرتا ہے ۔ غرض سوم ان رشیوں کے لئے بھگوت بھکتوں کا چرنامرت تھا۔ وہ اُس کو پیتے تھے اور کہتے تھے کہ "ہم نے سوم پیا اور ہم امرت (امر) ہو گئے ۔ ہم کو جیوتی پراپت ہو گئی اور ہم نے دیوتاؤں کو جان لیا ۔ اے امرت ۔ اب کوئی شترو ہمارا کیا کرے گا ۔ اور مرن شیل منشیہ کی دھورتتا کیا کرے گی" (۸-۴۸-۳) ۔ اس امرت کو وہ کیول اپنے ہی پاس رکھنا نہیں چاہتے تھے بلکہ اس سے وہ وشو (سنسار) کو آریہ بنانا چاہتے تھے۔ گویا یہ سوم ویدک آریاؤں کے لئے ایسا تھا جیسا کہ آج کل سکھوں کا پوہل اور عیسائیوں کا بپتسما ۔ اور اس کو پلا کر وہ اناریہ لوگوں کو آریہ

بناتے تھے (۹-٦۳-۵) اور اچھوتوں کو چھوت اور اشدّھوں کو شُدّھ کرتے تھے۔

بواہ

بیاہ شادی کے معاملہ میں سویمبر کا سا رواج تھا۔ چنانچہ رگوید (۱۰-۲۷-۱۲) میں آیا ہے کہ:-

کتنی ہی استریاں پُرش کو روپیہ پیسہ کے لوبھ سے بیاہ لیتی ہیں پرنتو جو کلیانی منگل روپی ہے وہ جن (جنتا یا سبھا) میں سے سویَم (آپ) اُس کو ورتی ہے جو اُس کو پیارا لگتا ہے۔

مگر بواہ ماں باپ ہی کرتے تھے چنانچہ ۹-۴٦-۲ میں ایک النکار آیا ہے کہ سوم کی النکرت بوندیں ماں باپ والی بہو کی سمان وایو کی اور جاتی تھیں[۱۵۰] اور منتر ۱۰-۳۹-۱۴ میں بھی یہ ہی خیال جھلک رہا ہے۔ بہن بھائی کا بیاہ ناجایز تھا۔ چنانچہ رگوید (۱۰-۱۰) میں یمی بہن اپنے بھائی یم کو اپنا پتی بنانا چاہتی ہے مگر یم کہتا ہے کہ بہن بھائی کا ایسا سمبندھ پاپ ہے اور دیوتاؤں کے سپش[۱۵۱] (جاسوس) دن رات پھرتے رہتے ہیں اور دیکھتے رہتے ہیں کہ بہن بھائی ایسا رشتہ نہ جوڑیں۔ اس لئے اگر تجھ کو پتی کی اچھا ہے تو میرے سوائے کسی اور کی اچھا کر اور

[۱۵۰] کیونکہ "وایو سوم کا رکھشک ہے" (رگوید ۱۰-۸۵-۵)۔

[۱۵۱] انگریزی لفظ سپائی بمعنی جاسوس اور فارسی سپہ بمعنی فوج اسی سنسکرت کے شبد سپش سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

اُس کو اپنا ہاتھ پکڑا (دیکھو اسی سوکت ۱۰-۱۰ کے منتر ۸ تا ۱۲ اور خاص کر منتر ۱۰- اور ان منتروں پر یاسک کا نِروکت ۴-۲۰ اور ۱۱-۳۴)+

بواہ کی پدّھتی منڈل ۱۰ کے سوکت ۸۵ سے ظاہر ہوتی ہے + اس سوکت میں سوِتری کی بیٹی ساوِتری کا بواہ سوم کے ساتھ ایک النکار کے روپ میں برنن کیا گیا ہے جیسا کہ اس منتر سے ظاہر ہوتا ہے:- "من اُس کا رتھ تھا اور آکاش اُس رتھ کا پردا تھا- چاند اور سورج اُس رتھ کے دو بیل تھے کہ جس میں بیٹھ کر سوریا (ساوِتری) اپنے پتی کے گھر گئی" (۱۰-۸۵-۱۰) اور اس النکار کے سلسلہ میں جو اور منتر آئے ہیں وہ بواہ سنسکار کے منتر ہیں جو بواہ کے سمے اُچارن کئے جاتے ہیں اور اُچارن کئے جانے چاہئیں[۴۳] + یہ منتر ہر ایک ہندو پُرش اور استری کو اور خاص کر ورُ اور ودھو کو جواب سنّ تمیز میں بیاہے جانے لگے ہیں وِدِت ہونے چاہئیں اور اس لئے ہم اِن منتروں کو اصل سنسکرت میں وید سے اُدھرت کر کے معہ اُن کے اردو ترجمہ کے نیچے درج کرتے ہیں:-

---

۴۳ دیکھو اشولائن- گرِہیہ سوتر- ادھیائے ۱- کنڈِکا ۷+

منتروں کا ترجمہ	اصل منتر
پتا کے بچن پُتری سے	॥ पिता के वचन पुत्रो से ॥
۲۴- میں تجھ کو اب ورُن کے اُس پھندے سے چھوڑاتا ہوں جس سے سوِتا نے تجھ کو باندھ رکھا تھا ۔ اور یگیہ کے اُس استھان میں اور کرم کے کشیتر میں تجھ نردوشا کو پتی کے ساتھ کرتا ہوں ۔	२४—प्र त्वा मुञ्चामि वरुणस्य पाशा-शेन त्वाबध्नात्सविता सुशेवः । ऋतस्य योनौ सुकृतस्य लोकेऽरिष्टां त्वा सह पत्या दधामि ।
۲۵- میں تجھ کو یہاں سے (ارتھات پتا کے گھر سے) مُکت کرتا ہوں ۔ مگر وہاں سے (ارتھات پتی کے گھر سے) نہیں ۔ وہاں باندھتا ہوں ۔ اے اِندر ایسا کر کہ جس سے یہ پُتر والی اور بھاگ والی ہو ۔	२५—प्रेतो मुञ्चामि नामुतः सुबद्धाम-मुतस्करम् । यथेयमिन्द्र मीढ्वः सुपुत्रा सुभगासिति ।
۲۶- پُوشا (دیوتا) تیرا ہاتھ پکڑ کر تجھ کو رتھ میں بٹھائے اور اشونی کمار تیرے رتھ کو چلائیں ۔ تو پتی کے گھر جا-	२६—पूषा त्वेतो नयतु हस्तगृह्याश्विना त्वा प्र वहतां रथेन । गृहान्गच्छ गृहपत्नी यथासो वशिनी त्वं विदथमा वदासि ।

اصل منتر	منتروں کا ترجمہ
	گھر والی بن - پتی کے بس میں رہ - بے عقلی کی باتیں مت کر ؛
॥ पाणि ग्रहन ॥	پانی گرہن
३६—गृभ्णामि ते सौभगत्वाय हस्तं मया पत्या जरदष्टिर्यथासः। भगो अर्य्यमा सविता पुरन्धिर्मह्यं त्वादुर्गार्हपत्याय देवाः॥	۳۶- (پتی کہتا ہے) اے بہو میں تیرا ہاتھ گرہن کرتا ہوں کہ ہمارا بھاگ بڑھے - مجھ پتی کے ساتھ آیو بھر رہ ؛ بھگ - اریما - سوِتا - پُرندھی دیوتاؤں نے تجھ کو مجھے دیا ہے کہ میں گرہپتی (گھروالا) بنوں ؛
॥ आशीर्वाद ॥	آشیرواد
४२—इहैव स्तं मा वि यौष्टं विश्वमायुर्व्यश्नुतम्। क्रीडन्तौ पुत्रैर्नप्तृभिर्मोदमानौ स्वे गृहे॥	۴۲- (اے پتی اور پتنی) تم دونو اس لوک میں بستے رہو - تمہارا وِیوگ کبھی نہ ہو - اور تم پوری آیو بھوگو ؛ اور بیٹوں اور پوتوں کے سہت اپنے گھر میں آنند کے ساتھ کھیلتے رہو ؛

منتروں کا ترجمہ	اصل منتر
پتی پتنی کی پرارتھنا	**॥ पति पत्नी की प्रार्थना ॥**
۴۳ - (پورو آردھ) - پرجاپتی ہم کو سنتان دے اور آریما بڑھاپے تک ہم کو ملائے رکھے ۔	४३—आ नः प्रजां जनयतु प्रजापति- राजरसाय समनक्त्वर्यमा ।
پتی کے بچن پتنی سے	**॥ पति के वचन पत्नी से ॥**
۴۳ - (اُتر آردھ) - اے سومنگلی تو پتی لوک (پتی کے گھر) میں بس - اور ہمارے لئے اور ہمارے دو پایوں (منشیوں) کے لئے اور چوپایوں (مویشیوں) کے لئے کلیان کاری ہو ۔	४३—अदुर्मङ्गली: पतिलोकमा विश शं नो भव द्विपदे शं चतुष्पदे ॥
۴۴ - تیری آنکھ اگھور رہے - تو پتی کی ہنسا نہ کرے - پشوؤں کے لئے تو کلیان کاری ہو - تیرا من سُندر اور تیرا رُوپ گن بھی سُندر رہے - تو ویر چھتر جنے - دیوتاؤں میں اپنا	४४ अघोरचक्षुरपतिघ्न्येधि शिवा पशुभ्य: सुमना: सुवर्चा: । वीरसूर्देवृकामा स्योना शं नो भव द्विपदे शं चतुष्पदे ॥

منتروں کا ترجمہ	اصل منتر
من لگائے۔ ہمیں سکھ دے۔ اور ہمارے دوپایوں اور چوپایوں کو بھی سکھ دے ؛	
۴۵۔ اے (آنند کی) برکھا کرنے والے اِندر۔ تو اس کو اچھے پُتر والی اور اچھے بھاگ والی کر ؛ اس کو دس پُتر دے (اور اُن سمیت) پتی کو گیارہواں کر ؛ [سٹ۴۳]	४५ -इमां त्वमिन्द्र मीढ्वः सुपुत्रां सुभगां कृणु । दशास्यां पुत्राना धेहि पतिमेकादशं कृधि ॥
۴۶۔ (اے بہو) تو سُسر اور ساس اور نند اور دیوروں کے بیچ میں رانی بنی رہے ؛	४६- समराज्ञी श्वशुरे भव समराज्ञी श्वश्र्वां भव । ननान्दरि समराज्ञी भव समराज्ञी अधि देवृषु ॥

سٹ۴۳ وید کے اصل شبد یہ ہیں: ۔ پتم ایکادشم کرِدھی ؛ اور انکا شبد ارتھ یہی ہے کہ (دس پتروں سمیت) پتی کو گیارہواں کر ؛ مگر بعض سجّن ان شبدوں کا ارتھ اپنا ارتھ سِدّھ کرنے کے لئے یہ کرتے ہیں کہ اِس کے پتی گیارہ کر ؛ اور اس سے استری کے حق میں ایک پتی نہیں بلکہ گیارہ پتی تک کرنے کے لئے وید کی آگیا نکال لیتے ہیں ؛ مگر بواہ کے شُبھ اوسر پر یہ اشُبھ چنتا کیسے اُتپن ہو سکتی ہے ؛ اور رشی اپنی زبان سے ایسا کیونکر نکال سکتا ہے ؛

اصل منتر	منتروں کا ترجمہ
॥ वहु प्रवेश ॥	بہو پرویش
२७—इह प्रियं प्रजया ते समृध्यता-मस्मिन्गृहे गार्हपत्याय जागृहि। एना पत्या तन्वं संसृजस्वा-धाजिव्री विदथमा वदाथः।	۲۷- یہاں سنتان سہت تیرا آنند بڑھا رہے۔ اس گھر میں گھر کے کام کاج کے لئے جاگتی رہ + اس پتی کے ساتھ اپنا شریر جوڑ (ارتھات اس کی اردھانگنی بن) اور بڑھاپے تک تم دونو کوئی بے عقلی کی بات مت کرو +
३३—सुमङ्गलीरियं वधूरिमां समेत पश्यत। सौभाग्यमस्यै दत्वाया-थास्तं वि परेतन ॥	۳۳- یہ بہو بڑی سومنگلی ہے۔ سب اس کے پاس آؤ اور دیکھو + اور سہاگ بھاگ کی آشیرواد اس کو دیکر اپنے اپنے گھر جاؤ +
पति और पत्नी की अन्तिम प्रार्थना	پتی اور پتنی کی انتم پرارتھنا
४७—समंजन्तु विश्वेदेवाः समापो हृदयानि नौ। सं मातरिश्वा संधाता समुदेष्ट्री दधातु नौ ॥	۴۷- سارے دیوتا ہمارے دِلوں میں پرکاش پیدا کریں + اور ماترِ شوا اور بدھاتا اور دیشٹری (دیوی) ہم دونوں

منتروں کا ترجمہ	اصل منتر
کو مِلا کر رکھیں ÷	

استریوں کا مان

ان منتروں سے ظاہر ہے کہ ویدک رشیوں کی درشٹی میں استریوں کا اور خاص کر ہوؤں کا کیسا مان تھا اور یہ ان رشیوں کے بچنوں کی ہی برکت ہے کہ یہ مان ہندوؤں میں اب تک اسی طرح چلا آ رہا ہے ÷

ویدک کال میں استریاں وید منتروں کی رشی تک ہوئی ہیں چنانچہ کگشی وان کی پُتری گھوشا منڈل ۱۰ کے سُوکت ۳۹ کی رشیکا ہے اور کگشی وان خود داسی پُتر تھا یعنی رشی دیرگھ تمس کے وِیریہ سے راجا بلی کی رانی سودیشنا کی داسی کے گربھ سے پیدا ہوا تھا ÷ اور ایسا ہونا ہوا بھی منڈل ۱ کے سُوکت ۱۱۶ تا ۱۲۶ کا رشی تھا ÷ اسی طرح سے روشا برہم وادِنی رگوید ۱-۱۲۶-۷ کی رشیکا ہے اور گودھا رِگوید ۱۰-۱۳۴ کی رشیکا ہے ÷

سَپتنیان

معلوم ہوتا ہے کہ راجا مہاراجاؤں کے اُس وقت بھی کئی کئی پتنیاں ہوتی تھیں اور وہ سپتنیاں ظاہر ہے کہ ایک دوسرے سے ایرشا اور دویش رکھتی تھیں۔ چنانچہ سوُکت ۱۰-۱۴۵ میں ایک پتنی (جس کو وید کی اِنوکرمنی میں اندرانی مانا ہے) کہتی ہے کہ میں ایک

ایسی اوشدھی[۱۷۳] منگاتی ہوں جس کے پربھاو سے میری سپتنی[۱۷۵] میرے راستہ میں سے دُور ہو اور میرے پتی کا من میری طرف اس طرح کھنچا چلا آئے جس طرح "گائے اپنے بچھے کی طرف کھنچی آتی ہے۔ یا جس طرح پانی ڈھلان کی طرف اپنے آپ بہا آتا ہے" اور سوکت ۱۰-۱۵۹ میں بھی شچی (اندرانی) کے بچن کا بھاو یہ ہی ہے کہ "میں اپنی سپتنیوں کو اس طرح دبا لوں کہ جس سے میں اپنے ویر (پتی) کو اور اس کے پریوار کو سب سے پیاری لگوں"۔

وراثت

بیٹا باپ کی جائیداد کا وارث ہوتا تھا۔ اور اگر بیٹا نہ ہو تو بیٹی کا بیٹا یعنی دھیوتہ وارث ہوتا تھا۔ جیسا کہ سوکت ۳-۳۱ کے منتر (۱) اور (۲) سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ منتر یہ ہیں:-

(۱) "ودوان پتا نے اپنی پُتری کے پُتر کو اپنے پوتے کی

---

[۱۷۳] سائن آچاریہ نے اس اوشدھی کا نام پاٹھا لکھا ہے اور اس سے شاید پیٹھا مراد ہے۔ اور ہندو استریاں جو دیوالی کی رات کو پیٹھے کی مٹھائی کھاتی ہیں اُس کا کارن شاید یہی منتر ہو۔

[۱۷۵] بعض سجن اپنی یہ رائے قائم کر کے کہ ویدک کال میں ایک پتی کے ایک ہی پتنی ہوتی تھی سپتنی کا ارتھ سپتن ارتھات شترو کی سکھنی کرتے ہیں۔ مگر یہ ارتھ مضمون کے ساتھ نہیں جُڑتے۔

جگہ پرائیت کیا۔ جنوائی کی پوجا کی اور پُتری کی سنتان کو اپنی سنتان مان کر من میں سُکھی ہوا ⁂

(۲) بھائی اپنی بہن کو رِکتھ (ورثہ) نہیں دیتا ہے اُس کا بیاہ کر دیتا ہے کیونکہ اگرچہ (پُتر اور پُتری) دونوں ایک ہی ماں باپ کی سنتان ہیں مگر ان میں سے ایک (پُتر) دوسری (اپنی بہن) کو کسی اور کے ساتھ بیاہ کر آپ (گھر کے) کام کاج کا کرنے والا ہوتا ہے" ⁂

ہاں اگر کسی وجہ سے بیٹی بیاہی نہیں جاتی تھی اور ماں باپ کے گھر میں رہتی تھی تو وہ کچھ حصّہ کی ادھکاری ہوتی تھی جیساکہ اس منتر سے ظاہر ہوتا ہے :- (اے اِندر) میں اماجُو کی سمان جو اپنے ماں باپ کے ساتھ اُن کے ہی گھر میں رہتی تھی تجھ سے دھن چاہتی ہوں (۲-۱۷-۷) ⁂ یہ اماجُو معلوم نہیں کون تھی مگر ایک اور استری گھوشا کا ذکر آتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر رہتے رہتے بُڈھی ہو گئی جب کہیں اُس کا بیاہ ہوا (۱-۱۱۷-۷) اور یہ گھوشا جیسا کہ ہم پیچھے بتا آئے ہیں رشی ککشی وان کی بیٹی تھی ⁂

تبنیت پُتر نہ ہوتا تھا تو کسی اور کو متبنیٰ بھی کر لیا جاتا تھا مگر اُس کی وہ بات نہیں ہوتی تھی جو اپنے دیریہ سے اپنی استری میں ہی پیدا ہوئے پُتر کی تھی جیساکہ شوکت (۷-۴) کے اِن دو منتروں سے ظاہر ہوتا ہے :-

(۷) دُوسرے کُل کا دھن نیا گنے کے یوگیہ ہے اس لئے

ہم ایسے دھن کے پتی (سوامی) ہوں جو نشچیہ (سدا اپناہی) ہے۔ اے اگنی انیہ کُل میں جنما ہوا شیش (رنشیہ) نہیں ہے + مُورکھوں کے مارگ پر مت چلا +

(۸) (اپنی استری سے بھِنّ) کسی دوسری کے پیٹ سے پیدا ہوا ہوا کتنا ہی سُکھدایک ہو پر دل نہیں ٹھکتا کہ اُس کو اپنا پُتر بنائیں + وہ پھر پرایا ہی ہے - اس لئے اے اگنی ہم کو اپنا ہی کماؤ دھماؤ پُتر دے +

وِراثت اور تبنیت کے یہ ہی اصول اب تک ہندوؤں میں چلے آتے ہیں +

انتم سنسکار

مُردوں کو اگنی میں داہ کیا جاتا تھا جیسا کہ منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۶ سے ظاہر ہے[۵۴۶] اور جس کا ارتھ یہ ہے :-

(۱) اے اگنی اس کا داہ وشیش مت کر[۵۴۷] - اُس کو دُکھ مت

۵۴۶ آشولاین آدک سوتر کاروں کے گرہیہ سوتروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ انتم سنسکار کے سمے رگوید کے منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۵۴ کے کچھ کچھ منتر پڑھے جاتے تھے - ہم یہاں صرف دو سوکتوں (۱۶ اور ۱۸) کے منتر لکھتے ہیں مگر یہ منتر پورے لکھتے ہیں اور ان سے وید کا آنتیم کرِیا کے وِشے میں پورا وِدِت ہو جائیگا +

۵۴۷ ارتھات اس کا شیش یا لِنگ شریر رہ جائے تاکہ یہ منتر (۵) کے انوسار اپنے اُس شیش کو پھر سمیٹے اور نئے شریر کے ساتھ جُڑ جائے - جیسا کہ شریمد بھگوت گیتا (ادھیائے ۱۵ - شلوک ۷ اور ۸) میں لکھا ہے کہ "وہ جیو آتما جب کسی شریر کو پراپت کرتا ہے یا کسی شریر کو چھوڑتا ہے تو اِن (لِنگ شریر کی پانچوں اِندریوں اور چھٹے من) کو اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے جس پرکار سے وایو پھولوں سے اُن کی سوگندھی لے کر جاتی ہے" +

دے اس کی توچا اور اس کے شریر کو وِکشپت مت کر ٭
اے اگنی جب تو اس کو پکا دے تب اس کو پتروں کے پاس پہنچا دے ٭

(۲) اے اگنی - جب تو اسے پکا دے تب پتروں کو دیدے ٭ کیونکہ یہ دیوتاؤں کو تب ہی پراپت کریگا جب شریر سے الگ ہو جائے ٭

(۳) اے پریت - تیرے نیتر سورج سے جا ملیں اور پران وایو سے - اور تو اپنے کرم کے انوسار سورگ کو یا پرتھوی کو پراپت کر ٭ یا انترکش لوک میں جل کو پراپت کر اگر تیرا کرم پھل اوشدھیوں میں ستھاپت ہے ٭

(۴) تیرا وہ بھاگ جو اَج (جنم رہت = جیو آتما ہے) اس کو اپنے تپ سے تپا - اور اگنی کی پرکاشمان اور پوِتر جوالا بھی اُس کو تپائے ٭ اے اگنی جو تیرے کلیان کاری انش ہیں اُن سے تو اس کو پُنیہ کرم والوں کے لوک میں پہونچا ٭

(۵) اے اگنی یہ (پریت) جو تیری آہوتی میں ڈالا ہوا سودھا[۴۷۸] کے ساتھ بچر رہا ہے اس کو پھر پتروں کے پاس جانے کے

---

[۴۷۸] جس طرح دیوتاؤں کو آہوتی دیتے ہوئے سواہا کا اُچارن کرتے ہیں اُسی طرح پتروں کو آہوتی دیتے ہوئے سودھا کا اُچارن کرتے ہیں ٭ اور رگوید (۱-۱۶۴--۳۰) میں آیا ہے کہ مرت (مرے ہوئے) کا جیو سودھا کے بل سے رہتا ہے ٭

لئے پریرنا کر۔ یہ پریت اپنے شیش (بچے کھچے شریر) کو سمیٹے اور اے اگنی (تیری کرپا سے) نئے شریر کے ساتھ سنگت ہو۔

(۶) (اے پریت) تیرے جس کسی انگ کو کوّے نے یا چیونٹیوں نے یا سانپ نے یا کُتّے گیدڑ آدک نے کاٹ لیا ہے۔ اگنی اُس کو دوش رہت کر دے اور سوم بھی جو براہمنوں (ارتھات پیالوں) میں آوِشٹ ہے (ایسا ہی کرے)۔

(۷) (اے پریت) تو اگنی کا (ارتھات اگنی سے رکھشا کے لئے اپنا) ورم (بکتر) گئوؤں[۲۷۵] کے پدارتھوں سے اور اپنے موٹے میدس (ماس) سے بنا۔ دہکتی ہوئی اگنی تجھ کو اپنے نیچ سے نہیں گھبرائے گی۔

(۸) اے اگنی۔ اس (سوم کے) پیالہ کو چلایمان نہ کر۔ یہ

---

[۲۷۵] منتر میں اصل شبد گوبھی ہے۔ جس میں گو کے ساتھ جمع کی تیسری وِبھکتی بھی سے کے ارتھ میں لگی ہوئی ہے۔ گو کے ارتھ گئو کے بھی ہیں اور گئو کے دئے ہوئے پدارتھ دُودھ دہی گھی آدک کے بھی ہیں۔ ساین آچارج نے اس شبد سے یہاں کلپ سوتروں کے آدھار پر قربان کی ہوئی گئوؤں سے یعنی گئوؤں کی کھالوں سے مراد لی ہے۔ جن کو انُستَرنی کہتے ہیں۔ مگر ہم گو سے یہاں گو پدارتھ مُراد لیتے ہیں جیسا کہ آج کل بھی دیکھا جاتا ہے کہ داہ کریا کے سمے پریت کے شریر پر دہی لگایا جاتا ہے اور مکھ میں گھی ڈالا جاتا ہے۔ سُوتر کاروں نے نہ جانے اپنے ارتھ کیسے کئے ہیں۔

دیوتاؤں کو اور پِتروں کو پیارا ہے ÷ یہ جو دیوتاؤں کے پینے کا پیالہ ہے اس میں دیوتا اور پِتر آنند بھوگتے ہیں ÷

(۹) مانس کھانے والی اگنی کو میں اب دُور بھیجتا ہوں وہ یم راج[۵۰] کے پُرشوں کو اپنے ساتھ لے جائے ÷ اور دوسری اگنی یہاں دیوتاؤں کے لئے ہوی لے جاوے ÷

(۱۰) جو اگنی تمہارے گھر میں پروِشٹ ہے اُس کو میں اس دوسری اگنی کی جگہ پِتری یگیہ کے لئے لاتا ہوں وہ اپنے پرم استھان میں یگیہ کو پراپت ہو ÷

(۱۱) جو ہوی لے جانے والی اگنی پِتروں کا اور دیوتاؤں کا یگیہ کرتی ہے وہ اِن ہویوں کو لے جاکر پِتروں سے اور دیوتاؤں سے کہہ دے ÷

(۱۲) (اے اگنی) ہم نے بڑی آشا سے تُم کو ستھاپت کیا ہے اور بڑی آشا سے تُم کو دِیپت کیا ہے ÷ تُم کرپا کرکے پرسنتا سے اس ہوی کو پِتروں کے پاس کھانے کے لئے لے جاؤ ÷

(۱۳) اے اگنی جس جگہ کو تم نے جلا دیا ہے اُس کو پھر ہرا کر دو ÷ یہاں پھر جل ہو جائے اور ہری گھاس لہرانے لگے ÷

---

۵۰ رگوید (۱۰-۱۴-۱) میں آیا ہے کہ " (وِوسّوت کے پُتر) ویُوسّوت یم راج کو جو لوگوں کا (انتم) سنگمن ہے ہوی سے پوجو" ÷ اور اتھروید (۱۸-۳-۱۳) میں آیا ہے کہ اس دنیا میں سب سے پہلا جو مرا ہے وہ ویُوسّوت تھا ÷

(۱۴) اے شِیتل (دھرتی) شِیتل وستوؤں سے بھری۔ اے آنند دینے والی آنند دایک وستوؤں سے بھری تو اس اگنی کو ایسا ٹھنڈا کر دے جو کہ یہاں مینڈک ہو جاویں ۔ اِتی ۔

اس سوکت سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مُردے کو جلاتے تھے وہاں ایک بڑی بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ آریا ہندو ابتدا سے یعنی ویدک کال سے ہی یہ مانتے چلے آئے ہیں کہ آتما شریر سے الگ ہے اور دیہانت کے پشچات اپنے کرموں کے انوسار سکھ دُکھ کا پھل بھوگتا ہے اور اُس کے لئے پُنر جنم دھارن کرتا ہے ۔

جلانے کے بعد مُردے کی اَن جلی ہڈیوں کو (یا بعض اوقات شاید سالم لاش کو ہی جلانے کی بجائے) ایک کُمبھ میں ڈال کر دفناتے بھی تھے جیسا کہ منڈل (۱۰) کے سوکت (۱۸) سے ظاہر ہوتا ہے جس کا ارتھ یہ ہے:۔

(۱) اے مرِتیو (موت) دیو یان سے بھِنّ جو تیرا اپنا مارگ (پِتری یان ہے) اُس مارگ سے جا ۔ ہاں میں تجھ آنکھ کان والے سے کہتا ہوں ہماری پرجا اور ہماری سنتان کو مت ستا ۔

(۲) اے یگیہ کرنے والو۔ تم مرِتیو کے استھان کو چھوڑتے ہوئے دِیرگھ آیو والے ہو ۔ اور پرجا اور دھن کیساتھ وِردّھی کو پراپت کرنے کے لئے شُدّھ اور پوِتر ہو جاؤ ۔

(۳) یہ جیو مرِت پِتروں سے الگ رہیں۔ ہمارا یہ پِترّی

یگنیہ کلیان دایک ہو + اور ہم دِیرگھ آیو دھارن کرتے ہوئے ہنسی خوشی کے ساتھ اپنے اپنے کاموں میں لگیں +

(۴) میں جینے ہوؤں کے لئے یہ پَریدھی (حد بندی) کر دیتا ہوں - ان میں سے کوئی بھی اس گتی کو پراپت نہ ہو + یہ سب مرِتیو کو پتھروں کی ان سِلون سے دباتے ہوئے سو سو برس جیتے رہیں +

(۵) جس پرکار سے دِن ایک کے پیچھے ایک چلے آتے ہیں اور جس پرکار سے رِتو ایک کے پیچھے ایک آتی رہتی ہے + جس پرکار سے پچھلا پہلے کو نہیں تیاگتا ہے اُسی پرکار سے اے دھاتا ان لوگوں کی آیو کا سلسلہ رچ +

(۶) تم سب بڑھاپے کو بھوگو تمہاری سنتان کا سلسلہ نہ لوٹے + تو شٹا (دیوتا) تمہاری سب کی آیو بڑھائے +

(۷) یہ ناریاں جو وِدھوا نہیں ہیں - منگل روپ پتی والی ہیں آنکھوں میں سُرمہ لگائے ہوئے ہیں اپنے گھروں میں پرویش کریں + اور یہ دُودھ پُوت والیاں رتنوں سے بھُوشت اپنے آنسو پونچھیں - دُکھ دُور کریں اور آگے آگے اپنے گھروں کو جائیں +

(۸) تو بھی اے ناری جو اِس مرتک کے پاس پڑی ہوئی ہے جیو لوک کا دھیان کر - اُٹھ اور ادھر آ + تو اب اپنے اس پانی گرہن کرنے والے دِدِھیشو (دھارک پوشک) پتی کے استری دھرم کو

پورا کر چکی ہے [۱۵۱]

(۹) (اے مرتک) میں اپنے کشتری دھرم اور تیج اور بل کے لئے تمہارے ہاتھ میں سے یہ دھنش لیتا ہوں ٭ تم یہاں ہی رہو اور ہم اس لوک میں بیروں کے ساتھ سارے ابھمانی شتروؤں کو جیتیں گے ٭

(۱۰) تم دھرتی ماتا میں پرویش کرو جو بڑی پرتھوی (فراخ) اور سُکھ دایک ہے ٭ یہ دانیوں کے لئے اُون جیسی گرم اور نرم ہے۔ یہ تجھ کو مِرتیو دیوتا کی سختیوں سے بچائے گی ٭

(۱۱) اے پرتھوی۔ اس کے اوپر اُٹھ۔ پر اس کو پیڑا مت دے۔ اس پر کرپا رکھ اور اس کا دل بہلا ٭ جس پرکار سے ماتا پُتر کو اپنے پلّے سے ڈھک لیتی ہے اُسی پرکار سے اے دھرتی تو اس کو ڈھک لے ٭

(۱۲) اوپر اُٹھی ہوئی پرتھوی اس پر بوجھ نہ ڈالے۔ ریت کے ہزاروں پرمانو اس کو سیویں ٭ یہ اس کے لئے گھر بن جائیں اور گھی ہو جائیں اور سدا اس کو اپنی شرن میں رکھیں ٭

(۱۳) (اے مرتک) میں تیرے اُوپر یہ لوگ (مٹی کا ڈھیلا یا ڈھکنا) رکھ کر تیرے اُوپر سے مٹی کو روکتا ہوں تیری ہنسا

---

[۱۵۱] اس منتر میں جو دِدھیشو کا پد آیا ہے یہ وشیش دیا کھیا چاہتا ہے اور یہ دیا کھیا ہم ابھی آگے کریں گے ٭

نہیں کرتا ہوں + پتر اس ستھُونا (ستُون) کو سِتھر رکھیں اور یم اسی جگہ تیرا استھان بنائے +

اس سُوکت کے منتر ۱۰ تا ۱۳ سے صاف ظاہر ہے کہ ویدک کال میں مُردوں کو دفنانے کا رواج بھی جاری تھا + اور موہنجو دارو کی کھُدائیوں میں سے جو چیزیں برآمد ہوئی ہیں اور جن کو آج سے پانچ ہزار برس پہلے کے زمانے کی بتاتے ہیں اُن میں دفن کی ہوئی لاشیں بھی ملی ہیں اور اُن سے ثابت ہے کہ دفنانے کا رواج اُس زمانہ تک جاری تھا + دفنانے کے طریقے تین معلوم ہوئے ہیں - یا تو سالم لاشوں کو ویسے کا ویسے ہی اینٹ کی بنی ہوئی قبروں میں دفناتے تھے - یا اُن کو مٹّی کے بنے ہوئے کفنوں میں بند کر کے دفناتے تھے - اور یا اُن کے کسی شیش ہڈی وغیرہ کو کچھ ان وستر تانبے کے گہنوں اور ہتھیاروں کے ساتھ کسی مرتبان میں رکھ کر دفناتے تھے + بعض صورتوں میں ایسے کئی کئی مرتبان مٹّی کے ایک بڑے ماٹ میں رکھے ہوئے ملے ہیں +

اسی طرح سے دکھن میں جو کھُدائیاں ہوئی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں تمام جزیرہ نما نے دکھن میں مُردوں کو دفن کرنے کا رواج تھا + اور مُردوں کو عموماً بٹھا کر اور مٹّی کے بڑے بڑے مٹکوں میں رکھ کر دفن کیا جاتا تھا + اور ان مٹکوں کی ساخت کا اور اُن دیگر اشیائے کا جو لاشوں کے ساتھ ان مٹکوں میں دفن کی ہوئی ملتی ہیں اُن اشیائے کے

ساتھ مقابلہ کرنے سے جو ایشیائی روم کے صوبہ میسوپوٹیمیا اور سندھ اور بلوچستان کی کھدائیوں میں سے ملی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں دکھن کے سب سے دکھنی حصہ سے لے کر سندھ بلوچستان ایران اور عراق میں سے گذرتی ہوئی کریٹ اور بحیرہ روم کے چند جزیروں تک ایک تہذیب پھیلی ہوئی تھی اور وہ تہذیب دکھن کی دراوڑ تہذیب تھی +

وِدھوا بواہ کی حقیقت

اُگت سُوکت (۱۰-۱۸) کے منتر (۸) میں جو دِدھیشو کا پد آیا ہے وہ خاص توجہ کے لائق ہے + دِدھیشو کے اصلی ارتھ ویاکرن کے انوسار دھارن پوشن کی اچھّا کرنے والے کے ہیں۔ اور اس منتر میں یہ شبد صاف اسی ارتھ میں ہست گرابھ (یعنی پانی گرہن کرنے والے پتی) کے وشیشن یعنی صفت میں آیا ہوا ہے + مگر اصطلاح میں دِدھیشو عام طور پر پتی اور خاص طور پر دوسرے پتی کے ارتھ میں بھی آتا ہے اس لئے بعض فرنگی وِدوان اور اُن کے انویائی ہندوستانی وِدوان بھی اس منتر میں دِدھیشو کو دوسرے پتی کے ارتھ میں لیتے ہیں اور منتر کے اس ٹکڑے کا ارتھ یوں کرتے ہیں کہ "تو اب اپنے اس دوسرے پتی کے استری پن کو پراپت ہوئی ہے"۔ اور اس سے استری کی دوسری شادی یعنی وِدھوا بواہ کو وید کی رو سے سِدّھ کرتے ہیں + چنانچہ میکڈونل صاحب اور بابو رامیش چندر دت جی برخلاف

گریفتھ صاحب اور مونیر ولیمز صاحب وغیرہ کے اس منتر کا
یہ ہی ارتھ کرتے ہیں اور بابو صاحب لکھتے ہیں کہ یہ ارتھ ساین
آچارج کے اُس ارتھ کے انوسار ہے جو اُنہوں نے اس
منتر کا تیتریہ آرنیک میں کیا ہے + مگر رگوید کے بھاشیہ میں
تو ساین نے اس منتر کا ارتھ وہی کیا ہے جو ہم نے دیا
ہے اور جب خود وید کے بھاشیہ میں ساین کا ارتھ موجود
ہے تو تیتریہ آرنیک میں جانے کی کیا ضرورت ہے +
اور موقعہ اور محل تو دیکھو کہ اس وقت اُس اِستری کی
دشا کیا ہے جس کے لئے یہ منتر بولا گیا ہے + ظاہر
ہے کہ اس وقت اِستری شمسان بھومی میں اپنے پتی
کی لاش کے پاس پڑی ہوئی ہے اور اس وقت
جو اس سے کہا جائے گا وہ یہ کہا جائے گا کہ اُٹھ گھر
چل اور اپنے بال بچوں کو سنبھال یا یہ کہا جائے گا
کہ اُٹھ یہ تیرے لئے دوسرا پتی تیار ہے اس کو اپنا
ہاتھ پکڑا اور اپنا خصم بنا +

کلپ سوتروں میں جہاں اس منتر کا وِنیوگ انتیہ ایشٹی
کرم میں لکھا ہے وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ ایسی اوستھا میں اِستری
کا دیور یا گھر کا کوئی پرانا نوکر یا مِرتک پتی کا کوئی شِشیہ اُس
اِستری کا ہاتھ پکڑ کر اُس کو گھر لے جانے کے لئے اُٹھائے
اور اُس وقت یہ منتر پڑھا جاوے (دیکھو آشولاین۔ گرِہیہ
سوتر۔ ادھیائے ۴۔ کنڈِکا ۲۔ سوتر ۱۸) + ایسے کرموں

ہیں دیور کو پتی کا ستھانی یعنی قایم مقام مانا گیا ہے کیونکہ ایسی حالت میں بھی استری کو اُٹھانے کے لیئے اگر کوئی اُس کے ہاتھ لگا سکتا ہے تو وہ اُس کا دیور ہی ہو سکتا ہے ۰ اور بوُدھاین نے تو اپنے گرہیہ سوتروں میں یہاں تک لکھا ہے کہ دیور بھی جب اُس کو اُٹھائے تو اُس کا بایاں ہاتھ پکڑ کر اُٹھائے کیونکہ دائیں ہاتھ کو صرف پتی ہی بواہ کے سمے گرہن کر سکتا ہے ۰ پس جب یہاں تک احتیاط ہے کہ اس حالت میں مرتک پتی کے بھائی یعنی اِستری کے دیور کے سوائے کوئی اور آدمی اِستری کے ہاتھ بھی نہ لگائے اور وہ بھی ہاتھ لگائے تو اس طرح سے لگائے تو اُس وقت کسی دوسرے آدمی یا دیور کے ساتھ اُسکو بیاہ دینے کا خیال کیونکر کسی کے دِل میں آسکتا ہے ۰

رگوید ۶-۵۵-۵ میں پُوشا دیوتا کو اپنی ماں کا دِدھیشو بیان کیا گیا ہے اور یہاں صاف ظاہر ہے کہ دِدھیشو کا ارتھ خصم نہیں بلکہ پالک یا پوشک ہے ۰

منوسمرتی میں ادھیائے ۳ کے شلوک ۱۶۰ میں دِدھیشو کا پد دِیرگھ اُوکار کے ساتھ اِستری لِنگ میں اَن بیاہی کنیا کے ارتھ میں آیا ہے اور اس سے بھی ظاہر ہے کہ دِدھیشو کا ارتھ کیول دھارن پوشن کی اِچھا کرنے والے کے ہیں چاہے وہ پُرش ہو یا استری ۰ تعجب ہے کہ اور جگہ تو لوگ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ویدک شبدوں کے ارتھ یوگِک یعنی

لُغوی کئے جاویں مگر یہاں دِدھیشو کا ارتھ یَوگِک نہیں بلکہ لوگ رُوڑھی کرتے ہیں اور اس میں کیول پتی کا ارتھ نہیں بلکہ دوسرے پتی کا ارتھ کرتے ہیں حالانکہ موقعہ اور محل بالکل اس کے خلاف ہے ÷

ایک اور منتر جس میں لوگ وید کے اندر وِدھوا بواہ کی کِریا دیکھتے ہیں منڈل (۱۰) کے سُوکت (۴۰) کا منتر (۲) ہے ÷ اور وہ یہ ہے :-

"اے اشونی کمارو۔ تم رات کہاں رہے اور دن میں کہاں رہے۔ کہاں کھایا پیا اور کہاں سوئے ÷ کس نے شَین میں تمہاری سیوا کی جیسے کوئی اِستری اپنے پُرش کی یا وِدھوا اپنے دیور کی کرتی ہے" ÷

اشونی کمار اُس وقت کے دو ابھمانی دیوتا ہیں جبکہ پراتہ کال دونوں وقت ملے ہوئے ہوتے ہیں[۵۲] ÷ ان کا آگمن صرف اسی وقت ہوتا ہے۔ اس لئے رشی کہتا ہے کہ اے کمارو تم باقی تمام دن رات کہاں رہتے ہو کہاں کھاتے پیتے ہو کہاں سوتے ہو اور سونے میں کون تمہاری سیوا کرتا ہے۔ ایسی سیوا کہ جیسی

---

۵۲ یہاں یہ دکھانا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ یاسک نے نرُکت (۱۲-۱) میں لکھا ہے کہ اشونی کماروں کا وقت آدھی رات کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اور انگریزی حساب سے بھی دن آدھی رات کے بعد سے شروع ہوتا ہے ÷

استری اپنے پُرش کی یا وِدھوا اپنے دیور کی کرتی ہے ÷ اور ظاہر ہے کہ یہاں سیوا سے عام سیوا مُراد ہے نہ کہ بیاہ شادی یا نیوگ آدی کا کوئی کرم ÷

یاشک کے نرُکت (۳-۱۵) میں اس منتر (۱۰-۴۰-۲) کی ویاکھیا میں دیور شبد کی نرُکتی یوں لکھی ہوئی پائی جاتی ہے کہ دیور کو دیور اس لئے کہتے ہیں کہ وہ دُوسرا ور ہے ÷ اور وِدھوا بواہ کے حامی اِس نرُکتی سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ یاشک کے نزدیک بھی ویدوں سے وِدھوا کا بواہ یا نیوگ سدّھ ہے ÷ مگر اول تو بہت سے وِدوانوں کا بچار ہے کہ دیور کی یہ نرُکتی یاشک کی نہیں ہے (کیونکہ اس سے آگے چل کر یاشک نے دیور کی نرُکتی اور طرح کی ہے) اور اسی لئے دُرگاچارج نے جو یاشک پر بھاشیہ لکھا ہے اُس میں اس نرُکتی پر کوئی بھاشیہ دیا ہوا نہیں ہے۔ دوسرے اگر یہ نرُکتی مانی بھی جاوے کہ دیور دوسرا ور ہے تو اُس کا آشے صاف یہ ہے کہ استری کو اپنے دیور کا مان بھی ویسا ہی کرنا چاہیئے جیسا کہ اپنے پتی کا۔ کیونکہ پتی اگر دیو ہے تو دیور (پتی کا بھائی) دیو ور ارتھات ادتم دیو ہے ÷ اور ظاہر ہے کہ دیور تو شروع سے ہی اور پتی کے جیتے جی ہی دیور ہے نہ کہ صرف پتی کے مرنے کے بعد جو اُس کو دوسرے پتی کا ارتھ دیا جاوے ÷ اور اسی لئے

منوسمرتی (ادھیائے ۳ - شلوک ۵۵) میں لکھا ہے کہ جہاں پتنی اور دیویہ استریوں کی پوجا کرتے ہوں وہاں سدا کلیان رہے گا ✣

پِتّری یگیہ یا شرادھ

منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۶ کے منتر جو اوپر انتیم سنسکار کے وِشے میں اُدھرِت کئے گئے ہیں اُن سے اور خاص کر اُس کے منتر (۱۰) سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویدک آریا دیو یگیوں کے ساتھ پِتّری یگیہ ارتھات پِتروں کے نِمتّ بھی یگیہ کیا کرتے تھے اور یہ بات بھی کہ جن پِتروں کے لئے یہ یگیہ کئے جاتے تھے وہ جیوت پِتر نہیں بلکہ مرِت پِتر تھے ان ہی منتروں سے سِدّھ ہوتی ہے ✣ منڈل ۱۰ کا سوکت ۱۵ سارا ان ہی پِتروں کی آہوتی کے وشے میں ہے اور اُس کا منتر (۱۱) اِن پِتروں کو اِن شبدوں سے یاد کرتا ہے:-

(۱۱)- "اے پِتروں تم جو اگنی میں دگدھ ہو چکے ہو یہاں آؤ - اپنے اپنے آسنوں پر بیٹھو - اُس ہوی کو کھاؤ جو ہم نے کُشا پر رکھی ہے اور ہمیں دھن دھان اور بلوان سنتان دو" ✣

اور ظاہر ہے کہ منتر کا پِتروں کو ان شبدوں سے یاد کرنا مرِت پِتروں کے وِشے میں ہی ہو سکتا ہے نہ کہ جیوت پِتروں کے وشے میں ✣ یہ ہی پِتّری یگیہ جو مرِت پِتروں کے نِمتّ ہوتے ہیں اب شرادھ کہلاتے ہیں ✣

نتیجۂ نہم

ویدک آریا پرانہ کال نُور کے تڑکے اُٹھتے تھے اور اس نُور کی دیوی اُشا کو اپنی جان اور اپنا پران سمجھتے تھے اور ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ:-

"اوٹھو۔ ہماری جان اور پران آپہونچی ہے۔ اندھیرا گیا اور روشنی آرہی ہے۔ سورج کی جاترا کے لئے اُشا رستہ دیتی چلی آرہی ہے۔ اُٹھو یہ آیو کے بڑھانے کا سمے ہے۔ (۱-۱۱۳-۱۶)"

یہ لوگ سارے دیوتاؤں کے دیوتا ایک ادھی دیو کو مانتے تھے (۱۰-۱۲۱-۹) اور دن میں تین دفعہ یا کم سے کم دو دفعہ (پرانہ اور ساین کال) اگنی ہوتر کرتے تھے (۴-۱۲-½) گائیتری منتر جو ہندوؤں کی سندھیا کا مُول منتر ہے وہ رگوید کے ہی منڈل ۳ کے سُوکت ۶۲ کا منتر (۱۰) ہے اور وہ منتر یہ ہے:-

तत्सवितुर्वरेण्यम्
भर्गोदेवस्य धीमहि।
धीयोयोनः प्रचोदयात् ॥

اس منتر کا ارتھ یہ ہے کہ:-

"اُس سوِتا دیوتا کے ورنے یوگیہ
تیج کا ہم دھیان کرتے ہیں
کہ وہ ہماری بُدّھیوں کو سچی پریرنا کرے"

اس منتر میں جس سوِتا دیوتا کے تیج کے دھیان کا ذکر ہے

اُس سے وہ آدتیہ پُرش مُراد ہے جو سورج منڈل کے اندر ہے اور جس کے لئے برہد آرنیک اُپنشد (ادھیائے ۲۔ براہمن ۳) میں یوں آیا ہے کہ برہم کے دو روپ ہیں۔ مُورت اور امُورت (مُجسّم اور غیر مُجسّم)۔ مُورت کا رس سُورج ہے اور امُورت کا رس وہ پُرش ہے جو اس (سورج) منڈل کے اندر ہے ÷ اور اس منتر کا آشے وہی ہے جو اسی برہد آرنیک اُپنشد کے پہلے ہی ادھیائے (براہمن ۳۔ کنڈِکا ۲۸) کے منتر کا ہے اور جس کا ارتھ یہ ہے کہ "است سے مجھکو ست کی طرف لے جا۔ تمس (اندھیرے) سے مجھکو روشنی کی طرف لے جا۔ مرِتیو (موت) سے مجھکو امرت کی طرف لے جا[۵۵۳]÷"

ویدک آریا پورے گرہستی تھے پر ایسے گرہستی تھے جو

---

۵۵۳ عیسائیوں کی ایک سوسائٹی ہے جس کا نام کرسچن لٹریچر سوسائٹی ہے۔ یہ سوسائٹی ہندوؤں کے شاستروں کے خلاصوں کو ایک مضحکہ خیز پیرایہ میں چھاپتی ہے۔ چنانچہ اس نے اُپنشدوں کا ایک خلاصہ بھی اسی پیرایہ میں چھاپا ہے مگر اس پیرایہ میں بھی وہ برہد آرنیک اُپنشد کے اس منتر (۱۔ ۳۔ ۲۸) کی داد دئے بغیر نہ رہ سکی ÷ چنانچہ اُس نے لکھا ہے کہ "یہ بچن اصلی معنوں میں ہمارے دلوں کی بڑی سے بڑی خواہش کا مدّعا ہے اور ہر انسان کو یہ پرارتھنا کرنی چاہیئے"۔ اگرچہ اس کے ساتھ ہی اُس نے یہ بھی اُگلا ہے کہ "مگر یہ پرارتھنا خدا کے بیٹے عیسیٰ مسیح سے کرنی چاہیئے"۔

دھرم بیر ہوں اور دان بیر ہوں ۔ اور پنی لوگوں کو جو پنیہ ادھات ینج بیوپار میں روپے کے آگے ہر ایک چیز کو ہیچ سمجھتے تھے بُرا سمجھتے تھے (۶-۵۳-۳) پنی کیلئے دیکھو پیچھے صفحہ ۱۷۵ + یہ لوگ رِن (قرضہ) سے گھبراتے تھے ۔ اوروں کی کمائی سے اپنا پیٹ بھرنا نہیں چاہتے تھے (۲-۲۸-۹) ۔ اور کسی سے بُرائی کرنا پاپ سمجھتے تھے چنانچہ ایک منتر میں رشی پرارتھنا کرتے ہیں کہ اے ورُن دیو ۔ جو ہم نے کسی سجن سے ۔ کسی مِتر سے ۔ کسی سکھا سے ۔ کسی بھائی سے یا کسی پڑوسی سے کوئی بُرائی کی ہو تو اس کو چھما کرو (۵-۸۵-۷) +

ستیہ کی اُن کی درِشٹی میں اتنی مہما تھی کہ وہ کہتے تھے کہ بھومی ستیہ کے آسرے ہی کھڑی ہے (۱۰-۸۵-۱) اور حالیہ کہاوت کہ دھرتی گائے کے سینگ پر کھڑی ہے اسی منتر کا دوسرے شبدوں میں انوواد ہے کیونکہ سنسکرت کا شبد ورِش ستیہ دھرم اور گائے بیل دونوں کے ارتھ میں آتا ہے ۔ چنانچہ مہابھارت (شانتی پرو-ادھیائے ۲۴۲-۳-شلوک ۸۸) میں آیا ہے کہ "بھگوان دھرم لوگوں میں ورِش کے نام سے وکھیات ہیں اس لئے نگھنٹو (ویدک کوش) کے پد آکھیان میں میرا (ادھات دھرم روپی وشنو کا) ایک نام ورِش بھی ہے" +

جوا

ویدک رشی سُرا (شراب) ۔ منیو (غصہ) اور وبھیدک (پاشہ) کو پاپ کا مُول مانتے تھے (۷-۸۶-۶) اور

پانسے یا جوئے کی پھٹکار اور اِس پھٹکار پر دِھتکار کا نقشہ تو ایک رشی نے (۱۰-۳۴ میں) یوں کھینچا ہے :-

(۱) بڑے بنوں کی پیداوار وبھیدک (پانسے) بساط پر لُڑھکتے ہوئے مجھ کو آنند دیتے ہیں اور جگائے رکھتے ہوئے ایسا آنند دیتے ہیں جیسا منجوان پربت کے سوم پینے سے پراپت ہوتا ہے ۔

(۲) وہ بچاری (اِستری) مجھ سے کبھی نہیں بگڑی۔ بلکہ مجھ سے اور میرے ساتھیوں سے اچھّا برتاؤ کرتی رہی۔ پرنتو میں نے ایک پانسے کے لئے اُس انوگامنی (فرماں بردار) اِستری کو تیاگ دیا ۔

(۳) ساس دویش کرتی ہے اور اِستری بھی اب الگ رہتی ہے اور اِس ناتے ہوئے کو اب کوئی سُکھ نہیں ملتا ہے۔ بُڈّھے قیمتی گھوڑے کی سمان کِتو (جُواری) کو کھانا بھی نہیں ملتا ہے ۔

(۴) جس کسی کے دھن کو بلوان اکش (پانسے) نے چاہا اُس کی اِستری پر اوروں نے ہاتھ ڈالا - ماتا پتا بھائی بندھو سب کہتے ہیں کہ ہم اس پُرش کو نہیں جانتے اس کو باندھ کر لے جاؤ[۵۵۷] ۔

[۵۵۷] اس سے ظاہر ہے کہ جُوا اُن دِنوں میں بھی نہ صرف اخلاقاً معیوب تھا بلکہ قانوناً جُرم بھی تھا جس کا ڈنڈ دینے کے لئے راج پُرش جواری کو پکڑ کر اور باندھ کر لے جاتے تھے ۔

(۵) جب میں کہتا ہوں کہ اب جوا نہیں کھیلوں گا تب میرے ساتھی مجھ کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور پھر جب پانسوں کے کھڑکنے کی آواز آتی ہے تو میں آپ جارنی (فاحشہ عورت) کی طرح بھاگ کر سبھا (قمار خانہ) میں جا پہونچتا ہوں +

(۶) کِتَو (جواری) اپنے شریر کو پھُلاتا ہوا اور پوچھتا پوچھتا سبھا میں جاتا ہے اور اپنے حریف کے سامنے داؤ لگاتا ہے۔ اور پانسہ اُس کی خواہش کے ایڑ لگاتا ہے +

(۷) پانسوں کے کانٹے اور اَنکس لگے ہوئے ہیں جن سے وہ (کھلاڑی کو) چھیدتے ہیں اور تپاتے ہیں اور تپواتے ہیں۔ اور جیتنے والے کو بھی میٹھے بن کر پہلے کچھ جتاتے ہیں اور پھر اُس کی ساری پُونجی ہروا دیتے ہیں +

(۸) ان (پانسوں) کی ۵۳* کی برات ستّیہ دھرما سَوِتا دیوتا (سورج) کی کرنوں کی طرح کریڑا کرتی ہے۔ یہ (پانسے) کرُور سے کرُور پُرش کے آگے بھی سر نہیں جھکاتے ہیں۔ راجا تک اِن کو نمسکار کرتا ہے +

(۹) (پانسے) نیچے (زمین پر) گرتے ہیں پر (چھاتی کے) اُوپر پڑتے ہیں۔ بے ہاتھ کے ہو کر ہاتھ والے کو نیچا دکھاتے ہیں +

*۵۵ پانسوں کے جو داؤں پڑتے ہیں اُن سب کا مجموعہ اکائی سے لیکر دہائی تک ۱+۲+۳+۴+۵+۶+۷+۸+۹+۱۰ = ۵۵ ہوتا ہے + یہاں منتر میں ۵۳ آیا ہے۔ شاید اس شمار میں دوا یا پہلے دو داؤ شامل نہیں ہیں یا شاید ۵۳ سے کچھ اور مُراد ہو +

یہ آسمانی انگارے جو بساط پر پڑتے ہیں آپ ٹھنڈے ہیں
پر ہردے کو جلاتے ہیں ÷

(۱۰) جواری کی تیاگی ہوئی اِستری اور مارے مارے
پھرتے ہوئے پُتر کی ماتا (دُکھ سے) تپتی ہے اور وہ قرض سے
ڈرا ہوا رات کو اَور لوگوں کے گھر دھن کی تھانگ میں رہتا
ہے ÷

(۱۱) جواری جب اَوروں کی دھرم پتنی (استری) کو اور اُن
کے بھرے ہوئے گھر کو دیکھتا ہے تو دل میں کُڑھتا ہے۔ پرنتو
صبح ہوتے ہی بھر (پانسوں کے) بھورے گھوڑوں کو جوڑتا
ہے اور رات کو وہ ورِکھل[۱۵۶] (شُودر) ٹھنڈی انگیٹھی کے پاس
پڑتا ہے ÷

۱۵۶ اس سے ظاہر ہے کہ ویدک کال میں یا تو صرف شُودر لوگ ہی جُوا کھیلتے تھے۔ یا جو لوگ جوا کھیلتے تھے وہ ورِکھل یعنی دھرم سے پتیت اور شُودر سمجھے جاتے تھے ÷ مگر ہوتے ہوتے جُوا آریہ جاتی کی سرشت میں داخل ہوگیا اور دھرم کا بھی ایک جزو بن گیا ÷ چنانچہ شت پتھ براہمن (۲-۳-۱) سے ظاہر ہے کہ گارہ پتیہ۔ آہونیہ اور دکشن اگنی کے علاوہ جو سبھیہ اور اوستھیہ دو اگنیاں اور ہوتی تھیں اُن میں سے سبھیہ اگنی کے آدھان کی کریا کا ایک جز جُوا بھی ہوتا تھا جس کو کشتری یجمانوں کی طرف سے پروہت کھیلتے تھے۔ گائے کی شرط ہوتی تھی۔ بیل کی کھال پر پیتل کے برتن کو اُلٹا رکھتے تھے اور اس پر پانچ کوڑیاں چار بار پھینکتے تھے اور کہتے تھے کہ "جفت میں جیتا۔ طاق تم ہارے" ÷
بعض ہندو جو اب بھی دیوالی کے تہوار پر جوئے کا کھیلنا ایک جائز رسم سمجھتے ہیں وہ شاید ایسی ہی پُرانی روایتوں کے آدھار پر ہے ÷
راجا نل کا جوا جس میں وہ اپنی رانی دمینتی کو ہارا۔ اور مہاراجہ یدھشٹھر کا جُوا جس میں وہ اپنی رانی دروپدی کو ہارے پرسدھ ہی ہے اور ان کا ذکر آگے اپنی اپنی جگہ پر آئے گا ÷ فرنگی آریاؤں کا جوا ہم گھوڑدوڑوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں جہاں ہزاروں روپیہ کی بیٹ یعنی ہار جیت ہو جاتی ہے ÷

(۱۲) (اے پانسوں) تمہارے جہان گن کا جو سینا پتی ہے اور تمہاری برات کا جو راجا ہے میں اُس کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں ÷

(۱۳) بھلے مانسوں۔ پانسوں سے مت کھیلو۔ کھیتی باڑی کرو اور اُس سے جو دھن پیدا ہو اُس میں رمن کرو ÷ اے جواریوں اسی میں گئوویں ہیں۔ اسی میں استری ہے۔ اور یہ ہی سوِتا دیوتا نے مجھ سے کہا ہے ÷

(۱۴) (پانسے) مجھ پر اپنی دیا رکھیں اور مجھ کو کسی گھور آپتی میں نہ ڈالیں ÷ اپنا کرودھ میرے شترّو پر اُتاریں اور کسی اَور کو اپنے پنجے میں پھنسائیں ÷

کھیل کُود اور گانا بجانا

جُوئے کے ساتھ تفریح کے اور جائز سامان بھی تھے۔ مثلاً گھوڑ دوڑ۔ ناچنا۔ اور گانا بجانا ÷

گھوڑ دوڑ کے ساتھ رتھ دوڑ بھی ہوتی تھی۔ دوڑ کے میدان کو آجی (۱۰-۱۵۶-۱) اور جیت کی سیما یعنی پالے کو کارشٹم (۱-۱۱۶-۱۷) کہتے تھے ÷

ناچ میں استریاں تو ناچتی ہی ہوں گی پُرش بھی ناچتے تھے (۱۰-۷۶-۶) ÷

بجانے کے لئے ہر قسم کے باجے گاجے موجود تھے۔ مثلاً دُندبھی یعنی نقارہ جس میں فتح کا ڈنکا بجتا تھا (۱-۲۸-۵)۔ اور وان یا بان جو بانسری کی طرح مُنہ سے بجانے کا کوئی

باجہ تھا (۹-۹۷-۸) + اور میکڈونل صاحب کہتے ہیں کہ رگوید میں وِینا یعنی بینا کا حوالہ بھی ملتا ہے اگرچہ ہم کو ایسا کوئی حوالہ رگوید میں نہیں ملا +

گانا تو خود وید میں ہی بھرا ہوا ہے۔ یعنی رگوید کے سارے منتر اُداتّ۔ اَن اُداتّ۔ اور سوَرِت یعنی پنچم اور منڈ اور مدھیم کی تینوں سپتکوں کے ساتوں سُروں میں بندھے ہوئے ہیں۔ مثلاً رگوید کے پہلے منڈل میں سوکت ا کا سور کھرج ہے سوکت ۴ کا رِکھب ہے۔ سوکت ۶ ۳ کے سور گندھار۔ مدھیم اور پنچم ہیں اور سوکت ۱۳ کے دھیوت اور نکھاد ہیں + اور سام وید تو سارا گیت میں ہی ہے۔ اور اسی وجہ سے بھگوان نے گیتا میں کہا ہے کہ ویدوں میں میں سام وید ہوں +

جانوروں کا شوق جانوروں کے شوق کی طرف دیکھیں تو گھروں میں آجکل کی طرح کُتّے بھی دیکھتے ہیں چنانچہ ایک رشی کسی کے گھر گئے تو اُن پر کُتّا بھونکا اور اس پر انہوں نے یہ منتر پڑھا:۔

(۳) ارے سرما کے پُتر۔ پیچھے ہٹ۔ کسی چور یا ڈاکو پر بھونک ہم اِندر کی استتی کرنے والوں پر کیوں بھونکتا ہے اور ہم کو کیوں ڈراتا ہے۔ آرام سے سو +

(۴) کسی سُوکر (سور) سے بِھڑ اور سُوکر تجھ سے بِھڑے۔ ہم اِندر کے استتی کرنے والوں سے تو کیوں بِھڑتا ہے اور ہم کو دانت کیوں دِکھاتا ہے جا آرام سے بیٹھ (منڈل ۷۔ سوکت ۵۵) +

راج کاج

مُلکی تقسیم کے لئے ہم کو ویدیں میں گرام - پُر - وِش اور جَن کے پد ملتے ہیں جن سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مُلکی تقسیم کی بُنیاد ویدک کال میں بھی اُسی طرح گرام یعنی گاؤں پر تھی جس طرح کہ اب ہے ۔ ایک گرام میں اکثر ایک ہی جَن یعنی ایک ہی قبیلہ کے لوگ ہوتے تھے - ایسے ایسے کئی گرام مل کر ایک وِش یعنی بستی کہلاتے تھے اور ایسی ایسی کئی بستیوں کا دیس ایک جَن پد کہلاتا تھا ۔ جَن پد کا شبد وید میں نہیں دِکھتا ہے مگر بعد کے گرنتھوں میں عام طور پر آتا ہے ۔ ایک ایک جَن پد کا ایک ایک راجا تھا جو اپنے اپنے جَن پد میں سوئے راٹ یا خود مختیار ہوتا تھا ۔ لڑائی بھڑائی کے وقت یہ راجا دو دو چار چار اور کبھی کبھی اس سے بھی زیادہ ایک طرف ہو کر لڑتے بھڑتے تھے جیسا کہ رگوید (۷-۸۳-۷) سے ظاہر ہے کہ دس راجا مل کر سُداس سے لڑنے پر اُس کو نہیں جیت سکے ۔

راجا اپنے کو ایشور کا انش مانتا تھا اور لوگ بھی اُس کو ایسا ہی سمجھتے تھے چنانچہ رگوید کے منڈل ۴ کے سُوکت ۴۲ میں راجرشی ترسدسیو نے اپنے کو ایسا ہی مانا ہے ۔ (دیکھو پیچھے صفحہ ۲۵۵) ۔ پر اِس کے ساتھ ہی راجا ایک سمتی یعنی کمیٹی کی رائے سے کام کرتا تھا - اور اس سمتی میں وہ دُکھ دُور کرنے والی اوشدھی کی سمان آتا تھا (۱۰-۹۷-۶) ۔ سمتی کے ساتھ سبھا کا لفظ بھی رگوید میں کئی جگہ آیا ہے اور اتھروید (۷-۱۲-۱) میں سبھا اور

سمتی کو پرجاپتی کی دو آنکھیں بیان کیا گیا ہے +

دھرم کارجوں کے لئے اور راجا کو دھرم کے اندر رکھنے کے لئے پروہت بھی ہوتا تھا - پروہت براھمن ہوتا تھا اور پروہت اور براھمن کی مہما جو ویدک رشیوں کی درشٹی میں تھی وہ اس بچن سے ظاہر ہے کہ :-

"راجا وہی سکھ سے اپنے محلوں میں رہتا ہے اور پرتھوی بھی اُس کو ہی ورِدّھی دیتی ہے اور پرجا بھی اُسی کے آگے نمتی ہے جس کے آگے براھمن چلیں" (۴-۵۰-۸)+ ۵۷

راجا ادھیراج تھا (۱۰-۱۲۸-۹) - ایک راج تھا (۸-۳۷-۳)- سمراٹ تھا (۱۰-۱۱۶-۷)+ سینا کے لئے سینانی تھے (۸-۲۰-۵) اور محکمات کے انتظام کے لئے ادھیکش تھے (۱۰-۱۲۹-۷)+ غرض راج کا پربندھ بھی پورا اُسی طرح تھا جس طرح کہ پچھلے زمانوں کے نیتی شاستر اور ارتھ شاستروں میں دکھائی دیتا ہے +

پرلوک

اوپر جو کچھ لکھا گیا ہے اُس سے ظاہر ہے کہ ویدک آریاؤں کو اس لوک کے سمپوُرن سکھ پراپت تھے اور وہ ان سکھوں کو بھوگتے تھے - پر اس کے ساتھ وہ پرلوک

۵۷ اس وشے میں دیکھو انیتریے براھمن ۸- $\frac{۲۴}{۲۵}$ کا یہ بچن کہ دیوتا اُس راجا کا ان نہیں کھاتے ہیں جس کا کوئی پروہت نہیں - اور اتھروید ۳- ۱۹ کا یہ بچن کہ اُن کا تیج اور بل بڑھے جن کا میں پروہت ہوں +

کو بھی یاد رکھتے تھے چنانچہ منڈل ۹ کے سوکت ۱۱۳ میں رشی کہتے ہیں کہ :-

(۷) جس لوک میں نتیہ جیوتی (دائمی نور) ہے۔ جس لوک میں سوَرگ ہے۔ اُس اَمر۔ اَکشِت لوک میں مجھ کو لے چل ؛

اے سوم تو اِندر کے لئے چھن

(۸) جہاں (وِوسوان کے بیٹے) راجا ویوسوت (منو یا یَم) کا نواس اور سوَرگ کا دھام ہے - جہاں جہان جل بہتے ہیں وہاں مجھ کو اَمَر کر ؛

اے سوم تو اِندر کے لئے چھن

(۹) جہاں سوَرگ لوک میں لوگ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں جہاں لوک جیوتشمان (نور سے بھرپور) ہیں وہاں لے جاکر مجھ کو اَمَر کر ؛

اے سوم تو اِندر کے لئے چھن

(۱۰) جہاں جاکر کام والوں کی کامنائیں پوری ہو جاتی ہیں۔ جہاں سوَرگ کا دھام ہے۔ جہاں سودھا سے ترپتی ہوتی ہے وہاں مجھ کو اَمَر کر ؛

اے سوم تو اِندر کے لئے چھن

(۱۱) جہاں سب پرکار کے آنند ہیں۔ جہاں ساری کامنائیں پراپت ہو جاتی ہیں وہاں لے جاکر مجھ کو اَمَر کر ؛

اے سوم تو اِندر کے لئے چھن

ان سب باتوں کا پتہ ہمیں وید کو کھوجنے سے لگتا ہے جس طرح کہ مصر وغیرہ دیگر ممالک کے پُرانے حالات کا پتہ اُن کے کھنڈرات کو کھودنے سے لگتا ہے ۔ اور اس پہلو سے جو اتہاس کا پہلو ہے **وید** جو دنیا میں سب سے پُرانی کتاب ۔ کتابوں کی کتاب ۔ اُم الکتاب ہے ایک جہان گَورَو (مہما) رکھتا ہے اور اس گَورَو کو میکس مولر صاحب نے اپنی زبان میں یوں بیان کیا ہے :۔

"اس میں کسی کو کلام نہیں کہ جو لوگ آریا نسل کے ہیں (اور آریا نسل میں ہندوؤں کے سوائے ہندوستان کے مسلمان عیسائی ۔ سکھ اور پارسی اور ایران کے ایرانی اور یورپ کے انگریز ۔ فرانسیسی ۔ جرمن ۔ یونانی اور لاطینی وغیرہ تمام فرنگی قومیں شامل ہیں) اُن کی زبان اُن کے خیال اور اُن کی لٹریچر یعنی ساھتیہ کا ماخذ ہندوؤں کے وید ہی ہیں ۔ ان میں وہ خیالات مدفون ہیں جو مصر کی شاہی قبروں کے دفینوں سے زیادہ قیمتی اور شعرائے بائبل کے پُرانے سے پُرانے کلاموں سے زیادہ پُرانے اور ابتدائی ہیں ۔ شائقین زینتِ کلام کے نزدیک وید کے منتروں کی قدر و قیمت کچھ ہی ہو لیکن طالبانِ تاریخ و فلسفہ کی نظروں میں وہ ایک خاص قیمت رکھتے ہیں ۔ اُن کے نزدیک یہ پُرانے سے پُرانے نوشتوں سے بڑھ کر اور قدیم سے قدیم کتبوں سے چڑھ کر ہیں کیونکہ انکی ایک ایک سطر بلکہ اِن کا ایک ایک لفظ اُس سب سے بڑی سلطنت

یعنی سلطنتِ دماغِ انسانیہ کی تاریخ کا ایک مستند اور معتبر وثیقہ ہے (دیکھو میکس مولر صاحب کی کتاب سِکس سِسٹمز اوف انڈین فلوسفی۔ چیپٹر ۲۔ صفحہ ۴۳ - ۴۶)؛

اور واضح ہو کہ جیسا ہم شروع میں ہی کہہ آئے ہیں وید کوئی تاریخ اور آئین کی کتاب نہیں ہے کہ جس میں ویدک کال کی سبھیتا کا حال پورا پورا درج ہو؛ اُس کا تو آشے ہی الئوکک ہے جس کا اس لوک سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس لئے یہ لازم نہیں آتا کہ جس کسی چیز یا جس کسی بات کا برنن وید میں نہیں ہے وہ چیز یا وہ بات ویدک کال میں نہ تھی؛ پھر بھی الئوکک وِشے کے پرسنگ میں جو کچھ برنن لئوکک وشے کا آگیا ہے اور اُس میں سے جو کچھ اور جتنا کچھ کہ ہم کو کھوجنے سے مِلا ہے اور جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے وہ اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے کہ ویدک کال کی سبھیتا ایک بڑی اُونچ پدوی کی سبھیتا تھی اور قریب قریب وہی سبھیتا تھی جو اب پندرہ ہزار برس بیت جانے اور ان ہزاروں برس کے دِیبی اور دُنیوی۔ زمینی اور آسمانی۔ طوفانوں کے اُس کے سر پر گذر جانے کے بعد بھی قریب قریب ویسی کی ویسی ہی ہندوؤں میں اسنِھت دکھائی دیتی ہے؛ اسی بات کو دیکھ کر فرنگی وِدوان ویدک سبھیتا کو اِتنی پُرانی نہیں سمجھتے ہیں جتنی پُرانی کہ یہ ہے اور ویدک کال کو مسیح سے کوئی

ڈیڑھ دو ہزار برس پہلے تک ہی لے جاتے ہیں + مگر ویدک سبھیتا کی سحقِرنا کا کارن یہ نہیں ہے کہ وہ بہت پُرانی نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ جن نیموں پر وہ مبنی ہے وہ نیم نشیہ ہیں اور ٹوٹ نہیں سکتے + شری مد بھگوت گیتا (ادھیائے ۲۔ شلوک ۲۴) میں آتما کے وِشے میں آیا ہے کہ وہ اسکو کوئی کاٹ نہیں سکتا کوئی جلا نہیں سکتا۔ کوئی گلا نہیں سکتا کوئی سکھا نہیں سکتا۔ یہ نشیہ ہے۔ سروِ ویاپک ہے۔ ستھانو ہے۔ اچل ہے۔ سناتن ہے" + اور یہ ہی برنن ویدک سبھیتا کے وشے میں جس کا آدھار یہ ہی آتما ہے یتھارتھ ہے +

اوم۔ شانتی۔ شانتی۔ شانتی

(5) QUEER CASE OF INTROVERSION

A Problem for Lawyers.

Married Daughter Becomes a son

Question of Inheritence

Ahmedabad. Oct. 25.

Cases of introversion are not altogether unknown to medical science. Men and women have been reported on a number of occasions in the past to have changed their physical characteristics. The problem in those cases was a matter for the scientists to undertake research.

For the first time, in India at any rate, a case of Introversion is worrying the lawyers who unable to find a precedent for the novel position, have asked the Political Agent in Kathiawar to give them the benefit of his opinion.

This queer problem is a sequel to the apparent change of sex of a young girl of Junagadh in the Western Kathiawar States.

The girl, who was married six years ago at the age of 12, recently showed signs of complete change in her sex and immediately the frightened husband sent her back to her parents.

The father of the girl has since died, leaving considerable property and without any other male heir. The eversioners are now consulting legal opinion whether she can inherit the whole property claiming to be a "son" although she was a married woman for sometime.

The lawyers being unable to settle the matter are consulting the Political Agent, whose reply is awaited.—United Press. (Hindustan Times:—26. 10. 35)

(3 . "GIRL" BECOMES A BOY.

Surprise for the Bridegroom

HYDERABAD (Deccan)

April 26.

A case of sex-transformation is reported from the obscure village of Parkala, Karimnagar district, Hyderabad State.

It is stated that on the day of marrige a bride of the village was found to be a fully grown-up boy, aged about 16 years. The parents of the so-called "bride" had always been under the impression that she was a girl and had brought "her" up as a girl and the news came as a shock to them, no less than to the bridegroom.

This transformation of sex has had an interesting sequel as the bridegroom, who had paid some money towards the marriage expenses and for the jewels of the "bride" has demanded and obtained from his some time father-in-law a sufficient compensation.... . (United Press)

(Hindustan Times......27th. April, 1934)

---

(4) FOUR 'SISTERS' As BROTHERS

Venice. Saturday,

The head surgeon of the Feltre Hospital reports the case of a family of nine, at first believed to be composed of five brothers and four sisters, who during the growing age are changing into a progeny of boys.

The mother and father are normally constituted and enjoying excellent health.

After operating on the eldest of the four girls, who is nine years of age, Professor Petta examined the other "sisters", discovering they were also naturally changing into boys; they are seven, five and three years of age respectively. (Empire News Correspondent).

After the young husband had passed the customary medical examination and served in the army throughout the war, difficulties arose between the couple, and the wife, basing her petition on his misconduct, sued for divorce. The erring husband's birth certificate naturally constituted one of the most important papers in the case. The court held that it was impossible, owing to the fact that both parties were legally proved to be women, to grant the decree asked for. Petitioning wife's counsel pointed out the absurdity of such a view in face of the known facts. The court retorted that according to the Civil Code no question of this kind could be cosidered after a period of six months after the date of marriage. As the parties admitted having been married for nearlly (fifteen) 15 years, the lady's petition necessarily failed. (Leader...24th. August, 1925).

(2) MAN CHANGING INTO WOMAN.

SIKH STUDENT'S CASE

(From our correspondent.

Lahore, Feb. 26.

A case of a man gradually losing masculine characteristics and developing woman's sexual attributes recently came to the notice of Mayo Hospital authorities.

A seventeen-year old Sikh student of Khalsa College, Amritsar, who complained of the growth of fats in certain parts of his body, came for treatment to hospital. He was examined by the Principal of the Medical College, Lahore, Colonel Harper Nelson, and was found to be a typical case of Frolich's Syndrome.

The boy showed a gradual development of feminine characteristics including fat round the haunches, the tapering of legs to the toes and the enlargement of the breast. (Tribune 28th. February, 1932)

QUOTATIONS & CASES REFERRED TO

IN

BHARAT PURAN.

1.

Extract from the "Archaeological Survey of India, 1923-24." mentioned in para (23) of Chapter 2.

"Hitherto India has almost universally been regarded as one of the younger countries of the world. Apart from paleolithic and neolithic implements and such rude primitive remains as the Cyclopean Walls of Rajgriha, no monuments of note were known to exist of an earlier date than the 3rd. Century B. C. when Greece had already passed her zenith and when the mighty empires of Mesopotamia and Egypt had been all but forgotten"

"Now, at a single bound, we have taken back our knowledg of Indian Civilization some 3000 years earlier and have established the fact that in the 3rd. Millenium before Christ and even before that the people of the Punjab and Sindh were living in well built cities and were in possession of a relatively mature culture with a high standard of art and craftsmanship and a developed system of pictographic writings."

II

Sexual changes reffered to in foot note (4) of page 231

(1) GIRL WHO GREW UP A BOY

The Paris correspondent of the Morning Post in a message dated July 23, writes as follows:—

An extraordinary divorce suit has just been decided by one of the French Courts in a manner almost as strange as the facts of the case itself. The principal party concerned was born late in the nineteenth century, and was registered as a girl in accordance with a medical certificat- given at birth. As the year went on, the girl (like Marie L' Homme, who, Montaigne states, underwent such a radical transformation that 'she' eventually developed into a perfect soldier of the king) changed sex to such an extent that in 1911 'he' was legally married at one of the Paris mairies to a blushing bride. The marriage was not carried out without considerable difficulty and risk, as it was necessary for the bridegroom to borrow a brother's indentity papers in order to overcome the legal obstacle due to the fact that the would be husband was officially of the female sex.

باہتمام بابو برج لال گپتا چندر گپت پریس بلیماران دہلی میں چھپا
اور سردار امراؤ بہادر صاحب نے پٹیالہ سے شائع کیا

قیمت چار روپیہ (للعہ)